…ن ابتدائے یکم جنوری ۱۹۲۶ء لغایت آخر دسمبر ۱۹۲۶ء عیسوی ۔

…طبع فیض منبع شام اودھ میں چھپ کر طیار ہوئی

آؤ بھگت

برطانیہ - "آہا آئیے آپ نے تشریف لائیے - مگر اس دفعہ بااطمانیت ساتھ نہیں"

۹۶ سنہ ۱۸۹۶ء - "ہاں تمہارے ہاں ذرا دیر میں آئیں گی"

۔ اسمیں دماغ اوتین صرف ہوا اب خیال ہوا کہ کچھ کالج کا بھی مزا چکھنا چاہیئے اسلیئے کہ اس لطف سے تو ہمین بھی آزادی ہی ملی ہے۔ مگر لاحول ولا۔ شاید کہیں اور ہو بھی ہمارے کیننگ کالج میں تو بیچارے طلبا کا ناک میں دم ہے اور ایک تازہ مصیبت ہے نئی آفت ہے بلکہ چھوٹی سی قیامت ہے۔ اگر اتفاق سے ماہواری امتحان یا کوئی تعطیل کا زمانہ قریب ہو اور کسیکو کوئی شدید ضرورت پیش ہو اور رخصت کی عرضی بھیجی جاوے خواہ مخواہ نامنظور کر اور یہ جو ڈسپلن پیچ ہے مظلوم طلبا کے لیئے۔ ورنہ موجودہ میں اچھا صاحب کی ایسی ہی تھی ہے تو ایک ذرا سا بات پر بھی سمجھا جاوے قصہ و تدبر کو یہ حکم دیا تھا کہ جبتک کوئی شخص کالج میں طالب علم ہے اوسکے باپ ماں بھائی بہن غرض کوئی عزیز مرنے نہ پاوے اوسکو کوئی ضرورت پیش نہ ہو بیمار نہ پڑے تو خیر اتفاق نہیں ہم بھی ہر وقت حاضر رہینگے۔ کالج کی مٹی کھود ڈالینگے۔ بڑے دنکی تعطیل کے قریب اکثر طلبا قریب قریب ہر درجے کے دو یا ایک روز کے لیئے غیر حاضر تھے اُن بیچاروں کے لیئے یہ آرڈر ہوا کہ وہ کالج کے معمولی امتحان میں شریک نہ کیئے جاوین اس آرڈر سے سکنڈ ایر والوں کی بڑی حق تلفی ہوئی اسلیئے کہ تیسرے پہر کو اونکا امتحان تھا اور جمعہ کو یہ آرڈر ہوا جسنے اون لوگونکو مطمئن کردیا جو تعطیل کے پہلے یا بعد دو ایک روز غیر حاضر تھے امتحان کے روز دوسرا آرڈر آیا کہ جو لوگ بعد تعطیل کے غیر حاضر تھے وہ امتحان میں شریک ہوں فرماتے کہ جو لوگ جمعہ کے آرڈر سے مطمئن ہو چکے تھے وہ کیا امتحان دے سکتے ہیں اور پھر جو لوگ ایک روز پہلے غیر حاضر تھے اونکا کیا زیادہ قصور تھا کہ وہ نہیں لیئے گئے اور تعطیل کے بعد والے شریک امتحان کیئے گئے۔ بھلا کہیں اس بے تکے پن کا ٹھکانا بھی ہے بہت ترسے کالج کی۔ امتحان کے روز کچھ عجب کیفیت تھی ایک پروفیسر اسطرف ایک اوسطرف خارجی طلبا کی فہرست لیئے ہوے بیچاروں کو فرداً فرداً نکال رہا تھا وہ بیچارے منہ لٹکائے قلم و پنسل ہاتھ میں گھماتے ہوئے چپ چاپ چلے آئے اور طرہ تو یہ ہوا کہ وہ سب اوس روز حاضری کے رجسٹر میں غیر حاضر لکھے گئے سنا آپ نے ابھی کیا ہے ع

آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا

گر ہمین مکتب و ہمین ملا
کار طلبا تمام خواہد شد

راقم

دال واؤ پیش ذو۔ چل ذو

ناول

سرگزشت حاجی بغلول

بقیہ باب اول

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲ جنوری سنہ ۹۶ء

آپ جانئے اس طرح مجسم ظرافت قدم میمنت لزوم سے پبلک جلسے و خوش طبع شوخ مزاج تھے پر الوٹ مجھے کیونکر خالی رہسکتے تھے۔ بڑا ہی ہنگامہ وہ جلسہ ہوتا جہاں ہمارے حضرت رونق افزا ہوتے اور انتہا کی بیہودگی پر وہ محفل شمار کیجاتی جسمین آپ اپنی مضحک صورت و سیرت سے چہل پہل پیدا کرتے۔ پریسیڈنٹ چیرمین اور اسپیکر آئین یا نہ آئین مگر حضرت ضرور ایک صدر مقام کی کرسی پر ڈٹے ہوتے۔ ارباب نشاط تماشائی اہل محفل ہنوز جمع بھی نہیں ہوتے بلکہ ابھی فراش شامیانے کی ڈوریاں کھینچ رہے فرش کی شکن نکال رہے ہیں یا قلی کرسیاں نہیں قرینے سے رکھ رہے ہیں اور آپکی سواری ڈھیلی کرتی آپہونچی۔ اور پھر لطف یہ کہ دنیا کا کوئی سلسلہ معاملہ رزولیوشن پیش ہو آپ بالا واقفیت و ایماء اجازت چیرمین بیہودہ بٹیر کی طرح بولنے کو موجود۔ ممکن نہ تھا کوئی تجویز پیش ہو اور آپ بے سمجھے بوجھے اوسکی مخالفت یا کم سے کم ترمیم پیش نفرمائین جس محفل میں جاتے کشت زعفران کو گرد فرماتے۔ رنڈیونکے کانے بے قاعدہ کو تودہ ظرافت۔ گانے والوں کو بیوقت چیزون کی فرمایش سے تنگ کردیتے۔ صبح کا وقت اور شام کلیان کی فرمایش۔ دوپہر رات اور بھیرویں پر اصرار۔ اور سازندوں آپکے نزدیک دنیا مین کسی رنڈیکا ازل سے کبھی اچھا بجا ہی نہیں۔ اگر کبھی کوئی مد پسند آئی تو مجیرے کی تال ورنہ جبتک گانا ختم نہ ہو سارنگیے طبلچی پر تبرونکی بوچھار فرماتے رہے کن رسیا اتنے بڑے کہ عمر بھر آپکو سارا گاما پا دھا نی کی موضوع لے کے اور راگ کی لیاقت نہ آئی۔ راگ راگنی کس جانور کا نام ہے اوسپر نائک ہونے کا دعوے کہ واجد علیشاہ اور محمد شاہ پیا آپکے نزدیک طفل دبستان۔

خوبی بخت سمجھئے یا سوء اتفاق ایک شب ایک ایسے جلسے میں شریک ہوئے جسمین صاحب محفل کے آشنا ہی گانے آئی تھی۔ دونون کے آشنایانہ چھیڑ چھاڑ۔ ناز و نیاز کے اشعار پر گوشہ چشم کے اشارے خندہ ہائے زیر لبی۔ بات بات پر کیلی پھڑک کیلے رخسار و میں سے خون کی جھلک۔ پر جوش آہونکا سماں ایسا کچھ تلخ و تیز نہیں کہ با دماغ میں کیسا کہ بعد برخاست جب پہلی راتکو بستر استراحت پر تشریف لائے اور لحاف گدے میں منونے کی طرح ملفوف ہوئے۔ باجرے کے ملیدے گاجر کے حلوے نے زور باندھکر ابخرات کے رفعت روب کو مزلبند دماغ پر پھینکا تو سوچنے لگے کہ یار تم نے اتنی عمر عزیز مفت ضائع کی ہونہ دیکھ ڈالی سب پاپڑ

چیتھڑون سے بیزار

انگلستان۔ ہونہہ! جدھر آنکھ اوٹھا کر دیکھو تردد۔ فکر۔ اندیشہ۔ پریشانی۔ دقت!'

ہمارے سالانہ جلسے

جسطرح زنانون کو بیٹون کی ڈھولک کی آواز سنکر پنچ پٹی چوٹی پر ادسیطرح ہمارے ملک مین انگریزی خیالات کی بدولت لوگون کو سالانہ کانگریسون کانفرنسون کا خبط ہوگیا ہے جہاں عید اسد نیکلا ان جلسون کی دہم دھام لگی کہ برسات کے حشرات الارض اور کرمتے بات ہوگئے - ذرا انکی کارروائیان ملاحظہ فرمائے -

نیشنل کانگریس - (عرف عبث بنگالہ) بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک بک

سوشل کانفرنس - (عرف ڈیڑہ اینٹ کی مسجد) جہک جہک جہک جہک جہک جہک جہک جہک جہک جہک جہک جہک

تعلیمی کانفرنس - عرف عروس زندہ بسیدہ) ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین ٹین

کالستہ کانفرنس - (عرف لالہ زار) جہائین جہائین جہائین جہائین جہائین جہائین جہائین جہائین جہائین جہائین جہائین

ویشن کانفرنس - (بیٹھے سے بیگار بھلی) ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر ٹرٹر

کرمی کانفرنس - (عرف ویدی نا چین صون نچیمون) ٹائین ٹائین ٹائین ٹائین ٹائین ٹائین ٹائین ٹائین ٹائین ٹائین ٹائین ٹائین

راقم

ٹائین ٹائین فش

ٹدون پر بیری لڑتے ہین سگان کوی دوست

یورپ مین ٹرکی. اور کتون مین ہڈی

پایونیر - کہانکا جھگڑا - آئے دن اس ٹرکی کے مارے بکھیڑا رہاکرتا ہے ابھی سب مل جلکر حصے بخرے کر تو قصہ تمام ہو - چاہے آپ لوگ کہین یا نہ کہین مگر ہم تو آج ٹرکی کی سلطنت کے ٹکڑے پارچے کرکے بانٹے دیتے ہیں لیجئے صاحب - خداوند مسٹر انگلینڈ صاحب آپ مصر لیجائے آپ کا فوجی قبضہ ہی پہلے سے تہا آپکی رال بہی اس مصری کی ڈلی پر ٹپکی پڑتی ہے اور بحر احمر اور بحیرہ فارس پر بہی آپ ہی کا قبضہ رہے اور جزیرہ کریٹ تو مدت سے آپ کے پاس ہے وہ بہی آپکو مبارک رہے - اور روس صاحب آپ ادہر آئے یہ لیجئے بحر اسود کے تمام سواحل جو ایشیائے کوچک مین ہین آپکو بخش دئے اور بحر بین الارض کا راستہ آپ ہی کو دیا اور قسطنطنیہ پر بہی آپ ہی براجمان ہوجئے - کیا یاد کیجئے گا آپ بہی اور مرزا فرانس صاحب آپ کا بہی ہمکو بڑا لحاظ ہے آپ دمشق بیروت اور حلب پر قبضہ فرمائے اور مزے سے دندنائیے -

اور اسٹریا صاحب آپ نے جو حال مین مقبوضات حاصل کئے ہین وہ آپ ہی اپنے پاس رکھئے - آپ کا بہی حق شفع ہم قبول کرتے ہین - کیون احسان تو نہ مانئے گا اور لو بہیا یونان تمہاری ترقی کا بہی ہمکو بہت خیال ہے تم کو بہی اس مال مفت دل بے رحم معاملے مین ضرور ملنا چاہئے - جاؤ تم البانیا کے اوس حصے پر اپنا قبضہ جماؤ - جو مقدونیا اور کارفو کے سامنے ہے -

اور سنو یارو مانٹی نگرو - سرویہ اور بلگیریہ کے بہادرو تم بقیہ حصہ البانیا کا ہتیاؤ - تم ہی پچہلے کہاروں مین ہو تمہارا ہی حق ہے -

اور میان ٹرکی صاحب آپ بہی بالکل محروم نہین رکہے جائینگے آپ ایشائے کوچک اور میسوپٹیمیا پر حکومت فرمائیے - ذرا خیال کرنے کی بات ہے ہمنے آپ کو بالکل محروم نہین کیا یہ ہمارا احسان ہوگا یا نہین -

فرانس - دمشق امشق کو رکہئے اپنے گہر ہم تو مصر لینگے - یہ انگلستان کون ایسے بڑے وہ آئے کہ وہ مصر پائین - یہ کچہ بات نہین -

روس - اور ہم صرف بحر اسود کے سواحل اور بحر بین الارض کا راستہ کیون لینگے ہم مصر لینگے - مجال ہے کسی کی کوئی اوسکو لے سکے -

انگلینڈ - دیکہا نہین کیسی خون کی ندیان بہ جائین گی -

فرانس - اپنی خیر منا دونگا ایک نک بہنا - اب تو ہوتا کون ہے

انگلینڈ - ہم قابض ہین -

روس - قبضے ایضے کے بہروسے نہ رہنا بچا -

فرانس - قبضہ کیسا - دہینگا دہینگی ہے آیا وہان سے بڑا قابض بنکے - چہوڑ ابہی مصر -

انگلینڈ - کچہ واہی ہوا ہے - کمبختی تو نہین آئی - ابہی آمد کی آجاؤن تو بچا کو چہٹی کا دودہ یاد آجائے -

روس - اور جو یار لوگ جانثار سید کرین تو آنکہون مین تارے چٹک جائین -

پایونیر - ہان ہان تو تکرار کی بات چیت کیسی جو ملا ہے اوسکو صبر شکر کرکے لے لو غنیمت سمجہو -

فرانس - ابے تو کون ہوتا ہے آیا وہان سے بڑا بانٹنے والا بنکے

جرمنی - اور کیون یارون کا کہین ذکر ہی نہین -

اٹلی - اور ہم گویا کوئی بہی نہین -

ایران - مارا ہم فراموش کردی -

پایونیر - اے کیا کہتے ہین جناب بات یہ ہے کیا نام کہ مین فکر کرین

(سب لٹیرے ملکر) ایسے تو ہوتا کون ہے - تجھکو کس نے کہا تو عشقہ نچرا کر
نگا باوا کا سا مال لٹانے جاتا ہے یہان کے کر کچھ لے گا -

راقم
حلوائی کی دوکان دادا کا فاتحہ

توکل علیہ الرحمۃ

اسدفعہ بگنڈہ ابا نے ایسی ستوان کھینچی ہے کہ بیج کی فصل برباد ہوئی جاتی ہے مگر بے درد آسمان کا دل ذرا نہین پسیجتا - ایک بوند نہین پڑی غلا ایک تو پہلے سے گران - ہے قحط کے نرخ سے بکتا ہے اگر یہ زمانہ یون ہی سوکھے گہاٹ اترا تو سمجھ لینا چاہئے کہ بڑا کال قحط پڑے گا -
شہر کی خلقت تباہ اور برباد ہے اب رہی سہی جان وہ بھی نکل جائے گی -

ہمارے شہر مین ایک بڑا عظیم الشان مشہور دیار و امصار نامی گرامی ہارمسٹن سرکس ۱۰ - جنوری ۱۸۹۶ء سے محمد باغ مین تماشا کرنے والا ہے اسمین بہت سے بازیگر اور تماشا کرنے والے چیتے تیندوے اور خدا جانے کون کون جانور تماشا کرنے والے ہین - لوگ کہتے ہین اتنا بڑا سرکس یہان کیا ہندوستان مین نہ آیا ہوگا - بظاہر اسباب ہمکو بھی کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس سرکس کی بدولت ہمارے شہر مین بڑے لمبے چوڑے ایسے ایسے اشتہارات چسپان نظر آتے ہین جو بطور خود تماشا ہین -

۳۰ - ۳۱ - جنوری اور یکم فروری کو اسالٹ اٹ آرمس کی قواعد ہونے والی ہے یعنی کرتب بازی ہوگی -
گولہ - گولی تو البتہ نہ چلیگی مگر دو چار کو چوٹ ضرور لگے گی پلٹن کیواسطے بیٹھے سے بیگار بھلی کی مثل پوری ہوگی -

ریاست سلیم پور کی تقسیم کی بابت جناب معلی القاب راجہ شہباز علیخان تعلقدار سلیم پور پر ایک مقدمہ دایر ہوا ہے اور بظاہر طوالت کھینچتا معلوم ہوتا ہے - ابھی چند سال ہوئے یہ ریاست ایک ایسے ہی مقدمے کی بدولت بہت کچھ خرچ کر چکی ہے - اب پھر یہان مقدمے صاحب ہزارون ہڑپ کرنیکو تشریف لائے ہین - دیکھئے یہ حضرت کسقدر روپیہ نوش جان فرماتے ہین -

کئی روز ہوئے ریاست ... مین عالی جناب راجہ صاحب بہادر اور رانی صاحبہ بہادر کے ملازمون مین فوجداری ہوگئی - اور فوجداری بھی کیسی سنگین - واللہ یہ راجہ رانی کی لڑائی مین سپاہیون - کاریان جوگی جوگی لڑین اور گھیرون کا نقصان خوب ہی یہ زمانے کا اثر عبرت کے لائق ہے کہ ہندو رانی اور راجہ مین یون ان بن ہو - اور ایک وہ زمانہ تھا کہ ہندو رانیون کی شوہر پرستی جسے کہ ستی ہونا عالم مین ضرب المثل تھا -

آپ جانئے ہمارے شہر صاحب لاکھ گئے گزرے ہین مگر کن رسیا پن تو ضرور رکھتے ہین پھر خدا شکر خورے کو شکر دے ہی دیتا ہے چنانچہ ایک تھیٹر صاحب عرصے سے آئے ہوئے ہین اگرچہ نہ تماشے اچھے نہ ایکٹر ہوشیار نہ سامان اچھا لیکن آج کل کوئی اچھا تھیٹر نہین اسوجہ سے کچھ لوگ روپیہ ضائع کرنے کو پہونچ ہی جاتے ہین - اور تھیٹر کی روٹیان چل جاتی ہین -

جدید الطبع ناول

ترجمہ ناول ارنسٹ مالٹروورس والائس

یہ دونون ناول رایٹ آنریبل لارڈ لٹن کی تصنیف سے ہین جو انگلستان کے سب سے بڑے ناولسٹ کہلاتے ہین - ان دلچسپ ناولون کی دلفریبی اور مقبولی صرف اس سے ثابت ہے کہ خود مصنف موصوف فرماتے ہین کہ میرے کل ناولون مین یہی دو ناول سب سے زیادہ دلچسپ ہین - ان ناولون کا حجم ۰۰ ۴ صفحات سے زیادہ ہے اور انکے علاوہ دو ناٹک (زبردستی کا ڈاکٹر اور مطالب مطلوب) اور بہت سے دلچسپ مضامین اور سوانح عمریان جنکے صفحات کی مجموعی تعداد ۶۵۰ صفحات ہے - قیمت ۱۲ محصول ڈاک ۲

ناول جذبہ عشق - جن صاحبون کو یونانی عاشقانہ ناول کی تلاش ہو وہ اس ناول کو ضرور ملاحظہ فرمائین - قیمت ۸ محصول ڈاک ۱

المشتہر
گنیشی لال - بک ایجنٹ حضرت گنج لکھنؤ

ضرورت ہے

ایک فیمیل ہاسپٹل اسسٹنٹ سند یافتہ کیواسطے شفاخانہ شہر جالندھر کو ضرورت ہے اگر کوئی اس فن کی عورت ملازمت کرنا پسند کرے - تو اپنی سندات معہ مشاہرہ ہمراہ درخواست بخدمت جناب سول سرجن بہادر شہر جالندھر بھیجدے بعد ملاحظہ مناسب حکم صادر ہوگا فی الحال اس شہر مین کوئی عورت اس فن کی نہین ہے اور اسکا اس امر کی بھی اجازت ہوگی کہ وہ اپنا مطب بھی کرے -

مضامین نثر

بنگالی انشا پردازی کا ایک ورق

پتنگا

بابو کے بیٹھکے مین فانوس روشن ہے۔ صاحب کی طرح ہم بھی پاس بیٹھے ہین۔ بابو کاؤن کے جھگڑون بکھیڑون پر بحث کرتے ہین۔ ہم افیم کے نشے مین اونگھ رہے ہین۔ باہمی حجتون سے بیزار ہوکر آج کچھ زیادہ کھولی اور چڑھا گئے۔

اونگھتے اونگھتے دیکھتے کیا ہین کہ ایک پتنگا فانوس کے چارون طرف چکر لگا لگا کر بھون۔ او۔ او۔ او "بھون۔ او۔ او" کی آواز کانون مین پڑی۔ نشے کی جھونک مین یہ خیال گزرا کہ کیا ہم پتنگے کی باتین سمجھ نہین سکتے؟ تھوڑی دیر کان اوٹھا کر سنتے رہے۔ کچھ سمجھ مین نہ آیا۔ دل ہی دل مین پتنگے سے یہ کہنے لگے "تم یہ بھون بھون کرکے کہتے کیا ہو۔ ہماری سمجھ مین خاک نہین آتا" اوسیوقت افیم کے صدقے مین کان کھل گئے۔ سنا کہ پتنگا یہ کہہ رہا ہے "مین شمع کی نور سے کچھ کہتا ہون تم چپ رہو" تھوڑی دیر چپ سادھی اور سنتے رہے پتنگا کہہ رہا تھا۔

"دیکھو مہاشا۔ تم اوسوقت اچھے تھے جب تیل کے فتیل سوز پڑی کے دیئے مین روشن تھے ہم آسانی سے جلکر مرجاتے تھے۔ اب فانوس کے اندر تم چھپے ہو۔ ہم چارون طرف چکر لگاتے ہین۔ گھسنے نہین پاتے جلکر مرنے نہین پاتے۔

دیکھو۔ جلکر جان دینا ہمارا حق ہے۔ ہمارا یہ حق ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ ہم پتنگون مین ہمیشہ سے یہ دستور ہے کہ چراغ کی روشنی مین جلکر مرین کبھی کسی نے اس کی مناہی نہین کی۔ تیل کی روشنی ہو۔ گھی کی روشنی ہو کسی نے ہمین نہین روکا۔ میان۔ تم نے شیشے سے اپنا سر کیون ڈھک لیا ہم غریب پتنگے۔ ہمارے لئے ساتھ نہ جلنے کا قانون کس لئے۔ ہم بھی کیا ہندو عورت ہین کہ جلکر جان نہ دینے پائین۔

دیکھو۔ ہم مین اور ہندو عورت مین بڑا فرق ہے۔ اوسے جبتک امید رہتی ہین وہ جلکر مرنا نہین چاہتی۔ پہلے بیوہ ہوتی ہے تب کہین جلنے پر تیار ہوتی ہے۔ یہ بات ہمین مین ہے کہ ہر وقت جان دینے کے لئے تیار ہین۔ پھر بھلا اونکو ہم سے کیا نسبت ہے۔

ہماری طرح عورتین بھی کسی کے شعلہ حسن کی لو سے جلتی ہین۔ ہم بھی جلکر مرتے ہین۔ وہ بھی جل جل کر مرتی ہین۔ مگر دیکھو۔ اونکو اوس جلنے مین بھی مزہ آتا ہے۔ مگر ہمکو کیا لطف؟ ہم جلنے ہی کی غرض سے جلتے ہین۔ مرنے ہی کی غرض سے مرتے ہین۔ عورتین یہ نہین کرسکتین۔ تو پھر ہم کو اونسے نسبت؟

سنو۔ اگر کسی نے پیدا ہوکر جسم کو نہ جلایا تو یہ جسم کس کام کا۔ اور جاندار کیا خیال کرتے ہین۔ اسکا حال ہم نہین کہہ سکتے۔ مگر ہم پتنگون کے خیال مین نہین آتا کہ آخر پھر یہ جسم ہے کس لئے۔ اسکو لیکر کرینگے کیا۔ ہم روز پھولون کی مٹھائی چوستے ہین۔ سورج کی کرنون مین جلتے پھرتے ہین۔ آخر اسمین لطف ہی کیا ہے۔ پھولون مین وہی خوشبو۔ وہی مٹھائی۔ سورج کی وہی ایک ہی طرح کی کرنین۔ پھر ایسی پرانی دنیا مین جہان کوئی بات نئی نہ ہو۔ رہنے سے فائدہ۔ فانوس سے باہر آؤ۔ تمہارے لو مین ہم اپنا جسم جلا دین۔

دیکھو۔ ہم تھوڑی سی بھیک مانگتے ہین۔ ہم اپنی جان دیتے ہین۔ کچھ لیتے نہین۔ پھر اسمین حرج ہی کیا۔ تم حسن کی لو۔ جلانے کے لئے پیدا ہوئے ہو ہم پروانے جلنے کے لئے پیدا ہوئے یا نہین۔ آؤ۔ اپنا اپنا کام کرلین۔ تم ہنستے رہو اور ہم جل مرین۔

تم دنیا کو جلا کر خاک سیاہ کرسکتے ہو۔ تم کو برباد کرنیوالا اس جہان مین کوئی نہین۔ تم شیشے مین کیون چھپے ہو۔ دنیا کی گردش تمہاری ذات سے ہے۔ تمہین کس کا خوف ہے کہ اس گنبد مین پناہ لی۔ یہ فانوس کس بیوقوف نے بنایا اور تمہین اوسمین بند کیا۔ تم سارے جہان مین پھیلے ہوئے ہو۔ کیا شیشے کو توڑکر باہر نہین آسکتے۔

تم ہو کون۔ ہم نہین جانتے۔ نہین جانتے۔ ہان اتنا معلوم ہے کہ تم جسے چاہتے ہین وہ تمہین ہو۔ ہم جاگتے ہوئے تمہارا دھیان کرتے ہین۔ سوتے ہوئے تمہین کو خواب مین دیکھتے ہین۔ تم ہمارے جینے کی امید اور مرنے کا سہارا ہو۔ تمکو ہم پہچان نہین سکتے۔ نہ پہچاننا چاہتے ہین۔ جسدن تمکو پہچان لین گے اوسیدن ہماری خوشی مٹی مین مل جائے گی۔

کیا ہم تمہین نہ پائین گے۔ آخر کتنے دن شیشے کے اندر رہوگے کیا ہم شیشے کو توڑ نہ سکین گے۔ اچھا ٹھہرو۔ ہم چھوڑین گے نہین ابھی پھر آتے ہین۔ بھون۔ او۔ او"

پتنگا اوڑ گیا۔

اتنے مین بابو نے پکارا۔ ہم بھی چونک پڑے۔ اونگھتے اونگھتے ہم لٹک گئے تھے۔ اودھر اودھر دیکھا۔ مگر بابو کو پہچان نہ سکے معلوم یہ ہوا کہ کوئی بڑا سا پتنگا تکئے پر کھنی ٹیکے سٹاک پی رہا ہے۔ وہ کچھ باتین کرنے لگے۔ ہم بھی سمجھے کہ پتنگا چون چون کرکے کچھ کہتا ہے اسیوقت سے ہمین یقین ہونے لگا کہ انسان بھی پتنگے کی طرح ہے ہر شخص کے لئے ایک نہ ایک جلانے والی لو ہے۔ سب ادمی لو مین جلکر مرنا چاہتے ہین۔ سب سمجھتے ہین کہ اوسی لو مین جلکر مرنا اونکا فرض ہے۔ کوئی مرجاتا ہے۔ کوئی شیشے سے ٹکرا کے پھر جاتا ہے۔

نہ کل تک تو تھے منہ لگانے کے قابل
ہوئے آج باتیں بنانے کے قابل

برطانیہ — "غضب خدا کا — تو امریکہ کے برتے پر پھولا ہے — کچھ شامتیں تو نہیں آئی ہیں — ہان !" —

سالسبری اور مشکلات

مضامین غیر

بنگالی انشاپردازی کا ایک ورق

بشر بصورت ثمر

اگر کا کھولا ذرا زیادہ جیہو گیا تو یہ معلوم ہوا کہ انسان بالکل ثمر سے مشابہ ہے اور دنیا کے درخت مین ہوس کے کٹھل سے سارے لٹک رہا ہے پکتے ہی ٹپک پڑیگا - سب پکنے ہی نہین پاتے - بہت سے بے وقت ٹوٹ کر گر جاتے ہین - کسیکو کیڑا کھا جاتا ہے اور کسی مین چڑیان چونچ مار جاتی ہین کوئی خشک ہو کر رہ جاتا ہے - کوئی پھل خوب پک کے کہانے کے قابل ہو جاتا ہے اوسے لوگ ندی مین دہو کر برہمنون کو کہلاتے ہین - دراصل وہی پھل ٹہکانے لگتا ہے کوئی پھل پکنے کے بعد درخت سے ٹپک گرتا ہے - اور مٹی مین پڑا رہتا ہے - اوسے گیدڑ کہا جاتے ہین - ایسا پھل بالکل بیکار جاتا ہے - بہت سے پھل کڑوے بدمزہ ہوتے ہین مگر ادن سے بیش بہا دوائین تیار ہوتی ہین بہتون مین زہر بھرا ہوتا ہے - جو کہاے وہی مر جائے اور بہت سے پھل حنظل کیطرح ہوتے ہین - دیکھنے مین اچھے مگر کہانے مین زہر -

کبھی کبھی اونگھتے اونگھتے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مختلف اقسام کے لوگ مختلف طرح کے پھل ہین - اس زمانے مین ہندوستان کے رئیس امیر کٹہل سے مشابہ پائے جاتے ہین کسیکا کویا سخت اور خوشگوار ہوتا ہے - کسی مین کویا ہی نہین ہوتا - وہ جانورون کے کہانے کے قابل ہوتا ہے - بعض بڑہتے ہی نہین یون ہی پک جاتے ہین - بعض کچے ہی رہ جاتے ہین پکنے نہین پاتے -

بعض پکنے ہی کے قابل ہین مگر اونہین دنیا کے لوگ پکنے نہین دیتے خامی کی حالت مین ترکاری بنا کے چکھ جاتے ہین - اگر پکنے بھی پائے تو بڑے بڑے جانورون نے کہا ڈالے - اگر درخت کانٹون سے گھرا رہے تو اچھا - اگر کٹھل اونچی شاخ مین پھلے تو بہتر - نہین تو جانور دکھائے نہ چھوڑینگے - ان جانورون مین کوئی دیوان - کوئی کارکن - کوئی نائب کوئی گماشتہ - کوئی مصاحب - اگر ان سب کے ہاتھون سے بچکر بچا تو کٹھل گھر مین گیا - وہان مکھیان بھنبھنانے لگتی ہین - مکھیان کٹھل کھاتی نہین ہین مگر رس چوستی ہین اس مکھی کو لڑکی بیاہنا ہے تھوڑا سا رس اسے دو - اوسکو کریا کرم کرنا ہے تھوڑا رس اوسے دو - انہون نے ایک کتاب لکھی ہے کچھ ان کو دو - انہون نے پیٹ پالنے کے لئے ایک اخبار نکالا ہے کچھ اون کو دو - یہ مکھی کٹھل کی خالہ کے شوہر کے بڑے بھائی کے لڑکے کی سالی ہے - یہ کون مرتی ہے کچھ اسکو دو اور پھر کٹھل کو گھر مین رکھنا بھی اچھا نہین - رکھے رکھے سڑ جاتا ہے اور بدبو آنے لگتی ہے -

اس ملک مین سیول سروس کے انگریزون کو ہم آم خیال کرتے ہین اس ملک مین آم نہین ہوتا تھا - سمندر پار سے ایک مہاتما بندر یہان لائے تھے ٭ ٹوکرے مین رکھے ہوئے رنگ برنگ آم کتنے بھلے معلوم ہوتے ہین - جب تک کچے ہین بہت کھٹے ہوتے ہین - پکنے سے میٹھے ہو جاتے ہین مگر تب بھی گٹھلیون کی ترشی نہین جاتی - بہت سے آم ایسے بھی ہوتے ہین کہ پکنے سے بھی نہین میٹھاتے - ہان دیکھنے مین بڑے بڑے اور سرخ سرخ معلوم ہوتے ہین - بہت سے کچے آم میٹھے ہوتے ہین مگر پکنے پر پھیکے ہو جاتے ہین بہت سے آم پال رکھنے سے پکتے ہین - ایسے آمون کو نچوڑ کر نمک مرچ ملاے اور امرس بناے - لوگون کو آم کھانے کی ترکیب نہین معلوم - وہ ڈال کا ٹوٹا ہوا تازہ آم کہاتے ہین - ایسے آم کو بندگی سلام کے پانی مین ٹھنڈا کرو - اگر ہو سکے تو خوشامد کی برف بھی ڈال دو - پھر دیکھو کہ آم کتنا ٹھنڈا ہو جاتا ہے - اوسوقت چھری سے کاٹ کاٹ کر بے کھٹکے چکھ جاو -

لوگ عورتون کو کیلے سے تشبیہ دیتے ہین ہمین تو دونون مین کوئی ایسی مشابہت نہین معلوم ہوتی - بھلا کہین عورتون کی گودہ کی گودہ کسیکو نصیب ہوتی ہے - شاید کسیکی ایسی قسمت ہو ہماری تقدیر تو ایسی نہین - ہان کیلے اور عورتون مین اتنی نسبت تو ضرور ہے کہ بندر دونون کا عاشق ہے -

ہماری راے مین عورتین اس دنیا مین ناریل ہین - ناریل مین بھی گودہ کی گودہ پھلتی ہے مگر عموماً ایک ہی ایک پھل توڑا جاتا ہے ہان کبھی کبھی اچھی ذات کے برہمنون کی دعوت کے لئے گودہ کی گودہ توڑ لی جاتی ہے -

ناریل مین خاصکر تین حصے ہین - دودہ مغز - اور پوست - ناریل کے دودہ اور عورتون کی محبت مین تناسب معلوم ہوتا ہے دونون مین ٹھنڈک ہے - جب کبھی تم دنیا کی تپش سے حیران پریشان ہوکر گھر کے سائے مین آرام کے خواہشمند ہونا اوسوقت اسکو استعمال کرنا ساری تکلیفین بھول جاؤ گے - مفلسی کی آگ یا جوانی کی دہوپ یا بیماری کی حرارت مین تمہین اور کون ٹھنڈا کر سکتا ہے - مان کی مامتا - بیوی کی محبت - بیٹی کی خدمت - ان سے بڑھ کر دنیا

٭ روایت ہے کہ جب ہنومان لنکا کو گئے تو وہان کے باغون مین آم کہاے اور آمون کی گٹھلیان اس رخ پھینکین کہ وہ ہندوستان مین آ گرین - اسوقت سے ہندوستان مین آم پیدا ہوتا ہے - ع - پ -

افریقہ پر حملات تہذیب

کی سیر کا اتفاق اکثر ہوا تھا مگر مقابلے مین بولی بولنے برجستہ قیمت بڑھانے نیلامی کے ایک دو تین پر اپنی قسمت کا فیصلہ منحصر دیکھنے کی مدت العمر نوبت نہ آئی تھی خریدارون کی چیقلش چپراسیون کی "نکد نکد" کی ہانک پکار۔ ناموں سے استفسار۔ صاحب کی "یو نو یو نو" کی تکرار نے حاجی صاحب کو ایسا بوکھلا دیا کہ خریدنا تو صرف ٹٹو تھا مگر ٹوٹی چلمین پھوٹی ہانڈیان۔ اور چمنیان بگڑے لیمپ۔ لولی لنگڑی کرسیان شیشے دار کنسیان۔ کرم خوردہ الماریان سڑی دریان۔ پھٹے خیمے۔ پھون کے ٹوٹے ہوئے سب کچھ خرید پسند ہو گئے۔ مگر خیریت اتنی تھی کہ وہی نہ بیٹے کے عاشق رہتے دھیا بزبان بول کر خاموش ہو جاتے۔ خیر خدا خدا کر کے بعد محنت و مشقت بسیار اس مخمصے سے نجات ہوئی۔ گھوڑون کے نیلام کا ڈنکا لگا۔ ہمارے حاجی صاحب نے چھین جھپٹ کر ایک چھپی ہوئی فہرست ہم پہونچائی۔ مگر انگریزی سے نا واقف ہونے میں مطالعہ فرمایا تھا گھوڑون کے رنگ اور پیمائش کا حساب خاک سمجھ مین نہ آیا۔ ڈکشنری بھی موجود نہ تھی کئی سائیسون سے بھی استفسار کیا کہ بھائی سائیس بے عرب کسکو کہتے ہین۔ ڈن۔ اور جیس نٹ کے کیا معنی۔ گریکس گھوڑے کو کہتے ہین۔ پر لولی کس ٹٹو کا نام ہے۔ گر کینیے بغیر زہر خند کے کوئی جواب نہ دیا۔ ہیچ ہو کر بلا امتیاز آپنے ہر ایک گھوڑے کی دیکھ بھال شروع کر دی۔ اور سلامتی سے ہر ایک مین ایک دو نہین دس بیس عیب موجود پائے۔ اظہار واقفیت سے اون عیبون کو آواز بلند پکارنا بھی شروع کر دیا۔ نیلام کے منیجر نے کئی دفعہ ہوجہ کہا کہ آپ خریدارون کو اس طرح بلا اعلان و بلا قیمت مشورہ دے رہے ہین۔ چپراسی کو حکم دیا اسکو نکال دو یہ دلال معلوم ہوتا ہے۔ اب تو ہمارے حضرت آپے سے باہر ہو گئے۔

"ہم دلال ہین۔ کیا نام کہ بھلے آدمیون کو پہچانتا ہے؟ نہین کہتے ہین کہ ..."

چپراسی۔ صاحب کا حکم ہے۔

"زبان سنبھال کے بات کر ہم خریدار ہین خریدار" جرح بیتوں ادھی ہی تھی۔ کہ لوگون نے ہان ہان کر کے روک لیا اور ایک آدھ بندہ خدا نے اسٹال پر لا کر بٹھا دیا۔ اب کچھ غصے کی جھانجھ۔ کچھ خریداری کے شوق۔ کچھ خفت کچھ گھبراہٹ سے یکمشت بولی بولنا شروع کر دی۔ ہر پہلے بولی پانچ روپیہ سے آپ ہی کی شروع ہوتی تھی۔ اور اگرچہ نیلامی نے بار بار ٹوکا کہ چار آنے اور آٹھ آنے کی بولی نہین ہوتی مگر بعد کی بولی کبھی اس پو قدمے سے ایک انچ آگے نہ بڑھتی۔ وجہ یہ تھی کہ قیمت گھوڑے کی صفات کی بہ نسبت جیب خاص کے وزن کے مطابق رکھنی زیادہ ملحوظ تھی جسمین کلھم اجمعین گی اور کچھ ڈبل پیسے ملا کر انیس نو آنے چھ پائی کی میزان آتی تھی دو سو کا گھوڑا آپ کی نظر مین کبھی پونے بارہ اور سوا پندرہ سے زیادہ کا نہ پہنچا۔ غرضکہ اسی خلفشار مین دوپہر گئے اور ہمارے انوکھے خریدار صاحب بھوکے پیاسے اسی ضروری مگر بے نتیجہ مشغلے مین ہمہ تن مصروف رہے آخر گھوڑون کا نیلام قریب بہ ختم آیا اور مریل ٹٹو سڑیل خچر۔ بینڈکریان ایک آدھ گائے اور کرائیون کے دو تین خارشتی کتے باقی رہ گئے آپکو اضطراب ہوا کہ جسطرح بنے نیلام کی اس دھر پکڑ ہی کا کچھ سودا کرین۔ ایک ٹٹو دبلا پتلا جسکا مورث اعلےٰ سوداگر کا گھوڑا اور جسمین دجال کا گدھا ودیعت رکھا گیا تھا سامنے آیا آپ نے حجت ختم کرنیکو ایکبارگی دس روپیہ دام لگا دئے۔ لوگون نے تو فرلو دمین پر متعجب ہو کر آپ کیطرف دیکھا تھا۔ مگر آپ حسن ظن سے یہ سمجھ کر کہ میری عالی ہمتی اور فراخ حوصلگی پر لوگ متحیر ہو گئے نہایت بشاش ہو کر ریش مقدس و مختصر پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگے "بات ترے کی۔ کیا نام کہ نہین سکتے۔ کون مارہا ہر بڑھے؟" ایک آدھ قصاب نے دو روپیہ دو روپیہ اور بڑھایا کہ آپنے جلدی جلدی اپنی ہی بولی پر دو تین دفعہ بڑھ کے پندرہ تک دام لگا دئے۔ کچھ تو نیلامی کی جلدی اور کچھ لوگون کی حیرت نے یہین پر بولی ختم کرا دی پوچھا گیا کن صاحب کی بولی ہے۔ آپنے کڑک کر فرمایا ہمنے لیا ہے"

منشی نیلام۔ "ارے صاحب کون ہین؟"

حاجی صاحب۔ آہین۔ نام۔ یہ۔ لکھیے کیا نام کہ نہین کہتے ہین کہ حاجی صاحب

منشی ارے صاحب نام بتائے کون حاجی صاحب۔

حاجی صاحب اے۔ لکھئے۔

منشی۔ بولئے صاحب۔

حاجی صاحب۔ جناب حاجی محمد شیخ آلطف عنہ قبلہ کی مدنی ثم لکھنوی ولد جناب غفران مآب قبلہ گاہی مولوی بدر الدین صاحب غفر اللہ ذنوبہ و علے عالیین مقامہ۔

منشی۔ نقد دام دیجئے۔

حاجی صاحب۔ نقد نہین کیا ادھار لیتے ہین۔ کیا ہم کوئی وہ ہین پہلے آپ نام تو پورا لکھئے۔ ایچ۔ اے۔ جے ڈبل۔ ای۔۔۔۔۔ اتنے مین چپراسی بھی کان مین پنسل لگائے پرزہ ہاتھ مین لئے تھیلے کا منہ کھولے آ ہی پہونچا اور سارے کھرے پن کے حاجی صاحب بھی اور سے جیب تک ہاتھ لے ہی گئے مگر عجب اتفاق کہ ایک طرف تو چپراسی کا تقاضا دوسرے طرف لوگوں کا مسکرانا تیسرے طرف "دو ٹٹو بڑھاؤ۔ یہ اپنا ٹٹو لیجئے" کی پکار بار بار جیب تک ہاتھ جاتا ہے۔ روپے محسوس ہوتے ہین۔ مگر باہر نہین آتے۔ جب ہاتھ مارا بے سکہ ساری ہنڈی۔ لاوارثی چیٹھی کی طرح واپس آیا۔ اب تو جریب ٹیک کر مارے غصے کے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ہین یہ کیا واہیات ہے" جھک کر نظر جو کرتے ہین دونون جیبین بکری کے تھنون کیطرح باہر لٹکی ہوئی ہین - عبا اولٹی زیب جسم فرمائے ہوئے ہین - قریب ایک نوعمر مس بیٹھی ہوئی تھی اس مضحکہ انگیز سین کو دیکھکر لوٹ ہی تو گئی کھلکھلا کر ہنس پڑی کچھ تو اسکی خفت - کچھ چپراسی کے تقاضے پر غصہ کچھ بھوک کی جھلاہٹ - کہنے لگے "یہ سب نادر بغلا اسکے والے کی شرارت ہے - کیا نام کہ عجب شیطان قوم انکی ہوتی ہے ہمین اوسکی جلدی ہی مین دھیان نرہا - مگر ہمین کہتے ہین کہ بڑی خیریت ہوئی - مجھے تو تعجب اسکا ہے کہ یہ روپیہ رہا کیونکر - وہ تو کئے مال مذ کے تھا ورنہ کہین اولٹی جیبون مین کوئی چیز ٹھہر سکتی ہے - کیون جناب "

الغرض اپ جیب درہین کھرے کھرے عبائے قدس دو چار دبلی ٹوپیان ایک آدھ منڈیل گرائی - دامن کا کونا اونچی مس کی عارض صفا سے مس کرتی سیدھی ہوئی اور بخیریت تمام دست مبارک خزانہ عامرہ تک پہونچ گیا - اب آپنے استفسار فرمایا - ہمارا نام پورا لکھ گیا -

منشی - ارے صاحب - نام کی کیا حاجت اپنے تو نقد لیا ہے -

حاجی صاحب - منشی صاحب نام آپ کو لکھنا ہوگا - اور دیکھئے صحیح لکھئیگا اسپلنگ مین غلطی نہونے پاے -

منشی - اسکا قاعدہ نہین -

حاجی صاحب - ہو قانون تو ہے نہین - آپ تو نجت کچھ وہ معلوم ہوتے ہین

منشی - صاحب سے کہئے -

حاجی صاحب - ہم کیا جانین - ہماری کیا بلا کو پڑی ہے - آپ کو لکھنا ہوگا - لکھئے - ایچ - اے جی ڈبل ای . . . . . .

ہمارے حاجی صاحب لاکھ جھک مارا کئے مگر کسینے ایک نہ سنی ادہر ٹٹو برپاؤ - ٹٹو برپاؤ کا تقاضا بھی ہونے لگا - سائیس ہی پکارا لیجئے اپنا ٹٹو - خون جگر کھا - گردن کو ہلکا سا جھٹکا دیکر ٹٹو پر آپنے قبضہ فرمایا - (باقی)

التماس

ہم اپنے اُن عالی ہمت معاونین کے نہایت ممنون احسان ہین کہ جنہون نے سال ختم ہوتے ہی اعانت کارخانہ فرمائی ہے اور جنہون نے اس جانب توجہ نہین فرمائی ہے اونسے امید کرتے ہین کہ بہت جلد زرقیمت اخبار مرحمت کرین گے کیونکہ سال ختم ہوگیا حساب کتاب صاف ہوناچاہیئے -

الملتمس
مینجر اردو پنج -

بمبئی برودا سنٹرل انڈیا و راجپوتانہ مالوہ ریلوے کمپنی ٹھیکہ واسطے خرید شہتیر لٹھہ

چونکہ ڈپٹی اسٹورکیپر صاحب بہادر راجپوتانہ ریلوے اجمیر کو بکار کمپنی خوندنا - سال - ببول - انبہ - دیودار - شیشم کے لٹھون کا منظور ہے - لہذا بذریعہ اخبار ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جس ٹھیکہ دار کو ٹنڈر لینا منظور ہووے فوراً درخواست اپنی خدمت مین صاحب بہادر موصوف کے بمقام اجمیر معہ ایکروپیہ قیمت ٹنڈر فارم کے روانہ کرے - ٹنڈر فارم مین تشریح اور شمار لٹھون کا معہ شرائط ضروری کے موجود ہے - یہ ٹنڈر تاریخ ۱۰ - فروری سنہ ۹۶ء کو دوپہر کے قبل دفتر صاحب موصوف مین پہونچ جانی چاہئیں بعد بارہ بجے کے نہ لی جاے گی - اور کل لٹھہ تاریخ ۳۰ - اپریل سنہ ۹۶ء کے پیشتر دیئے ہون گے -

ٹنڈر کے لفافہ پر یہ الفاظ انگریزی مین لکھنا ہون گے -

Tender for supply of Timber Logs -

اور اسکے ساتھ ہی مبلغ ایکہزار روپیہ بطور زربیعانہ یورپی کرنسی نوٹ یا پرامیسری نوٹ مین روانہ کرنا چاہئے - ورنہ ٹنڈر کالعدم خیال کیا جاے گا - اگر پرامیسری نوٹ روانہ کیا جاوے تو نام ایجنٹ صاحب بہادر بی بی - سی - آئی راجپوتانہ ریلوے کے منتقل کیا جاوے -

درانحالیکہ کسی ٹھیکہ دار کا ٹھیکہ منظور کیا جاوے اور وہ عہد نامہ کمپنی کٹ چھپان کرکے تحریر کرنے مین انکار کرے گا - تو وہ ایک ہزار روپیہ زربیعانہ ضبط کیا جاوے گا - اور جسکا ٹھیکہ منظور کیا جاوے گا اوسکا زربیعانہ کمپنی کی تحویل مین بطور ضمانت کے تا اختتام ٹھیکہ جمع رہے گا - اور اگر ٹھیکہ دار لٹھہ موجود نہ کرسکے گا - یا کوئی بدمعاملگی ظہور مین آوے گی تو وہ ٹھیکہ فوراً منسوخ ہوکر زرضمانت ضبط کیا جاوے گا - اور ایجنٹ صاحب بہادر کو اختیار ہے کہ بہ نرخ کمی یا بیشی جسکا ٹھیکہ چاہین قبول اور منظور کرین گے -

دستخط

صاحب ڈپٹی اسٹورکیپر راجپوتانہ مالوہ ریلوے
اجمیر -
۱۸ - جنوری سنہ ۱۸۹۶ء

گہر مین ماں باپ بیٹھنے نہین دیتے - اسکول مین درجنون ماسٹر ملک الموت کی طرح جہٹ جاتے ہین جیکا سبکٹ تیار ہو وہی گلا گہونٹنے کو طیار -

پ - اب تم کون کتاب پڑہتے ہو - تہوڑا پڑہو اور خوب یاد کرو - زیادہ پڑہنے سے طلب الکل توت الکل ہوجاتا ہے اور تہوڑی تہوڑی ورزش بہی کیا کرو -

ط - ایک کتاب ہو تو نام بتاؤن - یہ دیکھئے ڈیڑہ درجن کتابین تو یہ موجود ہین اور اسیقدر آج بیکار سمجہکر مکان پر چہوڑ آیا ہون - اگر پوری فہرست پیش کردون تو آپ کانون پر ہاتھ دہرین - حضرت یہ وہ مشرقی تعلیم نہین ہے کہ چار برس مین کریما پڑہی اور وہ بہی مثل طوطے کے معنی مطلب ندارد شیخسعدی لعنت گرفتار کرد ا ا ا ا ا رٹا یا اور حیدر پور کے قاضی ہوگئے - انہوا گر سیڈل پاس نہو تو کوئی حجامت بہی نہ بنوائے -

پ - ہان میان سچ کہتے ہو کتنے سیڈلی کیا ال کیا وہ کون درجہ پاس کئے نوکری کی تمنا مین منہ پہیلائے دنیا سے چلے گئے - کچہ بہی ہو تم اپنی تندرستی کو سب سے زیادہ مقدم سمجہو -

ط - جناب تندرستی کی فکر اور کیسی ہوتی ہے - جو دو چار پیسے والد ین سے کہانے کو ملتے ہین وہ سب چندہ - بیٹ وکیٹ - گیند مین صرف کر ڈالتا ہون - سات آٹھ گہنٹہ خوب ہی توڑکر ورزش کرتا ہون -

پ - سات آٹھ گہنٹہ - الٰہی تیری پناہ - اسی سے سارے جسم کی ہڈیان رہ گئی ہین - دن بدن جہاڑ بجہانے کی تکلی ہوتے جاتے ہو - بہلا سات آٹھ گہنٹہ کیسے کثرت کرتے ہو -

ط - سنئے صبح تڑکے ۵ بجے سوکر اٹھے - اور ۹ بجے تک لان ٹنس کہیلا - ہاتھ منہ دہویا - کہانا کہایا - اسکول آئے - ۱½ بجے سے دو بجے تک کی چہٹی مین کہانا پینا کیسا - جہٹ فٹ بال مین جٹ گئے - خوب رسے کہینچے - چار بجے مدرسہ بند ہوا ماسٹر صاحب کے ساتھ شام تک گیند کہیلے ۷ بجے تک گہر پہونچے جو کہا سو کہایا جو کچھ ملگیا تڑاق پڑاق کہا پی کر ۹ - ۱۰ بجے تک جمناسٹک کی پریکٹس کی جب ہاتھ پانون بالکل شل ہوگئے چپکے سے چارپائی لی اور مردونسے شرط لگاکر سو رہے -

پ - اخ آہ پہر کیون ہانجر ہی ہانجر نہ رہجاے - اتنی محنت تو بڑے بڑے پہلوان نہین کرسکتے - تم تو اسمین ایک دن چرمر ہوجاؤگے -

ط - واہ صاحب آپ تو گہبرا گئے - کسیدن گوسی فیلڈ مین -

میرے کرتب تو ملاحظہ فرمائیے -

پ - بس بس معلوم ہوگیا - پڑہتے وڑہتے تو خاک ہو صرف کہیلنے آتے ہو -

ٹن ٹن ٹن ٹن ٹنا ٹا نا نا نا نا چپراسی نے گہنٹہ بجایا اور طالبعلم صاحب یہ کہکر گہنٹہ بجگیا معاف کیجئے گا ورنہ ہیڈ ماسٹر ایک گہنٹے تک درجہ مین نہ گہسنے دینگے اسکول مین چلے گئے اور بڑہو لٹہیا ٹیکتے ان شیطانی حرکتون پر لاحول بہیجتے گہر کو راہی ہوئے -

راقم

ش - ب - لکہنوی -

ایک شریف اور ایک ظریف کا مکالمہ

ظریف	شریف	ظریف	شریف
آپکا نام کیا ہے	ٹاس	آپکے والد ماجد کا نام	پٹاس
جدامجد کا نام	علے ہذا لقیاس	آپکی عمر	انسچاس
کوئی صاحبزادہ	پچاس	بڑے صاحبزادہ کا نام	سورداس
آپنے کوئی امتحان پاس کیا	مڈل پاس	آپکے ملازم ہین	ڈیوڑہداس
آپکی ڈگری مین کیا ہے	چپراس	وطن	مدراس
مذہب	نہ برہمن نہ شناس	پیشانی پر خط کیسا ہے	سنچہری کراس
اوسکے موجد کون ہین	میان سواس	کہان رہتے ہین	جہان دانہ گہاس
آپکا اوس سے رشتہ ہے	مین ہون اوسکا داس	آپکی یہ پوشاک کیسی ہے	نئی روشنی کا لباس
کچھ کہائیے گا	شفقت بذقیاس	کسی چیز سے رغبت ہے	برانڈی و بادہ کا گلاس

بیچارے شریف کے چہکے چہوٹ گئے - اور کہا او بدحواس آدمی ہے یا گہن چکر تیرا ستیاناس - یہ کیا ہے بکواس دوات دیک کا ہونا تہا کہ حضرت یون اڑگئے جیسے لاحول سے خناس -

راقم

ن - ن

یادگارین

آپ جانئے حیدرآباد دکن کی ریاست تو آجکل پولیٹکل عجائبات کا نشانہ ہو رہی ہے - سلامتی سے کوئی دن ایسا نہین گزرتا کہ ایک دنیا سے نرالی کسی نہ کسی کو نہ سوجہتی ہو - تو وجہ کیا کہ خدا نے وہان کی آب ہوا مین عجائب خیزی ہی ایسی بخشی ہے کہ سیدھی سی بات بہی ان

سُنیں گے سب کی کریں گے اپنے جی کی

پہنچکر تعجب انگیز ہوجاتی ہے۔ اسی حال مین وہان کے دیوان صاحب نواب وقار الامرا بہادر کو سرکاری خطاب عطا ہوا۔ اگرچہ آپ کی خاندانی عزت وقعت اور عہدے کی مرتبت دیکھتے کوئی ایسی بات نہین کہ منصف دل اپنی پگڑیان فلک الافلاک تک اوچھال جائین یہ خطاب تو پہلے ہی حیدرآبادی امراے پایگاہ کِل چکا ہے۔ مگر آپ جانتے مضطرب اور ہیجان پسند لوگون کو نوبکر کود جانے کا حیلہ مل گیا۔ طرح طرح کے لوگون کے جذبات اور خیالات دل اور دماغ مین تلا بازیان کہانے لگے۔ بہتون کو اوپچ کی سوجہی۔ سیکڑون کو نئے ڈہنگ سے مبارکباد دینے کی پڑی چنانچہ گروہ وکلا کو دیکھا وہین اس تقریب کی یادگار قایم کرنیکا خبط سمایا آپ جانتے یہ گروہ ایسا ویسا احمق تو ہے نہین کہ دیدہ گوراں دو چپوتے مین کہ خواہ مخواہ چندہ کرکے ایسے کام میٹنگ کریں جس گروہ کو کوئی فایدہ نہ دے اس نے بہی ماشاءاللہ جہانت گروہ بات کی کہ آم کے آم اور گٹہلی کے دام کی مثل صادق آئی یعنی ایک لائبریری قایم کرنے کی تجویز مدت سے ہو رہی تہی۔ مگر ادہ اپیشی کی تاریخوں کی طرح آگے کو بڑہتا جاتا تہا۔ ایک صاحب نے تجویز کردیا کہ بس آؤ اس خطاب یابی کی یادگار مین وہی لائبریری کہول۔ مفت کرم داشتن ہی ہوجائیگا اور لائبریری بہی اپنی قایم ہوجائے گی بقول شخصے ہلدی لگے نہ پہٹکری اور رنگ چوکہا آئے۔ چونکہ اصول معقول ہیں بندہ تو سنتے ہی عش عش کرگیا اور عہد کرلیا اب کوئی کام ذاتی وصفاتی ایسا نہوگا جسمین کسی بات کی یادگار مین نہ کیا جائے گا۔ چنانچہ بندے نے لگا ہی لگا دیا۔ کیا معنی کہ آج خوب تنکر کہانا کہایا وہ بہی تار الامرا کی خطاب یابی کی یادگار مین۔ بیٹے کا ختنہ کیا وہ اسی کی یادگار مین اپنا مکان بنوایا (اسی) کی یادگار مین۔ درزی دہوبی کو کپڑے دئے اسیکی یادگار مین۔ لڑکی کا کہمیدن کیا اوسکی یادگار مین بچوں کی مان کو پیار کیا اوسکی یادگار مین۔ رات کو چین سے پلنگ پر سو رہا اوسکی یادگار مین۔ دو کہٹمل قربان کئے اوسی کی یادگار مین۔

راقم

یادگار

سال نو

نیا سال ہے جلوہ آرائے ناز | نئے رنگ مین درنشے ہین طراز
بہار طرب ہے بہار مراد | ادائے زمانہ ہی عشرت نہاد
ہوائے مسرت چمن در چمن | نسیم طرب فرحت انجمن

زمانہ کے نیرنگ ہین تازہ رنگ | دلون مین بہانکے نئی ہر امنگ
نئے ہین فسانے نئے ہین بیان | ہر اک کی ہر لب پر نئی داستان
فسانہ ہے ارمن کا حیرت فروش | دل اہل حکمت مین وحشت کا جوش
نیا چین وجاپان کا طرز شعار | نئی چپقلش اور نیا کاروبار
نیا باب عالی کا فکر وخیال | اداہاے سطوت مین سحر حلال
ہے انگلش کی حکمت کی تازہ ادا | نمائطون ہے مے عقل جو رہنما
دل زار اٹلی کی حسرت فگار | فداے غم ویاس وحشت نثار
سراپا تماشاے حسن عروس | خیالات واوہام وافکار روس
دل جرمنی مائل احتیاط | فرانس اپنے ارمان مین محو نشاط
ہر اک سمت سے دقتون کا ہجوم | خط سرنوشت جہاندار روم
عجب رنگ پر ہے یہ آغاز سال | مسرت ادا اور مسرت مآل
مے لطف سے ہین جام وسبو | نگار عجب جلوہ آرزو
ترنم ادا ہے لب نغمہ سنج | نثار جہان ہے مسرت کا گنج
اودہ پنچ کے نغمہ تازہ تر | ہین عطر گریبان باد سحر
مضامین تازہ کا نقش نگار | فروغ گلستان و ناز بہار
ہین نامہ نگارون کے انداز خوب | سراپا ادا جوش وکیف قلوب
الٰہی یہ سال مسرت نہاد | ہمیشہ رہے مظہر اتحاد
ہر اک رنگ مین اسکا رنگ نشاط | جہان مین رہے جلوہ انبساط
اودہ پنچ کا نام نامی رہے | اداؤن مین اپنے گرامی رہے
رہے آبر بہی اس کا نامہ نگار | جواہر فروشی جواہر نثار

راقم

م - خ - آبر - ار میرٹھ -

نئی مبارکباد دوحرفی شاعری

خبر آمد لفٹنٹ مبارک ہوے | اثر آمد لفٹنٹ مبارک ہوے
بار رشوت کو اوٹہا کتے ہین اپنی ڈلمین | جگر آمد لفٹنٹ مبارک ہو
لیکے ڈگری وکلا اپنے موکل سے کہین | ظفر آمد لفٹنٹ مبارک ہوے
ڈالیان میونکی دکہین تو ہر اک سے کہا | ثمر آمد لفٹنٹ مبارک ہوے
پیشوائی کو گئے اپنی جگہ سے سیاہ | سفر آمد لفٹنٹ مبارک ہوے
مول لے لیکے نئی ڈابو نئے کہتے ہین امیر | کمر آمد لفٹنٹ مبارک ہوے
رات بہر دیکہ چکی جلسے تجبے قیصر باغ | سحر آمد لفٹنٹ مبارک ہوے
جج کے دربار کو کالج مین یہ بولے حکام | نظر آمد لفٹنٹ مبارک ہوے
خانساماں نے کہا میز پہ رکہو گلدستہ | شجر آمد لفٹنٹ مبارک ہوے

سے تعلق رکہنے سے -

مسافروں مہمانوں سے کپڑے کے نوکروں کی طرح کیا کچھ بسر ہوئی
ہیں قیصر باغ میں بہار آئی ہوئی ہے۔ جوڑیوں پر گھوڑدوڑ ہوا ہے
گھوڑا کسی کا ہارے یا جیتے یہاں انکی جیبوں میں جزر و مد ہو رہا ہے
ہمارے حضور لفٹننٹ گورنر بہادر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ شہر کی
سڑکوں کی۔ راستوں کی درستی و صفائی زناٹے سے ہو رہی ہے
آپ کی بیدار مغزی انصاف پروری صاف گوئی سے کاہلوں۔
کوڑھ مغزوں آرام طلبوں کا لہو خشک ہو رہا ہے۔ چلو تین ٹہلی
ہو رہی ہیں —
آتے ہی آتے میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے اڈریس کے
جواب میں صفائی اور تعلیم کے بارے میں واجبی جھڑکیاں بتائیں
۴ - فروری کیوقت ۱۲ بجے دنکو دربار تھا۔ ہمارے مہاراجہ اجودھیا
جناب معلی القاب مہاراجہ پرتاب نرائن سنگھ بہادر کو تمغہ
کے سی آئی ای مرحمت فرمایا۔ اور اسپیچ میں تعلقداروں کو حسن
انتظام و خیرخواہی گورنمنٹ کی نصیحت فرمائی فضول خرچی سے
باز رہنے کی پند و اندرز بزرگانہ کی —
پرسوں کو انجمن ہند کی طرف سے دھوم دھام کی دعوت تھی روشنی
آتش بازی طعام دعوت کا اہتمام بڑی خیر و خوبی سے انجام پایا
سنتے ہیں پانچ چھ ہفتہ اور قیام شہر ہوگا —
ہمارے ناقدرشناس شہر میں اگرچہ تین سال ہوئے معبدان نہ
نہ کہا سی پانی تین تین دفعہ واٹر ورکس کا کارخانہ اور ٹیکس جاری
ہوا ہے مگر اب تک گھروں میں نل لگانے کا قانون پاس ہی نہیں ہوا
ابھی تک سڑک کے بمبوں سے پانی لیا جاتا ہے۔ سنتے ہیں دیر
اسوجہ سے ہے کہ سول لائنس کے باشندوں پر واٹر ٹیکس تجویز
ہوا ہے اسپر وہاں کے لوگ واویلا مچاتے تھے۔ لوکل گورنمنٹ
تک تو پہلے ہی طے ہو گیا تھا کہ ٹیکس دینا ہوگا انہوں نے دہر کی خبر
لی — وزیر ہند کو عرضداشت بھیجی تھی وہاں سے بھی خشک جواب ملا۔
خیر صاحب اب تو گھروں تک نل لانے کے قاعدے جاری ہوں
ہمارے شہر کے ایک نامی طبیب حکیم علی محمد صاحب نے
۱۰ شعبان کو انتقال فرمایا مردوں والے مہینے میں مردوں سے
جا ملے —
شہر میں کھانسی بخار انفلوانزا کا بڑا زور ہے سیکڑوں
آدمی ضائع ہو رہا ہے —

بغرض فروخت

اودھ بلو بک کا ایک سٹ یعنی مسلسل سرکاری رسالے
معاملات اودھ سے متعلق موجود ہیں جن صاحب کو خریداری منظور
ہو۔ درخواست بنام مسٹر سائکس صاحب نشان لا ارشیر لکھنو بھیجیں

بمبئی بڑودہ اینڈ سنٹرل انڈیا راجپوتانہ مالوہ
ریلوے کمپنی ٹھیکہ واسطے خرید تیر لٹھہ

چونکہ ڈپٹی اسٹور کیپر صاحب بہادر راجپوتانہ ریلوے اجمیر کو بکار
کمپنی خریدنا سال بول - انبہ - دیودار و شیشم کے لٹھوں کا منظور ہے
لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جس ٹھیکہ کو ٹنڈر لینا منظور ہو
وہ فوراً درخواست اپنی خدمت میں صاحب بہادر موصوف کے مقام
اجمیر معہ ایک روپیہ قیمت ٹنڈر فارم کے روانہ کرے۔ ٹنڈر فارم تشریح
اور شمار لٹھوں کا معہ تمرایا ضروری کہ جو جیسب۔ یہ ٹنڈر تاریخ
۱۰ فروری ۱۸۹۶ء کو دوپہر کے قبل دفتر صاحب موصوف میں
پہونچ جانی چاہئیں بعد بارہ بجے کے نہ لی جاوے گی اور کل لٹھہ
تاریخ ۳۰ - اپریل ۱۸۹۶ء کے پیشتر وصول ہوں گے
ٹنڈر کے لفافہ پر یہ الفاظ انگریزی میں لکھے ہوں گے
[illegible]
اور اسکے ساتھ ہی بطور ایکہزار روپیہ بطور زر بیعانہ نوٹ کرنسی نوٹ
یا پرامیسری نوٹ میں روانہ کرنا چاہئے ورنہ ٹنڈر کا لحاظ نہیں کیا
جاوے گا - اگر پرامیسری نوٹ روانہ کیا جاوے تو نام ایجنٹ صاحب
بہادر بی بی سی آئی راجپوتانہ ریلوے کے منتقل کیا جاوے -
در انحالیکہ کسی ٹھیکہ دار کا ٹھیکہ منظور کیا جاوے اور وہ عہدنامہ
کمپنی ٹکٹ چسپاں کرکے تحریر کرنے میں انکار کرے گا - تو وہ ایک
ہزار روپیہ زر بیعانہ ضبط کیا جاوے گا اور جسکا ٹھیکہ منظور کیا جاوے گا
اوسکا زر بیعانہ کمپنی کی تحویل میں بطور ضمانت کے تا اختتام ٹھیکہ
جمع رہے گا - اور اگر ٹھیکہ دار لٹھہ موجود نہ کر سکے گا - یا کوئی بدچالی
ظہور میں آوے گی تو وہ ٹھیکہ فوراً منسوخ ہو کر ضمانت ضبط
کیا جاوے گا - اور ایجنٹ صاحب بہادر کو اختیار ہے -
کہ بہ نرخ کمی یا بیشی جسکا ٹھیکہ چاہیں قبول اور منظور کریں گے

دستخط

صاحب ڈپٹی اسٹور کیپر راجپوتانہ مالوہ ریلوے اجمیر
۱۸ - جنوری ۱۸۹۶ء

نیا پولیٹکل پل

انگلستان- ارے یہ پل کب بنا - اب ہماری ڈونگی کو کہاں تحل بیڑا لگے گا -

سلوک چاہتا کہ سزا دلوا دیتے ہو - افسوس افسوس ذرا دیکھو - ذرا ہماری حیثیوں کو دیکھو - ہم لوگوں کے تمام جسم سے پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا ہے - بدن کی ہڈیاں پسلیاں صاف دکھائی دیتی ہیں - زبان باہر نکلی آتی ہے "ہمیوں کو بھی دن ہم اپنے برابر کھانا مانگتے ہیں - مگر کھانا نہیں ملتا کیا ہماری حالت دیکھ کر تمہیں رحم نہیں آتا - ہمیں کھانے کو دودھ نہ دو ہم چوری کرین گے - چوری جرم ہے تو سب ہی مجرم ہیں - ہزار غریبوں کا نوالہ کاٹ کر ایک آدمی کے پاس دولت کیوں جمع کر دی جاتی ہے اگر ایسا کیا ہی جاتا ہے تو اس امیر کے کھانے سے جو بچ رہتا ہے وہ ہم غریبوں کو کیوں نہیں ملتا - جب یون نہیں ملتا ہے تو مجبور ہو کر ہم چوری کرتے ہیں - ہم دنیا میں اس لئے نہیں پیدا ہوئے کہ بھوکوں مر جائیں"۔

جب بلی کی باتیں مجھ سے زیادہ برداشت نہ ہو سکیں تو میں نے کہا - بس بس - بہت کہہ چکیں - اگر تمہارے کہنے پر عمل ہو تو دنیا کے کارخانے مٹی میں مل جائیں گے - کوئی شخص اپنی ترقی کی کوشش نہ کرے - ساری جماعت درہم برہم ہو جائے"

بلی بولی "جماعت درہم برہم ہو جائے - ہماری بلا سے - ہمیں ہمارا کیا نقصان - اگر نقصان ہے تو الدار آدمیوں کا - جب ہمیں کھانے کو نہ ملا تو ہم جماعت کی ترقی کو لیکر کیا چاٹیں گے"۔

میں نے جواب دیا - جماعت کی ترقی سے تمہارا بھلا ہو یا نہ ہو مگر مالدار آدمیوں کا بھلا تو ہوتا ہے اگر ان کا مال کوئی چرا لے تو اوسکو سزا ضرور ملنی چاہئے"

بلی کہنے لگی - چور کو پھانسی دیدو ہمیں عذر نہیں - مگر اوسکے ساتھ تھوڑا سا انصاف بھی کرو - جو حاکم کہ چور کو سزا دینے والا ہو اوسکو تین دن پہلے فاقہ کرایا جائے - اگر تین فاقون کے بعد اس حاکم کا جی چوری کرکے کھانے کو نہ چاہے، تو چور کو پھانسی پر چڑھا دے - تم میرے اوپر چھڑی اوٹھائے چلے ہو - تمہیں آج سے تین فاقے کر ڈالو - اگر چوتھے دن اپنے پڑوسی کے باورچی خانے میں چوری کرتے ہوئے نہ پکڑے جاؤ تو میری وہ سزا جو چور کی سزا"۔

مجھے کچھ جواب تو بن نہ پڑا اگر بہت سمجھا بوجھا کر نصیحت کرنے لگا -

تمہاری باتیں دین و ایمان کے خلاف ہیں - ایسی باتوں پر بحث کرنا ہی گناہ ہے - تم ان باتوں کو چھوڑ کر راہ راست پر آؤ - اگر کہو تو کچھ فلسفی اور دہرم شاستر کی کتابیں تمہیں منگا دون - ان کے پڑھنے سے تمہاری گمراہی دور ہو جائے گی - اب اپنے گھر جاؤ کل آنا کل میرے لیے جو دودھ آئے گا اوسکو ہم تم بانٹ کھائینگے - دیکھو آج جا کر کسی ہانڈی میں منہ نہ ڈالنا - اگر بھوک کی ایسی ہی شدت ہو تو یہاں چلی آنا میں تمہیں ایک سرسوں بھر افیون دونگا"۔

بلی کہنے لگی "افیون کی مجھے ایسی ضرورت نہیں - رہا ہانڈی میں منہ ڈالنا - یہ بھوک پر منحصر ہے"۔

بلی رخصت ہوئی - میں اسی اودھیڑبن میں پڑا رہا کہ بلی کو راہ راست پر لانے کی کوشش میں مجھ کو کامیابی ہوئی یا نہیں -

راقم

ح - پ -

چرخہ کیونکر کاتون

میان - اے جی اے جی - خالی خولی بیٹھے بیٹھے تمہارا بھی دل گھبراتا ہوگا کوئی کام دھندا کیا کرو -

بیوی - اچھا کیا کرون -

میان - کپڑے سیا کرو - کشیدہ کاڑھا کرو - چکن نکالا کرو -

بیوی - بھلا یہ کام مجھسے کیون ہونے لگے عمر بھر میں نے ٹانکا تو لگایا نہیں اناکی سوئی میں دھاگا البتہ کبھی کبھی ڈال دیتی تھی وہ باقی جو کبھی ملتھ سوئی چھوٹی بھی ہو جیسی چاہو قسم لے لو کشیدہ کاڑھنے چکن کاڑھنے میں جی نہیں لگتا -

میان - اچھا چرخہ تو کاتا کرو گی اوسمیں تو کوئی بڑی کاریگری درکار نہیں - آخر پھر کچھ کرنا ضرور چاہیے -

بیوی - اچھا تمہاری یہی خوشی ہے تو سب سامان لا دو -

میان نے بازار سے جاکر چٹ پٹ ایک تنک سا چرخہ اور بہت سی روئی لاکر بیوی کے لیے رکھ دی -

بیوی - اچھا اب آج تو دیر بھی ہو گئی ہے کل سے کاتون گی -

دوسرے دن -

میان - بیوی بیوی لے آج سے شروع کرو -

بیوی - اے واہ بھلا آج میں کیون کاتنے لگی آج جمعہ گھر گھر کہا چرخہ کیونکر کاتون -

میان - اچھا آج تو کاتو آج سنیچر ہے -

بیوی - آج سنیچر گھر گھر پھیر چرخہ کیونکر کاتون -

میان - آج تو اتوار ہے آج تو کاتو گی -

بیوی - واہ آج اتوار بڑھیں پر دار چرخہ کیونکر کاتون -

میان - اچھا آج پیر ہے آج تو کاتو گی -

بیوی - واہ آج پیر کا دن کیسر چرخہ کیونکر کاتون -

میان - آج منگل ہے آج تو کاتو گی -

بیوی - واہ آج منگل گھر گھر دنگل چرخہ کیونکر کاتون -

میان - اچھا آج بدھ ہے آج تو کاتو گی -

بیوی - واہ آج بدہ آوے ہے تیار ہے کیونکر کاتون -

میان - آج تو جمعرات ہے مبارک دن ہے آج تو کاتو -

بیوی - واہ جمعرات پیرون کی کرامات چرخہ کیونکر کاتون -

میان - ہے لیس سالون دن تو اس تک بس ہی مین نکل گئے اب کل سے پھر بہ گھر گھا ہوگا - چرخہ لت چکا اب نیا اٹھوان دن کہانسے آسکے کر چرخہ کا تو بہت تم سے زیادہ ہو چکا - بہتر ہے تم حیدرآباد کی وزارت وتعارا امرائی چلی جاؤ کر بجا یہ حال ہے کہ پہلے جنتاب وزیر تھے تم کہے سے یہ کرو تا وہ کرو کا اب جیسے چھتے کیونکلے وزیر ہو سے تو کہتی تھی مستقل ہوا دن تو پر کردان ہے مستقل ہوے تو لینے لگے مین مستر عینک کے اختیارات کے اسے کچھ نہین کر سکتا - اب کہتے ہین یوسف الدین کو مقدمے کا انتظار ہے - ہے لیس اب ہماری جان چھوڑو اور سیدھی لکن کی کتیان بانا ہو وہان تمہاری بہی چلے بازیان خوب چلین گی -

رام ————— بہت

خوے بد را بہانہ بسیار

لوکل علیہ الرحمتہ

اج کل ہمارے شہر مین سردی بہی ڈپلومیسی صرف کر رہی ہے کیا معنی کہ آفتاب کی تمازت تو ایک طرف حرارت دکہاتی ہے اور دوسری طرف ہوائے جھونکے کرہ زمہریر کی کیفیت پیدا کرتے ہین اگر لحاف رضائی مین ملفوف ہوکر بند کرکے بیٹھو تو گرمی معلوم ہوتی پسینے صاحب نزقولے جسم سے جہانکتے ہین اور اگر ہلکے کپڑے استعمال کرو تو ہوا کے جھونکے سویدائے دل مین نشتر کی طرح ڈوبے جاتے ہین -

غلہ کی گرانی سے خلقت پریشان رہتے ہے - نرخ ہوگئی ہے دس سیر گیہون بکتا ہے - اور اسیطرح اور غلے کا حال ہے وہ تو کہئے گرانی کی عادت پڑگئی ہے اگر اسی سال یہ نرخ ہو گیا ہوتا تو قحط کی کیفیت چوری چکاری لوٹ گھسوٹ - فاقہ کشی کی نوبت آجاتی - امن وآرام مین خلل پڑتا -

آجکل ہمارے لفٹنٹ گورنر بہادر اپنے قدوم میمنت لزوم سے شہر کی رونق بڑہا رہے ہین اب دربار تو ہو چکے اکثر کاہل گہل - نالائق ماتحتان کی پریشانی اور اونکے ہٹ پانی کرنیکو آپ ابہی چند روز اور قیام فرمائین گے - قریب قریب ہر سرکاری محکمے اور دفتر مین ہر وقت سب چوکس اور چوکنا رہتے ہین کہ کہین ایسا نہو کہ حضور تشریف لائین اور کوئی امر قابل اعتراض پائین -

آجکل ہمارے شہر مین ایک جدید تہیٹر یوبیلی تہیٹریکل کمپنی نہایت بڑی دہوم دہام ساز و سامان سے آئی ہے اور اسطرح جیسے چار بہلے آدمی آتے ہین یہ نہین کہ ٹٹ پونجیون کی طرح پانچ چہ اوترے چکارے کی طرح گہٹیا اکثر روئی کپڑے کے سہارے جمع کرلئے دو چار پرانے دہرانے پردے کشتی کے بادبانون کی صورت تان لئے اور شام کو بگہی پر انگریزی باجا لیکر شہر مین ہنڈا کر رات کو نبدو کا تماشا شروع کر دیا -

اس کمپنی مین کثرت کے ساتھ ہوشیار اور اپنے کام مین مشاق ایکٹر ہین ساز و سامان اور پوشاک سب اعلے درجہ کا نفیس و پاکیزہ - بعض بعض پردے تو ایسے نفیس ہین کہ آج تک اس شہر مین جتنی کمپنیان آئین کسیکے پاس نہ دیکہے گئے - اہتمام انتظام بہی اعلے درجے کا تماشے بہی بہت اچہے اسوجہ سے تماشائیو کی کثرت رہتی ہے -

نمبر ۲۳۶ -

بحکم منصف صاحب بہادر جنوبی لکھنو

مزمل حسین ولد عبد الصمد قوم شیخ ساکن قصبہ نگرام پرگنہ وتحصیل موہن لالگنج

بنام

محمد احسن ولد عبد الحلیم ساکن قصبہ نگرام پرگنہ وتحصیل ایضاً -

دعوے دخلیابی

اطلاع ————— نامہ

بنام محمد احسن

مقدمہ مذکورہ بالا مین درخواست منجانب مدعی بموجب دفعہ ۱۰۳ ضابطہ دیوانی بنابر منظوری تجویز ثانی ملاحظہ ہوکر جسکی تاریخ پیشی ۲۲- فروری سنہ ۹۶ء مقرر ہوئی ہے لہذا اطلاعنامہ بنام تمہارے جاری کیا جاتا ہے کہ تاریخ پر حاضر ہوکر وجہ بیان کرو کہ یہ تجویز ثانی کیون نہ منظور کی جاے -

المرقوم ۸ فروری سنہ ۹۶ء دستخط حاکم انگریزی

مصر — "بس یونہیں کھیلا کرو — اور تم سے کیا ہوتا ہے"

آئے آئے آئے

انگلستان — "مجھے بھی کیا ہولی کا دہ بنایا" —

سب ملکر — "برا نہ مانو ہولی ہے" —

بے نمازی کو لیے ہے گو یہ ہے وصل تمام ۔ با اثر اس لیے ہوتی ہے دعاے رمضان
اسکے مقصد ہوتی ہے وہ ماہ دن ہوا رمضان ۔ جوشے اسکو وہی تو ہے تحذ رمضان
کھانے پینے کی اجازت نہین ہے ساقی ۔ الغرض ناقہ کشی پر ہے بناے رمضان
جو نکھانی ہین کبھی کہاتے ہین بے سے ساقی ۔ غمتین روز مہیا ہین عدد رمضان
ہے کہین غلہ کا سامان تو عجت کہین ۔ مسجدون مین نظر آتی ہے فضاے رمضان
وہ نمازی ہی نہین اور مصلے وہ نہین ۔ کیون نہ بگڑی ہے اس سال ہواے رمضان
روزہ رکھنے کے سبب سے نکوئی ہو بیمار ۔ بس اگر ہے تو یہی حق دغاے رمضان
پاس پیسہ ہو تو لکیا کیا نہو افطار مین ۔ روزہ دار و نکو غریبی ہے بلاے رمضان
تیسون روزونکا ارادہ تو کیا ہے اکلے ۔ آگے تقدیر مری آگے ہے راے رمضان
آئینہ دیکھکے کہتا ہے یہ ہر روزہ دار ۔ واہ کیا خوب نظر آتی اداے رمضان
روزہ رکھنے کو غنیمت ہے سیاری لی ۔ دودھ پیتے جو ہون مگن عطاے رمضان

روزہ کہا جائیگو کیا کم یہ بہرہ سب ہے ظریف
سال بہر مین کبھی رکھ لین کے قضاے رمضان

راقــــــــم

ظریف

ٹر

سی ملنے سی تیری ناک پہ بیٹھا مچھر ۔ یہ سمجھکر کوئی بلا آئی ہے کہاکر کیچڑ
واہ کیا حسن دلاویز ہے ہم کہتے ہین ۔ حبشی زادہ نہین ہے تو ہے کوٹھے کنجڑ
جب شب وصل بہت اونکو دو لگتی تھیا ہی ۔ وٹھرے تب عاشق جانباز تھکے مار اٹیٹر
اک جلیم تھوڑی سی کی اچھی سی پلانا ساقی ۔ چھوٹی شہزادیکی ڈیوڑھی کا نشانکو کھڑ
خوب گرمائی چپت گاہ سر جو کی تری ۔ نائک نے تری اطرح کے بیلے پاپڑ
انکی بس کاٹ دیا اور ذرا کچھ تاکر ۔ ایک دو ہاتھ لگادیے ٹر ٹر شر شر
بید پڑنے کی خبر ہوگئی جو لونڈونکو کہین ۔ فرط غیرت سے لگے پیٹنے ائی....
ہان اگر درد بہت ہو تو سیدین سنئے ۔ چشم تاریک مین بہر دیکے تھوڑا تھوڑا

راقــــــــم

سش ب بقلم گڑبڑ لکھنوی

ہولی کی ٹر

بہار آئی ہے ہولی کی چہلک نکلا ہے پیمانہ
پیو وسکی برانڈی سب یہی کہتا ہے پیمانہ
نہین دو تنگا مین ہشت آنہ ذرا سی وسکی کی قیمت
کہ نوروجی کے ہوٹل کا بہت چھوٹا ہے پیمانہ
بنائی ہولی مین پر سال ہمنے دھوتی تہی یارو
اسکو بچکر ابتو ہمین پینا ہے پیمانہ
للائن تھوڑی سی پیکر عجب نخرہ سے یون بولین
صراحی قلقلاتی ہے جو نہین آتا ہے پیمانہ
کرانے کے لبادے کو کیا ہے رہن مے ہمنے
فضیحت ہوگئی ساری یہ گن تیرا ہے پیمانہ
حساب اس کا نہین ہے جسقدر پی ہمنے ہولی مین
ہمارے واسطے تو پورا ایخانا ہے پیمانہ
ہے شغل میکشی اپنا ہے الفت تار والی سے
ہمین پینا ہے پیمانہ ہمین کہانا ہے پیمانہ
یہ تیرو تین سے بڑھکر نہین ہرگز مرا ماسٹ
کہ ٹی لی سی کی لکڑی کا مبت سچا ہے پیمانہ
ارے بدذات رمچرتا یہ کیا رکھدی ہے کلھیا مین
کوئی بچہ نہین ہون مین کہ یہ لایا ہے پیمانہ
نہو ناراض صارم میکساران ہزل گو پر
کہ پیدایش سے انکی عقل کا بگڑا ہے پیمانہ

راقــــــــم

صارم

ادیٹر ۔ مگر بعض جگہ پیمانہ متوالے کی پکڑی ہوگیا ہے ۔

گستاخ بندہ

اللہ میان سے ۔ حضور نظر کیون نہین آتے ۔

جواب ۔ قطع نظر اسکے کہ تمکو ہمارے دیکھنے کی قابلیت نہین ہے، انتظام کا بھی یہی اقتضا ہے ۔ کہین بیماری ہے کہین موت ہے ۔ کہین مفلسی ہے کہین ناکامی ہے ۔ تملوگ خواہ مخواہ مجھہ سے ہر بات مین کہو یہ کیون ہوا وہ کیون ہوا ۔ براہ کرم اسکو یون ہونے دیجیے اوسکو دون کیجیے ۔ تملوگ انتظامی مصلحتون کو تو سمجھو نہ ۔ رو دو پیٹو پچھاڑین کھاو ۔ پھر ہم تم سے کیونکر مل سکتے ہین ۔ ایسے ذی اختیار اور صاحب قدرت اور منتظم عالم کو جیسا کہ مین ہون علحدہ ہی رہنا چاہیے ۔

راقــــــــم

خادم قدیم

مہاراجہ پٹیالہ کا گھوڑا ۔ کلکتہ ٹرف کلب

تجویز اصلاح ہولی

چونکہ دنیا بھر کے معاملات و شغل پر اصلاح کی پچکاریاں چل رہی ہیں۔ کہیں ناچ گانا موقوف ہوتا ہے کہیں شادی بیاہ کی رسموں کی دم کتری جاتی ہے کہیں شیشے کی پری کو طلاق دلانے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور سب سے بڑی اہم بات یہ ہے کہ ہر سال تو بی ہولی صاحبہ نانگاری کی طرح غلے کے بورے کے بورے لادا لایا کرتی تھیں اگر اسدفعہ خالی ہاتھ مسٹر قحط کو ہمراہ لاتی ہیں۔ پس لازم آیا کہ تنبیہ اور تنبیہ کے واسطے انکی مرمت کردیجاوے تاکہ آئندہ ایسی حرکت ناشائستہ خلاف فطرت کرنے کی جرأت نہو چنانچہ مرمت کا تکملہ معہ تبرض افادہ تمام مخلوق برائے غور کمال تحمد کانفرنس پیش ہے اگر درخانہ کس است یک حرف بس است۔

اول۔ رنگ پاشی ابواسطے طرح طرح کے رنگوں کا گھولنا اور پچکاری ادہر ادہر پھینکنا سب یک قلم موقوف ہو ہاکہ اوسکی عوض ازراہ انکسار و خاکساری موریوں کی کیچڑ گہڑون میں گھول لینا چاہیے۔ اگر نجاست کا خیال ہو تو خانہ ساز کیچڑ نہسہی واٹر ورکس کے مبون کے پاس سرکاری کارخانہ کی کیچڑ بکثرت موجود رہتی ہے وہ بخوبی کام دیگی۔

دوسرے۔ گلال عبیر میں پیسہ خرچ بہت ہوتا ہے۔ اوسکو ہرگز ہرگز ہاتھ نہ چھونا چاہیے۔ اگر کسیکا منہ لال کرنا منظور ہوا دو چار چانٹے ہلکا ہاتھ کرکے لگا دے ہلدی لگی نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آگیا۔

تیسرے۔ اکوان پکوان ایک سرے سے موقوف غلہ گھی تیل لکڑی سب گران کیا معنی نایاب چلے ہوئے دلکے کباب گرانی سے سوکھے ہاتھ پاؤں کافی ہوں گے۔

چوتھے۔ شراب کا معاملہ بظاہر ذری ٹیڑہی کھیر ہے۔ مگر ایک سہل ترکیب ہم بتائے دیتے ہیں کھلے میدان میں گھوڑے کی طرح چکر لگاؤ ایک دایرہ قرار دیکر گرد گھومو تھوڑی دیر میں سر چکرانے لگے گا خاصہ ایک بوتل کا نشہ ہوجائے گا۔

اب باجا گاجا رہا اوسکے واسطے خالی پیٹ کا ڈھول جسمیں فاقہ کشی کی برکت سے ہوا بھری ہوگی کافی ہے جسقدر جی چاہے زور زور سے پیٹ چلاؤ پیٹ بجاؤ اور ہولی مناؤ سب مباح ہے۔ اگر کسی نے ہماری صلاح نہ مانی تو قحط گرانی عسرت و پریشانی اسیطرح ہولی منوائے گی۔

در کار گوشت تھا گر خنجر کو لال کرتی
بکرے کے بدلے موٹا عاشق حلال کرتی

دعوت

آہا جی پنچ خان ہوت۔ وزرا پیٹ پر دونوں ہاتھ رکھکر سنیں پنچ اینجانب ایک دعوت کا کورا چٹھا واقعہ زبان ظرافت بیان سے فرماتے ہیں۔ تو سہی ہنستے ہنستے شکم مبلے کی انتڑیوں میں سیکڑوں نہیں بلکہ لاکھوں بل پڑجائیں۔ چوک میں ایک مقدس عبادتگاہ سے بہت ہی قریب ایک کمرہ ہے جسمیں خاص اللہ کے بندے مدت دراز سے براجمان ہیں۔ پہلے یہاں پولس کورٹ تہا۔ اب چند دنوں سے نئے مہاجن بہی کھاتہ کھولے ہوئے بیٹھے ہتے ہیں۔ لین دین کا بازار رات دن گرم رہتا ہے۔ گذشتہ جمعہ کو کچہری کھلی تہی اپنے اپنی موقع سے یار لوگ جمے ہوئے تھے گپیں اوڑ رہیں تھیں اثنا گفتگو میں ایک چھٹے مرشد صاحبخانہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے آپ نے بائی جی کا گانا بہی سنا ہے قسم ہے اسی ہرکی لکھنو کی سٹی سے تو ایسا خوش گلو آجتک نہیں پیدا ہوا۔ تانیں لیتی ہیں کہ [illegible] یہ سنتے ہی لپ مہ [illegible] ہی نادیدہ مشتاق بن بیٹھیں [illegible] کہ دعوت کے بہانے سے بلانا چاہیے پہر کیا تھا فوراً معارف کی فہرست کی گئی اور خفیہ طور پر ملنے جلنے والوں سے چندہ وصول ہونے لگا قطرہ قطرہ مجتمع ہو کر دریا ہوجاتا ہے۔ ایک رقم معقول اکٹھا ہوئی۔ رات کے کوئی آٹھ بجے ہونگے اوسوقت پیارے مہمان کو شرکت بزم عشرت کی تکلیف دی گئی۔ سیکڑوں تماشائی سڑک پر مشتاق تہیں کہ مہمان عزیز کی سواری حسرت تماشا کی طرح سڑک پر نکلی۔ بی صاحبہ سلیپر چٹیے کھٹ کھٹ کرتی ہوئی کمرہ سے نیچے آئیں معزز مہمان کو فنس سے اوتار کر اوس سجی سجائی محفل میں لیگئیں کہ جسکا تمام فرنیچر رات بہر کے لئے کرایہ پر منگوایا گیا تہا۔ ابہی چند اور غیر چندہ دینے والے لوگوں کی اور کہیہ اور نشاط کی خانہ پری باقی تھی۔ لہذا لامحالہ تہوڑی دیر تک آنتوں کو قل ہو اللہ پڑہنا پڑا۔ دس بجے تک کچھ رنڈیاں چمر بگلیاں کچھ اوتے گوتے کچھ ہندو مسلمان کرسٹان آہی گئے۔ حقہ کے واسطے ایک دوسرے سے لڑ رہا تہا محفل کیا تھی جلاہوں کی پنچایت تہی۔ دسترخوان بچھنے پر پہلے جو میزبان تھے۔ وہ بہی مہمان بنگئے۔ اور لگے کہانے کا ستیاناس کرنے۔ مگر وہ توکٹے خاصا اس حساب سے پکا گیا تہا کہ نہ کسی کا پیٹ بہرا اور نہ کوئی بہوکا رہا۔ اسکے بعد ساز چھڑ گئے سب سے پہلے لکھنو کی کالی پہاڑی کو جنبش ہوئی آپ نے بوڑھے چونچلے بگھارنا شروع کئے تان لیتے ہی راگنیوں کے بدلے تمام دیوتا ہاتھ باندھکر سامنے کھڑے ہوگئے گانا کیسکی سمجھ میں توخاک بہی نہیں آیا۔ اور یہ بہی کچھ سمجھکر نہیں گاتیں۔ جو دل میں آتا ہے اول فول آلاپ دیتی ہیں۔ انکے گلے بازی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تانسین کی روح کوے کے قالب میں حلول کرآئی ہے۔ دو گھنٹہ تک چلکتی رہیں آخر اپنی آواز کی طرح چپ ہو کر بیٹھ گئیں انکے بعد ایک چپان نز

اشتہار کارخانہ تمباکو مشہور

لکھنو کے تمباکو کا آوازہ دور دور تک پہونچا ہوا ہے ہر روز ہزاروں من اس شہر سے باہر جاتا ہے اور بڑے بڑے نفیس مزاج شایقین اسکی خوبیوں کا دم بھرتے ہیں گر اچھا مال جیسا بڑے اور مشہور کارخانو سے ملتا ہے ویسا شہر میں ہرجگہ میسر نہین آتا۔ یہ کارخانہ بیس سال سے اس شہر محلہ آمین آباد مین بڑی نیکنامی سے جاری ہے اور چونکہ ہر دم عمدہ مال طیار کرنے کی کوشش رہا کرتی ہے خدا کی عنایت سے روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔

امراے عالیشان و روساے بلند مکان و جمہور انام اور بیوپاریان و کارخانہ داران بیرونجات کی خدمت مین گزارش ہے۔ کہ اس کارخانے مین حسب ذیل تمباکو بافراط موجود رہا کرتا ہے جسوقت فرمایش موصول ہوگی نہایت مستعدی اور دیانتداری سے تعمیل کی جائے گی۔ پہلے تھوڑا سا بطور نمونہ منگوائین۔ قول کی تصدیق فرمائین۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید اگر پسند خاطر عاطر ہو زیادہ طلب فرمائین۔ قیمت بہرحال پیشگی مرحمت فرمانا چاہیے۔ اور پتہ اور نشان مقام اور اسٹیشن و ڈاکخانہ کا صاف اور صحیح تحریر ہو۔ کہ روانگی مین دقت نہو۔

عام شایقین کی فرمایش پر ایک روپیہ سے کم کا مال نہ روانہ ہوگا۔

شرح قیمت حسب ذیل ہے

تمباکو کشیدنی فی روپیہ ۵ سیر۔ ۴ سیر۔ ۳ سیر۔ ۲ سیر۔ ۱ سیر۔
تمباکو خوردنی گولی فی تولہ [illegible]
تمباکو خوردنی خشک پتی فی سیر [illegible]
قوام تمباکو خوردنی فی تولہ [illegible]

جو حضرات تاجرانہ نرخ سے مال بمقدار کثیر یک من یا اس سے زیادہ خرید فرمانا چاہین۔ انکو تخفیف قیمت کے ساتھ مال دیا جائے گا۔ جسکا تصفیہ بذریعہ خط کتابت ہوسکتا ہے۔

راقم
قاسم علی کارخانہ دار تمباکو۔ آمین آباد لکھنو۔

۱۲-۵-۹۵

[illegible]

سند یافتہ دوائین

یہ ادویہ شرطیہ حصول صحت بالمقابل نقد قیمت بیچاتی ہین اور ہم دعوی کرتے ہین کہ ان امراض کے مریض جسقدر ہم اچھے کرتے ہین دوسرا طبیب نہین کرتا اسکے خلاف اگر کوئی ثابت کرے تو ہم پانسو روپیہ دینے کو تیار ہین۔ اکثر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدایش جو آجکل کے لوگون کا خوفناک تعلیم یافتون کا خاص مرض ہے اور فارم تشخیص مرض مفت حصول کے لئے ایک آنہ بھیجئے۔ پتہ دار الشفا انگریزی و یونانی حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور و مصنف رسالہ [illegible] [illegible] جوانی دیوانی [illegible] حافظ صحت نفع العبادہ سل دق علاج [illegible] بواسیر وغیرہ [illegible] سال [illegible] حافظ صحت مہینے مین دو بار قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱۲۔

نام دوا	مختصر فواید	قیمت
[illegible]	قوام صلب شدہ کا اعادہ۔ کمزوری شانہ۔ دل و دماغ و اعصاب وغیرہ کی قوت بحال رکھنی منظور ہو بیفکری سے بڑھاپے مین جوانی اور جوانی مین لازوال طاقت کو دل چاہتا ہو تو تمام [illegible]	شیشی [illegible]
[illegible]	خارجا لگانے سے ان بیمارون کا چارہ ساز ہے جو جوانی مین اپنے ہاتھون راست چھوٹی کر کے قوا ضایع کر چکے ہون۔	تولہ [illegible]
حب [illegible]	درد کمر۔ رقت۔ سستی۔ اور دائمی نسیان۔ ضعف [illegible]	[illegible]
سوزاک [illegible] و قرصہ	[illegible] گھنٹہ مین درد و جلن وغیرہ شکایات دور ہو کر طاقت دیتی ہے۔ اس مرض کا قطعی علاج ہے۔	شیشی [illegible]
حب آتشک	بلا منہ آئے و دست مرض دور۔ دوبارہ نہین پھوٹتا	[illegible]
[illegible]	ہلتے دانت کو مضبوط موتی کی طرح چمکدار بدبو۔ گوشت خورہ۔ میل دور کر کے مسوڑونکو درست کرتا ہے۔ خون کو روکتا ہے۔	۴ تولہ [illegible]
سرمہ کراماتی مع سلائی	دائمی استعمال۔ حافظ بینائی مقوی بصر پانی۔ دھند جالا پھولا موتیا کو روکتا ہے۔ اور ککرے کو دور کرتا ہے۔	تولہ [illegible]
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ بال سیاہ کو سفید نہین ہونے دیتا نزلہ درد سر ضعف بصارت و دماغ کو دور کرتا ہے بالونکو بڑھاتا ہے۔	شیشی [illegible]
حب بواسیر	خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی مسونکی ٹیس و درد دفع۔	[illegible]
حب دافع قبض	یرقان۔ ورم جگر۔ سول۔ درد شکم۔ درد گردہ۔ ورم [illegible] حیض رنگین و تپش دل ہول دل خوابات متوحش کے لئے۔	[illegible]
حب [illegible]	تاپ تلی دور کر کے بھوک لگاتی ہے جسم کا رنگ بہتر بناتی ہے۔	[illegible]
حب [illegible] افیون	بلا تکلیف و آزار چھوٹ جاتا ہے خواہ کتنے سال کا کھاتا ہو۔ صحت و تندرستی کی ضامن ہے۔ رنگ سرخ ہوتا ہے۔	تولہ [illegible]
[illegible]	[illegible]	۲ تولہ [illegible]
[illegible]	تشنگی اور کمزوری اور شکر دور کرکے [illegible] معدہ کی جلن دور پیشاب کی کثرت کافور۔	تولہ [illegible]
[illegible]	جوانی کی غلط کاریون کا علاج ہے [illegible] حافظہ کو بڑھاتی ہے نسیان کو دور کرتی ہے [illegible] اور کثرت محنت کے بعد کی خرابیون کا علاج۔	[illegible]
خارش خشک [illegible]	[illegible] کی کھجلاہٹ۔	[illegible]
حب [illegible]	ناکامون کو کامیاب [illegible]	[illegible]

چین کا نیا دوست روس

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را می شناسم

ہوئیں آج رندونکی ساقی کھال — نہ انکار کرنا بری ہے یہ فال
ترے در پہ میخوار آئے ہیں آج — انہیں ساغرے کی بڑی احتیاج
مبارک ہو ہولی تجھے ساقیا — انہیں آج کے روز چھک کر پلا
خدا کے لئے اتنا احسان کر — تو اپنے کو ساغر پہ قربان کر
خوشی ہوتی ہے ہر طرف آجکل — مسرت سے دل کے کھلے ہیں کنول
ترا میکدہ خوب آباد ہو — دعا ہے یہی پنچ بس شاد ہو

راقم
م - شمس - قہر

ہولی ہے

اداب، تسلیم کو تو حبہ تب بنہا بنہو کہ مدت ہوئی سپرد خانہ خدا کر دیا کہ آجکل سما لک ہے اپنے کیسہ بانگ کھائینگے۔ اور شیطان صاحب کے مقدمہ میں شاید آسمانی فرشتون کو ثبوت جرم پورا پورا نہ پہنچا تو عالم بالا ز خلاف دستور ربانی کا حکم شاد یا گیا یعنی چا ہفتہ کے لئے ... اس مرتبہ ملتوی رہی ان حضرت کو دیکھئے یعنی شیطان صاحب نے جھٹ خوشی میں آ کر اجلاس پر خاص الخاص تیرہویں رمضان المبارک کو ہولی جلنے کی تاریخ مقرر کر ہی تو دی۔ پھر خدا کا کرنا کیا ہوتا ہے کہ اپن جانب بھی ہر چہ بادا باد کہکے سنبھل بیٹھے اور جھٹ میان روزہ صاحب کو بلندہ بنا بونڈ اک خانہ وہن بیرنگ روانہ شد کر کے قلم اوٹھا لے مرے بھائی اللہ دے اور بندہ نے لگا لگا ہی تو دیا پہلے چند بہاریہ بیت۔ ہر بیت کا شروع بقید لفظ چمن چمن اور چمن سے مرتب ہے ۱۱۲ شعار کے بعد برمحل رنگین بہار کا مضمون ہے۔

وہوہذا

چمن چمن ہے بہار اکی ایسی چمن بن پر — کہ پڑ رہی ہیں نگاہیں سبھونکی گلشن پر
چمن میں قطرہ شبنم ہیں یاد غلطان — بہار لوٹتی ہی یا گلونکے دامن پر
چمن چمن گل و بلبل کی ہی جو تر رہا ہے — ادا انکا ذکر ہے گویا زبان سوسن پر
چمن یہ لائے کہ کچھ یوں تیر بلبلونکا ہجوم — تپنگ کرتے ہیں جیسے چراغ روشن پر
چمن چمن ہے یہ صیاد باغبان کا بیان — زمانہ عرس کا ہے بلبلونکی مدفن پر
چمن کی عاشق و معشوق میں ہے راز و نیاز — جو غنچہ ہنس رہے ہیں بلبلونکی شیون پر
چمن چمن ہی کچھ ایک عجب عروج بہار — گلونکو ڈھونڈ رہی ہیں بلبلیں نشیمن پر
چمن چمن ہی جو ہر سو بہار کو سون تک — سوار نکہت گل ہے صبا کی توسن پر
چمن میں ہنستے ہیں غنچہ نشاط ہے تن میں — گری گی برق کہانسے گلونکے خرمن پر
چمن چمن جو گئے ہیں بہار دستیاب ہی — گلونکا خون ہو مینائے مے کی گردن پر
چمن کو چھوڑ کے اک اور لکھوں مطلع — کہ کمر پڑ گئی ہے بچہ برہمن پر
بہار اور یہ ہولی ہیں دونو جوبن پر — لگائے جاتے ہیں چھاپے گلونکے دامن پر
دہن گر تیغ سے ای محتسب یکبار بند — شراب ناب کو ہی فوق آب ہن پر
سوانگ بنکے مسلمان نگارین جی کا لی — نہ آئے دل کبھی یارب کسیکا جوشن پر
جو بار گوندتی ہیں ہر طرح کی ہونگی — بہار ہولی میں مالی ہیں جو گالن پر
اوٹھا کے ہاتھ ہیں پچکاریاں کوئی کہتا — یہ رنگ ڈالیں کہ ہم اپنے شام سوسن پر
گلال اپنے جو منہ پر بتان مل ملین — شفق کو ہوتے دیکھیں وہ اور روشن پر
کہیں گے ہیں یون سرین خوش گلو لڑکی — بجائے کافی کی گت جیسے کوئی ارگن پر
سوانگ بنتے ہیں جو یون طرہ وہ نشہ پہ — کہ روپ جیسے ہوا اندر سبھا کی جوگن پر
شراب پیکی للائین یہ یون اے لالہ — ہم آج سر و رو کہ دینگی برانچ تن پر
ادھر چھلتے کو دو ترنگ کھیلتے ہیں یون لڑکی — ہو رام لیلا ہیں جیسے پڑھائی راون پر
کسیکے منہ پہ ملا ہے گلال اور ابیر — کسی کے منہ پہ جو کیچڑ دہی کے دامن پر
ہڑک یہ ناچ رہا ہے کوئی کہار کہین — مٹک مٹک کہیں ڈھولی ہیں ہوتی ہیں
اک آئے اے کا ہنگامہ یہی ہے — ہر آگ آگے سپاہی ملکوتی تن پر
یہ کہتی پھرتی ہیں بلیاری تو ہولی ہے — ار ر کبیر کہو بھائی کھوب جوبن پر
ہر ایک غول میں اک ناچتا ہے ڈھولک لو — ہرک کی تال کا سم ہے بہانہ کی چھین پر
ادھر تو دیکھ کہ بلیاری بندیان ہیں چمن — ادھر ہیں گالیاں پر رونے اور چلیں پر
شراب پیکے چلے دونو نشیمن دونو ہی چمن کو — اسیر مرنے لگا ہے سر و رنگ سن پر
قلم کو روک کہ ہولی کی لکھ خبر و ظریف — پڑی نہ چھینٹ کہیں دائرون کے دامن پر

راقم
ظریف

مزہ دار میم

واللہ کیا وقت کی سوجھی ہے "ایک میم"، کا وہ مزہ دار مربہ چکھاتا ہوں کہ کبھی عمر بھر تو نصیب ہوا نہو گا۔ ہان تو پھر ذہن کے مرتبان سے نکالئے۔ یار لوگونکا اسوقت جی ہی چاہ رہا تھا۔ عجیب سادہ لوح آدمی ہو اسپر نئی روشنی کا دعوی ہے۔ ارے بھئی میم کے دو چار لفظ بولتا ہوں آپکا جی چاہے تو انکو سن لیجئے۔ محمد رسول اللہ (روحی فداہ) گنہگارون کی شفاعت کیلئے۔ منو امالی کا باغ پیر نیچر کیلئے۔ مرزا قادیانی افتراق بین المسلمین کیلئے۔ میمن بیوپار کیلئے۔ مہندی حسینون کیلئے۔ مرچی (بمحاورہ دکن) دشمنون کیلئے۔ موز (کیلا) تقالت کیلئے۔ منن خدا کے لئے محسن انسان کیلئے۔ مرغی مرغی نیچریون کیلئے۔ مولوی

مولوی تعایق المذاہب کے لئے - ملا سید کے لئے - مولوی تکفیر کے فتوے دینے کے لئے - مرد سیدان کے لئے - مردود سے لکھنؤ کی عورتون کے لئے بتوراپیڑون کے لئے - مراد آباد برتنون کے لئے - ملتان گرد و غبار کے لئے - سیاہ ان چوہون کے لئے - موسیٰ فرعون کے لئے - سوال کا پہاڑ عقدہ و اتمام کے قیام کے لئے - مولوی یوسف الدین تبلد کیس تھنے کے لئے - مزہ اوڑانے کے لئے - مسکنا چولی کے لئے - ہونٹ جوتی کے لئے - مانجھا ڈور کے لئے - مانگ دل اٹکنے کے لئے - میرے کا سسہ سہا سنگھ کے لئے - مطلب اپنے لئے مطلب دوسرون کے لئے - مراد خوش قسمتون کے لئے - مایوسی بد قسمتون کے لئے - منجن دانتون کے لئے - موچھ حیدرآباد کے فیشلیبلون کے لئے - مچھلی بھات بنگالیون کے لئے - محبت بچ اوٹھانے کے لئے - مزاق بکواس کے لئے - معلم نسوان (حیدرآباد مین ایک ماہواری رسالہ) پردہ دری کے لئے - مسٹر آزاد خیال لنڈن مین نواب وقار الامرا کے صاحبزادہ کی اتالیقی کے لئے - مینڈک اچار کے لئے - ملائی پیاپالی کی دوکان کے لئے (مقامی استعارہ) مٹھائی بیتھر گٹی کے حلوائی کے لئے - (مقامی استعارہ) مسٹنڈ سے بھیک مانگنے کے لئے - مست قلندری کے لئے - مرید پیرون کے اوڑانیکے لئے - مکھن ٹوسٹ صاحب بہادرون کے لئے مسور غریبون کے لئے - ملیدہ پیرون کے لئے - مال یارون کے لئے - مآل انجام بینون کے لئے - مال چرنے کے لئے - مفلسی بدانتظامی کے لئے - مسٹر محمود عمر خیام کی رباعیون کے لئے - مولوی مہدی علی طول بیانی کیلئے - مرثیہ خوانی حالی کے لئے - مولوی نذیر احمد بھکڑ بازی کے لئے - مسٹر ارنلڈ دعوت اسلام (نام کتاب) کے لئے - محمڈن میگزین فضولیات کے لئے - مرحبا سید کے لئے - مال مفت دل بیرحم قومی روپیہ کے لئے - مظلوکی مسلمانون کے لئے - مشیر دکن حیدرآباد کے لئے - مرزا مہدیخان (سابق ناظم مردم شماری حیدرآباد حال بیکار مگر تنخواہ یاب) مفت کی تنخواہ پانے کے لئے - مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید اپنے کلّے کے لئے - ملغوبہ (قسم انبہ حیدرآباد) کے لئے - مریخ و مرنجان گوشہ نشینون کے لئے - مزاج رذیل کے لئے - مینا چر مغنے کے لئے - ملٹی کو بالسی کے لئے - منقی تلین کے لئے - مسکا خراب کے لئے - مرُوڑ سانپ کے لئے مستقل مزاج لات مارنے کے لئے - مضمون مابدولت کے لئے - مابدولت اودھ پنچ کے لئے - مسٹر پنچ ہنسنے ہنسانے کے لئے - میرا سلام رخصت کے لئے -

راقم - مین ہون - حیدرآبادی

نسخہ دافع مرض عصیان

طبیب الاطبا و حکیم الحکما مسٹر اودھ پنچ صاحب دام حکمتہ - ان دنون ایک نسخہ مرض عصیان کا یارون کے ہتھے چڑھ گیا ذرا لگے ہاتھون اوسکو بھی اپنے اخبار پر بہار کے کسی گوشہ مین دہر گھسیٹیے -

گل توکل - بیخ فقر - برگ تواضع - پوست توحید - صمغ یقین - مصبر صبر - خاکشی خاکساری - جانثاری کی سپاری - ان سب اشیا کو لیک معرفت کے کرل مین - توفیق کے بیتہ سے پیسے رضا کی غربال مین چھانکر محبت کی دیگچی مین رکھکر عشق کے دیگدان پر چڑہاکر فراق کی انگیٹھی سے جلا دے جب خوب اوٹنے لگے تب شکر کی شکر ملا کر اخلاص کے چمچہ سے لیکر گنا ہون کی حلق مین ٹپکا دے - لیکن مضر چیزون سے پرہیز ضرور ہے جیسے غرور انگور - غم دنیا کا شلغم - رنج کا ترنج - رشک کی زرشک گناہ کا گنا - دہوکے کی دال - فریب کا فالودہ - حرص کا حریرہ - طمع کا طمانچہ - انشاء اللہ تعالیٰ تمام مادہ عصیان خارج ہوجائیگا

راقم ن - ع

بقیہ ناول

سرگذشت حاجی بغلول

باب دوم

تلاش

الغرض ہمارے حاجی صاحب نے بعد خرابی بسیار تکلف و تکالیف بے شمار عمامہ نیلگون و فرق میمون مین افتراق گوارا کیا اوسکو ایک سرے سے ٹٹو کی گردن باندہی دوسرا اپنے ہاتھ مین لیا - عباے گرد آلود کے دامن کمر سے لپیٹے - جریب زیتونی داہنے ہاتھ سے بائین پر منتقل کی اور مجیاب جبرئیل کی ادا کے ساتھ نیلام سے جاے قیام کیجانب باضابطہ معاودت فرمائی - مگر کا شانہ سینہ مین پانی ڈوش کی طرح نیکھے لگے ہوے - دل ہنڈولا - دماغ چرخ ہوجا - ہاتھ پاؤن مین رعشہ - ٹٹو کیا تہا فاسلٹ ہارس پاور کی الکٹرک بیٹری تہی جسکی برق قوت عمامے کے کنڈ کڑ سے موجبہ مرکب سے سالیہ راکب کی طرف بڑی تیزی سے روان برق فرسیت کی موجین حاجی صاحب کے مرتبلہ جسد پر اسطرح پڑتین جیسے طوفان

کے بھٹورے پر آسمانی بجلی۔ کبھی جانور کی شرارت کا خیال خون خشک کرتا کبھی فرار کی کیفیت یاد آتی سر دست عمامہ ہاتھ سے جانے کا اندیشہ وحشت و اضطراب کے حق میں مہمیز کا کام تھا مختصر یہ کہ ٹٹو کیا ہاتھ آیا بندر کے گلے میں سانپ لپٹا۔ سانپ کے منہ میں چھچھوندر آئی چھچھوندر گدھے کے دم سے بندھی گتھے میں پڑ جا گھسی اب حاجی صاحب کو انتشار اور خلفشار میں یاران بیوفا کا بھی خیال آگیا نہایت ملول و رنجیدہ چیتھڑوں سے بیزار ہوئے اور دل میں سوچنے لگے کہ اصل خیر سے گھر پہونچ لوں تو آج سے ان نالائق یاجیوں سے صاحب سلامت تک رکھوں تو حاجی نام نہیں۔ اسی الجھن اور ادھیڑبن میں ڈھیکلی کرتے راستہ تمام ہوا سلسلہ مصیبات بہ پایان رسید مکان نے صورت دکھائی جان میں جان آئی گویا بہت بڑی مہم سر ہوئی —

یہ تو ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہمارے حاجی صاحب ذاتی مکان خدا نخواستہ رکھتے نہ تھے جن دوست کے ہاں اس زمانے میں رہتے تھے اونکا مکان اگرچہ مکانیت بہت کچھ رکھتا تھا مگر ٹٹو باندھنے کی جگہ نہ تھی۔ اب دقت یہ آپڑی کہ آخر ٹٹو صاحب کا تھان کہاں ہو۔ خدمت کیواسطے سائیس کہاں ملے دانے چارے کا کیا بندوبست ہو ہمارے حضرت فکر و تردد میں گونا گوں جھانکتے پھرتے ہیں۔ مگر سرا یا کرائے کی دوکان کا خیال ہی نہیں آتا آخر باوجود ممانعت و اضطرار آپ نے ڈیوڑھی میں ٹٹو کا آشیانہ تجویز کیا اور جھٹ اگاڑی پچھاڑی باندھ دانے گھاس کی تلاش میں مصنت فرما ہوئے۔ یہ تو ادھر نیرے سے ادہ سیر دانے کا معاہدہ کرنے بازار میں گھاس چکانے میں مشغول تھے ادھر ٹٹو کو دل لگی جو سوجھی ہے فرصت کو غنیمت سمجھکر سب سے پہلے اگاڑی چبا گیا یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ حرکت شدت گرسنگی سے تھی یا ازراہ شرارت کیونکہ اس بارے میں اوسنے کسی سے مشورہ نہ لیا تھا مگر اسمیں کوئی اختلاف روایات نہیں کہ اوس حرامزادے کی رسی بجائے دراز ہونے کے بالشت دو بالشت کم ضرور ہوگئی تھی۔ اب رہی پچھاڑی وہ صرف ایک عدد دولتی کے صدمے سے جو تقریباً بطور شگون کی گئی تھی خود بخود دل عاشق کی طرح کئی جگہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور ٹٹو صاحب نے پردہ نشینی کی ہوس یا کسی اور مناسبت سے زنان خانے میں قدم رکھا۔ اگرچہ اس مطلق العنانی میں گھونگھٹ تو اسطرح غائب تھا جیسے گدھے کے سر سے سینگ مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یابوے خیرہ نمائی نویلی دلہن کی طرح خراماں خراماں صدر دالان تک پہونچ گیا عورتوں نے جوں ہی صورت دیکھی گھر بھر میں بھاگڑ مچ گئی چل پوں چیخم دہاڑ مچ گئی۔ کوئی چیختا ہے کوئی چلاتا ہے کوئی جوتی چھوڑ پائچے سنبھالتا ننگے پاؤں ننگے سر کوٹھری کو بھاگا۔ کسی نے چولہے کے پیچھے۔ پلنگ کے نیچے چوکی کے تلے پناہ لی ایک ہلڑ مچ گیا شور غل کی آواز سنکر باہر سے لوگ دوڑ آئے اب لاکھ چمکاری دیتے چیتے یار بناتے ہیں مگر ٹٹو صاحب صحن کو گھوڑدوڑ کا میدان بنائے کاوے اٹیرن کے کرتب کیا رہے ہیں ادھر آدمی قریب آیا اور چلت رسید کرنے کو لپکے ذرا سی جھلکی دیکھی دولتی جھاڑی۔ غرضکہ سارے گھر میں گدھے کا ہل چلا دیا۔ چپہ چپہ گوڑ ڈالا۔

اتنے میں ہمارے حاجی صاحب بھی معہ دانہ گھاس اور ایک چابک سوار کے رہوار کی نسل اور خوبیاں پرکھنے کو آپہونچے۔ اونھیں بیچارے نے بدقت تمام چراغ جلتے جلتے گرفتار کیا۔ بال بھونری دیکھی دانت اور سم کا جائزہ لیا اور دبی زبان سے سرہلا کے کہا "ہاں - ان داموں - تو گھوڑی اچھی ہے۔"

حاجی ۔ (چونک کر) این گھوڑی کیسی ٹٹو ہے جناب ٹٹو"

چابک سوار "ٹٹوانی ہے حضرت - جانور نر نہیں مادہ ہے"

حاجی ۔ چہ خوش ابھی تو میں ٹٹو باندھ کر گیا ہوں۔ یہ گھوڑی چہ معنی دارد"

چابک سوار ۔ (مسکرا کر) تو خداوند زنان خانے کی ہوا سے ٹٹو گھوڑی ہوگیا ہوگا اسوقت تو مجھے یہی دکھائی دیتا ہے اور چار آدمیوں کو دکھا لیجئے شک نکلجائے"

حاجی ۔ لاحول ولا۔ کیا کہیں ہمیں سے چوک ہوگئی جب تک نیلام کی بولی ہولی ہے تب تک مجھے خوب یاد ہے۔ جانور نر تھا معلوم ہوتا ہے جب چھوٹ کر دوڑا آیا ہے تو اسکی سائیس نے اصل بدل کر دیا۔ خیر بچا جاتا کہاں ہے صبح گجر دم تڑکے ہی تو جا کر پھیرتا ہوں یہ دو چیزیں نہیں جو ہم زلی تھی یہ بھی کوئی دل لگی بازی ہے۔ یہ نیلام کا ہیکو ٹھہرا اچھی خاصی گندم نمائی جو فروشی ہے۔"

چابک سوار ۔ اجی اب رہنے بھی دیجئے عیب ہی کیا ہے۔ نر میں بہت سی عارضونکا ڈر رہتا ہے بلکہ کچھ تعجب نہیں دو چار مہینے کا بچہ بھی اسکے پیٹ میں ہو۔ اگر آپکو پسند نہو۔ جدا کر ڈالیے"

حاجی ۔ ہاں بچے کا تو مجھے بھی شبہہ ہوتا ہے خیر اب جانور گھر آگیا ہے پڑا ہی رہنے دیجئے۔ مگر ہاں یہ تو بتائیے نسل کیسی ہے۔

چابک سوار ۔ "ٹیڑھی کا میل ہے"

ایک خدمتگار "مجھے تو شکاری کتے کا بھی میل معلوم ہوتا ہے کئی دفعہ مجھ پر جھپٹ چکی تھی"

حاجی ۔ "تم کیا جانو کبھی گھوڑا دیکھا بھی ہے (چابک سوار سے) ہاں بھئی اب دیکھیں بچہ کیسا ہوتا ہے۔ واللہ سات سو سے کم کا نہ جائے گا۔ مگر بھئی کوئی سائیس ملے تو تلاش کر دو گے کوئی ہوشیار لڑکا ہو تو بہتر ہے۔"

چابک سوار "بہت اچھا کل لیتا آؤنگا۔

(باقی)

پریجیز شر اودھ پنچ زیادہ مذاقہ - تسلیم کورنش آداب بندگی یہ تو ہم کچھ بھی
نہین جانتے مگر مدت کے بعد (جو نہین یاد رہے) آپکا شکریہ ادا کرتے
ہین کہ آپ اپنے ہموطنون کی بہبود مین بہت کچھ دلچسپی لیا کرتے ہین مگر آپکو
شاید آجتک یہانکے بندرونکے حالات سے کچھ بھی وقفیت حاصل نہین
ہوئی کیونکہ آپنے انکی اصلاح و تعلیم کے لئے کوئی ریمارک نہین شایع
کیا - لہذا یہانتک مین واقفیت رکھتا ہون وہانتک انکے حالات
مع اپنی رائے کے ارسال کرتا ہون -

یہ بندر کل اونہین راکشسون کی نسل سے ہین جنہون نے راجہ
رامچندر جی کی مدد کو بڑی ہی پھرتی سے اوچک کر پالا مار لیا تھا اور لنکا مین
جاکر سونا لنکا دہی تھی مگر واہ عجب ذات شریف ہے تو یہ ذات شریف او رباحیا
قوم ہے اسکو نوچ اوسکو کھسوٹ - لاکہہ لاکہہ مار و پیٹو نکالو اور سب کچھ کرو
مگر پھر موجود - دہو یادیا دیدہ صاف آنکھ بھی اور مال دوستونکا ایک سر ایک
الغرض جیسے متہرا کے چوبے اینٹھتے پھرتے ہین مال مفت نکتے پھرتے
ہین دن دوپہر ہی چھین جھپٹ - سر کی ٹوپی بچانا دشوار - یا نچون مال کے
مالکون مین انکا شمار - نہ انہین تعزیرات ہند کا کچھ خوف نہ پولیس کا خیال
جو کچھ پایا بہاگتے بہوت کی لنگوٹی سمجھکر نوش جان حلوائی کی دوکان دلواہی
کا فاتحہ دیتے پڑے پہرتے ہین جسطرف نکل گئے شلم شریف کو بھولاتے
ہو یان کڑہی کا موہن بھوگ تو بخیال استحقاق بے کہٹکے نوش جان ہو تاہی
ہے مگر اندہیر کی بات یہ ہے کہ ان نیک بختونکو ماتا او ر بیل بیتا کا بھی
خیال نہین رہتا - اونکا ہی کہلی ہو سہ اوڑا دینے کی تدبیر مین رہتے ہین
اور اگر کہیسے نہ کہا لڑکو کا مال سمجھکر زیر حلق اور سب تو تھا ہی ہتھا باتھی
سے تنومند جانور کا بہی انسے بس نہین چلتا او سکے گنے ہی اوڑا جاتے
ہین مجال کیا جو ایک پور بہی بچنے پائے -

غرض جسطرف نکل گئے سپٹ تان آئے لکڑیان یہ کہامین ڈنڈے
یہ کہامین ۴۱۹ یہ کہامین زیادہ ضرورت ہو تو لٹھے کے لٹھے کہا جائین
اور پھر ڈکار بہی نہلین گویا کچھ ہوا ہی نہین -

مگر ہان جب مین اور اب مین اتنا فرق ہے کہ اوس زمانہ کے
راکشس آدمیونکو بہی کہا جاتے تھے مگر یہ چھوڑ دیتے ہین -

واللہ مین آپسے سچ کہتا ہون کہ اگر ان بندرونکا انتظام و بندوبست
نہ ہوا تو چند ہی روز مین ضلع فیض آباد صاف ہے - لیکن شاید
کوئی بزرگوار یہ پوچھ بیٹھین کہ آخر انکا انتظام کیا ہو کیا تو یہ نکال
دئے جائین نکالنا انکا تو بالکل خلاف ہے بلکہ ایک حساب سے مراعات
انکی لازم ہے - تو جواب اوسکا یہ ہے کہ یکقلم نکالدینے کو تو ہم بہی تائید
کرتے ہین بلکہ بمقتضائے عقل انکی مراعات کیجائے - جہان سرکار
دولت مدار نے صدہا شفاخانہ تعمیر کرائے ہین کہ محتاجونکا معالجہ مفت ہوا کرے
صدہا اسکول بنوائے کہ جنمین لڑکے تعلیم پاتے ہین وہان اگر ہماری سرکار ان
بندرون کی تعلیم کے واسطے بہی ایک اسپشل کالج تعمیر کرائے
تو نہایت مناسب ہوگا مین سچ عرض کرتا ہون کہ اگر انکی تعلیم مین
پوری پوری کوشش کیجائے گی تو ایسے ایسے لائق و فائق بیرسٹر
و وکیل پیدا ہونگے کہ کسی مدعی مدعا علیہ کو کوئی تکلیف نہوگی ایک شاخ
مین پہلانگ ماری اور دن سے ہر ایک اجلاس پر موجود بلکہ میری رائے
تو یہ ہے کہ انکو فوجی تعلیم اور قواعد بہی سکہلائی جائے تاکہ رات دن کے
سرحدی کہٹکے روس پہوس کا خوف سمر دز کے کا اندیشہ سب یکقلم
جاتا رہے اور آرام سے سرکار آنکہین بند کئے سویا کرے -

نہ ہم دررنہ غم کالا

اور اگر یہ خیال کیا جاوے کہ یہ حیوان مطلق کیا کار آمد ہو سکتے مین
تو یہ صرف خیال ہی خیال ہے - ارے صاحب یہ انگریزی وہ بلا کا علم
ہے کہ جسکی تعلیم سے بہت سے لوہار کہار - نائی باری بفضل باری
ام اے بی اے - اے اس اس بی ال اور خدا جانے کون
کون سی ڈگریان پاس کرکے اس زمانہ مین اجلاسونپر بیٹھے بدنما
ہین اور مزے اوڑاتے ہین صفائی کے وہ مالک رہائی کے وہ مختار
پھر کون احمق یہ کہہ سکتا ہے کہ بندرون کی سی چالاک قوم
تعلیم سے کار آمد نہ ہوگی کیا کہار باریون کے لونڈونسے بہی گئے گذرے
ارے صاحب لنکا کی چڑہائی پر تجربہ ہو ہی چکا ہے اب سرحد پر بہی بہیجکر
آزمائش کر لیجئے - اور اچہا تو فرضا یہ بیکار ہی ہین اور سوا تکلیف کے
انسے انسانکو کوئی فائدہ نہین پہونچتا تو بہتر یہ ہے کہ انہین سے تمام
ٹاپو مثل ڈمریرا وغیرہ کے آباد کر دیے جائین اور یہ وہین کے مالک
مختار کر دیے جائین روز کی آفت سے تو نجات ہو کپڑے لتے تو
انسان کے بچین مگر نہین میری رائے تو یہی ہے اور مین اسی امر پہ
زور دونگا کہ پہلے تو جہانتک ممکن ہو انکی اصلاح و تعلیم ہی مین کوشش
کیجائے اسلئے کہ جب سرکار دولتمدار آوارہ ولاوارث بچون تک کی
نگران حال رہتی ہے ڈکیت خائن بدمعاش جنسے رعایا کو تکلیف
ہوتی ہے انکے انسداد کی تدبیرین کرتی ہے ایک بہت بڑا محکمہ
پولیس کا ایسے ہی سرکشون کی نگرانی کے واسطے قایم کر رکہا ہے جسکا
لکہو کہا روپیہ سالانہ کا صرف ہے تو اس قوم آزاردہ کی اصلاح و انسداد
کی تدبیر کیون نہ کیجائے مگر معلوم نہین کس مصلحت سے سرکار
نے اس قوم سرکش کو آزادی دے رکہی ہے جو تمام علاقہ کو لوٹے
کہاتی ہے لہذا این جانب انکی اصلاح و تعلیم او انسداد کے واسطے
انتظام ذیل تجویز فرماتے ہین -
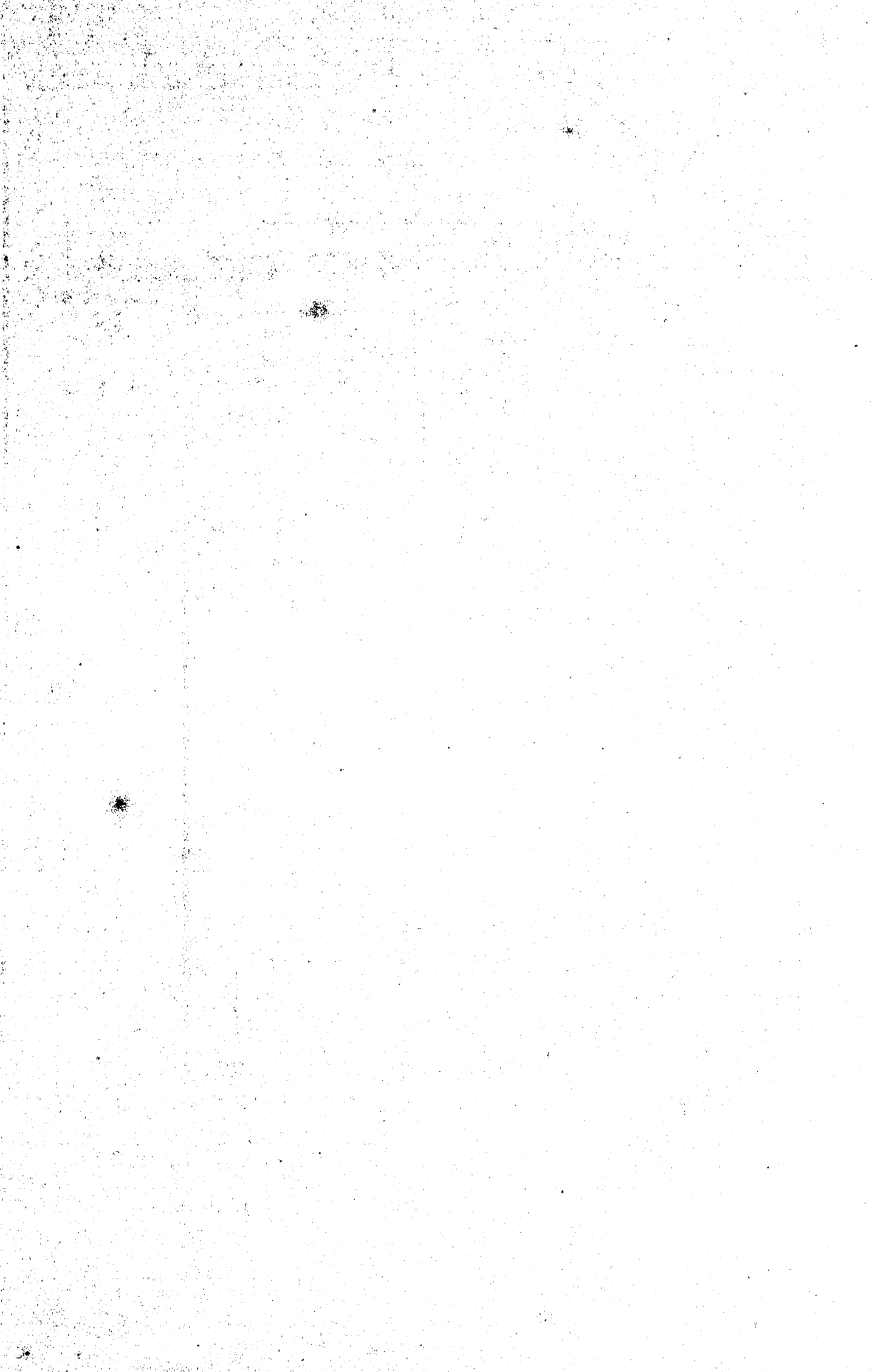
یعنی

مکار آرمینیا۔ "مجھ دکھیا پر بڑا ظلم ہے" یورپ۔ "اچھا اچھا سلطان انتظام کر دیں گے"

۱- پھر ایک محلہ مین کسی بڑے میدان مین بڑے بڑے جنگلہ دار مکان ملقب بہ بندر استہان پرتکلف تعمیر کرائے جاوین اور اسمین یہ کل قوم سرکش بذریعہ پولیس گرفتار کرکے مقید کیجاوے اور وہین اونکو تعلیم دیجاوے۔

۲- کل روپیہ جو انکے عیش و آرام کیواسطے ضروری سمجھا جاے وہ ہنومان گڑہی سے دیا جاے کیونکہ انکے آبا و اجداد نے بہت بڑی خیرخواہی لنکا کی مہم پر راجہ رامچندر جی کے ساتھہ کی ہے لہذا ہنومان گڑہی کی کل آمدنی کی یہی قوم مستحق ہے نہ کہ بیراگی اور اونکے مالک یا مالکی افسران بندوبست کو ہدایت کیجاوے کہ اسکے انتظام بندوبست مین انکے حقوق کا انصاف سے فیصلہ کردین۔ تاکہ یہ قوم اپنی سرکشی سے باز آوے

۳- میونسپل بورڈ کو ہدایت کیجاوے کہ وہ انکے عیش و آرام کے مکانات وغیرہ کے نقشے بہت جلد تیار کرکے پیش کرے۔

۴- جو راجہ مہاراجہ والیان ملک مقام متبرک سمجھکر یہان بڑے بڑے شیوالے تعمیر کراتے ہین اونپر بھی انکی پرورش و تعلیم کے لئے ایک ٹیکس بنام بندر ٹیکس جاری کیا جاوے کیونکہ اونکے حقوق کی مراعات بھی واجب و لازم ہین۔

بس بندہ درگاہ متہرا کے دورہ پر تشریف لئے جاتے ہین اور وہان کے بھی بندرون کے حالات تحقیق کرین گے۔ جے رامچندر کی جے لچھمن کی۔ جے مہادیو دیوجی کی۔

رخصت۔ رخصت۔ رخصت۔

راقم

گبرکا بھیدی لنکا ڈہاے

گھاگر اور چنک کی لڑائی

میا مولانا اودھ اودھ پنچ ہوت۔ گرمی کی فصل آگئی گیہون کٹنے لگے بٹیرون کے شکار کھیلنے کے یہی دن ہین۔ ابکی مرتبہ آپ بھی دو ایک بٹیر پال لئے۔ خالی بیٹھے اور نہ سہی تو دل لگی ہی سہی آپ نے سنا ہوگا بزرگون کا قول ہے آدبیٹرو سن لڑین۔ بیٹھے سے بیگار بھلی سہنے تو حضرت ابکی مرتبہ ہم نے چار روپیہ کو ایک جال خرید لیا ہے اور ایک چڑی مار تین روپیہ اور کھانے پر نوکر رکھا ہے وہ ادہر اودہر سے گھیر لا یگا ہمارا پورا شکار ہوجائیگا تین سال سے ہم اسی فکر مین غلطان پیچان تھے آج اللہ میان نے سب سامان مہیا کردیا اب رہا شکار کا ہاتھہ آنا نہ آنا اپنے امکان کی بات نہین۔ لیکن جہانتک ہوسکے گا لوگون کی خوشامد منت

یا کچہ لالچ دےکے اسکا کرونگا لیکن سے۔

پنچ۔ اجی ہمتو ایسے کامون کو لغو سمجھتے ہین

دوست۔ ابھی آپکو اسکا مزہ نہین جب پاٹے گا اور اوسکی لڑائی دیکھئے گا تب آپکا دل خوش ہوگا۔

پنچ۔ آپ ہی کو اسکا مزہ مبارک رہے ہمکو ایسی مہلت کب ہے

دوست۔ یہ تو کچہ مشکل نہین ہے جسکو دو چار روپیہ دےدوکے وہی بٹیرون کی موٹھہ اور اونکے دانے پانی کی خبر لے ایگا۔

پنچ۔ زر دادن اور دردسر خریدن۔ یہ آپ ہی ایسے بفکرونکا کام ہے۔

دوست۔ اسکو آپ دردسر نہ سمجھئے اسمین بہت بڑے فائدے ہین۔

پنچ۔ ہمکو پہلے اوسکے فائدے دکھائیے۔

دوست۔ اول تو بڑے بڑے بیٹربازون مین تمہارا نام ہوگا۔ دوم شاہزادون کے دربار مین بھی اسی حیلے سے رسائی ہوگی۔

پنچ۔ تب تو ہم بھی پالین گے۔

دوست۔ ہمارے پاس ایک ٹوری ایسی ہے جو گھاگر سے منہ جوڑ آر پار لڑسکتی ہے۔ دس بیس روپیہ نذر کمواد یتی ہے۔ گوابھی نوکا ہے۔

پنچ۔ ہمتو یہ بھی نہین جانتے کہ گھاگر کون اور چنک کون اور کیا ہوتا ہے۔ ذرا یہ تو فرمائیے۔

دوست۔ گھاگر ایک قد دار بٹیر ہے اور چنک چہوٹی گھونٹی اوسط درجہ کا۔

پنچ۔ گھاگر زیادہ لڑنے والا یا چنک۔

دوست۔ گھاگر ایک مہذب قسم کا بٹیر ہے اگر ایک بار جس سے منہ پھیرتا ہے پھر اوسکو آنکھ اوٹھاکر نہین دیکھتا۔ اور چنک جیسے ہزار بار بھاگے اوسی سے پھر چیخ چون چیخ چون کرنے کو موجود یہ ہمیشہ کی بے غیرت قوم ہے۔

پنچ۔ اچھا پھر چنک پر لعنت کیجئے۔ گھاگر ہی کو تیار کیجئے۔

دوست۔ گھاگر شائستہ اور معقول اصول سے لڑتا ہے۔ اور چنک بے اصول اپنے سایہ سے خود بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

پنچ۔ ابکی پالی مین ہم بھی چلین گے دیکھین کون جیتتا ہے۔ اور کسکی عمدہ لڑائی ہوتی ہے۔

دوست۔ بارہوین کو ہماری ٹوری دہوتریم خان کے گورینز سے وار پار بدی ہوئی ہے دیکھئے گا کیا کیا جھنجھوڑیان دیکر لڑتی ہے

پنچ — واہ اوس دن تو ہمارے ہان میونسپل کے ممبرونکا انتخاب ہے
دوست — واہ ہمین تو یاد ہی ہو گی —
پنچ — تو بھیا ضرور دیکھین گے ضرور دیکھین گے —

راقم

م - پ - د - بشیر یار

بارہ بنکی

حضور اودھ پنچ بہادر دام اقبالہ — مارک ٹوین صاحب امریکہ کے نامی ظریف ہندوستان مین تشریف لائے ہین — آپ دنیا مین سب سے بڑھکر ظریف تسلیم کئے جاتے ہین — آپ کی شہرت کا پایہ اسوجہ سے بلند ہے کہ آپ ہر شخص کو ہنسا دیتے ہیں جڑیونکا بسیرا درخت پر ہوتا ہے اور وہ بے خانمان جنکو قوت تعمیر مکان کی نہین دوامی نشست درخت کے تلے رکھ سکتے ہین اگر مارک ٹوین صاحب بمبئی سے نوابگنج ضلع بارہ بنکی مین تشریف لائین تو مین اونہین وکلا نوابگنج کو احاطہ عدالت مین درختون کے تلے تخت پر بیٹھے ہوئے دکھلا دونگا اور عرض کرونگا ذرا اسکرا دیجئے — یہ معزز قانون پیشہ اصحاب ہین جنکی زبان بہت قیمتی ہے باوجود اعلے متمول ہونے کے اور راستہ مزین سلیم رکھنے کے کوئی مکان اپنی نشست کے واسطے مشترکہ سرمایہ سے باجازت حاکم ضلع تعمیر نہین فرماتے اور نہ اس ناقابل برداشت تکلیف کے دفع کرنے کے واسطے باہم مشورہ فرماتے ہین —

راقم

ایک وکلا کا بہی خواہ از ضلع بارہ بنکی

بقیہ ناول

سرگذشت حاجی بغلول

باب سیوم

حرفہ ریوڑی

شہسوار زمانہ نقرۂ صبح کو پہیرتے نکلا ہی تہا کہ حاجی صاحب کی در دولت پر میان چابک سوار صاحب سائیس لئے آموجود ہوئے سلامتی سے انکی برنخ بہی دنیا نے ہزار ہا چکر کہانے کے تصنیف کی تھی سرتا پا آٹھون گانٹھ کمیت مشکی رنگ — ہاتھ پاؤن گداز منڈی سی کہوپری تازہ گھٹی ہوئی — اوسپر میلی کچیلی ٹوپی کا صرف خاکہ یعنی بیچ کا کپڑا کثرت استعمال سے مثل حرف علت اوڑا ہوا صرف کنارہ کی گوٹ چندیا کی سرحد بتانے کو حلقہ کئے ہوئے ہاتھی کی سی آنکھین اوسپر تتمہ یہ کہ اوپر پپوٹون کے اندر سے جو غالباً پیدا ہوتے ہی مان نے پیدائش کیوقت چیرے تھے ٹیڑہی ترچھی نظرونسے جھانکتی تہین — ناک مین بانسا مفقود — صرف دو سوراخ جیسے جلی ہوئی ٹکیا کی طرح چہرے کی سفالی رکابی پر رکہی ہوئی — منہ بہیڑیے کی طرح لو تک پھٹا ہوا — کان کچھ تو اپنی درازی اور کچھ سر گھٹنے کی وجہ سے ابہرے ہوئے — کوتاہ گردن گلا بیٹھا لوٹا — شانے ڈہلے ہوئے اوسپر انگرکھا جس کی ایک آستین ندارد دوسری صرف کہنی تک دامن ناف یا ناک پہونچے ہوئے ڈاٹے لنگوٹی کسے برسی آن بان کی سنجہا ہاتھ مین لئے تنے کھڑے ہین —

چونکہ ہمارے دوست حاجی صاحب کو جیسا ان جنان کی لت ضرورت سے زیادہ تہی سائیس کی خدمت اور پھر کسکی تو ایسی گھوڑی کی — بدون تحقیق و تفتیش کامل نہین عطا ہو سکتی تہی سب سے پہلے آپ نے نام پوچھا معلوم ہوا حرفہ ریوڑی مگر باپ کا نام کیا معنی نشان تک اوس بیچارے کو معلوم نہ تھا اور اوسپر کیا سارا محلہ تمام شہر حتی کہ اوسکی مان بہی پورے طور سے واقف نہ تھی یہ بہی میان حرفہ ریوڑی کے قدوم کی برکت تہی کہ انکی مان انکے باپ سے واقف ہوگئی تہین باقی قبل و بعد کا حال ایک دوسرے کو کبہی معلوم ہوا — اور نہ طرفین نے اسکی پروا کی —

جب حاجی صاحب کو اسطرف سے مایوسی ہوئی تو حکم دیا کہ اچھا مان کو بلالاؤ ہم اوس سے پوچھ لین کہ لڑکا ہے یا نہین —

سائیس — حضور باپ کے بارے مین مین کچھ نہین کہتا مگر کسی مان کے پیٹ سے تو ضرور پیدا ہون آپکو مجھسے کام ہے یا مان سے اور اب تو آج سے آپ ہی میرے مان باپ ہین — مین پہلے مان باپون کو عاق کرتا ہون — اور یہ بہی نہ سہی تو یہ گھوڑی میری مان اور آپ میرے باپ اب تو کام نکل جائے گا —

ادہر ہمارے حاجی کچھ تو ضرورت شدید — گھوڑی سلہانے کی خاطر اور بہت کچھ سائیس کی باتون سے اور سائیس حاجی صاحب کے قیافے سے ایسے مجبور و محظوظ ہوئے کہ روٹی کپڑے پر معاملہ بتراضی طرفین طے ہو گیا —

میان حرفہ ریوڑی سائیس قرار پائے حاجی صاحب آقا بنے —

اور جانور معہ تمام لوازم و اسباب سپرد کر دیا گیا -

واقفان فن فرینا لوجی (یعنی کھوپریالوجی) جس سے انسان کے کاسہ سر کا حال معلوم ہوتا ہے کہتے ہیں انسان کی کھوپری میں ایک خانہ شفقت اور ماتا کا بھی ہے جن لوگون کو اس صفت کے اظہار کا موقع نہیں ملتا بال بچے ہی نہیں رکھتے خیر ماتا ظاہر کرین وہ کسی اور چیز سے الفت ضرور رکھتے ہیں اور کچھ نہیں کبوتر دن کتون - بلیون چڑیون چوہون وغیرہ پر اوس صفت کو صرف کیا کرتے ہیں - پس ہمارے حاجی صاحب بھی اونہیں لوگون میں تھے - اتنی عمر تک تجاہد "تزویج ہی سے محروم رہے" "داسن" اولاد کہان سے اتا کھوپری اگرچہ کافی وسعت رکھتی تھی لیکن کسی نہ کسی خانے میں یہ صفت دبی دبائی ضرور موجود تھی اب گھوڑی آتے ہی اوس نے یکبارگی خروج کیا سارا تنزل اسی نورچشمی پر ایسا آگرا کہ آج اگر حاجی صاحب کے پیٹ سے بھی پیدا ہوتی تب بھی یہ طوفان یون نہ امنڈتا -

ایسی صورت میں خیال فرمایئے کہ حاجی صاحب کو کسقدر رنج اور غم و غصہ ہوا جب آپ نے خبر وحشت اثر سنی ہوگی کہ سائیس نے پہلی ہی دفعہ ملنے میں ایک گھونسا گوڑی کے رسید کیا - فوراً ہی جریب لیکے مثل بلائے ناگہانی نازل ہی تو ہو گئے اور کڑک کر بولے -

حاجی - کیون بے مردود - نامعقول - کیدی یہ ہماری گھوڑی اور اوس سے یہ گستاخی دو ان ایک جریب -

میان حرفہ سائیس نے دیکھا بڑا غضب ہوا پہلی ہی بسم اللہ غلط ہوئی جاتی ہے پیشاب دیر سے معلوم ہوتا تھا بلاتکلف موتنا شروع کر دیا اور ہاتھ جوڑ زار قطار رونے لگے -

حاجی اس حرکت سے نہایت ہی متحیر ہو کر بولے ایں یہ کیا حرکت ہے نامعقول -

سائیس - حضور اسوقت یہی مناسب ہے ڈپٹ سے اگر سائیس کا پیشاب نکلا ہوا تو گھوڑی کیا دیگی - اور رونا تو کئی بات پر آیا -

حاجی - وہ کیا -

سائیس - ایک تو مجھے یہ ڈر ہوا کہ آپنے سپرد کی ٹھوانی اور یہ نکلی ٹھیرے کی خالہ - گلدانک کی نانی جب سر جھکاتا ہون - کدو سمجھ کر چپت لگانی کو لیکتی ہے اگر ملتے ملتے بھیڑیا یا کتیا نکل آئی تو مین کہان سے گھوڑی پیدا کرونگا دوسرے مین جب سوچتا ہون کہ آج تو مین تھا اگر خدا نخواستہ آپکے ساتھ ایسی بے تکلفی کرتی تو مین اپنے حاجی صاحب کو کہان پاتا - بو - بو - بو بو - (رونا شروع کیا -)

حاجی صاحب کا بھی دل بھر آیا کہنے لگے - ہان بے شک -

سائیس - مگر حضور ایک بات کی عرض ہے - آپ خفا ہولیجے مگر خدا کے واسطے جریب نہ دکھلایئے گا - اس سے اور میری پیشاب سے عداوت ہے - اسکو دیکھ کر رکتا ہی نہیں -

حاجی - اچھا اچھا - جاؤ کام کرو -

(باقی)

کم فرصتی

ہمارے ایک دوست ایک شہری مرزا صاحب کی نسبت یون لکھتے ہیں

درکار ہے ایک گھنٹہ

مین شیشہ الات مین سے ہون - دبلا پتلا سنکیا پہلوان - صبح اٹھکر تین گھنٹے چوکی پر رہتا ہون دو گھنٹے منہ دہوتا ہون دو گھنٹے برائے نام کچھ ہاتھ پاؤن ہلاتا ہون جسکا نام ورزش رکھا ہے دو گھنٹے تک تبرید نوش کرتا ہون غرارہ کرتا ہون تین گھنٹے خاصہ نوش کرتا ہون - تین گھنٹے گھر ہی مین ادھر سے ادھر ٹہلتا پھرتا ہون دس گھنٹے آرام فرمانے اور محلات سے تضیع اوقات کرنے مین صرف ہوتے ہین - دیکھئے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین ایک گھنٹہ ہمیشہ میرا ہی فاضل رہتا ہے ایسی کوئی تدبیر بتلایئے کہ دن پچیس گھنٹے کا ہو جائے اگر کسی صاحب کے پاس گھنٹہ فاضل ہو مجھے مرحمت کرین ممنون ہونگا -

راقم کم فرصت

مضامین غیر

عید

ساقیا غافل مشو کہ عید است و بہار
جام و ساغر و پیمانہ کہ عید است و بہار
دست از فرط طرب از غم دنیا افشان
ساز کن محفل شاہانہ کہ عید است بہار

نامہ بہ شریعت مآب اودھ پنچ

قیس مزاجے عاشق تن | سکہ زن بر سینہ سخن
خاک براہ سیم تنان | محو جمال شاہد نازنین
کشتۂ ناز سہی قدان | شمع رخ خورشید بدن
صید خدنگ چشم بتان | پشت خمیدہ ہمچو کمان
درد دلش روز افزون بادا | ساغر چشمش پر خون بادا
سوختہ جانی غم زدہ | سینہ زداغ دل ناسور
ہمچو جرس فریاد کشے | تازہ لب اندوہ چشے
کشتۂ تیغ حسرت یاس | ہجر بتان درد اساس
زآتش ہجران سوختہ | داغ بہ دل افروختہ
واقف ستم سجاد حزین | غم ہمہ دم شے یاس قرین
ہست بدینسان نامہ نگار | خدمت او با جان نزار
کاے بہ نماز و صوم سحر | کردہ شبے با دیدۂ تر
ماہ صیام امروز برفت | کیست کہ جام مے نگرفت
عید بدلہا رخت کشاد | جان ز بلا رست شد آزاد
ماہ رخان با جلوۂ ناز | کردہ بہ شوخی دست دراز
ساغر بادہ خندہ زنان | ہمچو گل رنگین جبنان
نخلہ سا شد باد صبا | نکہت گلشن روح افزا
رشک ارم ہر انجمنے | صحن و سرا رنگین چمنے
میکدہ ہا چون خلد برین | بادہ بہ شیشہ حور معین
گشت ہمہ عالم تازہ چنین | مایۂ عیش جہان تمکین
چند نماز عید کنی | صیت ورع ہر سو فگنی
راست رہ میخانہ گیر | عرض چو من مستے بپذیر
توبہ شکن شو بہر خدا | ہان بطلب جام و مینا
خود بنگر رہ بخشش من | شعلہ بہ زہد و ورع بزن
بہ کہ نہ خیزی تا بہ سحر | از مے ناب و آتش تر
ماہ لقائے جلوہ فروش | بہ کہ بود زیب آغوش
لب بہ لبش چون جام نہی | سیب ذقن را بوسہ دہی
زلف دو تائیش را کن بو | پند کشا از محرم او
گیر انار خلد بدست | مالش تازہ دہ چون مست
ہست نشاط عید امروز | بزم سرور و عیش افروز
چند ز محشر خوف و بیم | ہست خداوند تو کریم
کشتۂ غم سجاد خموش | زہد بہ رندیہا بفروش
نیست عجب را دوست مدار | ورنہ بری لبس رنج خمار

راقم

عید آمد بہ کامرانیہا | عالمے راست شادمانیہا
ہمہ احباب را مبارکباد | مژدۂ عیش جاودانیہا

بقلم ع - س - دہلوی العظیم آبادی

پنچ کی عیدی

ساقی گذرا ماہ صیام | دینا برانڈی بھر کے جام
ہو نہ برانڈی تو وہسکی | یہ بھی نہو تو دیجے شیری
ناچین کودین شور مچائین | آئے نہ گانا لیکن گائین
تنک تنک تنک تنا | تال کھلاڑی دھنک دھنا
محفل کا وہ رنگ جما ہو | قلقل مے کا شور بپا ہو
گائے حیدر ناچے بندا | چھم چھم کرتی آئے سنجا
ڈھول مجیرے یار بجائین | تھرک تھرک کے ٹھمکی گائین
ڈھول نہو تو پیٹ بجائین | پیسہ پیسہ شور مچائین
میلا اپنی دھوم مچائے | سوانگ مداری کرتا آئے
حقے ساقی خوب پلائین | چلم نہو تو سوٹا پائین
مرزا سید شیخ نیاز | بیٹھین اوٹھین پڑھین نماز
ملین خوشی سے وہ سب عید | عید کو سمجھین روز سعید
کھیل کے جی پر روزے کی | پانی پی کر کر کے فاقے
مہنگی ہو تیرا ستیاناس | رہی نہ جھنجھی کوڑی پاس
کسکے گھر گیا بھیجین حصہ | پاس نہین ہے کچا پیسہ
بھمن لائے چلم جو بھر کر | یار بھی مارین اک دم کس کر
ایک چلم کو سلفا کر کے | سابھان کی دوسری بھر کے
زردی نائل ہو رہی دیدے | گنڈا اکیا دو گنڈے لے کر
دیدے لیکن خوب نشیلی | بھوری ہو جا ہے یا ہو پیلی
جھیر آج فدا ہین ساقی | بانکی ترچھی دیکھین چتون
آگئے گلے سے لگ جائین | عیب کا ان ہے کھلا جوبن
ساقی لائے مے کا کنستر | یار آجائے پی لین چنگ کر
آپ پئین اور اسکو پلائین | متوالی بنکر گھر کو جائین

پنچ سے ملنے عبد و دہ جائین | الال کسلونا گھر کو لائین

راقم س م پ ے

بنگالی انشا پردازی کا ایک ورق

حجت بنگالہ

ہمارے افیونی بابو صاحب کا حرتے سے پتہ نہ تھا۔ ایک دن کیا دیکھتا ہون کہ عدالت کی کچہری مین ایک درخت کے نیچے آپ بیٹھے ہوے ہین قریب ایک کنسٹبل کھڑا ہے۔ میرا ماتھا ٹھنکا کہ ہو نہ ہو بابو صاحب نے کہیں نہ کہیں چورائی۔ کیونکہ اس کا مجھے پورا یقین تھا کہ وہ کون اور رشت ہرگز نہ پڑائینگے مین اس خیال سے پاس نہ گیا کہ کہین مجھے ضامن نہ ہونا پڑے۔ دور کھڑے ہو کر دیکھتا رہا کہ ہوتا کیا ہے تھوڑی دیر مین بابو صاحب کی پکار ہوئی ایک کانسٹبل اونکو اپنے ساتھ اجلاس پر لے گیا پیچھے پیچھے مین بھی چلا گیا دو چار باتین ایسی ہوئین جن سے معلوم ہوا کہ معاملہ کیا ہے اجلاس پر دیسی ڈپٹی صاحب رونق افروز تھے۔ بابو صاحب ملزم نہ تھے گواہ تھے۔ مقدمہ سرقہ مولیشی کا تھا۔ مدعیہ وہی گوالنی تھی جو بابو صاحب کو دودہ دہی کھلایا کرتی تھی۔ بابو صاحب گواہون کے کٹہرے مین کھڑے کئے گئے۔ کھڑے ہوتے ہی وہ مرنے مرنے ست ہنسنے لگے چپراسی نے ڈانٹ بتائی۔ ”ہنستے کیون ہو“۔

بابو نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ”بابا مین نے کس کے ہان کھائے ہین کہ مجھے لاکر یہان بند کر دیا“

چپراسی اس مذاق کو نہ سمجھا۔ کہنے لگا ”یہان تماشا نہین ہوتا ہے حلف لو“ ایک محرر نے کہا ”کہو۔ مین پرمیشر کو حاضر ناظر جان کر...

بابو۔ (تعجب سے) ”کیا کہون“

محرر۔ کیا سنتے نہین ہو۔ کہو پرمیشر کو حاضر ناظر جانکر...

بابو۔ پرمیشر کو حاضر جانکر... رام۔ رام۔ رام۔

ڈپٹی کیون۔ خیریت تو ہے۔

بابو۔ پرمیشر یہان موجود ہے۔ کیا مجھے یہ کہنا پڑے گا۔

ڈپٹی۔ ہرج ہی کیا۔ حلف اسی طریقے سے دی جاتی ہے۔

بابو۔ حضور ہی انصاف کرین۔ جب گواہی مین بہت سی باتین پوچھی جائین گی۔ اوسوقت اگر دو چار باتین جھوٹ کہدون تو ہرج نہین۔ مگر ایک بڑے بھارے جھوٹ سے لگا لگانا کیا اچھی بات ہے؟

ڈپٹی۔ اسمین جھوٹ ہی کیا ہے۔

بابو۔ میرے خیال مین پرمیشر کہین آتا جاتا نہین۔ میری آنکھون کا قصور ہو یا جو کچھ ہو۔ مین نے تو پرمیشر کو کسی جگہ نہین دیکھا۔ آپ لوگ قیمتی قیمتی عینکین لگاتے ہین شاید آپکو پرمیشر نظر آتا ہو۔ لیکن مجھے تو کہین دکھائی نہین پڑتا پھر بھلا مین کیونکر کہدون کہ پرمیشر کو حاضر جانتا ہون۔

مدعیہ کا وکیل مین یہ جیبن ہوا۔ اون کا ایک ایک منٹ قیمتی تھا کئی آدمی ادہر اودہر کھڑے ہوے کہتے تھے کہ فلان عدالت مین مقدمہ کی پکار ہوئی۔ وکیل صاحب نے بگڑ کر کہا۔ ”یہان مذہب اور عقیدے پر تکرار دینے کی جگہ نہین۔ عدالت کے قاعدے کی پابندی کرنی ہوگی“

بابو صاحب ادہر مڑے۔ ہنسکر کہنے لگے ”ہو نہ ہو۔ آپ وکیل ہین“

وکیل۔ ہنس کر ”کیونکر پہچانا“۔

بابو۔ بہت آسانی سے پیتل کی موٹی گھڑی کی زنجیر اور شملے سے۔ جناب یہ فکر آپ کے لئے نہین تھا۔ آپ تو پرمیشر کو مجسم دیکھ لیتے ہین جب موکل آتا ہے۔

وکیل صاحب خفا ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اور حاکم سے کہنے لگے۔ ”حضور مین عدالت سے التجا کرتا ہون کہ اس گواہ کی گستاخ بیانی سے بچایا جاؤن“

ڈپٹی۔ ہان۔ آپ ہی کا گواہ ہے۔ جی چاہے اوسے رخصت کر دیجئے بابو کے رخصت کر دینے سے مقدمہ بگڑا جاتا تھا۔ بیچارے وکیل صاحب چپ چاپ پھر بیٹھ گئے۔ ڈپٹی صاحب نے محرر سے کہا کہ گواہ کو حلف لینے مین عذر ہے اوسکا بیان اقرار صالح پر لیا جائے گا۔ محرر نے بابو سے کہا کہ اچھا جانے دو۔ کہو۔ مین اقرار کرتا ہون“

بابو۔ خوب۔ پہلے یہ تو بتاؤ کہ کس بات کا اقرار لیتے ہو۔ بے سمجھے بوجھے اقرار کیونکر کرلون۔

محرر نے حاکم کیطرف دیکھکر کہا کہ حضور گواہ بڑا حجتی معلوم ہوتا ہے وکیل صاحب بھی بول اوٹھے ”کارروائی مین ہرج ڈالتا ہے“ بابو نے وکیل سے کہا عدالت کے باہر آپ سادے کاغذ پر دستخط کرا لیتے ہین۔ مگر عدالت مین یہ بات نہ چلے گی“

وکیل تم سے مین نے سادے کاغذ پر کب دستخط کرالئے۔

بابو۔ جس بات کے لئے اقرار کرنا ہے اوسکو بغیر جانے ہوئے اقرار کرنا۔ اور کاغذ پر کیا لکھا جائے گا اوسکو بغیر جانتے ہوے دستخط کر دینا دونون مین کوئی فرق نہین۔

حاکم نے محرر کو ہدایت کی کہ جھگڑنے کی ضرورت نہین۔ پہلے گواہ کو سمجھا دو کہ فلان فلان بات کی نسبت اقرار کرنا ہوگا۔ غرضیکہ بہزار مشکل بابو نے اقرار صالح کے الفاظ ادا کئے۔ اوسوقت وکیل صاحب سوالات کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آنکھین نیلی پیلی کرکے کہا۔ ”اب بدمعاشی نہ کرنا۔ جو کچھ مین پوچھون اوسکا ٹھیک ٹھیک جواب دینا۔ اب مذاق جانے دو“

بابو۔ آپ جو کچھ پوچھین گے وہی مجھے کہنا ہوگا۔ اور کچھ نہین۔

پڑے بکا کرو

مصر — "کب سینے پر سے ٹلو گے — اجی بولو۔"

وکیل نہین۔

بابو (حاکم سے) حضور۔مین نے اقرار کیا ہے کہ کوئی بات نہ چھپاؤن گا۔مگر جو بات وکیل صاحب نہ پوچھین گے وہ خواہ مخواہ نہین بتاؤن گا۔حضور مجھکو اسمین قصوروار نہ ٹھہرائین۔

وکیل۔اگر کوئی ایسی ہی ضروری بات ہو تو بغیر پوچھے ہوے بھی کہہ سکتے ہو۔

بابو نے کہا "بہت خوب" وکیل نے سوالات شروع کئے

وکیل۔تمہارا نام کیا ہے۔

بابو۔شری کملاکانت۔چکرورتی۔

وکیل۔تمہارے باپ کا نام کیا ہے۔

بابو۔آپ [illegible] لیتے ہین یا بزرگون کو پانی دلواتے ہین۔

وکیل صاحب بہت گرم ہوے حاکم سے کہا کہ تحقیر عدالت [illegible] [illegible] کا تھا کچھ نہ ہوا۔مگر آخر بابو نے اپنے باپ کا نام بتایا

وکیل۔تمہاری ذات کیا ہے۔

بابو۔ہندو۔

وکیل۔کون ہندو۔

بابو۔ہندوستان کے ہندو۔

وکیل۔کون ذات۔

بابو۔بیری ہی بات۔

حاکم نے دیکھا کہ یہ جھگڑا یون ختم نہ ہوگا۔خود پوچھا۔ہندون مین بہت سی قسمین ہین۔برہمن چھتری۔کایتھ۔وغیرہ۔تم کس فرقے مین ہو۔

بابو۔حضور میری سمجھ مین نہین آتا کہ ان کو وکیل کسنے بنا دیا۔صریحا دیکھتے ہین کہ میرے جنیو ہے۔نام چکرورتی ان باتون سے بھی اگر انکو یہ نہ معلوم ہوا کہ مین برہمن ہون تو میرا کیا قصور۔

حاکم نے ذات "برہمن" لکھ لیا۔

وکیل۔تمہاری عمر کیا ہے۔

اجلاس مین ایک گھڑی تھی۔اوسکو دیکھکر بابو نے تھوڑی دیر حساب لگایا اور کہنے لگے۔

"عمر اکیاون برس دو مہینہ تیرہ دن چار گھنٹہ پانچ منٹ"

وکیل۔خدا کی پناہ!۔تمسے گھنٹہ منٹ کس نے پوچھا۔

بابو۔کیون۔اقرار کیا ہے یا نہین کہ کوئی بات نہ چھپاؤن گا۔

وکیل۔جو چاہو کرو۔تمسے مین ہارا۔تم کس جگہ رہتے ہو۔

بابو۔میرا کوئی ٹھکانا نہین۔

وکیل۔گھر کہان ہے۔

بابو۔گھر کسکا یہان ایک کوٹھری تک تو ہے نہین۔

وکیل۔تو پھر رہتے کہان ہو

بابو۔یہان وہان۔

وکیل۔آخر اب کہان ہو۔

بابو۔اس عدالت مین۔

وکیل۔کل کہان [illegible]۔

بابو۔ایک دوکان مین۔

حاکم نے کہا کہ زیادہ بحث کی ضرورت نہین۔مین لکھے لیتا ہون کہ کوئی خاص سکونت نہین ہے۔

وکیل۔تمہارا پیشہ کیا ہے۔

بابو۔کیا خوب۔میرا پیشہ کیا۔مین وکیل ہون یا [illegible] [illegible]

وکیل۔آخر کھاتے کیونکر ہو۔

بابو۔بھات مین دال ملاکر داہنے ہاتھ سے لقمہ بناکر منہ مین رکھ کے نگل جاتا ہون۔

وکیل۔وہ دال بھات کہان سے پاتے ہو۔

بابو۔بھگوان نہین سے پہونچا دیتا ہے۔

وکیل۔کچھ روزگار کرتے ہو۔

بابو۔پیسے کا بھی نہین۔

وکیل۔پھر کیا چوری کرتے ہو۔

بابو۔اگر ایسا ہوتا تو آپ کے پاس ضرور جانا پڑتا اور اوس چوری مین سے کچھ حصہ آپکو بھی ملتا۔

وکیل بہت بگڑے۔بہت بگڑے۔کہنے لگے کہ مین اس گواہ کا اظہار نہ لون گا۔اور یہ کہکر عدالت سے جانے لگے گوالنی نے دامن پکڑا کہ چلے کہان۔کہنے لگی۔یہ گواہ [illegible] چھوڑ دیا جاے یہ برہمن ٹھیک بات [illegible] نہین [illegible] پوچھنا نہین آتا۔آخر اوس بیچارے کا پیشہ کیا۔وہ ادہر ادہر سے مانگ کھاتا ہے۔کہان روزگار اور کہان وہ۔"

وکیل نے حاکم سے کہا کہ پیشہ گدائی لکھ لیجئے۔

اب تو بابو صاحب کو بھی غصہ آگیا۔بولے "کیا۔کیا کہا۔مین شری کملاکانت چکرورتی۔مین اور گدائی کرون۔مین قسم کھا کے کہتا ہون کہ آج تک مین نے کسی سے ایک پیسہ نہین مانگا"

گوالنی سے نہ رہا گیا۔بول اوٹھی "یہ کیسی باتین ہین۔کیا کبھی افیم مانگ کر نہین کھائی"

بابو۔واہ۔افیون بھی کیا پیسہ ہے۔مین نے کسی سے پیسہ

کبھی نہین مانگا-حاکم نے ہنس کر کہا اچھا تو بتاؤ-کیا لکھون "بابو-کچھ ٹھنڈے ہوے-کہنے لگے-لکھیئے کہ میرا کام برہمنون کی طرح دعوت کھانا ہے-سب لوگ ہنس پڑے-حاکم نے وہی لکھ لیا-

(باقی)

لہو ہو دودھ اگر جی جلاؤ عید کے دن
رنگین نہین جو سوئیان پکاؤ عید کے دن

اوہو مسٹر ... بہادر-ارے بھئی کہان رہے تھے تو ۲۹ والا عید کا چاند ہوتے ہوتے گھورتے گھورتے آنکھین پھٹ گئین-کہین نظر ہی نہ آئے-او بھائی سلام علیک کا طریقہ تو ہمارے تمہارے درمیان کبھی کا خیرباد ہو ہی چکا ہے اب فقط مہذب طریقہ خالی سر ہلا دینا کافی ہے مزاج پرسی کا کوئی موقع نہین ظاہر ہے کہ ہمارے تمہارے کچھ حکیم یا ڈاکٹر کے مکان پر ملاقات ہوئی نہین پھر کیا ضرورت ہے کہ ہم تیرا اور تم میرا بیمار ہونیکا شک وشبہہ کرکے باہمی مزاج پرسی کرین لانا ہاتھ کیون سچ کہنا اوستاد کیا ذری سی بات مین پرانے طریقے کو رد کر دیا-قہ قہ قہ-ارمان ہان خوب یاد دیا لو یا ایک اپنے کام کی چیز تو لیتے جاؤ دیکھو کسی اوستاد کے برمحل مشہور مطلع پر چند اناپ شناپ مصرعے ہر گھسیٹے ہین یعنی اوسی ایک مطلع کا ایک چھوٹا سا مخمس بنا لیا ہے او سنو وہ یہ ہے -

سحر کو اوٹھتے ہی پہلے نہاؤ عید کے دن
دوگانہ پڑھ کے جو پھر گھر مین آؤ عید کے دن
یہ نذر عشق مجازی" دلاؤ عید کے دن
لہو ہو دودھ اگر جی جلاؤ عید کے دن
رنگین نہین جو سوئیان پکاؤ عید کے دن

ملا ہے خرچ مری جان اوٹھاؤ عید کے دن
جو دل سے بھاتی ہون چیزین منگاؤ عید کے دن
یہ کچھ نہین تو مین حاضر ہون آؤ عید کے دن
لہو ہو دودھ اگر جی جلاؤ عید کے دن
رنگین نہین جو سوئیان پکاؤ عید کے دن

وہ تم ہو بات پہ اپنی جو آؤ عید کے دن
وہ تم ہو اپنی خوشی کر دکھاؤ عید کے دن
وہ تم ہو کچھ نہ کسی سے بتاؤ عید کے دن
لہو ہو دودھ اگر جی جلاؤ عید کے دن
رنگین نہین جو سوئیان پکاؤ عید کے دن

کسی مین ہاتھ تو تم بھی لگاؤ عید کے دن
جو تم سے کچھ نہو مجھسے بتاؤ عید کے دن
تمکو جو ایسین ہی غصہ ہی کھاؤ عید کے دن
لہو ہو دودھ اگر جی جلاؤ عید کے دن
رنگین نہین جو سوئیان پکاؤ عید کے دن

کچھ اچھو روزہ نہین منہ چلاؤ عید کے دن
جو دانت گر گئے ہون پلپلاؤ عید کے دن
غذائے نرم سنے گر بناؤ عید کے دن
لہو ہو دودھ اگر جی جلاؤ عید کے دن
رنگین نہین جو سوئیان پکاؤ عید کے دن

راقم

آتبر

الغیاث

الغیاث اے رب افضال الغیاث | وزتنا رو حمد کمل الغیاث
قحط سے ہے حال اپنا اب خراب | بچ رہی ہے ہاے کہا بدل الغیاث
خشک سالی سے ہے دنیا جان بلب | الغیاث اے رب بادل الغیاث
ہو گئین چشمہ تبادہ جی سوکھ کر | بن گیا ہے مثل دلدل الغیاث
ہے زراعت خشک سے جہان | او سیہ تیاب نہ کو یل الغیاث

گھر ہوا درویش کا خالی تمام | بوریا ہے اور نہ کمل الغیاث
ضعف سے فاقے کے اے عالم پناہ | ہے تکلم سے روال الغیاث
تو رہا زردہ تنجن اب کہان | پستہ و بادام پر مل الغیاث
ہے غنیمت گر چنے جو کی ملے | الغیاث اے گیہون چاول الغیاث
گاڑھے اور دہو تر پائے او قاتھے | خاصہ و لٹھا و ململ الغیاث

باپ سے مانگے اگر عیدی پسر | باپ کہدے چپ ہو پاگل الغیاث
نوکری بھی اب کہین ملتی نہین | رو رہے ہین اہل میڈل الغیاث
سنتے ہین لگ جائیگا روئی پہ ٹکس | دیکھنا چھوٹے نہ سنبل الغیاث
حال ہندوستان کا اے دکھ رہا | جز ترے ہو کون بیکل الغیاث

راقم

خدنگ حسرت دیوبندی

ساقی نامہ نوروز عالم افروز

آج کے دن ساقیا ہندو نگی سب لے بتجا | مدتین گذرین کہ تیرے نام پر ہین فدا
تیری الفت کے سبب ہر جگہ بدنام ہین | تیرے ہی مداح ہین اپنا تو ہی ہے مدعا

مضامین غیر

حجت بنگالہ

(بقیہ)

وکیل - تم مدعیہ کو پہچانتے ہو ؟

بابو - نہین -

گوالنی - بول اوٹھی "واہ - کیا باتین ہین - مین ہمیشہ سے دودھ دہی کھلاتی ہون - آج کہتے ہو کہ مین پہچانتا ہی نہین -

بابو - مین یہ تو نہین کہتا کہ تمہارے دودھ دہی کو نہین پہچانتا - جہان دیکھا کہ ایک پاؤ دودھ اور تین پاؤ پانی ہے فوراً ہی پہچان لیتا ہون کہ یہ دودھ تمہارے یہان کا ہے -

گوالنی بگڑکر بولی "واہ - دودھ پہچانتے ہو - [illegible] پہچانتے - تمہاری بھی کیا باتین ہین "

بابو - برا ماننے کی بات نہین - بھلا آج تک عورت کو کسی نے پہچانا ہے

وکیل صاحب بولے "خیر معلوم ہوگیا کہ تم گوالنی کو جانتے ہو تم سے اس سے کوئی تعلق ہے "

بابو - خوب - واہ - واہ - واہ - واہ - واقعی اگر اتنی قابلیت ہوتی تو وکیل کاہیکو ہوتے -

وکیل - تمنے میری کون سی قابلیت دیکھی -

بابو - مین برہمن وہ گوالنی - میرا اوسکا تعلق پوچھتے ہو - واہ واہ واہ

وکیل - اچھا یہ بتاؤ کہ تم اس مقدمے مین کیا جانتے ہو -

بابو - یہ معلوم ہے کہ اس مقدمے مین آپ وکیل ہین - گوالنی مدعیہ ہے - مین گواہ ہون - اور یہ چمار ملزم ہے -

وکیل - یہ نہین - گاے کی چوری کا حال کیا جانتے ہو -

بابو - گاے کی چوری میرے باپ دادے نے بھی کبھی نہین کی اب آپ سکھاوین تو سیکھ لون کیونکہ مجھے دودھ سے بہت رغبت ہے -

وکیل - اونہہ - اگاے کو چراتے ہوے دیکھا تھا -

بابو - نہین - چور کو اتنی عقل کہان تھی کہ مجھے بلاکر گواہ کرتا اور تب گاے چراتا - اگر ایسا ہی ہوتا تو آپکو بھی آسانی ہوتی مجھے بھی آسانی ہوتی -

گوالنی نے دیکھا کہ وکیل کو روپیہ دینے سے کچھ کام نہ نکلا چپکے سے کہا کہ یہ گواہ ان باتون کا نہین ہے - وہ گاے کو پہچانتا ہے وکیل صاحب کو ڈھارس سی ہوئی - زور سے پوچھنے لگے -

وکیل - تم گاے کو پہچانتے ہو -

بابو - (مسکراکر) خوب جانتا ہون - تبھی تو آپسے میٹھی میٹھی باتین کرتا ہون گاے سامنے احاطے مین بندھی تھی - اجلاس سے دکھائی پڑتی تھی - حاکم نے کہا کہ تم سامنے والی گاے کو پہچانتے ہو - یا نہین

بابو - حضور - کس گاے کو -

ڈپٹی - ایک ہی گاے تو ہے -

بابو - آپ ایک گاے کو دیکھ رہے ہین - مجھے کئی ایک معلوم ہوتی ہین

ڈپٹی - دیکھتے نہین ہو - یہی شملا جو سیاہ رنگ

بابو نے شملا گاے کی طرف تو دیکھا نہین - وکیل صاحب کا شملہ دیکھا - اور کہنے لگے -

بابو - کیا یہ شملہ چوری کا ہے -

اس شرارت پر ڈپٹی صاحب کو غصہ آیا - کہنے لگے - تمنے عدالت کے کام مین بہت ہرج ڈالا تحقیر عدالت کے جرم مین تم پر پانچ روپیہ جرمانہ -

بابو - بہت اچھا حضور - مگر جرمانہ وصول کون شخص کریگا -

ڈپٹی - کیون -

بابو - وصول کرنیکی ترکیب کچھ اوسکو بتادون -

ڈپٹی - ترکیب بتانے کی کیا ضرورت ہے -

بابو - اس زندگی مین تو مجھسے جرمانہ ادا نہین ہوسکتا - دوسرے جنم مین اگر کوئی میرے ساتھ جانے کو راضی ہو تو شاید وصول ہوجاے -

ڈپٹی - اگر جرمانہ ادا نہ ہوگا تو قید ہوگی -

بابو - حضور - کتنے دنون کے لئے -

ڈپٹی - ایک مہینہ -

بابو - حضور - دو مہینے کی قید نہین ہوسکتی -

ڈپٹی - زیادہ دنون کی قید کیون چاہتے ہو -

بابو - آجکل تکلیف سے بسر ہوتی ہے - [illegible] ہین - اگر آپ اتنا انتظام فرمائین کہ مجھ غریب برہمن کی دو مہینے تک جیل خانے مین دعوت ہو تو مین حضور کا بڑا احسانمند ہون -

بھلا ایسے آدمی کو قید کرنے سے فائدہ ؟ ڈپٹی صاحب ہنس کر بولے "اچھا تو تم شرارت نہ کرو - سیدھے سیدھے اظہار دو تو تمہارا جرمانہ معاف ہوجائے گا - بتاو اس سویشی کو پہچانتے ہو یا نہین " حاکم نے ایک کانسٹبل کو بابو کے ساتھ کیا - اوسنے وہ گاے بابو کو دکھائی بابو واپس آئے تو وکیل نے پوچھا - اس گاے کو پہچانتے ہو "

بابو - یہ کیون نہین کہ جس گاے کے سینگ ہین - مین خوب پہچانتا ہون - مجھسے پرانی ملاقات ہے -

وکیل - یہ گاے کس کی ہے -

بابو - ہماری -
وکیل - تمہاری -
بابو - ہان ہماری -
گوالنی کا سینہ تنگ ہوگیا - وکیل نے بھی دیکھا کہ مقدمہ بگڑا جاتا ہے - اوسوقت گوالنی بگڑکر بول اوٹھی -
"یہ کیا بکتے ہو - گائے تمہاری ہے ؟"
بابو - ہماری نہین تو کسکی ہے - اوسکا دودہ کھایا - دہی کھایا مٹھائی مکھن کھایا تو اوسے پالتی ہے - کھلاتی پلاتی ہے - تو کیا گائے تیرے باپ کی ہوگئی -
وکیل صاحب گھبرا گئے بولے کہ حضور یہ گواہ خلاف ہوگیا ہے - اسکو رخصت کئے دیتا ہون گوالنی نے ہاتھ جوڑکر حاکم سے عرض کی - "حضور حکم دین تو مین دو باتین پوچھ لون -"
حاکم نے اجازت دی - گوالنی نے بابو کی طرف دیکھکر کہا -
"بابو صاحب - کیا افیون کھانے کا وقت آگیا ؟"
بابو - اس کام کے لئے کوئی وقت مقرر ہے -
گوالنی - اسوقت کھاؤ گے -
بابو - اچھا - لا -
گوالنی - تو پہلے میری باتون کا جواب دیدو - پھر ابھی افیون کھلاتی ہون -
بابو - اچھا تو جلدی جلدی پوچھ لے -
گوالنی - بتاؤ گائے کسکی ہے -
بابو - جو اوسکا دودہ کھائے اوسکی -
گوالنی - میری گائے ہے یا نہین -
بابو - تو نے کبھی بوند بھر بھی اوسکا دودہ نہ کھایا ہوگا - جتنا دودہ ہوتا ہے سب بیچ ڈالتی ہے تو گائے تیری کیسے ہوئی - اگر یہ گائے تیری ہے تو بنگال بنک کا روپیہ میرا ہے - اب یہ گائے اوسی چور کو دیدے - غریب آدمی کی پرورش ہوجائے گی -
حاکم نے دیکھا کہ دونون مین بحث ہوتی ہے تو خود سوالات شروع کئے -
ڈپٹی - یہ گوالنی اس گائے کا دودہ بیچتی ہے -
بابو - جی ہان -
ڈپٹی - اوسکے گھر مین یہ گائے رہتی ہے -
بابو - جی ہان - گائے بھی رہتی ہے اور مین بھی کبھی کبھی وہین پڑ رہتا ہون
ڈپٹی - اور گوالنی دہی کھلاتی پلاتی ہے -
بابو - ہان حضور - ہمکو اوسکو دونون کو -
مدعیہ کے وکیل نے کہا کہ بس اب وہ سوال نہ کرین گے اوسوقت ملزم کا وکیل کھڑا ہوا - بابو نے دیکھکر پوچھا - "خوب - اب تم کون؟"
وکیل - مین ملزم کا وکیل ہون - بتاؤ - تم گائے کو کیونکر پہچانتے ہو
بابو - کبھی سینگون سے کبھی شملے سے -
وکیل - (زور سے) پاگل پن کی باتین نہ کرو - ٹھیک بتاؤ گائے کو کیونکر پہچانتے ہو -
بابو - اوسکی آواز سنکر -
وکیل نے دیکھا کہ گواہ جواب نہ دے گا - جرح سے دست بردار ہوے - بابو کو جانے کی اجازت ملی - تھوڑی دیر مین سب لوگ باہر آئے - وہان کیا دیکھتا ہون کہ بابو صاحب اوس گوالنی سے کہ رہے ہین -
"تجھے دودہ کی قسم - تجھے دہی کی قسم - یہ گائے چور کو پھیر دے"
مین نے پوچھا - بابو صاحب چور کو گائے کیون دلاتے ہو -"
بابو کہنے لگے -
اگلے زمانے مین ایک بڑے عالم کا قول تھا کہ گائے کا جو دودہ دہی کھائے وہی اوسکا مالک - چاہے کوئی گائے کو زبردستی پکڑ لے جائے یا چورا کر لے جائے - جہان اوسکا دودہ ملا یا وہ شخص اوسکا مالک ہوگیا - منو دھرم شاستر کا یہی قول ہے - اور یہی اصول آجکل یورپ کی سلطنتون مین برتا جاتا ہے - مگر پالنے کا حق اگر کوئی حق ہے تو سرقہ کا حق کیون حق نہین جس نے ملک فتح کر لیا وہ اوسکا مالک ہوگیا - اسیطرح جس نے گائے چورا لی وہ اسکا مالک ہوگیا - اے گوالنی - تو قاعدے کے خلاف عمل نہ کر - یہ گائے چور کو پھیر دے -"

راقم

ج - پ - برق

گرانی نامہ

حیران ہون ہر سو نظر آتی ہے گرانی | آئینہ تصویر بناتی ہے گرانی
کیا خانہ نشینی مین ستاتی ہے گرانی | گھر بیچ کے ٹٹی مین بٹھاتی ہے گرانی

در پردہ مگر آگ لگاتی ہے گرانی

رہتے تھے جو پتلی کی طرح آنکھ کے اندر | رکھتے تھے قدم اشک کے مانند نہ باہر
رہنے کے لئے شل مژہ کے نہ رہا گھر | برگشتہ ہوا پردہ نشینون کا مقدر

در در اونہین گلیون مین پھراتی ہے گرانی

ہر شے کی گرانی ہے یہان وزر حل ہے | سودا ہے غریبونکو دماغون مین خلل ہے
غافل مگر اس حال سے اہل دول ہے | دنیا ہے دنی دار مکافات عمل ہے

افریقہ اور یورپین تہذیب

دونو بھائی کا ہاتھ میں لئے وارد ہوئے اور مخالفت مگسو پر بار کرنا شروع کیا اور لگے ہدایت کرنے۔

مینے چند شخصون سے پوچھا ابھی نماز مین کیا دیر ہے -

ایک۔ ابھی میان اور سائین تو آئے نہین نماز کیسے ہو -

مین - بھئی میان اور سائین کون بزرگ ہین -

دوسرا سائین عمائدین قصبہ سے ہین - ذات کے تو فقیر ہین - اللہ کا دیا سب کچھ ہے دولت سے امیر ہین - میان قصبہ کے پرانے زمیندار مگر اب نمبرداری نہین گویا نزاکت نکل گئی سادگی باقی ہے

ایک - کیا اس قصبہ مین اللہ کے سوا میان اور سائین کی نماز ہوتی ہے - اس گرم فقرہ پر قریب ہی تھا کہ جنگ زرگری ہو جائے مگر اینجانب نے مزاج کی حلیم چمکار پچکار کر دونون کو باز رکھا - ورنہ ابھی گلغب ہوتی - قریب ۱۲ بجے میان اور سائین بعد انتظار بسیار اللہ اللہ کرکے تشریف لائے اور یدشواری نماز شروع ہوئی - چونکہ چند دوستے شیرینی کی بجائے سجدہ گاہ بندسعکے ہی پیش کش تھے بے اختیار بار بار جی چاہا کہ نماز ختم ہو اور ریوڑیان منہ مین ہون مگر حافظ صاحب نے ایسی طویل سورت شروع کی کہ ختم ہی بھول گئے آخر جب حضرت کی گھگھی بندہ گئی تب پیچھا چھوڑا اور خدا خدا کرکے نماز ختم ہوئی - نماز کا خاتمہ اور بندہ پر آفت پیچھے سے بلا کی یورش ہوئی حضرات نمازی ٹڈی کی طرح ٹوٹ پڑے اور تابعدار کو پامال کرتے ہوئے ریوڑیان پاک وصاف دست برد کرلے گئے - قبلہ عید ہمنے نہ کبھی دیکھی ہے ایسی نہ سنی پیچ پلی ہزار نعمت کھائی - مردود ہو جائے - خود کردہ را علاجے نیست - گئے تھے نماز کو روزے گلے پڑے -

راقم

ہوئی پر عید غیرون کو ہمین ہے چاند خالی کا

بقیہ سرگزشت حاجی بغلول

باب سوم

ہمارے حاجی صاحب کے سر پر سنیچر سوار ہوتے ہین اب کوئی حالت منتظم باقی نہ رہی - نورچشمی گھوڑی تھان پہ بندھی - میان حرفہ ریوڑی حبالۂ ملازمت مین آگئے - کاٹھی - لگام - رکاب دوال کی مرمت بھی ہوگئی - ٹوٹے تسمے ٹانکے گئے - گمشدہ تکمسونکی جگہ جدید بھرتی ہوئے اب اگر کچھ کسر بھی رہی تو صرف حضرت کی ہمت مین کیا وجہ کہ اول تو فن شہسواری سے ازلی نابلد - دوسرے تیام کا واقعہ سائیس کی شرارت سے پہلی بسم اللہ غلط ہوئی - رکاب پر پاؤن رکھتے ہی پشت بزمین سے دل توسن طبع بھڑک چکا تھا - اب یہ لاکھ لاکھ کوڑا کرتے ہین مگر وہ پا ہی ہی کئے جاتا ہے کبھی گھوڑی کی دولتیون کا خیال کسیوقت سکندری کھانے کا خوف عنان گیر - سواری کا امام ضامن باندھتے روانگی کا پا تراب کرتے کندے تدلتے ہین اور رہ جاتے ہین - ادھر میان حرفہ ریوڑی ایک ہی بیچین طبیعت کے آدمی کارگزاری دکھانے مالک کی خوش کرنے کے شوق مین مارے تقاضون کے بولائے دیتے ہین صبح شام دوپہر کوئی وقت خالی نہین جاتا کہ آپ آکر پوچھتے ہون "حضور گھوڑی کس لاؤن - ذری سوار ہوکر چال ڈھال تو دیکھیئے - غلام نے مل دل کر صاف چمک کردی ہے - ہرن معلوم ہوتی ہے - اور جو آپ سے جائے تو غلام کو حکم دیجئے - مین نے کئی مہینے کمسا گدھو والے کے ہان نوکری کی ہے دس دس تیر ایک ساتھ ہانکے ہین اور جو کہئے گردن پر بیٹھون - پٹھے پر کھڑا ہون اولٹا بیٹھون - بھلا کسی دن سیر تو دیکھئے - ہمارے حاجی صاحب آخر تقاضے سہتے سہتے جی کڑا کرکے سواری کی نیت کرہی بیٹھے - اب سامان ملاحظہ فرمائیے وضو کیا مختصر داڑھی مین تیل لگا یا کنگھی کی انگرکیون مین دنبالہ دار سرمہ لگایا پٹکے سے کمر کسی اور ایک نرالی آن بان سے جریب لئے گھوڑی پر سواری کا حملہ کرہی گزرے - مگر آپ جانئے یہ ایسی ویسی مہم تو تھی ہی نہین کہ ایک ہی حملے مین سر ہو جاتی محمود غزنوی نے بارہ تیرہ حملے کئے اور ہندوستان پر پورے طور سے قابض نہو سکا - پھر اگر ہمارے حاجی کئی دفعہ اوچک اوچک کرنا کام رہے تو کون اعتراض کی بات ہے آخر بعد جد وجہد بسیار داوچکا اوچکی بے شمار - کچھ تو ہیمونیت کے اثر کچھ دوکان کے چبوترے کی مدد کچھ میان حرفہ ریوڑی کی ٹھیل ٹھال کچھ مجمع کے اصرار چند دل لگی بازون کے خیال سے گھبرا کر بائین رکاب پر داہنا پاؤن رکھ جانہ زمین پر اسطرح اولٹے جا بیٹھے جیسے بکرے کی پیٹھ پر اینٹھا سنگھ - ادھر حرفہ ریوڑی نے از راہ شرارت گھوڑی کے پیٹ مین گدگدی کردی وہ لیکر نو کدم بھاگی - اب ہائین ہائین کرتے - شور غل مچاتے خفا ہوتے پیچھے پھر پھر کر لگام گھسیٹے اولٹی سیدھی جریب گھماتے آپ باین شان شوکت بازار چلے جاتے ہین - تماشائی قہقہے لگاتے - لونڈے لاڑئے - تالیان بجاتے آوازے کستے "لدھے لدا،، کا شور غل کرتے - میان حرفہ ریوڑی ہنسی ضبط کرکے پکارتے ہین "میان سیدھے ہو بیٹھئے - میان گھوڑی روکئے - حاجی صاحب زور سے دم پکڑ لیجئے،، مگر توبہ کیجئے سننے والے کی ایسی تیسی - گھوڑی کی دم کیسی اینڈ

سرپاؤن کی خبر نہین اور کچھ تو بن نہ پڑا زد تر و سے ئیا، دت خیر باد تمہ خیرا ،، چلانا شروع کیا گھوڑی اگرچہ بالحاقت سفر رتھی مگر بتیڈی ی سواری ۔ تماشائیون کی کثرت ۔ لوگون کے شور غل سوار کی چیخ پکار سے ایسی گھبرائی کہ حاجی صاحب کو شل پر کاہ پھینکے گسیارے کے ٹٹو سے تگی و تگی بازی کرنے ۔

(باقی)

روشن سلام

میرے ایک دوست نے مجھسے بیان کیا کہ مینے اسی پنجشنبہ کی نومینہ ی کو خواب دیکھا کہ جیسے مین سولوی ہوگیا ہون یعنی بڑی سی داڑھی میرے منہ پر نکل آئی ہے ۔ اور مین ایک رنڈی کے مکان پر گیا ہون رنڈی نے مجھکو سلام کیا اپنی داڑھی کے اعزاز پر میری نظر ہوئی نہایت برہم ہوا ۔ اور رنڈی مخاطب ہو کر کہا کہ تو سخت بد تہذیب ہے ۔ یہ سلام کیا ، روشن سلام کیون نہ کیا رنڈی نے فوراً دیا سلائی گھسیٹ داڑھی مین لگادی اور نہایت ہی جھک کر مودب سلام کیا بس میری آنکھ کھل گئی ۔

راقم ـ حضرت ظریف

توکل علیہ الرحمۃ

جو تھیٹر کچھ حسینان خودآرا دیکھنے آئے
ہزارون لٹتے جوبن کا تماشا دیکھنے آئے

مسٹر پنچ ۔ سنیچر کے دن اینجانب کے سر پر سنیچر جو سوار ہوا تو روپیہ قرض لیکر ۔ ۹

نہ سدھ گھر کی لی اور نہ باہر کی لی
نکل چوک سے راہ تھیٹر کی لی

کیا دیکھتے ہین دیکھتے کیا ہین شہر کے نواب زادے بنئے مہاجن باہر کے تعلقدار اور ا ٹکے خوشامدی جیسے قناتے کے کنکوے کیطرح چھپا کر بین دہ دھکم دھکا ہے کہ جامدانی کے انگرکھے کیسی تنگ قبا کیطرح مسک رہ گئے ہین بدولت یہ ہیٹر ہڑکا دیکھکر فرط حیرت سے دریپ سین نگہ پندرہ منٹ تک جہان تے وہین رہے ۔ آخر عقل کے ٹٹو کو آگے بڑھا دیا اور اندر گھس پڑے کہ دیکھین تو ماجرا کیا ہے اور یہ شہر بہر تماشا دیکھنے کی غرض سے آیا ہے یا اور کسی نیت سے دفعتاً درجہ دوم پر نظر پڑی

انتخاب

جیسیر آج لکھنؤ کر رہا ہے اونکا کلام اسی پرچہ مین چھپا ہے ۔ شیشتا خورشید لکھنوی ہے پامال کا لکھا ہوا ناول ہوتا ہے جب نوچار پرچین قسطنطنیہ ولندن تک پہونچ گیا ۔ قیمت عام خریدن کی ... اور محصولی ... سالانہ ۔ محصول ڈاک ... علم دوست حضرات آپکی رعایت ... یورپ تک ... حاصل کر سکتی ہین ۔
المشتہر منیجر انتخاب لکھنؤ پاٹا نالہ ۔

آگے کی صف مین تین کرسیان گلدستہ حسن بنی ہوئی تہین صاف صاف نام بتاکر کو سنے کون کہاے ۔ ہان صفت مجموعی لکھے دیتے ہین ۔ جو نہ سمجھیگا ہم اوسے بیوقوف سمجھین گے ۔

۱ ۔ جوانی کا پل چلا و حسن کی رخصت ۔ گال ڈبل روٹی ۔ چوٹی چوہیا کی دم ۔ مردانہ لباس مین بھانڈ ۔ اور زنانے کپڑون مین رانڈ ۔ غرور اور تکبر مین لاثانی ۔ فرعون کی ۔ ۔ ۔ بظاہر سیدھی سادھی

پوشیدہ طور پر بلائے بے درمان ۔

۲ ۔ نذ الکمپنی جوانی زلف زعفرانی ۔ قد جیولی موئی کا درخت قطع زلف جیسے خانصاحب کے باغ کا سفیدہ الو کا مارا ہوا ۔ سینہ سپاٹ گال پچکے ہنستے مین روے مبارک پر ایسی جھریان پڑجاتی ہین کہ نقشے کا امرود انناس بن جاتا ہے ۔ ہان رعنائی و زیبائی تلپے سرے کی مغرور اپنے کو چین کے شہزادی سے کم نہین سمجھتی ہین ۔

۳ ۔ جوانی تہہ کے حلقے مین قید ہے شباب اشکاون پہ رہت تھی ہمارے حوصلہ دست کچہ نکلتا ہوا ۔ آنکھین متوالی ـــ نگاہ لڑی اور مخمور کردیا ۔

ہمنے دیکھی کبھی شمع کی مستی بہری نگہ
ملتی جلتی ہے چھلکتے ہوئے پیانہ سے

اگر علی بابا کی طرح ہمکو بھی کہین مفت کا مال ملجاتا تو انہین کو سونپ دیتے گا انوار الملی نور انسان تو کیا ہے آسمان کے مشہور ستارے زہرہ و مشتری بھی جھپین ہو جاتے ہین ۔ غرضکہ انمین بہت سی خوبیان ہین اگر عیب ہے تو یہ ہے کہ ذرا بیمروت ہین ان نمبرونکے علاوہ اور بھی کئی درجن کی الیان بلیان ڈھیر تہین ۔ تھیٹر کے ایکٹرونسے ان بہروپیون کی تعداد کہین جتنے زیادہ تہی ۔ ٹھیک نو بجے تماشا شروع ہوا ۔

یار لوگون کو گھورا گھاری سے فرصت ہی کہان تہی جو اسٹیج کی سنری ملاحظہ فرماتے درجہ خاص اور درجہ اول والون کی پیٹھ اسٹیج کی طرف تہی اور منھ انہین تینون کی طرف ہمارے سوا ہر شخص مریض تہا سبکی گردنین خود بخود ٹیڑہی ہوئی جاتی تہین تماشا تو گویا بچونکا کہیل تہا دو ڈہائی گھنٹے مین ختم ہوگیا نقل کا سامان ہونے لگا چراغ گل پگڑی غائب کی ٹہری ۔ ہم سمجھتے تہے اس اندھیرے مین کسی طرف سے تڑاقے کی آواز آئے گی مگر افسوس کہ طبلے کی آواز سے ملتی جلتی کوئی صدا نہ سنائی دی ۔ نقل تمام ہونے سے پہلے ارباب نشاط کے خیمے ڈیرے لدنے لگے تماشا یونکا مجمع کم ہونے لگا اینجانب بھی دو روپیے کا نوحہ پڑھتے ہوئے روانہ باشد ہوئے ۔

محفل مین عاشقون سے ملائی نہ آنکھ بھی
بیٹھے وہ آکے ناز سے لیکن غرور سے

راقم

اجی ہم ہین ۔ ام ۔ اے ۔ از لکھنؤ

یورپین تہذیب — "دیکھیے اس جانگلو کی خونخواری دیکھیے"۔

جانگلو — "آپ ہی لڑتے ہو اور پھر بدنام کرتے ہو"۔

۹۱-۱-۹

اشتہار کارخانہ تمباکو مشہور

لکھنؤ کے تمباکو کا آوازہ دور دور تک پہونچا ہوا ہے ہر روز ہزارون من اپنی شہرت سے باہر جاتا ہے اور بڑے بڑے نفیس مزاج شائقین اسکی خوبیون کا دم بھرتے ہین مگر اچھا مال جیسا بڑے اور مشہور کارخانون سے ملتا ہے ویسا شہر مین ہر جگہ میسر نہین آتا۔

یہ کارخانہ بیس سال سے شہر لکھنؤ محلہ امین آباد مین بڑی نیکنامی سے جاری ہے اور چونکہ ہر دم عمدہ مال طیار کرنے کی کوشش ہوا کرتی ہے خدائی عنایت سے روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔

امرائے عالیشان و روسا بلند مکان و جمہور انام اور بیوپاریان و کارخانہ داران بیرونجات کی خدمت مین گزارش ہے جسوقت فرمایش موصول ہوگی نہایت مستعدی اور دیانتداری سے تعمیل کی جائے گی۔ پہلے تھوڑا سا بطور نمونہ منگوا ہین تعجیل کی تصدیق فرمائین۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اگر بخاطر عاطر ہو یاد طلب فرمائین۔ قیمت ہر حال پیشگی مرحمت فرمانا چاہئے اور پتہ اور نشان مقام اور اسٹیشن و ڈاکخانہ کا صاف اور صحیح تحریر ہو۔ کہ روانگی مین دقت نہو۔

عام شائقین کی فرمایش پر ایک روپیہ سے کم کا مال نہ روانہ ہوگا۔

شرح قیمت حسب ذیل ہے

تمباکو شیدائی فی روپیہ	۵ سیر	۴ سیر	۳ سیر	۲ سیر	۱ سیر
تمباکو خوردنی گولی فی تولہ	۔	۸	۴	۔	۔
تمباکو خوردنی خشک پتی	فی سیر ۶	۔	۔	۔	۔
قوام تمباکو خوردنی فی تولہ	۴	۸	۔	۶	۔

جو حضرات تاجرانہ نرخ سے مال بمقدار کثیر ایک من یا اس سے زیادہ خرید فرمانا چاہین۔ انکو تخفیف قیمت کے ساتھ مال دیا جائے گا۔ جسکا تصفیہ بذریعہ خط کتابت کے ہوسکتا ہے۔

المشتہر
قاسم علی کارخانہ دار تمباکو۔ امین آباد لکھنؤ

۹۵ ۹-۱

سرمایۂ صحت پاپولکال

سندیافتہ دوائین

یہ ادویہ تیر بہدف تا حصول صحت بلا نقد قیمت دیجاتی ہین اور بیماری دوا ہوئی کہ ان امراض کے مریض جسقدر ہم اچھے کرتے ہین دوسرا طبیب نہین کرتا اسکے خلاف اگر کوئی ثابت کرے تو ہم پانسو روپیہ دینے کو تیار ہین۔ اکثر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدایش جو آجکل کے لوگون کا فوٹو اور تعلیم یافتون کا قاتل ہے اور نقارہ تشخیص مرض مفت حصول کے لئے ایک نسخہ

پتہ دار الشفا انگریزی و یونانی حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ الصحت لاہور و مصنف رسالہ آتشک۔ سوزاک۔ کیمیا گری۔ جوانی دیوانی۔ مزید العمر۔ حافظ صحت نفع المدام۔ سل دق۔ علاج ممکلیسی۔ بواسیر وغیرہ جنتری ہر سال مفت رسالہ حافظ صحت مہینے مین دو بار قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱۲

نام دوا	مختصر فوائد	قیمت
[illegible]	قوا سلب شدہ کا اعادہ۔ کمزور مثانہ۔ دل و دماغ، اعصاب معدہ کی قوت بحال رکھنی منظور ہے بیکاری سے بڑھاپے مین جوانی اور جوانی مین لازوال لطف کو دل چاہتا ہو تمام منکو نیز نادر مقابلہ کے لئے مستعمل کرائیے	شیشی ۱ للعہ
[illegible]	خارجا اگلنے سے ان بیمارون کا چارہ سازہے جو جوانی مین اپنے ہاتھون راہ راست چھوڑکر قوا ضائع کر چکے ہون۔	للعہ
دوائے فرحیان سوزاک و تپ مدہ	دردکمر۔ رقت منی۔ اداسی لسیان اعضا شکنی دور، گھٹنے مین درد ریم جلن وغیرہ سب کا نشان دور دل کو فرحت بدن مین طاقت دیتی ہے اس مرض کا یکی علاج ہے۔	عہ شیشی سیر ۲ ہے
آتشک	بلا منہ ووٹ و دست مرض دور دوبارہ نہین پھوٹتا۔	ہفتہ للعہ
[illegible]	بلنے دانت کو مضبوط مسوڑے گیلے بیکار بدبو۔ گوشت خورہ۔ میل دور کرکے مسوڑونکو درست کرتا ہے۔ خون کو روکتا ہے۔	۲ تولہ عہ
سرمہ کرامات مع سلائی	مدامی استعمال۔ حافظ بینائی۔ سفوی لیتر پانی۔ دھند جالا پھولا موتیا کو روکتا ہے۔ اور رکلڑ یکہ دور کرتا ہے۔	تولہ ۶
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ بال سیاہ کو سفید نہین ہونے دیتا۔ نزلہ دردسر ضعف بصارت و دماغ کو دور کرتا ہے بالونکو بڑھاتا ہے۔	شیشی ۔
حب البواسیر	خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی مسونکی ٹیس درد دفع۔	۶
حب دائمی تھبض	یرقان۔ ورم جگر۔ سول۔ درد شکم۔ درد گردہ۔ ورم رحم۔ خرابی ایام حیض رنگین یا تپش دل۔ ہول دل خرابات متوحش کے لئے۔	۱ درجن عہ
حب بحال	تاب تلی دور کرکے بھوک لگاتی ہے۔ جسم کا رنگ بہتر بناتی ہے	۶
حب قائم مقام افیون	چاندو و بغیر تکلیف و آزار چھوٹ جاتا ہے خواہ کتنے سال کا کھایا ہو صحت و تندرستی کی ضامن ہے۔ رنگ سرخ ہوتا ہے۔	تولہ صہ
[illegible]	ہر سونکے پرانے زخم ہو پہلا ہونا سور بھگندر فواسیر کا علاج تو یہ ہے کیڑے بدبو کثرت ریب سبب تنگ ہو تو اسکو زمانہ کا زخم کا اگر کوئی حکمی علاج ہے تو یہی	۲ تولہ ۶
[illegible]	تشنگی اور کمزوری اور شکر دور کرکے کا زیگل ہونے سے روکتی ہین جگر معدہ کی جلن دور پیشاب کی کثرت کا فور۔	تولہ عہ
[illegible]	جوانی کی غلط کاریون کا علاج ہے تو یہ ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہین نسیان کو دور کرتی ہین تیر بہدف ہین امتحان پاس کرنے کے لئے عمدہ سد و رطوبت کے خارج اور کثرت محنت کے بعد کی خرابیون کا علاج۔	عہ
خارش خشک و تر	زانے ہون یا سو کھی جب یا تو نہین پھیڑہ موٹا اور سیاہ ہونے سے تکلیف ہو تو ہاتھ پاؤن اور تمام جسم کی کھجلاہٹ دور کرتا ہے۔	عہ
حب لطف	ناکامون کو کامیاب کنندہ گولیان۔ ایک درجن۔	عہ

مضامین نغیر

گرانی کا دوسرا عمل

سب دل ہین یہ گورے گال والے | بلا لاتے ہین بھورے بال والے
پرانے کھاتے ہین کل کال والے | اگر نہ لاتے کرین بنگال والے

نکما ہین رحم آٹے دال والے

گرانی نے نکالا ہے دوالہ | نہ حیثیت کا ہو کیون کر نوالہ
ستم کرنے لگی ہیضہ کی خالہ | غریبونکا جو کھچین پوست لالہ

ندین ادھی کی کوڑی کمال والے

ملی ڈگری تو چل نکلے مہاجن | لگے یخوت سے کہ بل چلنے مہاجن
پڑا یا ذہن سے لگے تکنے مہاجن | تڑا جاتے ہین اب ستی مہاجن

نہ بگڑے پرانی چال والے

گرانی نے کیا ہے ناک مین دم | مری جاتی ہے خلقت دل کو ہے غم
گھڑی بھر روز مشری نہین کم | تعنا تعافل کہان ہوتی ہے پیہم

نہ بیٹھین چپاتیان گھریال والے

کیا ہے حال زن فاقہ نے ابتر | کہین دانہ نہین پاتا ہے شوہر
لگاتا ہے عبث بنگلون کے چکر | لگائے سینہ سے گھر بچے کے جاکر

بہت ہین منتظر سسرال والے

ہمی ہے اوپچی اب قحط سالی | کہ مردون نے اپنی کمر ڈالی
رہی ہمت زمانے کی نہ خالی | لکین کالون کی تلوارون کی بالی

کیا کرتے ہین فاقہ ڈھال والے

کیا ہے زندگی سے قحط نے سیر | مرے جاتے ہیں ہم ہونے لگے ڈھیر
دنون کا قحط سالی سے ہوا پھیر | پکانے کو ہوئی ہے کسقدر دیر

نہین دیتے ہین لکڑی ٹال والے

رہین حب برت مشکل کا بھنین | وہ گر معانی بنے بندر جو بہین
جو جا ہا مستحقون نے کو چھین | پڑھا کر لینون تک استین

ادھر آئے وہان نیپال والے

پیو تم بادۂ سر جوش کا جام | زبان سے کیون کہین ہم کیا ہمین کام
خیال اتنا رہے پرائے دلا رام | جو ہم فاقون مرے تم ہوگے بدنام

کہینگے لوگ سب کنگال والے

شراب آتشین پیتے ہو پیہم | لگاتے ہو چرٹ کی دسبدم دم
غریبون سے نہین ہے ربط باہم | تمہاری سرد مہری ہے مسلم

کرینگے گرم ان کیا شال والے

گرانی نے جمایا ہے جو بھترا | مزیدارون کا نکلا ہے کچومر

بیان کوڑی نہین ہے کتنے قلندا | قیامت ہی دکھاتے کو تھیٹر

پھر آئے ہین وہی ہر سال والے

گرانی کی شکایت روز شب ہے | غم و اندیشہ و رنج و تعب ہے
گوارا نا گوار اخیر سب ہے | پھولا لیتے ہین منہ ہر دم غضب ہے

وہ چپٹی ناک پچکے گال والے

کبھی بن بیٹھتے ہین آپ سسٹر | او ٹھا لیتے ہین ماتحتون کو سر پر
کبھی کہیسین نکل آتی ہین باہر | بہر صورت کما کھاتے ہین اکثر

محبت رنا تھ لنڈے بال والے

کسیکا بعث ہو محشر بپا ہو | ابھی کیا جانئے دنیا مین کیا ہو
مگر اس سے قیامت کیا سوا ہو | اگر محتاج کا مردا پڑا ہو

کفن تک دین نہ بیت المال والے

نہین امید جینے کی رہے اب | کہ جنکا تھا بھروسا مر گئے سب
گرانی کا پڑا ہے پیچ بیڈھب | نکل جاتے ہین جنگل کیطرف جب

پھنساتے ہین وہان پر جال والے

گرانی کا اب آیا ہے زمانا | بگاڑا ہے خدائی کا رخانا
زبان ہی پر نہین رکھتا جو دانا | کہان سوجھ یہ پوچھتا ہے کھاکی کھانا

گئے وہ دن میان دیال والے

کہین ٹکڑا ملا ہے کھا رہے ہین | خدانے جو دیا ہے پا رہے ہین
نہین سنتے کسیکی گا رہے ہین | جہان دیکھو وہان پھنسا رہے ہین

وہی سوکھے ٹہنی گال والے

جہان دیکھو وہان رونا پڑا ہے | سہارا آب و دانہ کا گیا ہے
نبی ہنیون کی عالم مر رہا ہے | غریبون کو گرانی سے نکھیا ہے

اب آ پہونچے ہین دن ہرتال والے

حبابون کے کہان دم ٹوٹتے ہین | اگر فاقون سے دیدے پھوٹتے ہین
غریبون سے اقارب چھوٹتے ہین | ستم کرتے ہین بنئے لوٹتے ہین

کرین زور قلم نبگال والے

گرانی سے مرا جاتا ہے عالم | بتاتے کس طرح ہے ٹوٹتا دم
اگر بھولے ہوے ہون صبر و برہم | لئے سرت پڑھاتے سبق ہم

کرینگے یاد اسے بھوپال والے

اگر سکے ہو تم کیا ہم ہین کچے | اکڑو کیون تین پانچ اے یار بچے
ذرا چھوٹے نہین ہم بھی ہین سچے | جو بنیون کے چھڑا دیتے ہین چھکے

وہی خمسے ہین چھوٹے لال والے

راقم

ج — ل — مفتون

عاشق ہزار جان سے خدمتگار ہے
جانے نہ پائے ہاتھ سے موٹا شکار ہے

ایک بی صاحبہ کا امتحان

اللہ رکھی بی صاحبہ کو یہ شوق چرایا کہ میں نکاح کی تو ایسے کے ساتھ جو ڈنڈیل جوان ہو اور جسکے مزاج میں نیکی خیر اور فیاضی ہو - مگر وہ اپنے دلمیں سوچتی کہ اسکا امتحان مشکل ہے اور میں کیونکر کسی کے کلیجے میں گھس کر ان نازک باتوں کو ٹٹول سکتی ہوں ایسو حسن بھی چین لول گیا - شباب کی کسی ہوئی کاٹھی بھی اتر گئی اور ابھی بھی تہ سے چوپٹے کی طرح جنازہ کے ساتھ ہیں - نہ وہ رنگ ہے نہ وہ روپ - نہ وہ رعنائی ہے نہ نیاپن رخساروں میں بالکل گڑھے پڑ گئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن کے کھیت میں خزان نے ہل پھیر دیا ہے -

خانم اکثر مدتوں سے کروٹے لوٹ رہے ہیں یاد وہ دن تھے کہ درجنوں عشاق میری تاک میں تھے یا یہ الٹوانسی کہ میں مرتی ہوں - جان دیتی ہوں اور کوئی مجھے اگالدان سمجھکر بھی اپنے مسند پر جگہ نہیں دیتا دلسے یہ باتیں کرتی جاتی تھی اور آئینے میں اپنا پامال ورشا ہوا حسن جمال دیکھتی جاتی تھی - کبھی دونوں گالوں کو ہاتھ سے دباتی تھی کبھی منہ بنا کر لیتی تھی - کبھی لب مروڑتی تھی کبھی سرخ چوتر زبان اور کالے کالے دانتوں کا چوکا دیکھتی تھی اور ادھر ادھر دیکھتی تھی کہ کوئی دیکھتا تو نہیں پھر فوراً میں جاتی تھی - اور کہتی تھی کہ اب مجھ میں کیا رہا الگنی پر ڈالنے قابل بھی تو نہیں ہوں بقول شخصے ع -

سوکھی جلیبی رہگئی شیرہ ٹپک گیا

پھر اپنے کلیجے کو تسکین دیتی تھی کہ گو اونچے نمبروں میں اب کوئی چاہنے والا نہ رہا پر بھی پت جھڑ کے زمانہ میں لوگ کے مارے کچھ رود سے خدو باقی رکھے ہیں جو میری زندگی کی بہار اور محبت کی برسات کی بہاریں مگر تھی عیار سمجھی کہ اگر عشاق کو میرے راز امتحان کی خبر ہو جائے گی تو ہر شخص رنگا ہوا سیار بن جائیگا - اسی سے یہی بہتر ہے کہ لاؤ اپنے بھید کو پوشیدہ رکھوں - اتنے چاہنے والوں میں دو شخصوں پر خانم کی آنکھ ٹکتی تھی ایک سلسبیل خان رامپوری دوسرے مرزا خدمتگار بیگ کاٹھیاواری - خانصاحب ماشاء اللہ سے بڑے بانکے ترچھے کڑے بالدار اور سیلے سر کے بوٹے تھے دوسرے صاحب خدمتگار تھے محبت کی ہانڈی تو بہت دنوں سے کھد بد پک رہی تھی - اس اوبال میں آنے او دیکھا نہ تاؤ - جھٹ قلم پکڑ کر دونوں کو جداگانہ ایسا مضمون کا خط لکھ بھیجا "پیارے صاحب - آپ میری صورت سے بالکل نا آشنا ہیں مگر میں آپکو ایک نیک کام کی طرف متوجہ کیا چاہتی ہیں شہر میں ایک بے نظیر عورت اپنی جان سے مر رہی ہے گھر کا گھر بیمار ہے اسکے ننھے بچے بھی لب گور ہیں - بیچاری سینے پرونے سے اپنی اوقات بسر کرتی تھی - مگر اب فاقوں اور بیماریوں نے چور کر رکھا ہے آپ فیاض اور رحمدل مشہور ہیں - اوسکے حق میں فرشتوں کا کام کیجئے - اگر آپ کو میرے کہنے کا یقین نہ آئے تو آپ خود جا کر دیکھ آئیں - راقمہ خیراتن"

یہ خط دونوں عاشقوں کے نام ڈاکخانہ میں چھوڑے گئے - دو تین دن کے بعد سلسبیل خان ایک ٹیڑھی دلنہ بری ٹوپی دیئے ڈاڑھی چڑھائے مونچھوں پر تاؤ دیتے ملاقات کو آئے - خانم نے باتوں باتوں میں انکی فیاضیوں اور نیکیوں کا ذکر بھی چھیڑا - خانصاحب چھوٹتے ہی بول اٹھے - خانم آج ایک مذاق کا خط میرے پاس آیا ہے - حیران ہوں یہ مضمون کیا ہے. کسی بی خیراتن" نے ایک عورت کی مجھ سے سفارش کی ہے - واللہ یہ عجیب دل لگی ہے اب دنیا میں مجھے یہی ایک کام رہگیا کہ میں عورتوں کا گھر ڈھونڈھتا پھروں اور خانہ شماری کروں - مجھے ان کو ڈھونڈنے سے کیا مطلب - افسوس خان کو کیا خبر تھی کہ عشق کی در پردہ جانچ ہو رہی ہے اگر خان کو ایک رتی بھی معلوم ہو جاتا تو وہ فریب کا ایک اونچا قلعہ کھڑا کر دیتا - جب سلسبیل خان اپنے گھر کو راہی ہوئے تو خانم نے ارادہ کیا کہ ذرا میں خود جا کر بیمار کو دیکھ آؤں - دل میں کہتی تھی کہ اگر وہ بیڈول کاٹھیاواری بھی ایسا ہی سنگدل نکلا تو پھر خانم کی [illegible] ہوت ہے اب یہ خوب بن سنور کر حسن کی دیوار پر پلستر پھیر کر بیمار کے دیکھنے کو چلیں - گھر کچھ ایسا دور نہ تھا - ڈولی پانچ منٹ میں دروازہ پر پہونچی وہاں جا کر کیا دیکھتی ہے کہ چولہا گرم ہے - مریض کے لئے ساگودانہ کی کھیر پک رہی ہے ایک میز پر دوا کی شیشیاں رکھی ہوئی ہیں - کمرہ میں فرشیا غورث کے وقت کا ایک بوریا جیسے عاقبت کا بو - یا کہنا چاہئے بچھا ہے ایک گوشہ میں بے ادوائن کا پلنگ لگا ہے جسپر ایک عورت جسکا قد خدا جھوٹ نہ بلوائے جنازہ کے بانس یا نوگزے پیر کی قبر سے بھی انگل دو انگل نکلتا ہوا تھا ایسے سدہ دراز ہے اور اوسکے ادھر ادھر چند دلال اور ارہتے حلقہ کئے بیٹھے ہیں - اسوقت خانم کی آنکھوں میں عبرت نے موٹی سلائی سے سرمہ کھینچا اور اسے یاد آگیا کہ اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ یہ مکان تعزیت خانہ تھا - یا ایک یہ زمانہ ہے کہ یہاں چودھری اور دلالوں کا اڈا ہے -

(باقی)

طلسم

ہے چرخ ستم کیش عجب شعبدہ پرداز — ہر دم نیا نیرنگ ہے ہر دم ہے نیا ساز
کوئی دن کوئی رات ایسی نہیں جسمیں گردش گیتی کے نقاش نے کوئی

روس
ابی مصر سے انگریزی قبضہ اٹھوا دیں
دربایانہ دگر برسر ناز آمدہ
ترکی

نیا نقش قائم نہ کیا ہو کوئی ساعت کوئی لمحہ کبھی ایسا نظر نہ آیا جسمین نیرنگا رنگی دہر کے طرح نے کوئی تازہ گل نہ کھلایا ہو کان تازہ تازہ نغمے اور نئے نئے زمزمے سنتے سنتے پردہ ہائے ساز کی طرح سراپا نغمہ بنگئے اور آنکھین عجائب غرائب تماشا دیکھتے دیکھتے آئینہ کی طرح ہمہ تن حیرت ہوگئین لیکن ایسا فہم کامل اور ایسی رائے واثق اور ایسی طبع رسا اور ایسا قیاس مستقیم اور ایسا خیال مستقل اور ایسا ادراک تمام کہان جو کچھ سمجھ مین آئے ۔ ؎

کھلتا نہین اس راز کا عقدہ مری آنکھ
ہر وقت ہے کیون تازہ تماشا مرے آگے

ابھی کچھ ہی زمانہ گذرا ہے کہ ریاست عبرت پور کے عجائب آہنگ زمزمے سنتے تھے اب اوسکے خلاف نغمہ ہائے دلاویز اور دلچسپ خبرین سننے مین آتی ہین قریب زمانہ سے جو اخبارات کی حیرت انگیز اور تعجب خیز شورشین اور دور از قیاس مضامین درج اخبار دیکھتے تھے شاید اوسکے خلاف ہی لطیفہ ہائے رنگین اور بذلہائے شیرین سن لین کافرستان کے غوغے اور ہنگامے چندروز سنتے رہے اب فتح آوازی اور نصرت کی شہرتین سن رہے ہین ۔

ہین عجب انقلاب کے نیرنگ	اب یہ عالم ہے بحر طوفانی
نئی ہر وقت ہے عیان حالت	اور ہر اک دم نئی ہے حیرانی

راقم

م ۔ خ ۔ ابر ۔ از میرٹھ

مفصل لائف کا ڈراما

اول سین

ریڈر برون گیڈر ۔ نائب تحصیلدار و امیدوار بنگالی اور عیسائی لالہ برہمن اینڈ کو حاکم ۔ عنبہ داری ا عزا پروری ۔ . . . . وغیرہ وغیرہ

ریڈر ۔ ہمسے بڑھکر تحصیلداری کے لائق کوئی نہین ہے ۔ ہم ایسے ہین ہم ویسے ہین ۔

نائب تحصیلدار ۔ واہ تم کس کیت کی مولی ہو ۔ ہم تمسے بھی زیادہ بڑھکر ہین ۔

امیدوار ۔ واہ تم دونون . . ہو بھلا ہمسے اور ہمارے دل سے تو پوچھو مہینون برسون گھر سے منگوا کر کھاتے ہین ۔ جبکہ اپنے بھائی بھتیجے پاتے ہین لاچار ہوکے جو ہم گھر کو واپس جاتے ہین تو بیوی جوتی لیکر دوڑتی ہے وہان سے بھی بھاگتے ہین تو اور کہین ٹھکانہ نظر نہین آتا ہے ۔ غرضکہ ہر طرح کی تکلیف اوٹھاتے ہین ۔ استنجے کے ڈھیلے کھلاتے ہین مگر کیا کرین مجبوری پہر دمین پہونچتے ہین ۔ وہان دوسرے مرتبہ گردن مین ہاتھ دیا جاتا ہے ٹھنڈے ٹھنڈے واپس مکان آتے ہین ۔ والدین اسکو غنیمت سمجھتے ہین روزمرہ کے خرچ اور متفرق کا وشونسے بچتے ہین دال روٹی جو گھر مین میسر ہوتی ہے اوسمین گذران کرتے ہین ۔ مگر پھر ہمارے جانیکا نام تک زبان پر نہین لاتے ۔

بنگالی ۔ تم لاکھ کوشش کرے ہزار دق کرے ہم بالکل پروا نہین کرتا ۔

عیسائی ۔ ہمارے اے دنیوی باپ ہمارا بیڑا پار لگا ۔ تیرا ہی سہارا ہے ۔

دیگر عمال ۔ ہمارے پاس کام بہت ہے ۔ ہمکو ایک ایک اسسٹنٹ ضرور ملنا چاہیئے ۔ وہ دیکھو اوسکی تنخواہ اتنی ہے ۔ ہمکو اتنا ہی نہین ملتا ہے ۔ ہائے ہائے وہ مرد آدمی اور اسقدر یاد کر افسوس برہمن کو اور یہ مصیبت ہو ۔ واہ واہ ۔ کیا سب آپ ہی لوگون کو چاہیئے ۔ برہمنون کا کوئی حصہ ہی نہین ہے ۔ ارے بھئی نہ برہمن پر موقوف ہے نہ آپ پر ۔ جب کوئی چاہیگا وہی سہاگن ہے دیکھو نامزد شدہ تحصیلداری نہین پاتے ہین ۔ ایرے غیرے پچکلیان مقرر ہو جاتے ہین ۔ تو وجہ کیا ۔ خدا جانے ۔ اچھا ہم آیندہ بتا دینگے ۔

زمانہ ۔ اے ناانصافی کے پالنے والو ۔ اے ناانصافی کے تخم بونے والو دیکھو آجتک یہانکی فریاد کبھی باہر نہین گئی ۔ مگر اب انتہا ہوگئی ہے انصاف کرو دلجوئی سے کام لو ۔ حسد و ناانصافی کو دلونسے دور کرو ۔ خدا نے جس کام کے لئے بنایا ہے اوسکو نیک نیتی سے بلا رو رعایت انجام دو ۔ تو ہم بھی جان و دل سے حاضر ہین ورنہ یہ ہتکھنڈے اچھے نہین ۔ اس تھوڑے لکھے پر غور کرو ۔ اور بقول سعدی ؎

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن • اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

دوسرا سین

نواب لام ۔ تھانہ دار ۔ حافظجی ۔ ہیڈ ماسٹر و دیگر ماسٹران اسکول وغیرہ

راوی ۔ آج کل چھوٹے صاحب صدر سے تشریف لائے ہین ۔ وہ نام حاصل کیا ہے کہ الامان الامان تھانہ دار صاحب تلاش ہی مین رہے مگر نواب صاحب نے تین ماہ کی رجسٹری کرا ہی لی نواب صاحب اوستاد کے لئے دودھاری لگائے ہین چھری کانٹے کا ہر وقت کھٹکا ہے ۔ نہ اسکول والون کے کان پر جون رینگتی ہے نہ حکام کی نگاہ پھرتی ہے ۔

تھانہ دار (ماسٹرونکو مخاطب کرکے) ؎

گر ہمین مکتب و این ملا
کار طفلان تمام خواہد شد

تیسرا سین

چور ۔ ڈاکو بجماعت کثیر ۔ ڈاکہ ۔ کارروائی پولیس ۔ دوڑو دوڑو ۔ دوڑو!!!

لوٹے جاتے ہین چور ہین بلکہ سینہ زور ہین نہین ڈاکو ہین ۔ مارکا مار ڈالا روپیہ پیسہ الگ لے گئے اور رہمین اخفائے واردات کا جرم قایم ہے

واہ رے انصاف ابھی زہرخورانی کے واقعہ کو بہت عرصہ نہین گزرا تہا کہ قریب پچاس آدمیون نے بستی سے میل بہر کے فاصدہ پر دس پانچ آدمیون کو لوٹ لیا اور زخمی ہاتے مین کیا۔
یہ دوسرا ڈاکہ تہا پہلا ایک ماہ ہوا تحصیل و منصفی و تہانہ کے صدر مقام پر پڑچکا ہے۔ ایسی ویسی چوریونکا کون ذکر کرے۔

راقم

ڈاپ سین

چند دیسی ایجادین

اس زمانہ مین قومون اور ملکون کی ترقی کے اسباب مین صنعت اور دستکاری کو بہت بڑا دخل ہے جب ہم اپنے ملک کی کسی ایجاد کو دیکہتے ہین تو ہمکو نہایت خوشی ہوتی ہے اور چاہتے ہین کہ ہمارے ملک کے اہل دولت قدردانی کرکے ہمت دو بڑہائین۔ حال مین ہم فرنیڈ کمپنی متہرا کی کارخانے کی چند چیزین دیکہین جو نہایت نفیس اور قابل قدردانی ہین۔
کافوری چین۔ تسبیح کٹری کرچین اور مالے تسبیحین کافور کی بنی ہوئی ہین جو علاوہ خوشنمائی اور خوبصورتی کے ان ایام مین نہایت بکار آمد اور مفید ہین جب ہیضے کی فصل مین کافور پاس رکہنا مفید ہوتا ہے موجد وعدہ کرتے ہین کہ سال بہر تک انکا کافور نہ اوڑے گا۔ قیمت چین ۸؍ اور قیمت تسبیح ۸؍
آجکل جابجا ہیضے کی شکایت سنی جاتی ہے۔ ایسی چیز لوگون کو اپنے پاس رکہنا چاہیے۔
اونی زیرانداز۔ یہ ایک نئی چیز کرسیون میزون گہبون پر ڈالنے کی تیار کی گئی ہے اسکی بناوٹ گلوبند اور کمفرٹر کے طرز کی ہے اور اون کے خوشنما اوبہرے ہوئے پہول ایک رخ یا دونون رخ بنے ہوئے ہین فرمایش کے مطابق طول عرض ہوسکتا ہے قیمت فی مربع فیٹ ۸؍ ہے۔
انکے علاوہ ہاتہی دانت اور صندل کے چنور اور شیشے کی چوڑیان اور قلم اور رول وغیرہ بہی اس کمپنی مین بہت اعلے بنتے ہین جسکا مفصل حال بذریعہ خط کتابت معلوم ہوسکتا ہے۔

آگرہ

مولوی برکت اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر نے منشی حافظ عبد الکریم صاحب انڈین سکرٹری ملکہ قیصر ہند کی بڑی دہوم دہام سے دعوت کی پلاؤ

تلیہ قورمہ شیرمال دہی فیرنی سموسے خدا کا دیا سب کچہ موجود تہا۔ کہانا دسترخوان پر ہوا۔ خوبصورت گلدستے لگے ہوئے تہے عمدہ لیپ روشن تہے بہائی لوگ قطار در قطار بیٹہے ہوئے کلوا و اشربوا پر عمل کر رہے تہے۔ کہانے کے بعد ڈپٹی صاحب نے ایک تقریر کی ظاہر کیا کہ حافظ صاحب کی عالیمقامی کس قدر محل مسرت ہے۔ قیصر ہند کی اون پر کیسی مہربانیان ہین۔
اور اونکے سبب سے ہمکو کیسی کیسی توقع ہے۔ نہ صرف حنفیون کو بلکہ شیعون کو بہی نہ صرف مسلمانون کو بلکہ ہندون کو بہی خوش ہونا چاہئے کیونکہ وہ ہندوستان کے ہین۔ لیکن آگرہ کو بالخصوص فخر کرنا چاہئے۔ ڈپٹی صاحب نے بہت پرجوش تقریر کی۔
سید کاظم حسین صاحب رئیس ہسر نے فرمایا کہ افسوس ہے کہ ہمارے آگرہ مین پنڈت اجودہیا ناتہہ صاحب نہ رہے ورنہ اس موقع پر اونکی فصاحت و جوش دل کی رنگینی ظاہر ہوتی۔ ڈپٹی صاحب کی تقریر کے ختم ہونے کے بعد حافظ عبد الکریم صاحب نے ایک مختصر اور معنی خیز تحریری اسپیچ کے ذریعہ سے شکرگذاری کی اور فرمایا کہ عہد ملازمت قیصر ہند مین یہ پہلا وقت ہے کہ مجہکو ڈپٹی برکت اللہ صاحب نے یہ عزت دی ہے ایک طرف سے آواز آئی کہ نہین ہم سب کی طرف سے اسکو تصور کیجئے ڈپٹی صاحب ہمارے ریپریزنٹیٹو ہین۔ (معلوم نہین ڈپٹی صاحب نے اسکو منظور کیا یا نہین) قریبا کل عہدہ داران ہندوستانی مدعو تہے۔ صرف صدر اعلے صاحب کو مسہل لینا پڑا تہا وہ نہ تہے۔ کچہ طبیعت نادرست تہی کہانے کے بعد ایک مشرقی ماسٹر صاحب نے ہارمونیم چہیڑا بہت اچہی آواز تہی۔ لیکن ہمارے محتاط اور ریختہ مزاج خان بہادر سید زین العابدین صاحب موسیقی نہین سنتے وہ چلے گئے۔
ساڑہے گیارہ بجے تک جلسہ رہا خوب چہل پہل رہی عالی ہمتون سے امید ہے کہ ابہی یہ سلسلہ چلتا رہیگا۔ سنا ہے کہ حافظ صاحب (سی ای آئی) کا بہی ارادہ ہے کہ اپنے نیازمندون اور جانثارون کو بساط عزت کو کسی دن مدعو فرماکر اپنے خوان کرم سے بہرہ مند اور نظر قبول سے مشرف فرمائین۔

راقم۔ ایک مہمان۔

امیر کابل سے شکایت ہندوستان

تیرہوین یون شکوے دینے لگی جیسے باجا ہے اک ذرا چہیڑئیے پہر دیکہیے کیا ہوتا ہے

یہ تو آپ کی سوانح عمری ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو احسان ماننے کا شوق بہت کم ہے - اور ایک حد تک روس اور انگلستان کے تعلقات دیکھتے ہمارے آپ کے حق مین بات بھی اچھی ہے مگر ایک ہی لاٹھی سے کتنا سب وہان بائیس پنسیری لگا دینا سب طرح کی محسنون کیجانب سے لاپروا ہو جانا انسانیت سے بعید ہے - جو کچھ تعلقات ہمارے آپ کے باہم ہین اونکی تفصیل و تصریح کی حاجت نہین - جبدن سے آپ نے سلطنت "خداداد" پائی ہے (اگرچہ اس "خداداد" کی توضیح ہمکو ناگوار ہے) اوسدن سے انصاف کیجئے اور خزانے کا جائزہ لیجئے کہ یہان کا کسقدر روپیہ آپکے ملک کے شکم مبارک مین ڈھکیلا گیا ہے اور آپکے خوش رکھنے کیواسطے کتنا روپیہ ہمارے جیب سے لیکر اوڑا یا گیا ہے - آپکے صاحبزادے ولایت تشریف لیگئے - اور گو ملکہ معظمہ نے بلایا تھا - ہمکو اوس سے کچھ واسطہ نہ تھا - مگر پھر بھی جو کچھ خرچ ہوا وہ ہمین کو دینا پڑا آپ نے اس مہمان نوازی اور خاطر مدارات کے عوض مین جو تحائف بھیجے وہ بھی حضور ملکہ معظمہ کو ولایت بھیجے اور ہمارا کچھ بھی خیال نہ کیا - بلکہ اوسکی عوض ہمارے ساتھ آپ ہمیشہ ٹیڑھے ہی رہتے ہین - آپ کے میوہ فروش ہمارے ملک مین سودا بیچین دند مچائین روپیہ گھر لیجائین اور آپکا یہ حال کہ یارون سے آنکھ ہی نہین ملاتے -

آپ شاید یہ جواب دین کہ یہ شکایت تمکو اپنی سرکار سے کرنی چاہئے کہ وہ تحائف ہندوستان کے خزانے مین کیون نہ بھیجے گئے - یا نصراللہ خان کی مہمانداری کا روپیہ ہندوستان کے ٹکس دینیوالون سے کیون لیا گیا - ہان بات تو بے شک کسیقدر ٹھیک ہے - مگر ہمارے واسطے خرابی یہ ہے - کہ ابھی ہماری کوئی سنتا نہین ہماری سرکار سے تو یہ سلوک ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے - کابل پر کیا موقوف ہے - برہما ہمارے ہی روپیہ سے فتح ہوا - ہمارے ہی آدمی کام آئے - مگر تہیبا کا خزانہ ولایت لد گیا خرچ کے وقت ہم پوچھے جاتے ہین اور نفع انگلستان اوٹھاتا ہے - سو اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم ٹھہرے انگلستان کے مطیع - محکوم - تابع ہم اپنا دل سمجھا لیتے ہین کہ ہم مالک کی خدمت کر دیتے ہین اگر وہ ہم کو اوس نفع مین شریک نہین کرتا جو ہماری وجہ سے ہوتا ہے تو یہ اوسکا کام ہے ہم تو اپنے حق سے سبکدوش ہوتے ہین - مگر شکایت ہمسائیگی و برادرانہ یہ ہے کہ آپ کس برتے پر اسقدر بیمروتی صرف کرتے ہین - اجی کبھی کبھی دل مین انصاف بھی کیا کرو - تم تو ہمکو کسی نہ کسی صورت سے سمجھ لیا کرو - اسمین ہمارا تمہارا دونون کا نفع ہے - کیا وجہ کہ انسان تو لعد چندے مر جائینگے - مگر ہم تم دونون ملک یونہین ایکدوسرے کے پہلو بہ پہلو رہین گے پس حقوق ہمسائیگی سے قطع نظر نہ کرنا چاہئے -

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

راقم

ہندوستان

لوکل علیہ الرحمۃ

اب تو کچھ یہان کی ہوا بند ملکہ بند سے ملتی جاتی ہے کیا وجہ کہ دن کو تڑاقے کی دہوپ پڑتی ہے اور راتین خوب ٹھنڈی ہوتی ہین - عارضون مین چیچک اور تپ کا دورہ ہے - خصوصاً تپ کہ ہر ہفتہ سیکڑون آدمی ملک عدم اسکی معرفت چالان ہوتا ہے -

تیسرا عارضہ تھیٹر ونکا اور بھی جان ستان لاحق ہے - اس مفلسی اور گرانی کے زمانے مین بھی دو کمپنیان شہر کو جمیر گردن کیطرح نوچ رہی ہین - جب دیکھو گاڑی پر سے انگریزی باجے کا ڈہول بہت بجاتے اشتہار پھینکتے چلے آتے ہین - انکے نزدیک دنیا مین بجز تھیٹر دیکھنے کے اور کسی چیز کی انسان کو حاجت ہی نہین - حیرت اتنی ہے کہ ایک جوبلی کمپنی یہان سے جلد ٹال نے مین ہوئی ہے ان نیک بخت کے پاس کھیل تو بہت ہی کم ہین اور جو ہین اونکے اکثر حصے الفرڈ کمپنی کے کھیلون کے چربے ہین - مگر پردون اور سامان کی بھڑک سے یہ کچھ نہ کچھ لے ہی مرتی ہین - دوسری کمپنی البتہ معلوم ہوتا ہے ہمین ڈہیر ہوگی -

ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ حکام ضلع ایسی کمپنیون کو ایک مہینے سے زیادہ نہ ٹھہرنے دیا کرین اور جب تک ایک کمپنی رہے تب تک دوسری شہر مین تماشا نہ کرنے پائے آجکل محکمہ دیوانی مین تغیر تبدل جو راہ پاتا ہے تو ایک سرے سے دوسرے سرے تک گورکھ دہندے کی طرح کھٹا کٹ ورق اولٹتے ہی چلے گئے مسٹر ہاول جوڈیشل کمشنر کنارہ کش ہوکر ولایت سدہارتے ہین اونکی جگہ مسٹر ڈلیس آتے ہین منصف شمالی جناب بابو گریش چندر گھوس صاحب گونڈے کو تبدیل ہوے اور جناب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب منصف جنوبی گونڈے بھیجے گئے -

انکے جانے سے اہل شہر کو بہت کچھ صدمہ ہے کیا وجہ کہ لیاقت کارگزاری اور حسن اخلاق سے آپ شہر مین نہایت نیکنام رہے - ہر کہ و مہ تعریف و توصیف مین رطب اللسان رہا - پس آپکی تبدیلی نے اگر تاسف و ریخ پیدا کیا ہے تو کوئی تعجب کی بات نہین - مگر کیا کیا جائے دنیا ایک رنگ پر رہی ہے نہ رہے گی -

مضامین نثر

جام جہان نما

(پہلا دور طفلی کی کچھ کچھ یاد)

لڑکپن مین اوقات ضائع ہوئی | تلف دن ہوا رات ضائع ہوئی
زبان کی کہی بات ضائع ہوئی | اگر انمول سے غات ضائع ہوئی

جو نقصان ہونا تھا وہ ہو گیا
لٹا خوانچہ مفت سودا ہوا

گھر نے بنایا بگاڑا کئے | تماشے نئے کھیل کیا کیا کئے
سحر سے ہم اوٹھے تو کھیلا کئے | کھلونے جو کھیلے وہ توڑا کئے

تماشون سے پائی جو فرصت کبھی
نہ دی ہمکو رونے نے مہلت کبھی

جو ... کے مہلت ملی شام کو | کیا ختم لو ... نے ہر کام کو
پڑے چار پائی پر آرام کو | زبان پر نہ لائے ترے نام کو

نہ اللہ اللہ کرنے لگے
نہ رام رام سیتا کا پڑھنے لگے

کسیکی کہانی سنائی ہمین | پری یاد کوئی دلائی ہمین
تباہی کسیکی خوش آئی ہمین | لڑائی وہ دیوون کی بھائی ہمین

جو سنتے ہی سنتے ہوئی آنکھ بند
نہ دیو و پری تھی نہ ترلوک چند

نہ تھے بچپن مین کم نام یاد | بہت خوب کہتے تھے ہم نام یاد
رہا ... کے حال ستم نام یاد | کیا ہمسر ذکر کرم نام یاد

... الغرض بے تکی دل لگی
کیا ذکر تیرا نہ ایجان کبھی

ہماری تو اوس وقت کیا تھی بساط | کہ کہتے ترے نام کی احتیاط
مگر جو بھی تھی پرانی ربا ... | نہ تھی آشنائی نہ یال صراط

اگر دل مین محبت سماتی نہین
محبت کبھی بار پاتی نہین

محبت نہین ہے تو دنیا نہین | مرض جب نہین کوئی اچھا نہین
جو اچھا زمانے مین پیدا نہین | کسے احتیاج مسیحا نہین

نکلتا ہے اپنا مسیحا یہ دم
کہ ہین ذات سے تیری ہمدم قدم

یہ ہمدم قدم یون نہوتا کبھی | اگر حور کی مہر کرتی کمی
جو رفتار خورشید ہوتی بطی | یہ سرعت دکھاتا نہ یون نبض کی

یہ بالونکا جوڑا جو باندھے ہو تم
یہی نبض ہے سبکو سنتے ہو تم

اسی نبض سے زندگانی ہوئی | اسی نبض سے جانفشانی ہوئی
لیونیر اسی سے کہانی ہوئی | مسیحائی کی یہ نشانی ہوئی

مسیحا ہے اے یار سر تا قدم
تری ایڑی چوٹی پہ قربان ہم

جو ہم تیری چوٹی پہ قربان ہوئے | خفا دلمین کیا کیا نہ نادان ہوئے
نشان کفر کے جب نمایان ہوئے | مچا شور ہندو مسلمان ہوئے

اسیمین یہ شیخ و برہمن رہے
مگر تیرے ایدوست دشمن رہے

ترے خون سے خون ملتا نہین | یہ چوٹی کا مضمون ملتا نہین
سر ... لا یعلمون ملتا نہین | کہین داو نیر دون ملتا نہین

کسی وقت ملتا ہے ہمکو اگر
تو کب ہمکو رہتی ہے اپنی خبر

بہت شوق رکھتے ہین خبار کا | کیا کرتے ہین ذکر اصرار کا
پڑھا کرتے ہین حال ادوار کا | کہ سودا ہے اس چشم بیمار کا

اسی کے ازل سے ہین بیمار ہم
نہ کیونکر لٹین مثل زنار ہم

مگر کب وہ زنار ہین اے صنم | جو بھرتا ہے تسبیح زاہد کا دم
بت دلمین سمجھے ہین تسبیح ہم | وہ دانے ہین تار نفس سے بہم

یہ تسبیح ہر ایک کے پاس ہے
مگر کیا دم ضبط انفاس ہے

عجب چیز دنیا مین انفاس ہین | کہ ہر رنج و راحت کی مقیاس ہین
یہ قابو مین آئین تو لا یاس ہین | جسے دور سمجھے اوسی پاس ہین

جو قربت گئی دور دوری ہوئی
زیادہ ہمین ناصبوری ہوئی

جو کچھ ناصبوری مین آفت ہوئی | نپوچھو بلا کی مصیبت ہوئی
مصیبت سے عاجز طبیعت ہوئی | تو مشکلکشا کی ضرورت ہوئی

ضرورت یہ کام آئے مشکلکشا
نصیری نکیونکر سمجھتا خدا

خدا کا فقط نام سنتے ہین ہم | یہی پھول گلشن مین چنتے ہین ہم
کبھی شمعسان سر کو دھنتے ہین ہم | کبھی مثل پروانہ بھنتے ہین ہم

یہ حالت نرہتی ہماری کبھی
اگر بو نہوتی اسی نام کی

(باقی)

راقم ج ل مفتون

حیدرآبادی پالٹکس

"دو دھرے گئے"

اسے عیار تو چندی کا وعدہ اب تو پورا ہو — چلے آنا یہان درگاہ کا اچھا بہانہ ہے
بجی ہوتی ہے رقت ہائے گھر والون کی لعنت پر — گئے ہین میر صاحب دو شمانی انکا تانہ ہے
یہ عالم طبع ہے اہنیر گلہ جائین ملازم سے — ذرا ہی سن اگر پائین کہ اس گھر مین خزانہ ہے
یقین ہے امتحان عشق مین پورے اترینگے — کسون سے کیون کسوٹی پر یہ فصل چلانا ہے
تمہین وحشت ہو ملنے مین اب تو شتاب آؤ — اگر گٹ پٹ ہوئے سی یہ کیا التزانہ ہے
خدا اس گرمی الفت کو جلے بہار مین — کہے دیتا ہون اپنا حال تمسے کیا بہانہ ہے
بڑے آثار مجھکو ہر گھڑی معلوم ہوتے ہین — نکل آیا مرے تالو مین ایک بہنا سا دانہ ہے
مزہ ملتا نہین اب کچھ بھی تمباکو کے پینے مین — نہ وہ تیزی ہے بجھی مین نہ اب غنہ پٹھانہ ہے
کوئی ادھر ہین دونون گھوڑیون جوت گئے — پسند آئے اگر لیلے یہ مال تاجرانہ ہے
بڑی ہنسنے کی بارس گائی اور ایسی تانون پر — گلا آپکا ہے یہان مرد قوالی کا رانہ ہے
کسیکے حسن کی گوٹری جو میلی ہوتی جاتی ہے — ملی وہ خوب جاتی ہے مقرر اسکا دانہ ہے
اڑا دیتی ہو عاشق کو دھلی جو بنے گوٹے پر — تمہارا جسم بھی ای یار جنگی توپخانہ ہے
بہلا کیونکر نہ پہوٹا گھر تمہارا چاندماری ہو — کہ وہ بندوق آہ گرم عاشق کا نشانہ ہے
خریدار رونگی قلت سے بہت ہی نرخ ارزان ہے — اب انکی حسن کی قیمت ہے کم بس ادہ آنہ ہے
قلم کرنا نہ ای صیاد شاخ سر گلشن مین — کہ اک قمری کے دو بچون کا اسپر آشیانہ ہے

غزل یہ بے نظیر اے پنچ مین نے آج لکھی ہے
کہ ہر ہر شعر جس کا واقعہ ہے اک فسانہ ہے

راقم

جو کہنے ہی پہ ہم آئین کہان کہان کی کہین
اگر زمین کی پوچھو تو آسمان کی کہین

نئی قسم کا ماتم

ہم یہ سنتے تھے اور دیکھا بھی جب کسی امامیہ مذہب والے پر کوئی سخت آفت آتی ہے تو عورتین حسب رواج مذہب ماتم کرتی ہین مگر یہ نئے قسم کا ماتم ہم نے ۹ - اپریل کو ایک کالونسے سنا اور دیکھا -
ٹھیک دوپہر کا وقت تھا [illegible] دولتمند کے گھر سے رونے پیٹنے اور ماتم کرنے کی آواز بلند ہوئی [illegible] بغرض ہمدردی دریافت حال کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ [illegible] کی گھڑی چوری ہو گئی ہے اسوجہ سے یہ کہرام ہے چونکہ نیا واقعہ تھا [illegible] مین لکھ دیجے

نوحہ

رو رو کے بیان کرتی تھی یہ دردہ بلائی خالق کی دہائی
مرزا کی گھڑی کھو گئی آفت نئی آئی - خالق کی دہائی
آؤ بہن سب کرین سر پیٹ کے ماتم ہے گھر مین محرم

لکھنو کا مشہور مردہ تمباکو فروش -

کیا جانے گھڑی کون نگوڑی نے چرائی خالق کی دہائی
افسوس گھڑی ٹوٹی ہوئی تھی وہ پرانی سسرے کی نشانی
یہ ہمین ہوئی لٹ گئی مرزا کی کمائی - خالق کی دہائی
ڈر ہے جو ہوا مرزا کا گھر مین مرے پھیرا اسسر سونڈین گی پھیرا
ہم چیثمون مین کٹ جاؤنگی ہین غم کی ستائی خالق کی دہائی
افسوس گھڑی کھو گئی اور رہ گیا خانہ مشکل ہے بچانا
دہ سکو ہی چرائے گا گھڑی جسنے چرائی خالق کی دہائی
یون دیکھنے مین تھی وہ پرانی گھڑی ٹوٹی کچھ ہی تھی چھوٹی
سیلی ہی رہی مرزا نے کی لاکھ صفائی خالق کی دہائی

راقم

م - م -

دولتمند ہونیکی ہوس پہلے حکیمانہ خیالات اور دلسے باتین

مجھکو کیا بنناچاہیے مجھکو بسلسلہ وصیت کمیٹی کا متولی بن بیٹھنا چاہئے - کیونکہ جوانی کے جذبات اب روکے نہین رکتے دلکی ادمنگونکا خون ہو رہا ہے - ایسر ہو نہین جون جون دیر ہو رہی ہے دم گھٹ گھٹ کے کلیجہ منہ کو آیا جاتا ہے - اختلاج کا ایک تو کمبخت ہمیشہ سے عارضہ تھا ہی دوسرے ایسی ایسی فکرین گھیرے رہتی ہین کہ نوبت بجنون ہو جانے کی امید ہے جب یہ میرے گلے کی لیٹب کی تختی میرا آبائی تمغہ ہے تو پھر یہ اختلاج کی دورے بھی مجھے کچھ بیجا نہین معلوم ہوتی ہین اور ایک عجب طرح کا دورہ سوتے وقت مجھکو ہوتا ہے یعنی نیند آنے سے پہلے جبکہ میری آنکھین بند ہوتی ہین اور مین جاگتا ہوتا ہون اوسوقت کیسے عیش و عشرت کے سامان جو میرے تصور مین پیش نظر ہوتے ہین بیساختہ ایک خوشی کا نعرہ میرے منہ سے باواز بلند نکل جاتا ہے جس آواز سے مین خود اوچھل پڑتا ہون اور اپنی حالت دیکھتے ہی مزاجمین فی الفور غم و غصہ مشتعل ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے صفرے کو ہیجان سا ہوکر خونمین اک جوش پیدا ہوتا ہے اور ایسے غلیظ وحاد انجرات کی تولید ہوتی ہے کہ جس سے تھوڑی دیر تک دماغ بالکل سن ہو جاتا ہے اور ناک کانکی طرف سے شعلے سے نکلتے رہتے ہین تمام جسم [illegible] بھی مزاجمین داخل ہو کے مجھکو دو دو تین تین روز تک بخار مین گرفتار رکھتی ہے - پھر یہ جثہ یہ میری ناتوانی کبھی اس لایق نہین کہ ان ایسی ایسی کمکیشرین جھیل سکون کیئے خدا کیا دکھاتا ہے - ممکن ہے کہ یہی حملے غم بڑھتے بڑھتے مجھ پر دق

ہوکے خانہ با تیر کردتے کبھی کبھی جو آئینہ اوٹھاکے دیکھ لیتا ہون تو استحقاق جرات وزیری نہ تن کمی معلوم ہوتی ہے اور کیون نہ معلوم ہو یہ میری حالت حق بجانب ہر بات یہ جوانی اور یہ حیرانی ظاہر ہے کہ کہا پہنچے دیتے دانت کچھ ہی دن سن مین اور یہ بات مین معلوم ہوئی تو یوقت ہوئی (ایک آواز غیب) اجی حضرت پہر دیر کا ہے کی ہے بسم اللہ بسم اللہ کیون نہین اگرچہ واقعی آپکو کوئی تدبیر بتانا چاہیے ہر حسب ایک تھا کہ ہمت سکا نا مگر تاہم اگر آپ پوچھئے تو بتا دینے مین ہار کیا ہرج ہر لیکن عجلت نہ کیجیے گا معاملہ نازک ہے جو کام کیجیے بہت سوچ سمجھ کے کیجیے گا - اور ہمارے ذہن ناقص مین تو جو بات آئی ہر ہم بتائے دیتے ہین آگے کرنا نکرنا آپکا کام ہے - اور وہ یہ ہے کہ سر دست سانپ یا بچھو بنجائیے اور اگر اسمین آپکے نزدیک طول امل ہو تو خیر مچھر ہی سہی کچھ نہ کچھ ہی سہی بنجانا چاہیے اور اچھا یہ بھی نہ سہی تو آپ بخط مستقیم گرمنڈی چلے جائیے اور وہان سے پھر بنگر فوراً چلے آئیے اور نشیمن زنی فرمائیے پہر دیکھئے خدا کیا دکھاتا ہر اگر آپکی تقدیر مین بادشاہ . . . ہونا ہو تو جائیگا - پہر وہی آواز غیب کیون صاحب اگر یہ سب کچھ ہوا بھی اور وہ وقت بھی آیا کہ آپ بادشاہ ہی ہوئے تو آپکا ساز و سامان کیا ہونا چاہئے مہربانی فرماکے ذرا بطور خلاصہ لکھیے تو بیچئے خیالی بادشاہ پہر ظاہری ہم نام تو ہین رہے - کی صرف گاڑی گھوڑے کی ترقی ہوگی اور پالکی کی سواری بھی ہر کہ خاندانی طریقہ ہر مجھکو اپنی دولتمندی کے پہلے ہی ہو - مین حضرت عشق کو بھی سلام کرتا ہون عشق کے پہلے زینہ پر بعد بسم اللہ پاؤن رکھتا ہر اور سب تانتے وقت ایسے حال کے سمجھا جائیگا قیام بھی ضرور ہر مگر جب تنہا جائیگا تو پکار کے یہ کہدینگے ہی مین مجبور ہونگا کہ یا آغا تا پائیداری مگر بے تاب تم جانو اور تمہارا کام جانے مین اب اس بسم اللہ کے گنبد سے نکلتا ہون خیر یہ تو جو ہوگا ہوگا - مجھے ایک بات بہت کھل رہی ہے اوسکی صلاح مین نے اپنے اوپر واجب کفایہ سمجھ لی ہر کیونکہ یہ ظلم نیوست نہین دیکھا جاتا ہے کہ مین رنڈیکو دیکھو وہ لڑکی ہونے سے تو شاد شاد ہے اور لڑکا ہونے سے غمناک - سبب اسکی یہی سمجھ مین آتی ہے کہ لڑکی تو اونکی کمائی کا ٹھیکرا ہے اور لڑکا بہت بڑی بڑائی طبلہ سارنگی بجائیگا مجھے بڑا ترس آتا ہے کہ نہ معلوم کن کن لوگونکا یہ لطف ہے کہ جسکی یہ بقیدری ہوتی ہے ظاہر ہے کہ جو باپ ان ایسے لڑکونکا ہوگا چاہے کس قوم کا ہو مگر دولتمند تو ضرور ہوگا یہ حیف ہے کہ اونہین دولتمندونکی اسطرح لڑکے اب بمجبوری سوائے ترم بنے کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتے بس میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے ہان ایک مدرسہ فانت کی ایسی جاری کرون کہ جسمین رنڈیون کے بیان اور لڑکی چاہے کالی ہون چاہے گوری مگر ناک نقشے کے درست یہانتک چھانٹ کے بھرتی کئے جائین اور اون لڑکونکو جو اپنے باپون کی بے سمجھی تخم ریزی کیوجہ سے اسوقت کل خود رو ہو رہے ہین اپنے جہنو میت بکمال شفقت جگہ دون اور اون لڑکونکا نام از بسکہ وہ ملیح اور خوش پوشاک ہونگے نمائشی شریف رکھنا چاہیے اور اپنے باڈی گارڈ مین یہی لوگ ہون تو بہتر ہو اگرچہ اکثر شریف عالی خاندان جنکو واقعی میرے پاس ہونا چاہیے تھا وہ جل جل کے مجھپر آوازے کسینگے کہ بادشاہ . . . . پاجی پرست ہے اب کون اون حضرات سے کہے کہ جناب یہ پاجی ہرگز نہین ہوسکتی ہان البتہ انکی پیدائش کا ذرا طریقہ نامناسب واقع ہوا لیکن بحمد اللہ جناب آپ تو شریف ہین آپکو ہر رئیس قدردان ہوسکتا ہے اور ان بیچارونکا اور ساتھ ہی انکے انکی مان بہنونکا سوائے میرے کون قدردان ہوگا کیا مشکل ہے اپنی پسند کے رفیق نوکر رکھو تو پاجی پرست کہلاؤ دنیا مین کسیطرح چین نہین خیر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا کہان تک کہون اتنے مین لال بجھنے کو جاتا ہون آگے میری تقدیر رخصت . رخصت رخصت -

ا - م - ت

حضرت ظریف

سرگزشت حاجی بغلول

بقیہ باب چہارم

ہفتہ دو ہفتہ غائب ہوجانا - احباب کو دیدار لقائے میمون و مقدس سے محروم رکھنا تو حاجی صاحب کی وضع مین داخل تھا - رہوار کی خریداری اور مشق شہسواری مین چند روز اشتغال و انہماک تیار مدت اون سے نہ ملنا ایسا واقعہ تھا کہ غیر معمولی توجہ کا سبب ہوتا مگر ان گھوڑی کا خرید کرنا اور پہر خلاف وضع آبائی و عذر لنگ زحمت سواری گوارا فرمانا ایک ایسی بدعت تہی کہ میرزا ظاہر حسین نے جب بیان کی ہر تو انتہائے تعجب سے کان کہڑے کئے اور بڑی حیرت کی آنکھ سے دیکھی گئی بعض بے تکلف دوستون نے جنکو بات کی تہ تک کریدنے کا شوق تھا ملت غائی بمصلحت ضرورت - صاحبت کی نسبت اسطرح سوالات کردے کہ منکر نکیر بھی مات ہوگئے - مگر حاجی صاحب کو نیلام مین یارون کا کنائی کاٹ جانا اور پہر زین لگام کا محض بوجہ تنہائی چہن جانا اور بہزار تکلیف و تکلف جانور کا گہر تک لانا یاد آگیا تھا وہ آپ ہی مین کب تہے ظاہرداری - ریاکاری جہوٹی دوستی - نمائشی محبت اور زر ملنے کی ہوا بگڑ جانے کی فلاسفی پر لکچر دے رہے تہے واللہ دیکھ لیا سبکو کیا نام کہ دنیا مین ظاہرداری کے سوا کچھ بھی نہین رہا - خدا نہ کرے کسی بھلے آدمی کا کام کسی سے اٹکے آج کل - وہ تو کہئے یہان اوسکی تمنا ہے نہ کسی کے مکلف اوقات ہونے کی عادت ہی نہین - ورنہ کیا نام کہ وہ زمانہ آیا ہے - کہ بہائی بہائی باپ بیٹے کا تو ہے نہین - دوستی ملاقات کیا چیز ہے - بڑا احمق ہے وہ جو کسی پر بہروسا کرے - انگریزی مین مثل ہر اسے مین از نون بائی ہز کمپانیس کیا نام کہ آدمی جانا جاتا ہے دوستون سے

ہم نے بھی ایکبے چند حضرات کو دوستون مین سے پہچان لیا - ایسے میان ہم نے اس عمر مین خدا جانے کیا کیا دیکھ ڈالا مگر جیسا حال اس ملک مین دیکھا روے زمین پر ہوگا بھی تو اس ڈہارے کو خلقت پہونچی ہے - ہمارے عرب مین نہ یہ ٹیم ٹام ہے نہ ایسا تکلف مگر سبحان اللہ کیا محبت کے لوگ ہین پسینے کی جگہ لہو بہانے کو موجود - نیلام مین کوئی تلوار بندوق نہ چلتی تہی - مگر خیر تجربہ تو ہوگیا کیا نام کہ آخر کسی نے یہ بہی پوچھا کہ حاجی مر گئے کہ جیتے ہین لیکن ہم اپنی طرف سے اوسی طرح ہین -

ایک دوست "اجی حاجی صاحب یہ آپ فرماتے کیا ہین ہم پورے نیازمند ہین واہ ہمکو معلوم ہوتا دو قدم آگے ہوتے - دیکھئے میر ناظر حسین آپ کو کیسی کوشش سے چہڑا لائے"

حاجی "ذمعے سے تم وہ کیا بیچارے چہڑا ئین گے - اجی ہم خود چہوٹ آئے اور خدانخواستہ کیا نام جرم ہی کیا تہا - تہانہ دار صاحب زری سی ارضابطگی کرتے تو ممنوع روزگار نہ کرا دیتا مجہے بہی کیا کوئی دہ بنا یا تہا -"

دوسرے دوست "اچہا اب یہ تو فرمائیے یہ گہوڑے کا شان نزول کیا؟"

حاجی "سیر کیواسطے لی ہے اور کیا شان نزول - شوق ہے اپنا"

ناظر حسین "رکاب دوال تو ایک چہوٹ رکہنا ہوتی ہوگی - ایک پاؤن مڑا ہوتا"

حاجی - زرا زبان کو لگام دیجیے چلیے اگر ٹٹو بڑھائی مجہسے منہ نہ دریان نہ کیجیے

ایک دوست "تہان ہے تہان"

حاجی "یہ تانا بہتاری کسی جلاہے کے سامنے کیجیے گا - یہان سے لٹہا سا جواب ملے گا - ہاتہہ مل کے رہجاے گا" اس جگت بازی پر لوگون نے قہقہہ جو لگایا تو ہمارے حضرت یہ کہتے ہوئے برہم ہو کر اوٹہ کہڑے ہوے "بات تری کی تہی - کیا نام کہ چلے ہین ہمسے ضلع جگت بولنے"

اب لوگ لاکہہ ہان ہان تہریے ٹہریئے کہے گئے مگر کون سنتا ہے جہٹ داہنا جوتا بائین پاؤن اور بایان داہنے مین پہن ایک ایک زینے کی جگہ دو دو تین تین پہاندتے گہر کو راہی ہوئے -

اگرچہ یہ حرکت بظاہر ناراضی اور خفگی کی معلوم ہوتی تہی - اور احباب بہی یہی سمجہے مگر اصل مین بات دوسری ہی تہی یعنی جب سے سواری کا خبط سوار ہوا تہا تلاش معشوق کا مضمون ذہن سے اسطرح جا چکا تہا جیسے پانی بہرجانے سے خالی بوتل کی ہوا یا وضو سے تیمم - اثناے گفتگو مین اسوقت وہی یاد آگیا شیطان پر لاحول کا دیوانے پر "ہو" کا اونٹ پر ہمدی خوانی کا کیا اثر ہوگا جو حاجی پر اس خیال کا ہوا - راستے مین ڈہیلی کرتے چلے جاتے مگر دل مین کہتے جلتے ہین

ارے بڑا غضب ہوگیا ہم بہول ہی گئے - دانہ چارہ اتنے دن مفت پڑا بس اب گہر پہونچو اور جلتے ہی مصروف تلاش ہو - مگر ایسا پری معشوق ہو کہ انتخاب زمانہ ہو - گہر پہونچتے ہی تیاری کا حکم دیدیا اور سیان حرفہ پاوڑی گہوڑی کسکر فوراً لے ہی آئے - اور حاجی صاحب لد بہی گئے تہیں جس مقام پر رسائی کی امید شناسائی کا اطمینان تہا - اور اس عجلت مین جہان جہان خیال جا سکا سب جگہ پہونچے بازار کے کمرون سے لیکر تنگ و تاریک گلیون کے ٹوٹے پہوٹے مکانون تک کا جائزہ لیا - دلی وال دہوبیون - چوڑی والیون - ساقنون - وغیرہ کے گروہ تک نظر انتخاب دوڑائی مگر کہین کوئی جنس نظر مین نہ سمائی -

الغرض چند سے صبح منہ اندہیرے سے اوٹہکر شام تک یونہین خاک بیزی مین مصروف رہنے لگے مانشیہ برداری نے آقا اور سائیس مین فی الجملہ بےتکلفی سی بڑہ گئی تہی - اگرچہ حاجی صاحب نے اپنی زبان سے کچہ بہی نہین کہا تہا - کہ معشوقہ کی تلاش ہے یا شہر بہر کی صفائی کا جائزہ لیتا ہے یا عورتون کی مردم شماری کرنا مگر سائیس تہا خلقی ہوشیار بات کو تاڑ گیا تہا - دہر کسی عورت پر نظر پڑی اور آپ نے لپک کر گہوڑی کی باگ روک لی نگاہ روبرو کی حد باندہ لی - رفتہ رفتہ گہوڑی کی بہی عادت ہوگئی کہ عورت دیکہی نہین اور بیٹہا کانٹنے کو رکی نہین - مگر با این ہمہ کوشش بلیغ معشوقہ شہر بہر مین کوئی میسر نہ آئی اور آخر کار یہی صلاح قرار پائی کہ اب زرا قرب و جوار کے مواضع مین دیکہنا چاہیے صناع مطلق کی صناعی سے کوئی جگہ خالی نہین -

خاکساران جہان را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

(باقی)

نوٹس

ہمکو افسوس کے ساتہہ معلوم ہو کہ بعض مالکان تہیٹرکل کمپنی قانون اور معمولی تہذیب سے اسقدر ناواقف ہین کہ ہماری کتاب موسوم معشوقہ فرنگ منظوم ناٹک جو نولکشور پریس لکہنؤ مین چہپی ہے بلا اجازت اپنی کمپنی مین ایکٹ کرنے کی غرض سے تیار کر رہے ہین - لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص مجاز نہین کہ پوری کتاب مذکور یا اوسکے کسی حصہ کو بدون کمی بیشی یا بعد ترمیم و تلخیص یا اوسکی مدد سے کوئی نیا کہیل بنا کر بغیر ہماری اجازت و منظوری کے تماشہ کرے اور اگر کوئی صاحب اسکے خلاف کارروائی کرین گے تو مواخذہ قانونی کیا جاے گا

راقم حوالا پرشاد سب جج
ہردوئی
۱۲ - اپریل ۱۹۰۶ء

۹-۱-۹۶

اشتہار کارخانہ تمباکو مشہور

لکھنؤ کے تمباکو کا آوازہ دور دور تک پہونچا ہوا ہے ہر روز ہزارون من اس شہر سے باہر جاتا ہے اور بڑے بڑے نفیس مزاج شائقین اسکی خوبیون کا دم بھرتے ہین - مگر اچھا مال جیسا بڑے اور مشہور کارخانون سے ملتا ہے ویسا شہر مین ہر جگہ میسر نہین آتا -

یہ کارخانہ بیس سال سے شہر لکھنؤ محلہ امین آباد مین بڑی نیکنامی سے جاری ہے اور چونکہ ہر دم عمدہ مال طیار کرنے کی کوشش رہا کرتی ہے خدا کی عنایت سے روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے -

امرا عالیشان و رؤسا بلند مکان و جمہور انام اور بیوپاریان و کارخانہ داران بیرونجات کی خدمت مین گزارش ہے جسوقت فرمایش موصول ہوگی نہایت مستعدی اور دیانتداری سے تعمیل کی جاے گی - پہلے تھوڑا سا بطور نمونہ منگوا ئین قول کی تصدیق فرمائین -

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید اگر پسند خاطر عاطر ہو یاد طلب فرمائین - قیمت بہرحال پیشگی مرحمت فرمانا چاہئے - اور پتہ اور نشان مقام اور اسٹیشن و ڈاکخانہ کا صاف اور صحیح تحریر ہو - کہ روانگی مین دقت نہو -

تمام شائقین کی فرمایش پر ایک روپیہ سے کم کا مال نہ روانہ ہوگا -

شرح قیمت حسب ذیل ہے

تمباکو کشیدنی فی روپیہ ۵ سیر ۴ سیر ۳ سیر ۲ سیر ۱ سیر
تمباکو خوردنی گولی فی تولہ - عہ ۸ ۴ ۲ ۱
تمباکو خوردنی خشک پتی - فی سیر ۶
قوام تمباکو خوردنی فی تولہ - ۲ ۸ عہ ۶

جو حضرات تاجرانہ نرخ سے مال بمقدار کثیر ایک من یا اس سے زیادہ خرید فرمانا چاہین - اونکو تخفیف قیمت کے ساتھ مال دیا جائے گا - جسکا تصفیہ بذریعہ خط کتابت کے ہو سکتا ہے -

المشتہر
قاسم علی کارخانہ دار تمباکو - امین آباد لکھنؤ

۱۲-۹-۹۵

مریض صحت پا پکار بیخ سندیافتہ دوائین

یہ ادویہ شرطیہ باصول صحت بادلے نقد قیمت بیچی جاتی ہین و عطرا ہوئی ہے کہ ان امراض کے دفعیہ جسقدر ہم اچھے کرتے ہین دوسرا طبیب نہین کرتا اسکے خلاف اگر کوئی ثابت کرے تو ہم پانسو روپیہ دینے کو تیار ہین مگر وقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدایش جو آجکل کے لوگون کا خود نوشتہ تعلیم یافتون کا فالنامہ ہے - اور رفاہ تشخیص مرض مفت منصل لکھنے کے لئے ایک ٹکٹ بھیجیے

پتہ دار الشفاء انگریزی و یونانی حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ لاہور و مصنف رسالہ آتشک - سوزاک امراض جوانی مزید ... نفع المدام سل دق - علاج مسکلسی - بواسیر ... ہر رسالہ ... صحت مہینے مین دو بار قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ...

نام دوا	مختصر فوائد	قیمت
[illegible]	قوا رسلب شدہ کا اعادہ - کمزوری مثانہ - دل و دماغ اعصاب معدہ کی قوت بحال رکھنی منظور ہے بیفکری سے بڑھاپے مین جوانی اور جوانی مین لازوال لطف کو دل چاہتا ہو تمام انگریزی ادویہ مقابلہ کے لئے ...	۱ شیشی للعہ
[illegible]	خارجا لگانے سے ان بیمارون کا چارہ ساز ہے جو جوانی مین اپنے ہاتھون راہ راست چھوڑ کر قوا ضائع کر چکے ہون -	للعہ
حب فرح یابان سوزاک و ...	درد کمر - رقت ... اداسی پشیمان اعضا شکنی دور ۲۴ گھنٹہ مین درد رم جلن وغیرہ شکایات دور دل کو فرحت جسم مین طاقت دیتی ہے اس مرض کا حکمی علاج ہے -	عہ ۱ شیشی ...
حب آتشک	بلا منہ آوے و دست مرض دور - دوبارہ نہین پھوٹتا -	ہفتہ للعہ
[illegible]	ہلتے دانت کو مضبوط موتی کی طرح چمکدار بدبو - گوشت خورہ - میل دور کر کے مسوڑھونکو درست کرتا ہے - خون کو روکتا ہے -	۴ تولہ عہ
سرمہ کرامات مع سلائی	دائمی استعمال - حافظ بینائی - مقوی بصر پانی - دھندھ جالا پھولا موتیا کو روکتا ہے - اور رنگڑا یکو دور کرتا ہے -	تولہ ۶
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ بال سیاہ کو سفید نہین ہونے دیتا - نزلہ درد سر ضعف بصارت و دماغ کو دور کرتا ہے بالونکو بڑھاتا ہے -	شیشی عہ
حب بواسیر	خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی مسونکی ٹیس درد دفع -	۶
حب دائمی حیض	یرقان - ورم جگر - سول - درد شکم درد گردہ - ورم رحم - خرابی ایام حیض رنگین یا تپش دل ہول دل خوابات متوحش کے لئے -	۲ درجن عہ
حب لعال	تاپ تلی دور کر کے بھوک لگاتی ہے - جسم کا رنگ بہتر بناتی ہے	۶
حب قائم مقام افیون	چاندو بغیر تکلیف و آزار چھوٹ جاتا ہے خواہ کتنے سال کا کھاتا ہو صحت و تندرستی کی ضامن ہے - رنگ سرخ ہوتا ہے -	تولہ صہ
[illegible]	بیہوشی کے ... زخم ہوتا ہے ... بواسیر کا علاج تو یہ ہے کہ ... بدبو کثرت ... سبب شک ... اگر کوئی حکمی علاج ہے تو یہی	۲ تولہ ۶
[illegible]	تشنگی اور ... دور کر کے ... ہوئے ... جگر معدہ کی جلن اور پیشاب کی کثرت کا ...	تولہ عہ
[illegible]	جوانی کی غلط کاریون کا علاج ہے تو یہی - حافظہ کو بڑھاتی ہین نسیان کو دور کرتی ہین تیر بہدف ہین امتحان پاس کرنے کے لئے عمدہ ہمدرد و طالب علم کے خارج اور کثرت محنت کے بعد کی خرابیون کا علاج -	عہ
خاتم خشک و تر	دانے ہون یا سو ... جب یا تو نین جمرہ ہوتا اور سیاہ ہونے سے تکلیف ہو تو ہاتھ پاؤن اور تمام جسم کی کھجلاہٹ دور کرتا ہے -	عہ
حب لطف	ناکامون کو کامیاب کنندہ گولیان - ایک درجن -	عہ

مضامین غیر

گردش ایام

بہت دلجلوں نے کیا اب کنارہ — نہ قابو کسی پر نہ اپنا اجارہ
چڑھا ہے بہت آسمان پر غبارہ — فلک کر رہا ہے زمین کو اشارہ

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

گرا چاہتا ہے وہ پٹ اب زمین پر — اٹھا ئینگے جانباز ہو ہو کے ششدر
دلونکا یہ ہے پھیر دیکھین نہ کیونکر — خدا نے دیا ہاے کیسا مقدر

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

نہ وہ دور ساغر رہیگا نہ ساقی — نہ آغا رہینگے نہ مرزا مراقی
نہ پہلو مین ہونگے نصیر عراقی — رہیگا فقط نام کو بیچ باقی

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

سیہ تاب ہوجائیگا روے روشن — پڑیگا یہ حسن پر جبکہ "گرہن"
نہ وہ رنگ قائم رہیگا نہ جوبن — یہ کھائے گی رو رو کے دریا پہ دھوبن

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

نہ صابون کی کوئی بٹی رہے گی — نہ وہ استری اور نہ بھٹی رہے گی
نہ عاشق کی آنکھوں پہ پٹی رہے گی — نہ دھوبے کی نتھ کی وہ ٹٹی رہے گی

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

نہ وہ بلبل ہند کی تانک ہوگی — نہ وہ تاک ہوگی نہ وہ جھانک ہوگی
نہ وہ شوق بند بٹہ نہ وہ بانک ہوگی — پڑی حسن کی سبب کی پھانک ہوگی

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

بہت رنج و غم ہے بہت رنج و غم ہے — ارے بیمروت گریہ بھی کم ہے
ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم ہے — الم ہے الم ہے الم ہے الم ہے

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

عبث آپ کو ہے غرور جوانی — ہرن ہوگا یہ نشۂ لن ترانی
یہ جوبن ہے کیا مال ہر شے ہے فانی — لگا ایک دھکا اگر آسمانی

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

بہت زور مین آج آئی ہے بائی — خدا شرم رکھے کرے صحبت پرائی
لٹانے لگی راگ کی جب کمائی — یکایک سرون سے یہ آواز آئی

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

زمانہ ہے تاریک چھائی گھٹا ہے — نہین ہاتھ کو ہاتھ اب سوجھتا ہے
نہین تیشۂ دم رعد کی یہ صدا ہے — زمین کو خبر آسمان دے رہا ہے

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

بیا آجکل شور ماتم ہے ہرسو — ابھی سے ہین غمگین حسینان مہرو
ہے کھوئے ہوئے کہکشان اپنے گیسو — نہین کسطرح چشم شبنم سے آنسو

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

کہانی لکھی گو بہت مختصر ہے — طبیعت مضامین پہ مائل مگر ہے
سناونگا اب حال جو پر اثر ہے — الو کہا ہے قصہ الوکی خبر ہے

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

خبر پیچ پہلی ہے یہ لکھنؤ مین — یہی ہین بہت جابجا اسکی دھومین
یہ شہرہ ہے احباب مین اور عدو مین — اٹکتا ہے لقمہ کسیکے گلو مین

کوئی دم مین ڈوبے گا زہرہ ستارہ

راقم

صحبت ہر روز آپکو لیس دوسے تین سے
واقف نہین حضور ابھی عین سین سے

نئی ٹھیکہ داری

مائی ڈیر اودہ پنچ۔ گڈ مارننگ۔ حضرت آج کل ٹھیکہ کا کام بہت سستا ہے اور یار لوگ خوب چھکے پنجے اوڑاتے ہین ہمارے ایک معزز مہذب سنجیدہ فہمیدہ عقل کل دور اندیش نئی روشنی کے دوست نے بھی ایک جگہ ٹھیکہ لیا تھا لیکن اونکو بھی بیٹھے بٹھائے کیا ہی خوب سوجھی واللہ بالله نفع کا نفع اور سیر کی سیر گہاتے مین دیکھین گے ابتو تمام دان گاڑی پر چڑھے ہوے ندا دیتے نظر آتے ہین اور اپنے ہاتھ سے اشتہار تقسیم کرتے ہین ہر گلی کوچہ کی سیر کرتے ہین اور شاہدان بازاری کو مفت گھورتے ہین بلکہ اپنی دریا دلی سے ہر غریب و امیر کو لطف دیکھنے کا موقع دیتے ہین اب اجارت داخلہ ایک آنہ مین ملتی ہے بلکہ دوست آشنا مفت بھی دیکھتے ہین۔

آج صبح دیکھتا کیا ہون کہ حضرت منہ پر ہاتھ دھرے روتے چلے آتے ہین چہرہ اور سر کے بال گرد آلود اور کپڑے جابجا مسکے ہوے ہین۔

مین۔ ابی شیخ صاحب خیر تو ہے۔

شیخ صاحب۔ (لپٹ کر زار زار رونا شروع کیا) اون۔ اون۔ اون

مین۔ کیون کیون خیر باشد کیا ہوا۔

شیخ صاحب (اور بھی چلا کر رونے لگے۔) اون۔ اون۔ اون

مین۔ مرد خدا کچھ کہو تو سہی کیا ہوا مجھے اور زیادہ اولجھن ہوتی ہے۔

شیخ جی۔ کچھ کہتے ہین لیکن ہچکیون کا تار بندھا ہوا ہے صاف بات زبان سے نہین نکلتی۔

مین۔ سخت حیران ہون کہ خدایا اس شخص کو کیا صدمہ پہونچا کہ

اسقدر حیپ ہے اور بظاہر کوئی بات سمجہ مین نہین آتی پہر دل مین خیال آیا کہ شاید اسکے گہر مین کوئی ناگہانی واقعہ ہوا ہو۔

مین - گہر مین تو خیریت ہے -

شیخ جی - کیا خیریت ہون (پہر رونا شروع کیا) اپنی قسمت کو روتا ہون

مجہکو یقین کامل ہوا کہ شیخ صاحب کی زوجہ نے انتقال کیا کیونکہ وہ عرصہ سے علیل تہین -

مین - تم اسوقت کہان جاتے تہے -

شیخ جی - (ہچکی لیکر) ہم لٹ گئے (ہچکی ہچکی ہچکی ہچکی) کسی طرف کے نرہے - یا اللہ مین کیا کرون -

مین - بہائی صبر کرو مشیت ایزدی مین کیا چارہ ہے اب اوسکے حق مین دعاے خیر کرنا چاہیے -

شیخ جی - اونکو انتقال کئے ہوے تو کئی روز ہوے - یہ دوسری افتاد ہے

مین - پہر صاف صاف کیون نہین کہتے -

شیخ جی - ڈیرہ سو روپیہ کی چوٹ اور مار کہاتے مین کہائی تسپر بہی لٹ گئے

مین - تم شہر مین اسقدر روپیہ لیکر کیون گئے تہے اور وہ کیون گیا

شیخ جی - مجہکو میرے دوستون نے مشورہ دیا کہ اجکل ٹہیکے مین بیٹہے بٹہے ایک ایک روز مین لوگ سیکڑون روپیہ کما لیتے ہین اور بڑے نفع ہوتے ہین میتے دلمین خیال کیا کہ بیکاری مین بیٹہے سے بیگار بہلی اور اپنے والد سے کہہ سنکر اونکے معرفت اثاث البیت ایک مہاجن کے یہان رہن رکہا اور کسیقدر روپیہ بطور دست گردان کل ڈیرہ سو بذریعہ تمسک لیکر تین روز کے لئے ایک دوسرے شخص کی شراکت مین ٹہیکہ لیا اور یہ سوچا کہ تین روز مین کم از کم تین سو روپیہ صرف مجہکو ملجائیگا - فوراً قرض ادا کر دونگا اور جب والد کو اس نفع کی کیفیت معلوم ہوگی مین اونسے اور روپیہ لیکر زیادہ عرصہ کے لیے ٹہیکہ داری کر لونگا کیونکہ وہ بہی حالمین مہم سے بہت سا روپیہ کما لائے تہے اگرچہ اوسمین سے کچہہ یار دوستون کی دعوت اور ناچ گانے وغیرہ مین صرف ہو چکا ہے لیکن سر مونڈہاتے ہی اولے پڑگئے کہ اول تو آمدنی ہی بہت کم ہوئی دوسرے میرے شریک نصفی نے انتظام اپنے ہاتہون مین لیا اور تین روز برابر کل آمدنی وصول کر گہر بیٹہے ہے اب اونکا پتہ نہین گہر پر جاتا ہون تو عورتین کہدیتی ہین کہ گہر مین نہین ہین تم اپنا نام بتاتے جاؤ کہانسے آے ہو - ایک کوڑی میرے ہاتہہ نہ لگی آج اتفاق سے وہ راستہ مین مجہکو ملگئے باہم کچہہ تکرار ہوگئی - دو تین شہدے لپٹ گئے خوب مارا اور کہدیا جاؤ نالش کرو -

مین - تمنے اس ٹہیکہ کی شراکت مین کچہہ تحریری پخت و پز کر لی تہی - یا فقط زبانی ہی معاملہ تہا -

شیخ جی - کچہہ لکہا پڑہی نہین ہوئی تہی کیا مین اونکو ایسا بے اعتبار سمجہتا تہا -

مین - تمکو بیٹہے بٹہاے یہ کیا خبط سوجہا تہا -

شیخ جی - جب گردش تقدیر دامنگیر ہوتی ہے تو ایسی باتین سوجہتی مین (رونا شروع کیا -)

کیا کہون کچہہ کہنے کی بات نہین ہے اپنی جیتی بی بی کا تمام زیور رہن رکہدیا اور سو روپیہ سے زیادہ مہاجن کا قرضدار ہوگیا اب تو میرے گہر مین اتنی پونجی بہی نہین ہے کہ یہ قرض ادا کرون اور نگہر مین منہ دکہانے کے قابل ہون اب مین والدہ کو کیا جواب دونگا -

مین - اب جیسا کیا ہے ویسا بہگتو - خود کردہ را علاجے نیست

راقـــــــم

واہ بیلے مین

شکار نامہ

پیدل ہو قیس ناقہ پہ لیلے سوار ہو | سونہہ سے شطب لگا ہو گلیمن مہار ہو
جنگل گہنا ببول کا اور سایہ دار ہو | بالاے دوش ایک نہ فل تمار دار ہو

پہر دیکہیے شکار کہ کیسا شکار ہو

صید افگنی کی عالم پیری مین ہو اونگ | اوڑ جاے سرسے مرغ خرد صورت پتنگ
صحرا مین ساتہہ ساتہہ ہو معشوق لالہ رنگ | کج خلق و بد دماغ و ستمشعار و جنگ

پہر دیکہیے شکار کہ کیسا شکار ہو

تمت المکہ کسیپ چ سی پوشیدہ ہو زرہ | بد وی زبان مین سا تہ ہو نسے جو ہی ضح
توشہ مین ہو خمیری دغا کینہ تلخ | ترح ترح زبانپہ ہو کبہی نخ العیر سخ

پہر دیکہیے شکار کہ کیسا شکار ہو

سر ہو برہنہ پاشنہ کانٹو نسے ہو فگار | بندوق ٹوپی دار سے آتا ہو مجہکو عار
دست جنون سے ٹکڑے گریبان ہوگر دامن غبار | تلوار ننگی ہاتہہ مین عریان ہو جسم زار

پہر دیکہیے شکار کہ کیسا شکار ہو

معشوق ہو جو سرو تو آزاد مین بنون | وہ ہو خوشی سے شاد تو ناشاد مین بنون
مجنون بنون کبہی کبہی فرہاد مین بنون | گر وہ بنے غزال تو صیاد مین بنون

پہر دیکہیے شکار کہ کیسا شکار ہو

سامان کل بہم ہوا تو کہا شکار کا | مرکب ہو گور خر کا تو قرول حمار کا
رشتہ ہو جیب کا نہ گریبان کے تار کا | پہندا بنا ہو لیلے کے ... کا

پہر دیکہیے شکار کہ کیسا شکار ہو

خس پوش دام سبزہ خط ہو کہین بچہا | خال ذقن کا دانہ ہی چہکا ہو جا بجا
مجنون شجر کی آڑ مین پوشیدہ ہو کہڑا | محمل سے لیلے جہانک رہی ہو بصد ادا

زبردستی کی لڑائی

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

مژگان کے ہون جو تیر تو ابرو کی ہو کمان
تن کی جگہ لگی ہوئی ہو آہ عاشقان
ہون ایک وجہ خاص سے مشتاق چٹکیان
موبستہ جو بدستہ ہو لوڑی مثل مرغ جان

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

ذلعت و راز کی جو بنائے کوئی کمند
آہو تو کیا ہے شیر بھی گر کر ہو نہین پابند
بچکر نہ جائے جال سے پیر سے کوئی پرند
پیر شرط ہے کہ ساتھ مین ہون ذوفنون چند

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

منگوائون گرد پیش ہی سامان مستعار
خیمہ قناتین نیل و فرش روی و سوار
بلوائون شہرستہ شعرائے سنا گزار
ہونت بیج لوٹے لنگر [illegible] نیفان بیدہ شعار

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

بیگار کی ہون گاڑیان اور بغت کی قلی
دو چار پنڈولیان اک آدہ ہو کھلی
ٹوٹا سا اک میانہ ہو پوشش ہو بدولی
رخصت ہو غمین عزیز دولت کرکے "لاچلی"

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

دس پانچ گھوڑے صدقہ کی دوات ہو
اون سب پہ ہون لدے ہوئے پالان اور بیگر
اس ٹھاٹھ سے چلے پھری تیگاہ اور سیر
چلتے ہین جسطرح سے کمن پور کے فقیر

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

جاوش ہو نقیب ہو طبل و نشان بھی
خیمہ بھی ہو قنات بھی ہو سائبان بھی
بندوق بھی تپنچہ ہو تیر و کمان بھی ہو
دل ہو جگر ہو سینہ ہو دہجانجان بھی ہو

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

جاؤن جو اس حشم سے میان شکارگاہ
صحرائی سمجھین آئے مین غولون کے قبلہ گاہ
پہونچے قریب خیمہ کے جسدم وہ رشک ماہ
گودی مین لیکے اپنے اتارون بعزو جاہ

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

قبل از غروب آئین محمل پایان گل
پہونچین در قیام پہ خوش ہوکے برمحل
اور گاہ مین تہنیت کی غزل برسر پل
جلسہ تمام رات رہے اور رحیل پہل

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

سرگرم بادۂ ہوس ہون یاران بزم
مثل شغال کرتے ہون صحرا مین خیز و جست
سرشار کوئی بادۂ نخوت سے کوئی مست
پڑھتا ہو ساقی نامہ کوئی رند مے پرست

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

ساقی ہو کنج دشت ہو صحرا ہی خانہ ہو
پہولا ہوا ببول ہو اڑتا غبار ہو
تپ سی ہوائے گرم کی جلتا چنار ہو
نعرہ شغال کا ہو کہ ہان ہوشیار ہو

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

موجود ہو صراحی و جام و سبو و خم
موسم ہو برگ ریز کا پہونچی ہو فصل دے
آتی کسی طرف سے ہو آواز چنگ و نے
بیتاب کر رہی ہو کسی خوش گلو کی لے

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

جنگل اوڑا رہا ہو کوئی سگ کوئی ہیر و دن
تھامے ہوئے ہو تلب کوئی عاشق حزین
پہولا ہو جو گڑی کوئی رشک غزال چین
مجنون کا تذکرہ ہو تو فرہاد کا کہین

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

اوتری کسی درخت کے نیچی ہو رنڈیان
فربہ گداز جسم تنومند ستنڈیان
پیرتی ہون بند بست کی جسطرح جھنڈیان
ہین چپکے رکھتی جاتی ہون لنگی مین کشتیان

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

ہو جائے دل پسند کہ یکا اگر جمال
پھر شاہد کہن کا نہ مطلق رہے خیال
تبدیل ہو زمانے کے مانند ہر اک حال
دیکھے سگ نفس جو مرا صورت غزال

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

روباہ پیر کا نہ رہے پھر غم و محن
پھندا گلے سے کھول دون اور کاٹ دون رسن
بھون سمیت اوسکو کردون راہی وطن
مدنظر ہو قیس کو تقلید کوہکن

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

معشوق گند ہ حوض کی حاجت نہین ہے اب
پانی ملا ہے چشمۂ شیرین کا بے طلب
مدت کے بعد سیر ہوا ہے یہ تشنہ لب
کم ہو ذرا جو دل سے غم فقر کا تعب

پھر دیکھیے شکار کہ کیسا شکار ہو

راقم

ایک شکاری

بقلم - ت ع - ہم

سرگزشت حاجی بغلول

باب پنجم

"مغفرائے دمن"

تتمہ اودہ پنچ مطبوعہ ۱۶ - اپریل ۱۸۹۶ء

سارا شہر چھان ڈالا حاجی صاحب زمین کے گز بن گئے کوئی کوچہ و برزن ایسا نہوگا کہیں نہ کسی وقت قدوم تعشق لزوم سے سرفراز نہوا ہو اور گھوڑی نے مع سائیس ٹھوکرین نہ کھائی ہون - مگر معشوقہ صاحبہ نے ایسا نقاب خفا معہ پردالا اس بلا کی پردہ نشینی اختیار کی ہے - کہ ریت کے تیان - چار دن کی جھلکی دسہرے کے نیل کنٹھ کو بات کیا - آج نظر آتی ہین نہ کل اور یہان دل مضطر کا یہ حال کہ جسقدر زمانہ گزرتا ہے اوسیقدر دل کی بیتابی اور دماغ کی پریشانی کا دریا زور شور سے موجین مارتا ہے - آرام آسایش نے تو مدت سے بلا میعادی رخصت حاصل کرلی تھی اب صبر و قرار نے بھی راہ فرار لی کھانے پانی کا بھی ٹھیک نرہا - وقت بے وقت سوکھی سوکھی جو مل گئی کھالی اور نہین تو غزا - فاقہ روز [illegible] ہے اوسمجھئے جب مالک کا یہ حال ہو تو گھوڑی اور میان خرفہ [illegible] کھیت کی مولی تھے - چند ہی روز مین یہ تینون نفوس ملک ٹپکلے - بیک [illegible] ہونے لگے دو چار روز تو خیر سیٹ پر تھیر باندہ کر سائیس نے

ساتھ دیا۔ مگر سلامتی سے کہانے والے ایسے تھے معدے کو بجائے خود دعوی کہ فلو پل کی طرح دنگے ہمیشہ گھنٹے کام لیا جائے تو رتی بھر خلل نہ پڑے۔ آٹھوان پہر بکری کی طرح جگالی کئے جایئن پر ایسی تیز کل اور دن بھر معطل ستم کی بات قیامت کا واقعہ تھا ہمارے حرفہ ریوڑی اسم باسمی ہو گئے گھوڑی کی یہ صورت ہوئی کہ دانہ گھاس تو ایک طرف اگر دور سے سبز رنگ کی کوئی شے دیکھ لی ہنہنا کر بھیک مانگنے لگی۔ سڑک پر چیڑ کاؤ ہوتے دیکھا اور راہگیر بھکاری کی طرح گردن جھکائے مٹی کی سوندھی سوندھی بو سونگھتی چلی جاتی ہے۔

ظاہر ہے ایسی حالت دیرپا نہیں ہو سکتی۔ اب حاجی صاحب کا اضطراب تو رہا ایک طرف دوزدہوپ کا مہینہ اور اوسپر فاقے کا تڑاقا سائیس بلبلا اوٹھا۔ حسب مشورہ حاجی کو لیجلا شہر کے باہر۔

ہنوز سواد شہر بھی بخوبی طے نہوا تہا کہ گہوسنون۔ اوپلے والیون کھیتی کسانی کرنے والون کی عورتون کے گروہ کے گروہ نظر فریب ہونے لگے انہون نے بھی مصنوعی حسن۔ اور شہری تکلف کو طلاق دیکر سادگی اور حسن ذاتی پر قناعت کی نیلے لہنگے۔ مارکین کی کرتی جسمین بڑی برائے شاہابات کی گوٹ لگی۔ لال ڈوپٹے کو تنزیب کریپ ململ گرنٹ گوٹے ٹیلے پر ترجیح دی۔ فرقہ اناث کی تنقیح طبقہ زیرین سے آغاز کی۔ اگر خوشبویات و عطریات کی مہکہ کے عوض تیل اور پسینے کی بو ناگوار گزرتی تو ہاتھ پاؤنکی گدازی۔ اعضا او جوارح کی مضبوطی چہرے پر صحت اور شباب کا اشراق جو محنت مشقت اور تازہ ہوا کی بدولت گہر بیٹھے نصیب تھا دل مین گدگدی پیدا کرتا۔ وہ کھیت مین کام کرتے وقت دس پانچ کا گنواری گیت گاناتا نسین کی تانون کو مات کرتا وہ غیر کو دیکھکر منہ پھیر گہونگھٹ مین منہ چھپانا ہزار ہزار عمزہائے دلستان کو شرماتا۔ وہ نوعمر الہڑ شباب کے جوش سے بچہ چھوکری کا گھاس بہوس کا گٹھر سر پر رکھے مختصر اوڑہنی کا آنچل زمین تک لٹکائے بے تکلف سینہ ابھارے سبک خرامی کے ساتھ اٹھلاتے گہر کی طرف آنا۔ وہ سر شام کھیتی باڑی کے کام سے فرصت کر کے گاؤن کے قریب کے تالاب یا کنوئین پر بھرے بھرے بازوون تک ہاتھ دہونا۔ وہ لاکھی بھدی چوڑیون کی کھٹ پٹ۔ وہ پیول کے کڑون کی جھنکار شغال دل کو اسطرح بہڑکاتی کہ حاجی صاحب گھوڑی ہی پر بیٹھے بیٹھے چپکی کے لنگور بن جاتے۔ وہ ین گسٹ کا جہرمٹ پانی کھینچنے مین کسکے چہرے پر لہو کی سرخی۔ وہ کوٹے پر گزار کہکر بانکی ادا سے چلنا وہ پاؤن کی ہر دہمک پر پانی کا چاہ ذقن کی طرح چھلکنا۔ دیکھکر حاجی صاحب کے منہ مین پانی بھر آتا تھا۔ ٹھلیا کے گلے مین باہین دیکھکر حسرت ہم آغوشی گلوگیر اور آدمی سے گھڑا بننے کی آرزو ہوتی۔ المختصر دو چار روز کی دوڑ دھوپ سے طبیعت مین اور بھی مستعدی آئی۔ کچھ تو ضرورت نے مجبور کیا اور کچھ میان حرفہ ریوڑی نے اشتعالک دی سمجھے وہ دن بھی آگیا کہ ہمارے حضرت کا عشق مجہول پردہ تنکیر کو چاک کر کے منصہ تعریف مین جلوہ افروز ہو۔ اتفاق سے ایک میواتن کوئی چودہ پندرہ برس کا سن اپنے دروازے پر اٹہلیان کرتی تہی۔ اوسکی اوٹھتی جوانی گدرایا بدن۔ ہاتھ پاؤن کی تازگی بدگمانی سے پاک شوخ و شنگ چتون کا ایسا قوی اثر پڑا کہ گھوڑی کی باگ ترکی ہاتھ پاؤن سے حس و حرکت رفو ہوئی۔ اور حاجی صاحب منہ کہول دیدے پہاڑ سکتے کی حالت مین رہ گئے جب ہوش مین آئے خدا کا شکر ادا کیا کہ آج جا کر محنت ٹھکانے لگی۔ مرغ تفتش کو گھوسلا۔ نقد دل کو صندوقچہ ملا۔ اب کیا ہے پالا مار لیا۔ انشاءاللہ وہ وہ جوہر عاشقی دکھائے ہونگے کہ لیلی و مجنون کا افسانہ داستان پارینہ ہو جائے دنیا دیکھے کہ یون عشق بازی ہوتی ہے۔

آپ تو اس خبط مین مبتلا دلسے باتین کرنے مین مشغول سر پاؤن سے بیخبر تھے ادہر گاؤن والون مین سے دو ایک نے دور سے دیکھا کہ یہ ٹٹو پر سوار کون بلا گاؤن مین نازل ہوئی ہے۔ نہین معلوم کس گھات مین ہے دو چار لونڈے بھی جمع ہو گئے دس پانچ عورتین بھی گہرون سے نکل آئین۔ کوئی لڑکا گود مین دابے۔ کوئی بچے کے سر پر ہاتھ دہرے سامنے آکر کھڑی ہو گئی ایک آدہ نے ڈاک خانے [illegible] یا کہین کا منشی سمجھکر بائین ہاتھ سے سلام بھی کیا۔

یہ سارا [illegible] دیکھکر میان حرفہ ریوڑی [illegible] آپکو دل لگی ہو سوجھتی ہے آنکھ بچا ایک عورت سے کہدیا "جانتی ہو میان کون ہین ٹیکے والے ہین!"

اتنا سننا تہا کہ سب آہستہ آہستہ کھسک چلین اور اپنی اپنی جہونپڑی مین گھس بچون کو زور زور سے بلانے لگین مردون نے بھی اب کان کھڑے کئے تیکھی چتون سے دیکھنے لگے بی معشوقہ بھی کام سے فرصت کر چکی تہین اپنے گہر کو سدہارین حاجی صاحب سے اور کچھ تو بن نہ پڑا۔ داڑہی پر ہاتھ پھیر بیساختہ آہ سرد بہر کر پکار اوٹھے۔ ع۔

آہ ظالم ترا مارا دل نشانہ ہو گیا۔

اتنے مین ایک نوعمر ٹھاکر نے آکر پوچھا "کاہے ہو۔ تو ہار کا مطلب ہے آپن کام دیکھو ہیان کوؤ بے ناہین۔

حاجی صاحب کو اس صاف گوئی پر بڑا ہی رنج ہوا۔ پہلی ہی بسم اللہ غلط ہوتی دیکھکر جلال آگیا۔ جریب ہاتھ رکھکر جواب دیا "تو کون ہے ہماری خوشی۔ جانتا نہین ہمکو"

ٹھاکر "ہان ہان سب جانت ہین لڑکن کا چونکا دیت آؤ۔ اور کون ہو"

حاجی صاحب بہلا ایسے کب تھے کہ ایسا الزام سنکر ٹھنڈے ہو جاتے۔ کڑک کر بولے۔ "ابے کچھ دیکھتا بھالتا بھی ہے اندھا ہو گیا"

ٹھاکر۔ "آندہر تو تم آپ ہو۔ کاہے ہو کس بات کرت ہو سب یا کہا کر دھنا سیٹھ بن کے آئے ہین۔

حاجی "چپ مردود - دونگا ایک جریب سید صاحب ہم چلا جائے گا"
اتنو شاکر سے نر ہا گیا پکڑ کے ٹانگ گھوڑی سے نیچے گھسیٹ ہی تو لایا اور چاہتا
تہا کہ چہاتی پر چڑہ بیٹھے کہ حاجی اور سائیس کا شور غل سنکر اور بہی دو چار کسان
جمع ہوگئے اور قریب ارہر کے کہیت مین گہسیٹ کر خوب ہی
مرمت کی اور قسم لی کہ اس گاؤن مین ٹیکا دینے پہر نہ آئینگے - ادہر تو مرمت
ہو رہی تہی اور ادہر حرفہ ریوڑی (فرصت کو غنیمت سمجھکر گھوڑی پر سوار ہو گہر کی
جو راہ لی تو سید صاحب تہان ہی پر آکر دم لیا - اب حاجی لاکہ پکارتے
ہین مگر سائیس کا پارہ پارہ چوبیس کوس بتا ہنین - آخر کراہتے - لنگڑاتے
ہر بیت ٹیکنے گہر پہونچے - (باقی)

انتقال پر ملال

ہمنے نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ صاحب عالم آنرایبل پرنس جہاندر مرزا
بہادر کے سی آئی ای نے ۱۶ کو مٹیابرج مین بعارضہ غشی انتقال فرمایا مرحوم
شاہزادگان اودہ مین سربرآوردہ اور سرکار مین ایک خاص اعزاز
رکہتے اور رفاہ عام کے کامون مین ہمیشہ شریک رہتے تہے - آپ امپیریل کونسل
کے ممبر ہوئے تہے مزاج مین نہایت درجہ اخلاق اور سادگی تہی - علمی مذاق
بہی آپکا اعلے درجے کا تہا انگریزی فارسی عربی مین بہت اچہی لیاقت رکہتے
تہے آپ جرنیل صاحب کے بیٹے حضرت واجد علیشاہ کے بہتیجے اور
داماد تہے عمر صرف ۵۸ سال کی تہی -

لوکل علیہ الرحمۃ

گرمی دو ایک روز کم ہوگئی تہی - اور شب کو تو بغیر دولائی یا دوہی نیند حرام معلوم
ہوتی تہی - مگر اب پہر پارہ چڑہتا معلوم ہوتا ہے -
چیچک کی ترقی ہے - اگرچہ جبریہ ٹیکے کا قانون یہان بہی جاری ہے اور کوئی
لڑکا ایسا نہوگا جسکے بازو ٹیکے کے نشتر کا چرکا نہ کہائے ہونگے مگر پہر بہی
چیچک کا زور ہے -
آصف الدولہ کے امام باڑے مین نماز پڑہانے کا جہگڑا ابہی تک ختم
نہین ہوا پہلے جناب سید الحسن صاحب کو متولیان حسین آباد نے منتخب
کیا تہا اسپر بعض اہل شہر نے موریل بہیجے - اور متولیون نے بہی انتخاب واپس
لیکر گویا سجدہ سہو ادا کیا سید آغا صاحب مقرر ہوئے اب جنبہ داران
الحسن صاحب موریل پر دستخط کرا رہے ہین آپکے طرفدار بہی بڑے بڑے
لوگ ہین دیکہئے یہ نماز کی "مرغی" کس "ملا" صاحب کے ہاتہ سے حلال
ہوتی ہے -

عرق بید مشک قسم اعلے

بید اسکو عربی مین مفصات اور فارسی مین بید سادہ کہتے ہین یہ بری تاہر
اور بید مشک غلات اللبنی ہے اسکا پہول خوشبودار ہوتا ہے -
بقول اصح اسکی طبیعت سرد و تر ہے عرق اسکا مفرح قلب دافع
خفقان مقوی دل و دماغ و مسکن صداع حار ملطف و مفتح سدہ خفیف
دماغی ملین طبع دافع تشنگی و ضعف احشا مین قوت باہ محرورین کو
اپنے افعال و خواص مین یہ عرق بید سادہ گلاب سے زیادہ مقوی ہے
اور موسم گرما مین اسکا استعمال شربت کے ساتہ نہایت فرحت
دیتا ہے - قیمت فی بوتل ۱۰ ر علاوہ محصول ڈاک ہے جن
صاحبون کو مطلوب ہو پارسال زر قیمت طلب فرمائین -

المشتہر
گنیشی لال حضرت گنج مطبع منشی نولکشور لکہنو
واہتمام مینیجر بک ڈپو امین آباد

نمبر ۴۲ - مورخہ ۱۷ - اپریل ۱۸۹۶ء

اشتہار کچہری کمسریٹ چہاونی لکہنو

۱ - واضح ہو کہ درخواستین لفافہ سر بمہر واسطے ٹہیکہ گوشت عام
لکہنو من ابتداے منظوری ٹہیکہ لغایتہ ۳۱ مارچ ۱۸۹۶ء وقت
دوپہر چیف کمسریٹ افسر صاحب لکہنو کے دفتر مین کہولی جاوینگی
۲ - درخواست کا فارم اور جو کچہ امور دریافت طلب متعلقہ
ٹہیکہ ہون دفتر چیف کمسریٹ افسر صاحب لکہنو سے تاریخ ۵
مئی ۱۸۹۶ء وقت ۴ بجے شام تک درخواست کرنے پر ملسکتا ہے
۳ - زر بیعانہ مفصلہ ذیل درخواست کے ساتہ دینا چاہئے

تعداد زر بیعانہ
واسطے گوشت گائے - سا ۶۱ ۵
واسطے گوشت بہیری - سا ۳۷ ۵

انتخاب

جنپر آج لکہنو فخر کر رہا ہے اونکا کلام اسی پرچہ مین چہپتا ہے حصہ نثر مین خورشید
لکہنوی سے باکمال کا لکہا ہوا ناول ہوتا ہے جب تو چار برس مین
قسطنطنیہ و لندن تک پہونچ گیا - قیمت عام ہر حصے کی ۲ اور مجموعی ۶
سالانہ مع محصول ڈاک ہے علم دوست حضرات اسکی اعانت فرما کے
یورپ تک ناموری حاصل کر سکتے ہین - المشتہر منیجر انتخاب لکہنو پاٹانالہ

اشتہار کارخانہ تمباکو مشہور

لکھنؤ کے تمباکو کا آوازہ دور دور تک پہونچا ہوا ہے ہر روز ہزارون من اس شہر سے باہر جاتا ہے اور بڑے بڑے نفیس مزاج شائقین اسکی خوبیون کا دم بھرتے ہین مگر اچھا مال جیسا بڑے اور مشہور کارخانون سے ملتا ہے ویسا شہر مین ہر جگہ میسر نہین آتا۔

یہ کارخانہ بیس سال سے شہر لکھنؤ محلہ امین آباد مین بڑی نیکنامی سے جاری ہے اور چونکہ ہر دم عمدہ مال طیار کرنے کی کوشش رہا کرتی ہے خدا کی عنایت سے روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔

امرائے عالیشان و روسا بلند مکان و جمہور انام اور بیوپاریان و کارخانہ داران بیرونجات کی خدمت مین گزارش ہے جسوقت فرمایش موصول ہوگی نہایت مستعدی اور دیانتداری سے تعمیل کی جاے گی۔ پہلے تھوڑا سا بطور نمونہ منگوائین قبول کی تصدیق فرمائین۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اگر پسند خاطر عاطر ہو زیادہ طلب فرمائین۔ قیمت بہرحال پیشگی مرحمت فرمانا چاہئے۔ اور پتہ اور نشان مقام اور اسٹیشن و ڈاکخانہ کا صاف اور صحیح تحریر ہو۔ کہ روانگی مین دقت نہو۔

عام شائقین کی فرمایش پر ایک روپیہ سے کم کا مال نہ روانہ ہوگا۔

شرح قیمت حسب ذیل ہے

تمباکو کشیدنی فی روپیہ ۵ سیر ۴ سیر ۳ سیر ۲ سیر ۱ سیر
تمباکو خوردنی گولی فی تولہ۔ عہ ۸ر ۴ر ۔ ۔
تمباکو خوردنی خشک پتی۔ فی سیر ۶ر ۔ ۔ ۔
قوام تمباکو خوردنی فی تولہ ۔ ۴ر ۸ر عہ ۶ر ۔

جو حضرات تاجرانہ نرخ سے مال بقدار کثیر ایک من یا اس سے زیادہ خرید فرمانا چاہین۔ اونکو تخفیف قیمت کے ساتھ مال دیا جائے گا۔ جسکا تصفیہ بذریعہ خط کتابت کے ہو سکتا ہے۔

راقم

قاسم علی کارخانہ دار تمباکو۔ امین آباد لکھنؤ

۱۲-۹-۹۵

مریض صحت پا چکا ہے

سند یافتہ دوائین

یہ ادویہ بشرط حصول صحت بدلے نقد قیمت دیجاتی ہین اور ہمارا دعوی ہے کہ ان امراض کے لئے جسقدر ہم اچھے کرنے مین دعویٰ الطبیب نہین کرتا اسکے خلاف اگر کوئی ثابت کرے تو ہم پانسو روپیہ دینے کو تیار ہین۔ اکثر الوقوع امراض کی ماہیت واسباب پیدایش جو آجکل کے لوگون کا فوٹو تعلیم یافتون کا فالنامہ ہے اور نام تشخیص مرض مفت محصول کے لئے ایک ٹکٹ بھیجئے۔

پتہ دار الشفا انگریزی و یونانی حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ لاہور و مصنف رسالہ انتشاک۔ و سوزاک علاج آتشک۔ جوانی دیوانی۔ مزید العمر۔ حافظ صحت نفع المدام رسالہ دق۔ علاج مگلسی۔ بواسیر وغیرہ جنتری ہر رسالہ مفت رسالہ حافظ صحت مہینے مین دو بار قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱۲

نام دوا	مختصر فواید	قیمت
[illegible]	قوائے سلب شدہ کا اعادہ۔ کمزور مثانہ۔ دل ودماغ اعصاب معدہ کی قوت بحال رکھنی منظور ہے بیفکری سے بڑھاپے مین جوانی اور جوانی مین لازوال لطف کو دل چاہتا ہو تو تمام انکو نیز قادر و مقابلہ کے لئے مستحکم کرتا ہے	شیشی للعہ
[illegible]	خارجا لکھالے سے ان بیمارون کا چارہ سازہے جو جوانی مین اپنی ہاتھون راہ راست چھوڑ کر قوا ضائع کر چکے ہون۔	للعہ
حب قہرمان سوزاک و تپ محرقہ	درد کمر۔ رقت۔ سستی۔ سادہ اسی یشیان اعضا شکنی دور ہے گمنشین دور یم جلن وغیرہ شکایات دور دل کو فرحت جسم مین طاقت دیتی ہے اس مرض کا حکمی علاج ہے۔	عہ شیشی سیر ۲ آنہ
حب آتشک	بلا تنہ دستے دست مرض دور۔ دوبارہ نہین پھوٹتا۔	ہفتہ للعہ
[illegible]	ہلتے دانت کو مضبوط موتی کیطرح چمکدار بدبو۔ گوشت خورہ میل دور کر کے مسوڑہ نکو درست کرتا ہے۔ خون کو روکتا ہے۔	۴ تولہ صہ
سرمہ کرامات مع سلائی	دائمی استعمال۔ حافظ بینائی۔ مقوی بصر۔ پانی۔ دھند جالا پھولہ موتیا کو روکتا ہے۔ اور ککرے ملکو دور کرتا ہے۔	تولہ ۶ر
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ بال سیاہ کو سفید نہین ہونے دیتا۔ نزلہ دردسر ضعف بصارت و دماغ کو دور کرتا ہے بالونکو بڑہاتا ہے۔	شیشی ہے
حب بواسیر	خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی مسونکی ٹیس درد دفع۔	۶ر
حب دائمی تپ	یرقان۔ ورم جگر۔ سول۔ درد شکم۔ درد گردہ۔ ورم رحم خرابی ایام حیض رنگین یا تیش دل بہول دل خوابات متوحش کے لئے۔	۱ درجن عہ
حب کمال	تاب تلی دور کرکے بھوک لگاتی ہے جسم کا رنگ بہتر بناتی ہے	۶ر
حب تمام مقام افیون کی	بلاشہ و بغیر تکلیف و آزار چھوٹ جاتا ہے خواہ کتنے سال کا کھایا ہو صحت و تندرستی کی ضامن ہے۔ رنگ سرخ ہوتا ہے۔	تولہ صہ
[illegible]	بہوسنکے برانے زخم ہوتیا ناسور بھگندر۔ فواسیر کا علاج تو یہ کڑے بدبو کثرت پیپ سبب تنگ کو ہکواز ما ک کا بچل کا گرکوئی حکمی علاج ہو تو یہی	۲ تولہ ۶ر
[illegible]	تشنگی اور کمزوری اور شکر دور کرکے کا بچل ہونے سو سوکتی ہین جگر سے کی جلن دور پیشاب کی کثرت کافور۔	تولہ عہ
[illegible]	جوانی کی غلط کاریون کا علاج ہے تو یہی۔ حافظہ کو بڑہاتی ہین نسیان کو دور کرتی ہین تیز ہدعت مین امتحان پاس کرنے کے لئے عمدہ ہمدرد و طوبت کے خارج اور کثرت محنت کے بعد کی خرابیون کا علاج۔	عہ
حب تپ خشک دق	ذرا لے ہون یا سو کہ جب تونین چرہ ہوتا اور سیاہ ہونے سے تکلیف ہو تو ہاتھ پاؤن اور تمام جسم کی کھلاہٹ دور کرتا ہے۔	عہ
حب نطفہ	ناکامون کو کامیاب کنندہ گولیان۔ ایک درجن۔	عہ

مضامین غیر

بقیہ جام جہان نما

گئے ہین بڑے کام اس نام نے | بتون کو کیا رام اس نام نے
گئے دور الام اس نام سے | دئے عیش و آرام اس نام نے

وہ کافر ہے جسکو نہو اعتقاد
پری بھی تو پائے نہ دل کی مراد

مرادونکی کچھ انتہا ہی نہین | کہ دراصل کچھ ابتدا ہی نہین
یہ جملہ ہر منزل ملا ہی نہین | خبر کا پتا کچھ کہان ہی نہین

مگر ہان یہ کہتے ہین روشن ضمیر
کہ امید ایجاد کی ہے سفیر

بس امید پر ہے قیام جہان | دکھاتی ہے ہمکو یہی اپنی آن
ستاتی ہے ہردم چنین و چنان | ملاتی ہے کیا کیا زمین آسمان

جو ارض و سما مین تفاوت نہو
تو اوج و حضیض طریقت نہو

اگر راہ مین ہو نہ پست و بلند | نہ رہزن سے مالک کو پہونچے گزند
رہے قطع منزل میں ہم بہرہ مند | نہ محروم آئے نظر مستمند

بلائین بلا کی جو لاتی ہے پاس
رہین دور آئین نہ وہ آس پاس

اگر ہو خدا ساز رد بلا | تو بیکار ہو جائین نقش و دعا
جو منظور کرتا یہی کبریا | تو لوح و قلم کو وہ دیتا مٹا

مگر ہین قدامت سے لوح و قلم
سیہ مست رہتے ہین اہل رقم

رہے عرش پر کیون نہ انکا دماغ | رہے خاطر اونکی نکیون باغ باغ
نہ روشن ہو کیون دودمان کا چراغ | دل دشمنان کیون نہو داغ داغ

کہ عالی ہے بے انتہا حوصلہ
کہان سے ہے انکا کہان سلسلہ

یہی سلسلہ حق مین زنجیر ہے | یہی طوق بنکر گلوگیر ہے
گلا کاٹنے کو یہ شمشیر ہے | جگر توڑنے کو یہی تیر ہے

کھٹکتا ہے دل مین یہی ہر نفس
نہین کوئی ہوتا ہے فریاد رس

کرے آہ و فریاد اپنی بلا | ہمین آہ و زاری سے کیا فائدا
نہو فائدے کی جو دل کو ہوا | کبھی رنج پہونچے نہ نقصان کا

جو بر وقت در پیش ہین مشکلات
وہ جبر منافع کی ہین کائنات

اسی نے بنایا ہے کافر ہمین | اسی نے پوجائے ہین پتھر ہمین
اسی نے دکھائے ہین خنجر ہمین | اسی نے سکھائے ہین جوہر ہمین

نہ جبر منافع جو ہو دل نشین
کسیکا بھی دنیا مین کوئی نہین

جو پیدا ہو دنیا مین کوئی پسر | نہو شاد مادر نہ خوش ہو پدر
جو مرجائے عالم مین کوئی بشر | عزیز و اقارب نہون نوحہ گر

وہ بے اعتنائی زمانے مین ہو
کہ جانے نہ اولاد مان باپ کو

جو اب جلتے ہین یہ جانا تو کیا | جواب مانتے ہین وہ مانا تو کیا
دیا ہی جو کھانے کو کھانا تو کیا | کیا بھی جو آخر ٹھکانا تو کیا

ٹھکانا ہے دلمین ادہر کے لئے
سمجھتے ہین لیکن اودہر کے لئے

ادہر سے نہ کچھ بھی اودہر لے گئے | خزانے نہ وقت سفر لے گئے
کیا جمع جو کچھ وہ بہر سے گئے | نہ پاپوش بھی تاجور لے گئے

سمجھتے رہے ساتھ لے جائینگے
مگر یہ نہ جانا کہ دے جائینگے

رہے زر کے محتاج جبتک جئے | امرائے جہانین فراہم کئے
لنگوٹے فقیرون کے پائے لئے | نہ شاہون نے دامے کسیکو دئے

برا غیر کے واسطے کیا کیا
مگر حقمین اپنے نہ اچھا کیا

کب اچھے کو اچھا سمجھتے رہے | برا یدبیضا سمجھتے رہے
خزف کو جو سچا سمجھتے رہے | وہ گوہر کو جھوٹا سمجھتے رہے

نہ موتی ہین جھوٹے نہ کنکر بڑے
سمجھ پر مگر اونکے پتھر پڑے

یہ پتھر پہاڑون مین پیدا نہین | کسی نے کبھی انکو دیکھا نہین
بتون کی طرح سے ہویدا نہین | خدا کی خدائی مین سا جھا نہین

خدائی مین اوسکے جو ساجھا کرے
وہ دنیا و دین کا خسارا کرے

زمانہ مین ایسی تجارت نہین | کہ ہر آدمی کو خسارت نہین
کبھی تسربین عیش و راحت نہین | گنہگار کو حکم جنت نہین

منافع کی آئی ہوا بھی تو کیا
اگر دخل جنت ملا بھی تو کیا

اگر عمر بھر پیٹ کاٹا کئے | اگر صبر کا سنگ باندھا کئے
ہمیشہ اگر روزے پر کھا کئے | در طلب کیطرح سے جو سو کھا کئے

ملا تو یہی بس نتیجہ ملا

کہ مرکے جنت کا میوہ ملا

نکہانی کوئی تھے اگر عرب ا | نہ ملے مرکے وہ میوۂ خشک و تر
زبان پہ مزا آئے کیا بسیشتر | کسطرح ہونٹھون کو چاٹے بشر

مگر وہ حقیقت مین شیرین ہین
ترے بوسہ لب ہین شیرین نہین

ترے بوسہ لب جب پنیر ہین | مزے سے خبر اہل تمیز ہین
طلبگار اسے یا ہم نیز ہین | تیرے باپ کی اونٹ ہاتھی ہین

ملے ہین یہان سے سر کٹگے ہم
سر دست بوسہ تو سے لینگے ہم

کوئی غیر لے یہ ہوتا نہین | ہمین کچھ تو دے یہ ہوتا نہین
کرے یہ دیتے تھے یہ ہوتا نہین | پڑھین الہ لیے لبے یہ ہوتا نہین

رضا پر ترے یار راضی ہین ہم
ہر حال مانند ماضی ہین ہم

تجھے حال معلوم کیا کچھ نہین | نہین جانتا کیا خدا کچھ نہین
کس حال مین ہون ترا کچھ نہین | اگر یہ نہین تو بھلا کچھ نہین

جو بوسہ نہین دے ہمین گالیان
ذرا آزمائین گے جان بخشیان

مسیحا کو یہ بات حاصل نہ تھی | جو دے جان آخر یہ مشکل نہ تھی
یہ اعجاز مین چیز داخل نہ تھی | خدا سے ابھی روح واصل نہ تھی

مسیحی مچاتے ہین ناحق غلو
سنانے لگے وعظ کیون کو بکو

جو سچ پوچھئے کیا ہے انکا قصور | نظر سے ہین اندھون کی دو یا دو
وہ بالفرض درپردہ تھے نا نفور | مگر انکے دلمین ہین پیدا فتور

یہ اندھے پس پردہ جاہل رہے
کہ خارج رہے وہ کہ جاہل رہے

گر گیا وہی ہین زمانہ ہے کور | نہین سوجھتی خاک آگے ہی گور
جو بہرام کرتا رہا صید گور | نئے دیکھتے ہی قضا کی وہ ڈھور

غضب ہے بنا ڈھور سارا جہان
چھری پھر رہی ہے گلے پر یہان

برا وقت ہے کوئی ہمدم نہین | نہین کوئی فریاد سنتا کہین
کہان سو نہ چھپائے ہی اے نازنین | دکھا جلد خال رخ آتشین

کڑی آنچ اس دم ہے سالوکی
ہمین سوجھتی ہے فقط دور کی

الٰہی یہ دوری مٹا دے کوئی | زمین آسمان کو بنا دے کوئی
قلابے ہین باہم ملا دے کوئی | سر کا ذرا سا لگا دے کوئی

نہ آنا رہے یہ نہ جانا رہے
وہی ایک تیرا ٹھکانا رہے

نہ پوچھے کوئی ہمسے آئے کہان | وہان کا کہو حال تھے تم کہان
تمہارا دہان نام کیا ہے نشان | کہان ہو ملازم کہان ہی مکان

یہان آپ آئے ہین کسواسطے
مصائب اوٹھائے ہین کسواسطے

اگر پوچھتے ہین تو کیا واسطہ | نہین ہمسے انسے ذرا واسطہ
ستاتے ہین ہمکو بلا واسطہ | خدا جانے کیا کیا ہوا واسطہ

سب ان واسطون سے رہائی ملی
تو بچون کو گویا مٹھائی ملی

(باقی)

"معشوقہ فرنگ"

"معشوقہ فرنگ" اس اعتبار سے ایک پہلا ڈراما ہے کہ شیکسپیر کے پلے "رومیو جیولیٹ" کی شکل سے اردو نظم کے خوشنما لباس مین آیا سوسائٹی کے لحاظ سے انگلش طرز معاشرت کا نقشہ جیسا انگریزی ڈراسون مین کھینچا جاتا ہے اوس سے ہندوستان کے خیالات بہت فاصلے پر ہین - نئی نسل یہان ابتک سوسائٹی کا وجود ماننا ہی غلط ہے یہی سبب ہے کہ ہندوستانیون کے دماغون سے جو اوریجنل ڈرامے نکلتے ہین وہ مثل ان خودرو درختون کے ہوتے ہین جو جنگل مین پیدا ہو کر میٹر ہے اور بدنما نظر آئین - اب "معشوقہ فرنگ" سے ترتیب کا عمدہ سبق مل سکتا ہے -

جدید تصنیف کی نثر یا نظم مین مصنف کو آزادی حاصل رہتی ہے وہ جدھر چاہے رُخ پھیر دے - مگر ترجمے مین دوسرے کے خیالات کی زنجیرین اوسکو جکڑے رہتی ہین لطف دینے کی قابلیت اسی مین ہے کہ مترجم اصل مصنف کے جذبات اور خیالات کی چمک ترجمے کے فانوس سے ظاہر کرے - نثر مین اس چمک کا پیدا کرنا آسان نہین ہوتا نہ کہ نظم مین مگر منشی جوالا پرشاد صاحب برق نے کمال کیا کہ اردو کی دنیا مین شیکسپیر کا جامہ پہن لیا -

قطع نظر اس بڑے کام کے کہ یورپ کی تراشی ہوئی ایک خوبصورت تصویر ہندوستان کے زیور سے آراستہ نظر آرہی ہے - حضرت برق نے یہ بڑا ہی لطف دکھایا کہ صاف مطلب اور پراثر نظم سے دلون پر جادو ڈالا - سچ تو یہ ہے کہ ناٹک کی نظم ایشیائی مثنوی کی نظم نہین ہے جسکو جس پہلو سے چاہو کھینچ تانو - دونون مین ایک بڑا فرق یہ ہے کہ ناٹک کی نظم متعلقین ناٹک کی زبانون سے بہت سی پابندیون کے ساتھ حسب حال

ہند کے سر پہ تھیٹر بھی ہے اب آن چڑھا — سر پہ شیطان کے اک اور ہی شیطان چڑھا

ادا ہوتی ہے اور مثنوی کی نظم بے ردک ٹوک صرف شاعر کی زبان سے ناٹک مین مختلف سین مختلف زبانین مختلف بحرین - پھر بحرون کے لئے موسیقی کا لحاظ لازمی - ایک دماغ اور چند در چند مشکلین - مگر ان مشکلون کو حضرت برق نے بہت قابلیت کے ساتھ حل کیا ہے -

ایشیائی شاعری مین زیادہ تر کیا چیز ہے - لفاظیون سے بے محل مطرا تشبیہات اور استعارات سے بے اثر مذاق - ناٹک کا دامن ان عیوب سے پاک رہنا چاہتے اور بے شبہ "معشوقہ فرنگ" کا دامن پاک رہا لیکن حضرت برق نے صاف اور لطیف بول چال کے زیور مین محاورون کے خوش بیانیون کے نگینے ایسے جڑے کہ شاعری مین سحر کرا پنی تعریف مین آپ ہی بول اوٹھی -

اردو زبان مین شاعری کا نیا مذاق جو انگریزی لٹریچر کے ساتھ سے پیدا ہوا ہے اب بے سر و پا غزل بازی اور فضول لفاظی پر پانی پھیر رہا ہے - جو لوگ صرف غزلون ہی کے چکر مین پڑے ہوے اوسی کو شاعری کی دنیا سمجھ رہے ہین - وہ وسیع نظر کے نہ ہونے سے اوسی طرح مجبور ہین جسطرح انڈے کے اندر بچہ جسکو یہ انڈا ہی کرۂ ارض ہے - مگر جنکی واقفیت وسیع اور قابلیت کافی ہے اونکو یونہی اردو کی شاعری پر احسان کرنا چاہیے جسطرح حضرت برق نے کیا -

ناٹک کا آخری حصہ ٹریجڈی سے کمیڈی کیا گیا ہے - اگر شیکسپیر زندہ ہوتا تو شاید مداخلت بیجا کا دعوے کرتا مگر ہندوستان کا عام مذاق یورپ کے خلاف غم کے خاتمے سے خوشی کے خاتمے کو زیادہ پسند کرتا ہے اس ضرورت سے نتیجے کی کایا پلٹ پر حضرت برق غالباً مجبور ہوے - ہم تو حسرت ناک نتیجے کے پسند کرنے والون مین ہین مگر فی نفسہ جس رنگ سے اونہون نے آخری سین کا پیرہن بدلا ہے - وہ داد کے قابل ہے - ہمارے سامنے ایک نادان نے یہ شبہہ پیش کیا کہ تین دن تک گلنار قبر مین زندہ کیونکر رہی شاید ایسے ہی مبہوت اور بی ہون مگر یہان تو دوا بیہوشی ہے جو اپنی تاثیر کا زمانہ گذر جانے پر خود ہی آب حیات بن سکتی ہے - اون چلہ کھینچنے والون کی نسبت کیا کہا جائیگا جو بنے آب و دانہ چالیس دن تک قبر مین بند رہتے ہین اور پھر زندہ نکلتے ہین -

ڈرامیٹکل پوائنٹ اف ریو سے اس ڈراما پر اب بحث فضول ہے اسلئے کہ پلاٹ اور سینیس رہل اوس شیکسپیر کے ہین جو ڈراما کے عالم مین خدائے سخن مانا گیا ہے رہا نظم کا پرداز - اسکی خوبیان "معشوقہ فرنگ" مین اپنے اپنے موقع پر بہت ہی دلفریب ہین مثلاً لطف بندش -

صفحہ ۱۶ - (فیروز) ہو نٹھ ہین خادم اسی درگاہ کے
بوسے ملے نام پہ اللہ کے
(گلنار) آ گئے کیا مجھ مین تمہارے گناہ
اسے لو مجھے دیدے سارے گناہ

آخری مصرعے سے غمزۂ معشوقانہ ٹپکا پڑتا ہے -

صفحہ ۲۲ (فیروز) تھی شوق کو جستجو تمہاری
صفحہ ۲۸ - (انا)

اتنی سی تھی جب سے پالا
بنو پائی ہے گل لالا

صفحہ ۵۵ (غفور) قاضی نے سکھایا تجھ کیا اری مری ضدن ہٹ تیری کرے دور خدا اے میری ضدن -

(گلنار) جھک جاؤن گی جس سمت رضا پاؤنگی بابا
سر آنکھون سے ارشاد بجا لاؤنگی بابا

صفحہ ۶۹ (گلنار) مین یہان تھی مرا دل ساتھ تھا اے جان ترے
اے مین قربان مین قربان مین قربان ترے

صفحہ ۷۴ - (گلنار) ہائے سرخی شفق کی کہان ہے
دیکھو تاریک سا جہان ہے
خیر بہتر ہے بے موت مارو
جاؤ جاؤ سدھارو سدھارو

اس پورے سین مین کوٹ کوٹ کے موتی بھر دئے ہین - اسی سین کے صفحہ ۸۴ مین ایک بڑا مزہ یہ ہے کہ گلنار فیروز کی جدائی کے غم کو مقتول مریض کے غم کے پردے مین ظاہر کر رہی ہے اور اشعار دو رخے بول رہے ہین

مضامین کی خوبی

صفحہ ۱۲ (فیروز) آہ جو ہوتی کمند اوسپر چڑھ رہتا
کاش مرا قد سائے کی صورت بڑھتا

اول مصرع مین آہ کے معنی دو پہلو دن سے لطف کو دو چند کر رہے ہین اور دوسرے مصرع مین سائے کی تشبیہ نہایت ہی پاکیزہ ہے -

صفحہ ۲۳ - (گلنار) الفت کا شجر بڑھے الہی
یہ بیل منڈھے چڑھے الہی

صفحہ ۲۶ (قاضی) کل مر گئی تم اور یہ کج ہوئی اک اور
تم نے پیدا کی لئے ہوئے چاپ نو نئی طور

صفحہ ۶۱ (گلنار) الفت مرے کچھ آنکھ نہین ہے کہ بدل جائے
چاہت مری کچھ جان نہین ہے کہ نکل جائے

مختلف بولیان

صفحہ ۱۲ (ریاض نوکر)

اسے واہ چچو نسا سپاہی بھلا کہان	بیشک تم اس ماں کی ہو تیس مار خان
ہی رنگ بزدلی کا مگر تم مین پائے ہے	آتی تو ہے ضرور کسر تم مین پائے ہے

صفحہ ۲۷ - (انجم) آئی آئی ڈھونڈ ہو بڑھیا
بڑھیا ہے یا زہر کی پوڑیا

جو صاحب اس مصرعے کو پڑھ رہے ہین وہ اتنی سی چھپتے وقت ہاتھ سے تھا کبھی لطف حاصل فرمائین

(دست) ... جب ناہوان بوٹی کہپت
(آنا) ذرہ موئی کانٹے نٹ کہٹ

آنا کی زبان سے بہت اشعار اس موقع پر ہین اور سب بڑے مزے کے ہین -

صفحہ ۵۶ (گلنار، دوا سے بیہوشی پیتے وقت - (اظہار حالت)

لیکر نام خدا یا تیرا انکو عرق پیتی ہون ⁛ دیکھو کیا تاثیر ہو اسمین عرق ہوں یا ہیچی ہون
آنا کو گھر سے مین بلاون - آنا آنا جلدی دو ⁛ گھبراتا ہے اندر دالا گیا ڈر ہے گھبرا نے دو
گرتہ ہوئی تاثیر دوا مین باپ مصیبت لائیگا ⁛ خنجر میرے پاس ہے پیارہ وقت یہ تو کام آئیگا

آخری شعر کا آخری مصرع جس خطرناک تیور کے ساتھ ہے اسکا مزہ جسقدر دل اٹھا ہے اسقدر بیان مین ادا نہین ہوسکتا -

صفحہ ۵۷ (آنا)

ہاتھ کہین ہین پانون کہین مین چونتی ہی نا ⁛ ایسی ہوگئین نیند کی ماتی ہائے کوئی میری جان
اٹھو بیٹھو انگڑائی لیکر نیند سے ہوشیار ⁛ رات پہر ایسی سو لینا اب جاگو گلنار

ہمنے جستہ جستہ چند شعر لکھ دئے ورنہ مختلف بحرون اور مختلف رنگ سخن سے ناٹک کا ہر صفحہ نیرنگ دکھا رہا ہے - ہم حضرت برق کو اونکی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین اور خدا سے امید کرتے ہین کہ "معشوقہ فرنگ" کا رنگ قدر دانون کی نگاہون مین بہت ہی کھبیگا - کاغذ چھپائی نہایت عمدہ ہے جن صاحب کو شوق ہو وہ بابو گنیشی لال صاحب بک ایجنٹ حضرت گنج لکھنؤ سے فرمائین - چیز تو انمول ہے مگر قیمت کچھ ہو ہی گی -

راقم

احمد علی - شوق

مضمون کی بےنظیر اچاری

کوئی گاہک ہے یار بچھوے کا ⁛ بک رہا ہے اچار بچھوے کا
کون کہائے سوائے خدمتگار ⁛ ہو سڑا یہ اچار بچھوے کا
آغا صاحب کی واہ ری تیزی ⁛ کہا گئے سب اچار بچھوے کا
نہ رہا کچھ بھی ذائقہ اسمین ⁛ کون لیگا اچار بچھوے کا
اب نہین ہان کسی زمانے مین ⁛ چٹ پٹا تہا اچار بچھوے کا
اسکی ترشی سے سخت نفرت ہے ⁛ اب نہ لانا اچار بچھوے کا
لینے بازار مین نہ جاو ابھی ⁛ گھر مین ڈالو اچار بچھوے کا
ڈالنا کوئی اسمین بھول گیا ⁛ بے نمک ہے اچار بچھوے کا
لطف آئے گا خاک کھچڑی مین ⁛ کر پڑا سب اچار بچھوے کا
لال مرچین جو ڈالدین اسمین ⁛ رنگ لایا اچار بچھوے کا
بڑے صاحب کے پاس لیجاؤ ⁛ خانساماں اچار بچھوے کا
ہے بہت بےنظیر خوب کے ⁛ بمبئی مین اچار بچھوے کا
اب دنی ہوگیا نہ کہا اسے ⁛ پھینک بھی اچار بچھوے کا
ڈر ہے کیڑے نہ اسمین پڑجائین ⁛ اب نہ رکھنا اچار بچھوے کا
واہ اے - مین سین کیا کہنا ⁛ کیا نکالا اچار بچھوے کا

ہندی کی زندگی گیا اور جان ہی تو گیا

انڈین میڈیکل گزٹ مین سرجن میجر جی ایم شیون صاحب بہادر نے ایک عجیب غریب تجویز پیش کی ہے کہ چونکہ ہندوستانی بالعموم عارضہ انٹرک فیور سے محفوظ رہتے ہین لہذا آزمائش ہونی چاہئے کہ جو نووارد گورے اس ملک مین آتے ہین اونکے جسم مین ہندوستانیون کے خون کا مادہ بذریعہ پچکاری کر پہونچایا جائے - واللہ یہ خون ملانے کی اچھی ترکیب سوجھی - اس سے لازم آتا ہے کہ چیچک اور ہیضہ کیطرح ٹیکے کا ایک جدید قاعدہ جاری ہو کہ ہر ایک ہندوستانی کی فصد کھول جائے جیل خانہ ایسے تجربون کیواسطے تو موجود ہی ہے لیکن ہماری رائے مین اس آزمائش کے لئے اس سے بہتر کوئی ترکیب نہین ہے کہ بجائے گائے کے گوشت کے فوجی گورے ہندوستانیونکا گوشت کہایا کرین تو انٹرک فیور سے کامل طور پر محفوظ رہینگے - ماشاءاللہ -

ڈاکٹر صاحب کو سنیت کی خبر ہی نہین کہ یہ عارضہ کسوجہ سے پیدا ہوجاتا ہے لہذا اب مین مطلع کرتا ہون کہ گورون اور دیگر یوروپینون کو یہ عارضہ محض اونکی بے اعتدالی سے لاحق ہوتا ہے جسکی ابتدا یہ ہے کہ وہ قواعد پریڈ یا دیگر مشقت کے کام سے دہوپ کے جلے بہنے ہوئے لین یا بنگلہ مین آئے فوراً حکم دیا کہ بہرہ لمونیڈ اور برف لاو دو ایک بوتل لمونیڈ مین سیراد سیر برف ڈالکر غٹاغٹ پیلئے اس برف نے معدے مین پہونچکر وہ کام کیا جو پانی گرم توے پر کرتا ہے سوزاک تبخیر پیدا کردی یہ ابخرات تو دل و دماغ کیطرف رجوع ہوئے جس سے سخت فیور یعنی بخار شروع ہوا اور معدے کی سخت گرما گرم حالت مین یکایک برف کے پہونچنے سے جسکا جزو اعظم ایتھر ہے آنتون مین ورم آگیا اسیکا نام انٹرک فیور ہے اب اصل بخار کو ترقی اور بہوک مین کمی اور سخت تشنگی پیدا ہوئی ڈاکٹر صاحب طلب کئے گئے اونہون نے پہلے تو مریض کا سینہ دہیلے کی ہانڈی کی طرح ٹہونکا بجایا آنکھین چیر کے دیکھین زبان کھلوائی تہرماٹر سے دریافت کیا کہ کے درجے پر حرارت ہے اور فوراً انٹی فیرن لگا کر دیدی جس منٹ کے بعد تمام بدن سرد ہوگیا دوسرے دن بجائے بخار کے سرسام نے دہر دبایا دو تین روز مین فی النار ہوگئے اور بیچارے غریب ہندوستانیون کو ہر چند کہ وہ کیسی ہی محنت و مشقت کرین یہ چیزین کہان نصیب ہین اور جو آسودہ ہندوستانی ان چیزون کو

استعمال کر سکتے ہین اونکو زیادہ چلنے پہرنے یا دھوپ مین مشقت کرنی ہی کی کیا ضرورت ہے اور اگر ایسا کرین ہی تو وہ مثل گورون کے جانور نہین ہر ایک کام احتیاط سے کرینگے ۔
اگر ڈاکٹر صاحب کو ایسا ہی خون ملانا ہے تو ہندوستانیون اور یورپین لوگون سے شادی بیاہ کرائین اچہی طرح غٹ پٹ ہو جاے گا ۔ نر دہین رہین گے ۔

راقم

ب ۔ الف

توکل علیہ الرحمۃ

ایک ہمارے نامہ نگار صاحب حسب ذیل خبر بہیجتے ہین

خاص بیان لڑائی ہوئی ٹوک ٹاک کے شہرے ہین کمپنی ترسے ستم کی دہاک کے لینا ۔ لینا جانے جانے دیکہئے ارے رے رے تراتر کتا ۔ پٹ وہ سر پہٹا خون کا پرنالہ چلا وہ تیور آئے ارارا ر ا دہوم دہڑام اے وہ گرا ایک اور دہ اور تین یہ تو شاید بالکل مر ہی گیا گاڑی کی چہت بہی ٹوٹی گہوڑی بہی زخمی بیچارا کوچبان بہی زخمی ہو کے گرا ایک ہنوئی بکیت قوی ہیکل نوجوان نواب شیر صورت گہبرائے لوکہلائے ہانپتے کانپتے جون تون گاڑی مین سے نکل دم دبا کے یہ جا وہ جا ہزار دقت گرتے پڑتے ایک گوشہ عافیت مین پہونچ جلتی ہوئی اولٹی سانسونکی ساتہہ اونچے نیچے ہو ہو کے دلہی دل مین خدا نے بچایا ۔ موسے نے بچایا وہ تو یہ ستم نے مجہکو دیکہا ہی نہین بڑی خیر ہوئی مگر سچ ہے سپاہی کے چہتیس فن ہین کیا مینے اپنی نکاسی کی ہے لو اب لڑائی بہی ہو چکی کمپنی والے مار پیٹ کی سب نلوہ نکل گئی اب پولیس مار پیچہے سوار حسب دستور اپنی کیا کرے جلدی کیا ہے ۔
جبلی رفاہ عام پہ کرتی چڑہائی ہے ۞ سرکس مین سب ذگس گئے بڑی بم مچائی ہے
ہائین ہائین ہٹیو صاحب ہٹیو صاحب ارے یہ کیا آفت ہے اے ا رے اے لو لو سب کہڑے ہو گئے ار ابہی تماشہ باقی ہے پڑے چیا کرو کون سنتا ہے یہ توڑ وہ توڑ یہ پہینک وہ پہیک پردے پہاڑ کر سیان توڑ ڈنڈے نکال دے مار دے مار دس ادہر بیس اودہر بہاگے جاتے ہین کون کسکی سنتا ہے جو ہے وہ تقرہ واقعی تماشہ دیکہنے والون نے سرکس والون کو اولٹی ۱۸۵۷ء والی معرکہ کی نقل اچہی طرح کر دکہائی گو سب آگئے ٹہیکہ دار صاحب بہادر بہاگ کر جبلی گارڈن مین جہ سکا نیزا ونکے سبب سے مار پیٹ کیا ۔ کہہ رہا ٹکٹ کا دام پہیر و ٹہیکہ دار صاحب بہادر آدمی بیچارے خوب پٹے اس جنگ مغلوبہ مین سنا گیا ہے کہ نمبر اول فتح کا جبلی کے طلبانے پاس کیا ٹہیکہ دار صاحب کو ٹکٹ کا روپیہ تو ہضم ہوا مگر تماشہ کرنیوالونکو اونکا نقصان کر

میوہ مین اک اک کے دو دو دیا پڑے ۔
اے عشق پہلے جان لی بدنام پہر کیا ۞ دلکی خطا وہ تہی یہ مقدر کلہے لکہا
اب اگر کسی رنڈی نے اپنے عاشق شیدا سے بولے سے ہی یہ کہا کہ مرتے سکو سنا جنازہ ایک کا ہی نہین دیکہا تو مجہسے برا کوئی نہین کیونکہ ابتو کوئی ہی ایسی نہوگی جسنے اپنی آنکہون سے نہ دیکہا ہو ۔ بمصداق ۔

دیکہ یون مرکے دکہا دیتے ہین مرنے والے

ظاہر ہے کہ وہ تو بیچارا محبت کا مارا اپنی حالت مین آپ گرفتار ہے اوسکا دل گہتو مین نہین پہر اگر ایسے عاشق نے عاجز آکے یا باظہار عشق صادق اپنی جان دیدی معشوقہ کو یہی کہنا مناسب نہین کہ دیکہا نہین کہتے سب ہین مرتا کوئی نہین واقعی نو کرنیکی بات ہے کہ سچے عاشق بیتے اوسکے معشوق کا یہ کہدینا کس حد کا اشتعال پیدا کر سکتا ہے ۔
تازہ حال سنئے نواب نبن صاحب کا حسن و جمال اور اونکی رعنائی اور اونکی نوجوانی اسطرح مٹی ہو کہ مدتون اونکی تصویر آنکہون کے نیچے پہرا کریگی مشہور ہے گگن ڈومنی پر عاشق تہے شاید کسی وجہ سے ہرتال کہا کر خودکشی کی اور یہ ہی سنا گیا ہے کہ پہلے کچہہ علیل ہوئے تہے ۔ نسخے کی ادویہ مین دہوکے سے کوئی زہر مل گیا الکے ذریعہ سے پیٹ سے زہر نکالا گیا کئی روز تک علیل رہکر آخر مین ہچکی آنے لگی تہی اور اسی زمانہ مین حکیم صاحب کا بہی علاج ہوا ۔ آخر الامر انتقال کیا از بسکہ خود اونہون نے اپنا اظہار کچہہ بہی نہ لکہوایا تہا پولیس نے اونکی لاش پر قبضہ کر لیا حسب دستور ڈاکٹرخانہ کے صندوق مین لاش کا چالان ہوا ایک بڑے امیر کبیر نام بر آوردہ مرحوم کے عزیز قریب تہے کوشش تو جیسی ہوئی ہوگی ظاہر ہے مگر تقدیر سے کیا چارہ ہے ۔

راقم ۔ حضرت ظریف ۔

مضامین غیر

جام جہان نما

بقیہ مطبوعہ ۳۰ - اپریل ۱۸۹۶ء

ہمارا بھی جبتک لڑکپن رہا   مٹھائی نہ پائی تو شیون رہا
کوئی دوست اپنا نہ دشمن رہا   کھلونون پر اپنا فدا تن رہا

زمانے مین ہر شے ہے تن کیلئے
مرے جاتے ہین تن بدن کیلئے

دکھانے کو مرتے ہین مرتے نہین   کبھی دھیان مرنے پہ دھرتے نہین
یہی حال دل ہے مکرتے نہین   اگر مرنے کا سم نام کرتے نہین

مگر مر رہے ہین تیرے نام پر
کہ عاشق ہین ہر خاص وہر عام پر

مگر وہ کسی کام آتے نہین   کبھی کہیں بگڑا بناتے نہین
ستاتے نہین کب رولاتی نہین   اردو ٹھاتے ہین لیکن مناتے نہین

اسی پر مگر ہم ہین مچلے میان
کہ بیٹھے ہین روٹی اوٹھائین میان

سیان وہ جو پہلے تھے اب وہ کہان   مصیبت پڑی ہیچ ڈالا مکان
مکان کھد گیا بک گئین دھنیان   زمین کا ہی تختہ نہین کچھ نشان

گئے سوے شہر خموشان کہین
بنا جھونپڑا کوئی ہوگا وہین

وہان لوگ بیوجہ جاتے ہین کیون   بنے گھر کو اپنے مٹاتے ہین کیون
ندو مال اونپر لٹاتے ہین کیون   فقیرونکو طامع بناتے ہین کیون

مٹھائی ضعیفونکی خاطر ہے مال
ٹپکتی ہے لڑکونکے مانند رال

مرادین کبھی گھر مین ملتی نہین   کہ زنجیر بھاری ہین ہلتی نہین
جو کلیان ہن دل کی کھلتی نہین   قبا شاہد گل کی سلتی نہین

مشینونسے یہ کام چلتاہے کب
ادھر ہوکے سنگر نکلتاہے کب

بڑا نام سنگر نے پیدا کیا   ستم درزیون پر ہوا رہا
سلائی نے بخیہ کے دھاگا دیا   وہین جاکے پہونچی ہماری قبا

صدا گھر گھراہٹ کی آئی جہان
وہین ہین وہین درزیون کی دکان

دکانونمین وہ کل ہے آگے دہری   بڑی بھاری جیسے کوئی چھپکلی
پرانونکو سوجھی نہ یہ دل لگی   اگر یہ نئی بات ہے آج کی

نئی دل لگی ہے نئی بات ہے
کہ بچون کی بوڑھونکو سوغات ہے

لڑکپن عجب وقت ہے شک نہین   اسی چیز کی دلپہ ومنک نہین
جوانی کی بیکار جھک جھک نہین   بڑھاپے کی بیہودہ بک بک نہین

زبان کیون دبائین نہ دانتون تلے
کہ میٹھے بتوے ہمارے ہی تھے

ہزارون ہین موجود شیرین بیان   مگر کون ہین دنیا مین عذب البیان
پچاسون ہین محبوب شیرین زبان   مگر لطف اون لکنتونکا کہان

وہ لکنت گئی ہاتھ موسے کے ساتھ
چلے جب وہ دیدار سے دہوکے ہاتھ

طلب کیا قیامت ہے دیدار کی   کبھی آنکھ جھپکی نہ دلدار کی
نکی راہ روزن نے دلدار کی   نہ نکلی سواری مگر یار کی

جو دیدار کی تھی تمنا وہ ہے
جو پردہ مین بیٹھا ہوا تھا وہ ہے

وہ پردہ اوٹھانا غضب ہے غضب   ذرا سر جھکانا غضب ہے غضب
قدم کا بڑھانا غضب ہے غضب   مگر لوٹ آنا غضب ہے غضب

غضب اور اس سے زیادہ نہین
کہ ممنوع مرتے ہین بادہ نہین

فلک ایسا فلک ہے یہ مینا نہین   قمر ایسا قمر ہے نہین ساتگین
صبوحی نہین آفتاب برین   ہمین تو یہی ہوگیا ہے یقین

کہ لوح و قلم نے مٹایا ہمین
طلسم جہان مین پھنسایا ہمین

سمجھتے تھے دنیا بڑی بات ہے   لڑکپن کی کیا بات ہیہات ہے
الف بے ہی جاہل کو مشکلات ہے   اگر کافر کو مین خدا لات ہے

جواب دیکھتے ہین تو کچھ بھی نہین
جو سب کچھ تھا پہلے نہین کچھ کہین

گھروندا بنا تھا وہ ایسا مٹا   زمین تک وہان کی نہ نقش پا
جو گزرا ادھر کوئی آیا گیا   فنا ہوگیا صرف الا کہا

الہی یہ دنیا طلسمات ہے
کہ باہر سمجھ سے ہے جو بات ہے

سمجھ مین کوئی بات آتی نہین   کہ فکر رسا دور جاتی نہین
جو جاتی ہے آکر بتاتی نہین   بتاتی ہے آخر سمجھاتی نہین

گئی آکے اسنے بتایا تو کیا
تپے کی نہ سوجھی سجھایا تو کیا

یہ الزام دنیا بڑی بات ہے   سمجھانے مین صرف اسکی اوقات ہے

مگر گورِ یہ تفس میں ذات سے | مصابیح کچھ ہی نہ مشکلات ہے

جو پھوٹی ہین آنکھین نہین سوجھتا
چراغ اوسکے آگے جلا یا بجھا

جلین لاکھ پر اہل زر کے چراغ | بجھین گور کے بے ہنر کے چراغ
جلے یا بجھے ہر بشر کا چراغ | نہ گل ہون مگر اپنے گھر کے چراغ

اگر قیصر باد فنا نے کیا
کہ آنکھون کو اندھیر دکھلا دیا

جو ہم کھیل بچپن مین کھیلا کئے | وہی کھیل ہمکو دکھایا کئے
ہنساتے تھے ہم وہ ہنسایا کئے | ستاتے تھے ہم وہ ستایا کئے

جو اپنے کیا تھا وہ کرتے رہے
جیے جب تلک اونپہ مرتے رہے

راقم

ج - ل - مفتون -

(باقی)

حیدرآباد کے باغ عامہ کے جانور

مائی ڈیر نواب اودھ پنچ الدولہ بہادر دام وقارکم علے الافلاک کیا کہین کہ ہم اور یہ ہمارے اڈیکانگ مولوی وحشی اور نازک دل نواب موزخ الملک بہادر ایک روز سیر گشت کرتے باغ عامہ کی طرف جا نکلے - سامنے دروازہ دیکھ کے باغ کی سیر کو بھی جی للچایا! اچھا آئیے پہلے چڑیا خانہ کی سیر کرین ٹائین ٹائین (فش) ہائین! یہ کیا منحوس آواز؟ لاحول ولاقوۃ یہ کیا آپ گدھے کی آواز سمجھے - حضرت یہ تو ایک نہایت خوش گلو ولائتی کوا ہے کہ آپ کے خیر مقدم مین اپنا گلا پھاڑ پھاڑ کر آپکو "ویلکم" کہہ رہا ہے اور آپ ہین کہ بمصداق ان انکر الاصوات الحمیر ناخوش ہو رہے ہین بیت خاصے -

ذرا اوس بندر کو بھی دیکھئے کہ سلام کر رہا ہے وہ دیکھئے سامنے والے پنجرے مین کیسا پیارا پرند ہے - اور وہ نازک اندام لیڈی اپنی باریک باریک آواز مین اوس سے کیا باتین کر رہی ہے - آؤ ہم بھی سُنین - لیڈی (پرند سے) وہاٹ از یور نیم - (تمہارا کیا نام ہے) پرند - یور لور (تمہارا عاشق) لیڈی ہنسنے لگی اور ہم بھی قہقہہ لگاتے ہوئے آگے بڑھے -

اے بھئی وہ سامنے والے جنگلہ مین چینوٹیان سی کیا پھرتی نظر آتی ہین؟ دیکھو وہ ادسطرف تیلی نیلی گلابی گلابی کیا چیز پھرتی ہوئی نظر آتی ہے جنگلہ کے پاس پہنچے تو ایک موہوم سے جسم ہماری طرف بڑھتے ہوئے نظر آئے جب بہت ہی قریب آگئے تب کہین ہمنے پہچانا کہ اخاہ! یہ تو ہرن ہرن چیتل - بارہ سینگے - نیل گاؤ سرگاؤ غرضکہ اسی خاندان کے مصیبت زدہ جانور ہین - مگر یا الٰہی یہ انکی حالت ایسی زار و نزار کیون ہو رہی ہے - کیا انکو دانہ گھاس نہین ملتا - یا ملتا ہے تو دوسرے جاندار رکھ جاتے ہین مگر وہان سوائے اوس خاندان کے کوئی دوسرا جانور ہی نظر نہ آتا تھا یہ بیچارے ہمارے پاس آکر نہایت عاجزی سے ممیانے لگے - اور اپنی حیوانی زبان مین کہنے لگے کہ آپ ہی ہماری حالت زار پر رحم کھائیے یہان کے لوگ ایسے خودغرض اور بیداد و ترنج پر کرنے والے ہین نہ ہمکو پورا گھاس دانہ ہی ملتا ہے نہ ہمارے لیے پانی ہی کا کچھ انتظام کیا گیا ہے تمام دن زمین چاٹتے گذر جاتا ہے اور قدرتی ہری بھری چراگاہون کی یاد مین جو دو چار آنسو ٹپک پڑتے ہین وہی پیتے پیتے ہمارے سونہ مین ہی پھیلے جاتے ہین - یور ہائینس یا تو ہماری گردنون پر اسی وقت اپنے دست مبارک سے چھری پھیرتے جائیے یا اپنے دوست نواب فلک رکاب اودھ پنچ الدولہ کے ہان ہماری سفارش کر دیجیے کہ آپ انسانی ہمدردی کا تو دم بھرتے ہی ہین کبھی اپنی اصلی حیوانیت کی طرف بھی نگاہ التفات کر لیا کیجیے کیا عجب ہے کہ ڈاکٹرون کے بجائے اس خیال کے کہ انسان بندر سے ترقی کرتے کرتے اس صورت موجودہ تک پہنچ گئے ہین - اصل مین اسکی نسل ہرن کے ہی مبارک خاندان سے ہو - اور ہم بھی کسی دن ترقی کرتے کرتے اور گھاس چرتے چرتے آپ ہی جیسے انسان بن جائین - اور اوسوقت ہمکو آپکی آیندہ نسلون سے اپنا تدارک لینے کا موقع ملے -

غرضکہ ما بدولت نے انکی عرض معروض نہایت سوز و گداز سے سُنی اور سٹ پٹائے کہ اس وقت آلات حکمرانی (دوات قلم) تو اپنے ساتھ ہین نہین ان بے زبانون کے بارہ مین کیا حکم صادر کیا جائے ہم نے اپنے اڈیکانگ سے کہا کہ ان کی ہر طرح سے تسلی کر دیجائے کہ ما بدولت جلد انکے بارہ مین کوئی مناسب حکم صادر فرمائینگے یا اپنے دوست نواب اودھ پنچ الدولہ بہادر کو سفارشی رقعہ لکھدینگے - کہ باوجودیکہ خزانہ اس بیدردی سے لٹایا جاتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ان بے زبانون ہی کے پیٹ مین کاٹ تراش کی جاتی ہے - یا تو ان باتون ہی کو یک قلم عاق کر دیا جائے یا سختی سے انکی خبرگیری کی نسبت حکم دیا جائے کہ اگر آیندہ سے انکی فریاد ہم تک پہنچی تو ان کے حیوان بھائیون کی تنخواہ پنچ کاٹ تراش کر کے انکی شکم پُری کیجائیگی - راقم - آپکے دوست

مثل شہد و نبات و قند سفید
مین مضامین ہمارے سب شیرین

پھوڑ امین نے زمین اور آسمان شیرین ۔ پھر تلاش مین تیری کہان کہان تیرین

مسئلہ حل طلب

زندگی کے لئے روٹی ضروری ہے یا روپیہ؟

مضامین غیر

جام جہان نما

بقیہ مطبوعہ ۳۰ - اپریل سنہ ۱۸۹۶ء

ہمارا بھی جبتک لڑکپن رہا | مٹھائی نیا ہی تو شیون رہا
کوئی دوست اپنا نہ دشمن رہا | کھلونون پر اپنا فدا تن رہا

زمانے مین ہر شے ہے تن کے لئے
مرے جاتے ہین تن بدن کے لئے

دکھانے کو مرتے ہین مرتے نہین | کبھی دھیان مرنے پہ دھرتے نہین
یہی حال دل ہے کہ کرتے نہین | کہ مرنے کا ہم نام کرتے نہین

مگر مر رہے ہین ترے نام پہ
کہ عاشق ہین ہر خاص وہر عام پہ

مگر وہ کسی کام آتے نہین | کبھی کھیل بگڑا بناتے نہین
ستاتے نہین کب رولاتے نہین | رو ٹھاتے ہین لیکن منانے نہین

اسی پہ مگر ہم ہین مچلے یہان
کہ بیٹھے ہین روٹی اوٹھائین میان

میان وہ جو پہلے تہے اب وہ کہان | مصیبت پڑی بیچ ڈالا مکان
مکان کھدگیا بک گئین دھنیان | زمین کا ہی تختہ نہین کچھ نشان

گئے سوے شہر خموشان کہین
بناچھپر پڑا کوئی ہوگا وہین

وہان لوگ بیوجہ جاتے ہین کیون | اپنے گھر کو اپنے مٹاتے ہین کیون
زر و مال اونپر لٹاتے ہین کیون | فقیرونکو طامع بناتے ہین کیون

مٹھائی ضعیفونکی خاطر ہے مال
ٹپکتی ہے لڑکونکے مانند رال

مرادین کبھی گھر مین ملتی نہین | کہ زنجیرین بھاری ہین ہلتی نہین
جو کلیان ہین دل کی وہ کھلتی نہین | قبا شاہد گل کی سلتی نہین

مشینونسے یہ کام چلتا ہے کب
ادہر ہو کے سنگر نکلتا ہے کب

بڑا نام سنگر نے پیدا کیا | ستم درزیون پر ہوا بر ملا
سلائی نے بخیہ کے دہاگا دیا | وہین جاکے پہونچی ہماری قضا

صدا کھڑکھڑاہٹ کی آئی جہان
وہین مین وہین درزیون کی دکان

کھٹا ٹوپ مین وہ کل ہے آگے دھری | بڑی بھاری جیسے کوئی چھپکلی
پرانونکو سوجھی نہ یہ دل لگی | اگر یہ نئی بات ہے آج کی

نئی دل لگی ہے نئی بات ہے
کہ بچون کی بوڑھونکو سوغات ہے

لڑکپن عجب وقت ہے شک نہین | کسی چیز کی دل پہ دمسک نہین
جوانی کی بیکار جھک جھک نہین | بڑھاپے کی بیہودہ بک بک نہین

زبان کیون دبائین نہ دانتون تلے
کہ میٹھے بتوڑے ہمارے ہی تھے

ہزارون ہین جو دستشیرین ہان | اگرچہ ہین دنیا مین عذب البیان
بہت سون ہین محبوب شیرین زبان | مگر لطف اون گفتگونکا کہان

وہ لکنت گئی اتو موسے کے ساتھ
چلے جب وہ دیدار سے دہو کے ہاتھ

طلب کیا قیامت ہے دیدار کی | کبھی آنکھ جھپکی نہ دیوار کی
تکی راہ روزن نے دلدار کی | نہ نکلی سواری مگر یار کی

جو دیدار کی تہی تمنا وہ ہے
جو پردے مین بیٹھا ہوا تہا وہ ہے

وہ پردہ اوٹھانا غضب ہی غضب | ذرا سر جھکانا غضب ہی غضب
قدم کا بڑہانا غضب ہی غضب | مگر روٹھ جانا غضب ہی غضب

غضب اور اس سے زیادہ نہین
کہ مخمور مرتے ہین بادہ نہین

فلک بس فلک ہے یہ مینا نہین | قمر بس قمر ہے نہین ساتگین
صبوحی نہین آفتاب برین | ہمین تو یہی ہوگیا ہے یقین

کہ لوح و قلم نے مٹایا ہمین
طلسم جہان مین پھنسایا ہمین

سمجھتے تہے دنیا بڑی بات ہے | لڑکپن کی کیا بات ہیہات ہے
لعت بے ہی جاہل کو مشکلات ہے | کہ کافر کو عین خدا لات ہے

جواب دیکھتے مین تو کچھ بھی نہین
جو سب کچھ تہا پہلے نہین کچھ کہین

گھروندا بناتہا وہ ایسا مٹا | زمین تک وہان کی نہی نقش پا
جو گزرا ادہر کوئی آیا گیا | فنا ہوگیا صرف اللہ کہا

الہی یہ دنیا طلسمات ہے
کہ باہر سمجھ کے سب جو بات ہے

سمجھ مین کوئی بات آتی نہین | کہ فکر رسا دور جاتی نہین
جو جاتی ہے آکر بتاتی نہین | بتاتی ہے آخر سمجھاتی نہین

گئی آکے اسنے بتایا تو کیا
تپے کی نہ سوجھی سمجھایا تو کیا

یہ الزام دنیا بڑی بات ہے | سمجھانے مین صرف اسکی اوقات ہے

مگر گور یہ نفس بذات ہے | مصائب کچہ ہی نہ مشکلات ہے
جو پہوٹی ہین آنکہین نہین سوجہتا
چراغ اور سکے آگے جلا یا بجہا
جلین لاکہ پر اہل زر کے چراغ | بجہین گور کے بے ہنر کے چراغ
جیسے ہا بجہے ہر بشر کا چراغ | نہ گل ہون مگر اپنے گہر کے چراغ
تہہر باد فنا نے کیا
کہ آنکہون کو اندہیر دکہلا دیا
جو ہم کہیل بچپن مین کہیلا کئے | وہی کہیل ہمکو دکہا یا گئے
ہنساتے تہے ہم وہ ہنسایا کئے | ستاتے تہے ہم وہ ستایا گئے
جو ہمنے کیا تہا وہ کرتے رہے
جئے جب تلک اونپہ مرتے رہے

راقــــــــــم

ج - ل - مفتون -

(باقی)

حیدرآباد کے باغ عامہ کے جانور

مائی ڈیر نواب اودوغ الدولہ بہادر دام وقارکم علے الافلاک کیا کہین کہ ہم اور ہمارے اڈیکانگ سوبوی دحشی اور ناگ کمال نواب موزغ الملک بہادر ایک روز سیر گشت کرتے باغ عامہ کی طرف جانکلے - سامنے دروازہ دیکہ کے باغ کی سیر کو بہی جی للچایا اچہا آئیے پہلے چڑیا خانہ کی سیر کرین ٹائین ٹائین (فش) ہائین! یہ کیا منحوس آواز؟ لاحول ولا قوۃ یہ کیا آپ گدہے کی آواز سمجہے - حضرت یہ تو ایک نہایت خوش گلو ولائتی کوا ہے کہ آپ کے خیر مقدم مین اپنا گلا پہاڑ پہاڑ کر آپکو ویلکم" کہہ رہا ہے اور آپ ہین کہ بمصداق ان انکر الاصوات الحمیر ناخوش ہو رہے ہین بہت خاصے -

ذرا اوس بندر کو بہی دیکہئے کہ سلام کر رہا ہے وہ دیکہئے سامنے والے پنجرے مین کیسا پیارا پرند ہے - اور وہ نازک اندام لیڈی اپنی باریک سبار یک آواز مین اوس سے کیا باتین کر رہی ہے - آؤ ہم بہی سنین - لیڈی (پرندے) وہاٹ از یور نیم - (تمہارا کیا نام ہے) پرند - یور لور (تمہارا عاشق) لیڈی ہنسنے لگی اور ہم بہی قہقہہ لگاتے ہوئے آگے بڑہے -

اے بہئی وہ سامنے والے جنگلہ مین مینوٹیان سی کیا پہرتی نظر آتی ہین؟ دیکہو وہ اوسطرف نیلی نیلی گلابی گلابی کیا چیز پہرتی ہوئی نظر آتی ہے جنگلہ کے پاس پہنچے تو ایک موہوم سے جسم ہماری طرف بڑہتے ہوئے نظر آئے جب بہت ہی قریب آگئے تب کہین ہمنے پہچانا کہ آخاہ! یہ تو ہرن

ہرن چیتل - بارہ سینگے - نیل گاؤ سانگاؤ غرضکہ اسی خاندان کے مصیبت زدہ جانور ہین - مگر یاالہی یہ انکی حالت ایسی زار و نزار کیون ہو رہی ہے - کیا انکو دانہ گہاس نہین ملتا - یا ملتا ہے تو دوسرے جاندار چکہہ جاتے ہین مگر وہان سوائے اوس خاندان کے کوئی دوسرا جانور ہی نظر نہ آتا تہا وہ بیچارے ہمارے پاس آکر نہایت عاجزی سے ممیانے لگے - اور اپنی حیوانی زبان مین کہنے لگے کہ آپ ہی ہماری حالت زار پر رحم کہائیے یہان کے لوگ ایسے خود غرض اور اپنا دوزخ پر کرنے والے ہین نہ ہمکو پورا گہاس دانہ ہی ملتا ہے نہ ہمارے لئے پانی ہی کا کچہ انتظام کیا گیا ہے تمام دن زمین چاٹتے گذر جاتا ہے - او سقدرتی ہری بہری چراگاہون کی یادمین جو دو چار آنسو ٹپک پڑتے ہین وہی بہتے بہتے ہمارے مونہ مین بہی چلے جاتے ہین - یور ہائینس یا تو ہماری گردنون پر اسی وقت اپنے دست مبارک سے چہری پہیرتے جائیے یا اپنے دوست نواب فلک رکاب اودوغ الدولہ کے ہان ہماری سفارش کر دیجیے کہ آپ انسانی ہمدردی کا تو دم بہرتے ہی ہین - کبہی اپنی اصلی حیوانیت کی طرف بہی نگاہ التفات کر لیا کیجئے کیا عجب ہے کہ ڈاکٹر دون کے بجائے اس خیال کے کہ انسان بتدریج ترقی کرتے کرتے اس صورت موجودہ تک پہنچ گئے ہین - اصل مین اسکی نسل ہرن کے ہی مبارک خاندان سے ہو - اور ہم بہی کسی دن ترقی کرتے کرتے اور گہاس چرتے چرتے آپ ہی جیسے انسان بن جائین - اور اوسوقت ہمکو آپکی آیندہ نسلون سے اپنا تدارک لینے کا موقع ملے -

غرضکہ ما بدولت نے انکی عرض معروض نہایت سوز و گداز سے سنی اور سٹ پٹائے کہ اس وقت آلات حکمرانی (دوات قلم) تو اپنے ساتہہ ہی نہین ان بے زبانون کے بارہ مین کیا حکم صادر کیا جائے ہم نے اپنے اڈیکانگ سے کہا کہ ان کی ہر طرح سے تسلی کر دیجائے کہ ما بدولت جلد انکے بارہ مین کوئی مناسب حکم صادر فرمائینگے یا اپنے دوست نواب اودوغ الدولہ بہادر کو سفارشی رقعہ لکہدینگے - کہ باوجودیکہ خزانہ اس بیدردی سے لٹایا جاتا ہے پہر کیا وجہ ہے کہ ان بے زبانون ہی کے پیٹ مین کاٹ تراش کی جاتی ہے - یا تو ان باتون ہی کو یک قلم عاق کر دیا جاوے یا سختی سے انکی خبر گیری کی نسبت حکم دیا جاوے کہ اگر آیندہ سے انکی فریاد ہم تک پہنچی تو ان کے حیوان بہائیون کی تنخواہ ہو کاٹ تراش کر کے انکی شکم پری کیجائیگی -

راقم - آپکے دوست

مثل شہد و نبات و قند سفید
مین مضامین ہمارے سب شیرین

پہہوٹ ہین نے زمین اور آسمان شیرین ہو پہر آلاش مین بہی کہان شیرین

مسئلہ حل طلب

زندگی کے لئے روٹی ضروری ہے یا روپیہ؟

مضامین غیر

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا
کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس است

ڈیر پنچ۔ تسلیم۔ دہلی بھی ایک عجیب شہر ہے بارہا اجڑا اور تباہ ہوا مغلیہ اور تغلق خاندان کے عہد حکومت مین اکثر قتل عام کا بازار گرم رہا۔ خون کی ندیان بہین۔ لیکن واہ ری شان بگڑ بگڑ کر بننا اسی کو کہتے ہین۔ ماشاء اللہ اوسکی چہل پہل اب بھی بدستور ویسی ہی ہے جیسی زمانہ ماضی مین تھی وہی چوطرفہ غل غپاڑہ اور آئے دنکے میلے تماشے جو اگلے زمانہ مین تھے اب بھی دیکھنے مین آتے ہین۔ یہان کے لوگ بھی خدا کے فضل سے ایسے ہی ہین جو ہر وقت لنگوٹی مین پھاگ کھیلنے کو موجود۔ دلی مین ہفتہ وار نو تہوار تو مشہور ہی ہے۔ مگر مجھے یہان حضرت نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ کے عرس کے متعلق کچھ لکھنا ہے۔ سترہوین شوال حضرت صاحب کے عرس کی تاریخ تھی چونکہ اس سے قبل کبھی ایسے موقع پر دہلی جانیکا اتفاق نہ ہوا تھا۔ ادہر طبیعت سیر تفریح کے عادی دل نہ مانا چند دوستون کے ہمراہ چل کھڑے ہوئے۔ دس بج چکے تھے گیارہ کا عمل تھا کہ ہماری گاڑی گڑگڑاتی ہوئی شہر پناہ کے باہر ہوئی اور ہم اب اوس عام سڑک پر ہو گئے جو حضرت نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ کی درگاہ کو گئی ہے اس سڑک کا نظارہ قابل دید تھا۔ پیدلون کا تو کچھ شمار ہی نہ تھا۔ سیکڑون خاک چھانتے اور دھول بٹورتے اس گڑگڑاتی دھوپ مین چلے جا رہے تھے گاڑیون پر اکثر دہلی کے سجیلے اور عاشق مزاج لوگ بناؤ سنگار کئے ساٹن اور گلبدن۔ تنزیب اور رنگین کے انگرکھے ڈانٹے جنکے کنارون پر عمدہ عمدہ بیل ٹکی ہوئی تھی ضروری سامان سے لدے پھندے روانہ باشند دکھائی دئے۔ جن لوگونکو گاڑی کرایہ کرنے کا مقدور نہین اونہون نے اکّے ہی پر اکتفا کیا مگر خدا کی مار یہان کے اکّون پر۔ وہی دقیانوسی فیشن اکّے بے کمانی والے اگلے زمانے کے نہ کیل نہ کانٹے درست نہ ٹٹو تیز بیٹھتے ہی جسم کے انجر پنجر ڈھیلے ہو جائین۔ خدا جھوٹ نہ بلائے ادہر اکّے پر قدم رکھا اور ادہر انتڑیون نے پیٹ کے اندر قلابازی کھانی شروع کر دی۔ ٹٹو صاحب تخ تخ کر دو قدم چلے کہ پھر تھم گئے اب سائیس کوڑے پر کوڑا جھاڑ رہا ہے مگر ٹٹو چلنے کی قسم کھائے ہے غرض یہ سب سمان دیکھتا بھالتا حضرت کی درگاہ پر جا پہونچا یہان دیکھتا ہون تو خاصہ میلہ ہے حسینون کا جمگھٹا ہے خلقت کا وہ ہجوم کہ شانہ سے شانہ چھلتا تھا۔ جیون تیون اندر داخل ہوا۔ حضرت کے مزار کی زیارت کی اور وہان سے فاتحہ پڑھکر حضرت امیر خسرو دہلوی کی راہ لی۔ یہان بھی تماشائیون کی اپا دھاپی دیکھنے کے قابل تھی۔ تھوڑی دیر مین گانیکا تار چھڑا دہلی کی نامی نامی طوائف ساز و سامان سے لیس ہو کر حضرت امیر خسرو کے مزار کے ارد گرد آ براجین (کیونکہ حضرت نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ کے مزار کے سامنے طوائف کو گانے کا حکم نہین ہے) ادہر طبلے پر تھاپ پڑی اور ادہر سے اینجانب جا دھمکے۔ درگاہ کے مقابل بی دونی کو دیکھا کہ گھڑیان لاد رہی ہین۔ خلقت ہے کہ ایک پر ایک پلی پڑتی ہے۔ ہر چند بی جان گلا پھاڑ پھاڑ کر اپنا سکہ جمایا چاہتی تھین مگر بجز زاغ دمن۔ زاغ دمن اور کچھ سنائی نہین دیتا تھا۔ یہ عالم دیکھکر بندہ درگاہ تو وہان سے کھسک حضرت نظام الدین اولیا کے مزار پر آ جمے۔ یہان قوالون کو دیکھا کہ ڈھولک اور ستار پر حضرت حافظ علیہ الرحمۃ کی غزل اپنی نرالی دھن مین "آہے! آہے" کر کے گا رہے ہین اور صوفیان کرام کو بے طرح وجد مین لا رہے ہین۔

ہو اللہ ہو کی صدا چہار طرف سے بلند ہو کر روضہ کے اندر گونجتی ہوئی عالم بالا کو جاتی ہے وہ نظارہ ان خدا شناسون کی محویت اور خود فراموشی اوس وقت قابل دید تھی جب حافظ صاحب کا یہ شعر گایا جا رہا تھا؎

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ٭ اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما

کوئی ہے کہ کسی کے گلے مین باہین ڈالکر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے۔ کوئی ہے کہ لوٹن کبوتر بنا زمین مین لوٹ رہا ہے۔ کسی حضرت کو دیکھئے کہ بارش سفید ہاتھ مٹکاتے کولھے پھڑکاتے قوالون تک پہونچتے ہین اور اوسی شعر کے مکرر گائے جانے کی فرمایش کرتے ہین۔ غرض ایک عجیب حالت سب پر طاری تھی تھوڑی دیر تک مین بھی اس تماشہ کا لطف اوٹھاتا رہا اور اوسکے بعد جہان آرا دختر شاہجہان کی قبر پر گیا جو اوسی احاطہ مین حضرت امیر خسرو کے مقبرے سے کسیقدر بائین جانب ہٹ کر ہے۔ یہان پہونچکر عالم ہی دوسرا نظر آیا اور یہ معلوم ہوا کہ کان مین کوئی کھڑا کہہ رہا ہے؎

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر ٭ اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

ہائے اس جوانا مرگ شاعرہ کے مزار پر خدا جانے کیا حسرت برس رہی تھی کہ دیکھتے ہی دل بیتاب ہو گیا۔ یہان نہ وہ چہل پہل تھی نہ وہ شور و غل نہ لوبان و عود کی خوشبو آ رہی تھی نہ شمع و گل کا کہین نشان تھا۔ ہان زبان حال سے اوس مقام کا چپا چپا ہوا سناتا یہ کہہ رہا تھا؎

بر مزار ما غریبان نے چراغے نے گلے ٭ نے پر پروانہ یابی نے صدائے بلبلے

اور ایک سبز چادر اوس مزار پر پڑی تھی جسکو نہ کسی انسانی ہاتھون نے بنا تھا۔ نہ اوسمین کوئی صنعت بشری کا ظہور تھا۔ بلکہ وہ نیچر کی صناعی کا ایک ادنے نمونہ تھا جسے لوگ عام طور پر ہری گھاس یا دوب سے تعبیر کرتے ہین۔ اس گھاس کی دلکش خوشنمائی اسدرجہ بھلی معلوم ہوئی کہ آگے بڑھنے کو جی نہ چاہا۔ گویا ع۔ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است

کرشمہ ہی کسکا تہا کہ جسکی سحر آفرین ابیاری کو دیکھتے ہی دل یکبارگی ہاتہ سے نکل گیا ہر چند کہ آس پاس کے مزارون پر نہایت قیمتی اور بیش بہا چادرین پڑی تہین جنکے دیکھنے سے انسانی تکلفات اور اونکی صناعیون کا پورا پورا اندازہ ہوسکتا تہا - مگر ہائے قدرت کی اس ادنےسی کاریگری کے آگے وہ سب ہیچ تہین - ناظرین حیران ہونگے کہ اس گہاس کی اسقدر تعریف کیون کیگئی جبکہ ہری گہاس اکثر نظرون سے گذرتی رہتی ہے خصوصاً ایام بارش مین زمین کا ہر ٹکڑہ نیچر کی فیاضی سے سرسبز اور مالامال دکہائی دیتا ہے کیا یہ اسلیئے کہ ایک پری جمال شہزادی کی قبر پر جمی ہوئی ہے - ؟ مگر نہین یون توبہت سے حسینون کے مزار پر ہری گہاس جمائی جاتی ہے اور آب پاشی کے ذریعہ سے وہ عموماً سرسبز ہی رہتی ہے خصوصاً انگریزونکے قبرستانون مین تمام رنگ کی اکثر قبرین سبز پوش نظر آتی ہین مگر اسکو کون سینچتا ہوگا - یہان تو بجز نیچر کی ابیاری کے کوئی ذریعہ آب رسانی ہی نہین ہے اور وہ ان نیچر اپنے قانون کے خلاف اندنون ابیاری کیون کرنے لگا تہا - اسمین کوئی نہ کوئی بات پوشیدہ ضرور ہے ہان اب سمجہا یہ اوس شعر کے جادو بہرے اثر کا نتیجہ ہے جو اوس شہزادی کا تصنیف کردہ اوسکی قبر کے سرہانے سنگ مرمر پر کندہ دکہائی دیتا ہے اور جو میرے اس مضمون کا عنوان ہے ؎

"بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا ÷ کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس است"

اس شعر مین خدا معلوم کیا بات تہی کہ پڑہتے ہی طبیعت بے چین ہوگئی دل بہر آیا اور اوسکے حسرت بہرے مصرع پر کہ "قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس است" بے اختیار آنکہون سے آنسو نکل پڑے - آہ اک زمانہ ہوگا کہ یہی پری رخ نازنین جسکے کلام سے اسوقت حسرت برس رہی ہے نہ معلوم کس ناز و نعم مین شاہی محلون مین پلی ہوگی اور یہ اچہوتا پہول جسوقت قدرت کی سرپرستی اور انسان کی حفاظت مین رہکر شگفتہ ہوا ہوگا تو خدا جانے کیسی کیسی امیدین اوسکی ذات سے وابستہ ہونگی اور ہان عالم جوانی مین پہونچکر اوسکے حسن گلوسوز نے وہ کہربائی کشش اوسمین پیدا کردی ہوگی جس سے حسینان جہان اوروں کے دلکو اپنی طرف کہینچ لیا کرتے ہین - اوسوقت اوسکے نظر ناز کے تیر ست سے خستہ جگر عشاق کیلیے تیر ستم سے کم نہونگے اور اکثر شہزادے نیم بسمل اوسکے ملنے کی آرزو دلون مین لیئے یون ہی چل بسے ہونگے اور اوسے خبر تک ہی نہوئی ہوگی - مگر اے حسن کی جلوہ گاہون کے سیر کرنے والو اور اپنی فطرتی شوخیون اور بانکپن کی اداؤن پر جان فدا کرنے والو ذرا آج اوس حور وش شہزادی کے مزار کو بہی تو دیکہلو دیکہو یہان آج اوس حسن کا کہین پتہ ہے جسکی عالم فریبی کی شہرت تین سو برس قبل ایک عالم مین پہیلی ہوئی تہی - آہ اوسکے دشمن دوران نے چہرہ کو لحد نے کچہ ایسا چہپایا کہ پہر اوسکے دیدار کیسیکو نصیب نہ ہوئے کیا زمانہ کے ظالم ہاتہون سے ہمین امید ہوسکتی ہے کہ ابتک اوسکی ترو تازگی اور شگفتگی ویسی ہی ہوگی ؟ نہین ہرگز نہین آہ اوسکے رخسارے کی ہڈیان تک ہی توگل کر خاک ہوگئی ہونگی - اور سب سے بڑہ کر تو یہ ہے کہ آج اون سب باتون مین سے کسیکا بہی پتہ ہے جو کبہی عشاق کے دلون پر بجلی گراتی تہین - آہ وہ تبسم نانکدہر ہے اور وہ پیاری پیاری دلفریب ادا کہان ہے - افسوس دلفریبی اور دلربائی اوس سے کیا رخصت ہوئی کہ عاشقان حزین بہی اوس سے کنارہ کش ہوگئے آج اتنے تماشائیون مین ایک بہی اوسکی طرف رخ نہین کرتا - اور وہان اوسپر بہی خواب عدم کا کچہ ایسا غلبہ ہے کہ اوسے یہ بہی نہین خبر کہ میرے سرہانے کیا ہو رہا ہے ہائے وہ تو آغوش گور مین میٹہی نیند کا مزہ لے رہی ہے اور بیکسی اوسکے سرہانے کہڑی رو رہی ہے اوسیکا کلام اوسکی حسرت کا پتہ دے رہا ہے اور گور غریبان کا سناٹا پکار پکار کر کہہ رہا ہے "فاعتبروا یا اولی الابصار" -

ہائے اوس مقبرہ کے اندر آج کوئی چیز بجز اوس شعر اور ہری دوب کے دیکہنے والون کی توجہ کو اپنی طرف مائل نہین کر سکتی ان دونون کے دیکہنے سے علاوہ عبرت کے یہ بات بہی اچہی طرح ذہن نشین ہوجاتی ہے - کہ اچہی صورت والون کو خدا بہی عزیز رکہتا ہے اور حسینان جہان کی دعا بشرطیکہ وہ حضور قلب سے مانگی گئی ہو ضرور مقبول ہوتی ہے - اس مزار کی گہاس ہمیشہ ہری کیون رہتی ہے یہ اوسی دعا کی تاثیر ہے جو اوس پری جمال شہزادی نے اپنے ننہے ننہے اور گورے گورے ہاتہون کو آسمان کیطرف اوٹہا کر مانگی ہوگی اور جسکو اوسنے اپنے پتلے پتلے اور نازک ہونٹون سے یون ادا کی ہوگی کہ "اے خداوند تو میرے مزار کو ہمیشہ سبز پوش رکہنا" ورنہ اتنی تیز دہوپ اور اس بلا کی گرمی اور اوسپر یہ سرسبزی -

اے قوم اسلام کے سچے عاشقون اور اے مسلمانون کے دلی خیرخواہ او جان نثار و تمہین بہی عبرت پکڑ جانا چاہیئے اٹہو اور اوس شہنشاہ دوجہان کے حضور مین خلوص دل سے اپنی مفلوک الحال قوم کے لیئے دست دعا دراز کرو کہ حق تعالے ہم مسلمانون مین اتفاق عطا فرمائے بغض و عناد کینہ اور حسد ہمارے دلون سے دور کرے - ہم آپسمین شیر و شکر ہوکر رہین ظاہرداری کا پردہ ہمارے درمیان سے اوٹہ جائے ہمارے برتاؤ مین خلوص اور صدق پائے جائین - ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے کام مین دل و جان سے اعانت کرنیکو طیار ہو نکجہتی پہوٹ سے بدل جائے اور یک دلی اغراض نفسانیہ کو پاس نہ پہٹکنے دے کیا ہم سبہون کی دعامین وہ تاثیر نہ ہوگی جو اوس ایک شہزادی کی دعامین تہی بالضرور ہوگی اور انشاءاللہ جل شانہ جلد ہم ... اور ہم عنقریب آثار اجابت بہی آنکہون سے دیکہ لینگے -

راقم

دلفگار

بقلم - م - س - از میرپور

شیر کے منہ مین مربچان گیا آپ سے تو

سرگذشت حاجی بغلول

باب ششم

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۳ - اپریل ۱۸۹۶ء

حاجی صاحب خدانخواستہ اتنے نادان نہ تھے کہ گاؤن والون کی اس خاطر مدارات - آؤبھگت - اور عملی کملی بانی کا ایسا تلخ تجربہ اوٹھاکر پھر دوسری دفعہ معشوقہ کیطرف رخ کرتے - ابی توبہ کیجئے موسیجے پر چلے جائین توپ کا سامنا کرین سر کو معہ عمامہ شیر بہر کا نوالہ کردین مگر اب اوس گاؤن کی طرف توسن خیال لاکہہ بس نہ لیجاتین وہ ٹھاکر کا بارونی صورت بناکر سامنے آکہڑا ہوتا وہ لنگڑی ٹانگ پکڑ جانا زمین سے گھسیٹ گرا رہر کے کھیت مین لیجانا وہ فیاضی کے ساتھ گستاخیان کرنا وہ اپنا چیخنا چلانا - وہ حرفہ ریوڑی کا گھوڑی لیکر موقع واردات سے غایب ہوجانا سب یاد کرکر دفعتہً کہڑے ہوجاتے لیٹے سے اوٹھ بیٹھتے بیٹھے سے لیٹ جاتے اور گہبرا گہبرا کر کروٹین بدلنے لگتے کبھی پیشانی پر پسینا آتا اور کبھی پیاس کی شدت ہوتی - دل و ہڑکنے لگتا معشوقہ کے دیدار کی لاکھو تدبیرین سوچتے ہزار حیلے نکالتے لیکن ادہر خیال نے گاؤن کیطرف رخ کیا اور آدہر چونک پڑے پھریری آگئی - سر چکرانے لگا کلیجہ مسوس کے رہگئے - اب گہر مین جی نہین لگتا - یار دوستون سے ملنے کی رغبت نہین ہوتی - آخر کرین تو کیا کرین مگر سنیچر تو پاؤن سے چڑہتے چڑہتے دل و دماغ تک پہونچ گیا تھا اعضا گنوارون کی دل لگی سے دکہتے تھے اور دل ہی معشوقہ کے عشق سے دردمند ہورہا تھا غرضکہ حاجی صاحب اندر باہر جسم جس طرف سے اولٹ پلٹ کر دیکھئے لفظ درد کی طرح درد ہی درد تھے گرتے پڑتے جیلے روے مقدس پر خراش کہوپری مین باندا لگے آم کی طرح گومڑیان مختصر داڑہی پرانی کوچی کی طرح کہچی کہنچی - عمامے کی غیرت جریب کی یاد ہر کروٹ پر آہ ہر جنبش پر اُفوہ چشم پر نم - حواس باختہ مگر اس بارے مین اقوال مختلف تھے کہ آیا یہ آہ اور اُفوہ صدمہ فراق سے تہا یا مرض اہل دیہ سے لیکن یہ صحیح ہے کہ حاجی صاحب اوس دن سے دیوان حافظ زیادہ زیر مطالعہ رکہنے لگے تھے - اور اگر کسی شعر کا مضمون سمجھنے مین دقت ہوتی تہی تو دو آنسو ضرور گرا دیتے - میان حرفہ ریوڑی کو اب ڈبل خدمت کرنی پڑی یعنی گہوڑی اور حاجی دونون کی سائیسی مین مستعد رہنے لگے -

بیماری - مسافرت - مصیبت مین ماتحت کی شرکت یا موجودگی سے رعب کسیقدر کم ہی ہوجاتا ہے اور پھر جہان آقا کی ذلت و خواری - پریشانی ملازم نے اپنی آنکھون سے دیکھی ہو - وہان کی بےتکلفی کا کیا کہنا - کچھہ مالک کی مجبوری و معذوری اور کچھہ حرفہ ریوڑی کی طبیعت کی افتاد نے ایک گونہ ایسی بیباکی پیدا کردی تھی کہ گھوڑی کے معاملے مین سائیس صاحب کو ملکیت کا وہم ہوا دعوی سا ہوگیا تھا ایک روز حرفہ ریوڑی گھوڑی دریا پر نہلانے لیگئے تو کہ راستے مین یاران سرپل مل گئے نیم کے درخت کے تلے بیٹھکر بڑا نامشغلہ جوئے بازی کا ہونے لگا سواری دو نفر پیسے اور کچھہ کوڑیان جو ذات شریف کا سرمایہ ناز تہا سب نذر ہوگیا - جیت کی طمع مین دو ایک داؤن اور کہیلے چار آنہ کی ستدیہ تر ہارگئے - اب انکے پاس کیا تھا - لاکھ کہا کہ گہر جاتا ہون ابہی تو لاتا ہون مگر وہ تو بہت کہنڈون سے واقف تھے بچا کو اجازت ندی بلکہ سنین ماضیہ کا واجب الادا اضافہ کرکے ایک روپیہ کے قریب مطالبہ قائم کردیا - آخر کو بعد بحث و گفتگوے بسیار و گالی گلوج بشیابہ طے پایا کہ گھوڑی یہین چھوڑ جاؤ اور ایک گہنٹے مین حاضر آئے تو مضائقہ نہین ورنہ گھوڑی کو ادہر ہی سے کسی طرف گہما دین اور کسی گاؤن مین جاکر اسنے بنئے کے ہاتھ بیچ ڈالین گے بگری کا یہ حکم سنتے ہی حرفہ ریوڑی صاحب حاجی کی خدمت مین افتان و خیزان با چشم گریان و سینہ بریان پہونچے کہ حضور بڑا غضب ہوگیا - گھوڑی ہاتھ سے جاتی رہی - دریا سے نہلا کے لاتا تھا کانون مین ہوا چوہری ہے - چھوٹ گئی کہیت والون نے پکڑلی - کانی ہوز (کانجی ہوس) لئے جاتے ہین اگر ایک روپیہ لیجاے تو گہرنے آؤن -

حاجی ارے مردود تو دریا کیون گیا - اور ایک روپیہ کس بابتہ آج تک ہم نے سنا ہی نہین ہماری گھوڑی اور کانجی ہوز -

حرفہ ریوڑی - حضور یہی ہماری ہی ایک گہوڑی تہوڑی پکڑی گئی ہے - آج تو خدا جانے کیا معاملہ ہے دو بہینسین - ایک گاے - ایک گدہا لو ایک ٹٹو اور بہی لوگون کا ہے وہ سب اپنے اپنے گہر روپیہ لینے گئے ہین مین نے کہا کیا ہمارے مالک روپیہ نہین دے سکتے - اور حضور ہمکو تو اسکا بڑا ملولہ ہے کہ اگر دیر ہوگئی اور گھوڑی کانی ہوز چلی گئی - تو رات بہر خدا معلوم کس تکلیف مین رہے - اللہ جانتا ہے جب خیال آتا ہے کلیجے پر سانپ لوٹ جاتا ہے (اور یہ کہکر زار و قطار رونے لگے)

حاجی صاحب کا دل بلکہ جسم تک تازہ چوٹ کہایا ہوا تو تہا ہی اوسپر دیوان حافظ نے اور بہی گداز کر رکہا تہا دو ایک آنسو انکی بہی نکل ہی آئے ایک آہ سرد تہ خانہ دل سے بہر کر بندے سے روپیہ کہول حوالہ کیا -

حرفہ ریوڑی نے دروازے سے نکلتے ہی دریا کی راہ لی کہ رہن شدہ گہوڑی کو گہر لائین - اور حاجی صاحب کو حزن و ملال نے اگیرا کچھہ سوچتے سوچتے سو گئے -

حاجی صاحب کا نفس ذہن انسانی یون تو پہلے ہی سے دم برداشتہ ہو رہا تہا - اس مہلت کو پاکر خدا جانے کدہر ہزیمت خوردہ بادشاہ کی طرح تخت گاہ چھوڑ کر فرار ہوگیا یا خلوت گاہ مین جا گہسا - اور تخلیہ نے بمصداق خانہ خالی را دیو میگیرد - اپنا تسلط جمایا اور حاجی صاحب نے خواب دیکہنا شروع کیا -

الحاصل حاجی صاحب گھوڑے کی زین سے سبکدوش کرکے تھان پر لائے اور تفصیلی رپوٹ خود تصنیف شدہ سنانے کی غرض سے حاضر خدمت آقائے نعمت ہوتے ہین تو کیا دیکھتے ہین کہ ہمارے حضرت نوم عرق مین ڈبکیان کہاتے سینے پر ہاتھ رکھے سارے جسم سے کانپتے - بڑے زور سے ہانپتے "سیپون سیپون" کی صدا بلند کر رہے ہین - چہرہ سرخ - سفید سیاہ - زرد نیلا - گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا - قوس قزح کی نقل کرتا ہے - پلنگ ایسا لرزے مین مبتلا کہ خوف ہوتا تہا کہین آتش فشان پہاڑ کا مادہ تو ہیجان مین نہین آیا آپ جانئے حرفہ ریوڑی لاکھ شریر تہا مگر تہا تو ابہی بچہ ہی - یہ حالت دیکھکر گھبرا گیا - کہ خدا جانے اس تنہائی مین کون بلا اینپر مسلط ہوگئی یا خدا نخواستہ احتضار کی کیفیت طاری ہے - سارا قصہ پوری داستان آج بپایان مے رسد - بے قرار ہوکر زور سے چلا اوٹھا - میان ! میان ! ارے میان ! ارے میان ! دیکہو - تو تمہارا اسوقت حال کیا ہے !

بارے خدا خدا کرکے حاجی صاحب نے بحر نوم سے سر نکالا - لاحول پڑھتے بیدار ہوے - اور کہنے لگے کہ میان حرفہ ریوڑی کیا کہین اسوقت ہمنے عجیب خواب دیکھا -

(باقی)

قطعہ تاریخ

بانتقال پرملال شاہزادہ فریدون حشمت سکندر صولت حضور پر نور مرزا آفتاب قدر بہادر طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ سن تصنیف مولوی سید محمد تقی صاحب ملازم سرکار ابد قرار حضور پر نور مہاراجہ صاحب بہادر والی اجودہیا ادام اللہ اقبالہم وضاعف اجلالہم -

کرون بیان زمانہ کی کیا مین نیرنگی | کہ انقلاب سے جسکے ہر مال و جان بیقدر
عروج اہل جہان دیکھ ہی نہین سکتا | اسی سے باہمہ رفعت ہے آسمان بیقدر
گر آج بدر کو حاصل ہوا کمال تو کیا | کہ ہوگا نقص سے کل وہی بیگمان بیقدر
ہزار قدر کرین بلبلین گلستان کی | کرے گی چشم زدن مین اوسی خزان بیقدر
نکالے نام کوئی لاکھ دہر فانی مین | مگر جو دیکھئے تو سب ہے رائگان بیقدر
عجب رئیس اوٹھا آجکل زمانہ سے | ہوا ہے مرگ سے جسکے یہ خاکدان بیقدر
چراغ ہوگیا گل خاندان شاہی کا | بغیر اوسکے ہوا اب یہ دودمان بیقدر

لکھا تقی نے بصد حزن مصرعۂ تاریخ
ہے اب وفات جہانقدر سے جہان بیقدر
سنہ ۱۳۱۳ء

خدا رکھے تمہاری چاندسی صورت کا کیا کہنا
بلائین حسن بہی لیتا ہے پیچ زلف پرخم سے

ستارہ بیگم اور کوکب مرزا

ستارہ بیگم - کوکب مرزا ؟ سچ بتاؤ تمنے سچ کہا تہا یا ہنسی ہنسی مین کہ مین دنیا بہر کی عورتون مین سب سے اچھی ہون -

کوکب مرزا - بخدا مین نے سچ کہا تہا - اور اب بہی کہتا ہون تم سب مین اچھی ہو -

ستارہ بیگم - مجھے یاد آتا ہے تمنے یہ بہی کہا تہا کہ مین حسین اور خوبصورت بہی ہون -

کوکب مرزا - مین پہر کہتا ہون تم سب سے زیادہ حسین ہو -

ستارہ بیگم - شاید تمنے میرے ہنر او رکمال کی بہی تعریف کی تہی کیون تمنے نہین کی تہی ؟

کوکب مرزا - بہت اچہی طرح سے -

ستارہ بیگم - مجھے خوب یاد ہے تمنے یہ بہی کہا تہا کہ مین بڑی پیاری بہولی بہالی الہڑ شوخ اور طرحدار عورت ہون -

کوکب مرزا - ہان مین نے ضرور کہا تہا اور اب تک مجھے یاد ہے

ستارہ بیگم - تمنے یہ بہی کہا تہا کہ مین سب گنون مین پوری بہی ہون -

کوکب مرزا - مین کب کہتا ہون نہین - پہر کہتا ہون کہ تم سلیقہ حسن عفت عصمت اور نیکی کے چمن کا ایک پیارا کہلتا ہوا پہول ہو محبت اور عشق کا چاند ہو - میرے دل کے آسمان کی زہرہ ہو - پیار کرنے اور پوجنے کے لایق ہو اور اللہ رکھے اس قابل ہو کہ کسی اچھی جگہ تمہارا بیاہ ہو (مرزا پہر ایک لمحہ دل مین سوچکر) کیون بیگم ؟ مین دلدادہ جان باختہ ہجران کشیدہ آفت رسیدہ اس جانسوز تمنا کو اپنے ناہموار گوشہ دل مین جگہ دون -

ستارہ بیگم - (کچہہ جھیپ کر) اچھا مین تمسے ایک بات پوچھتی ہون - پہر اسکا جواب دونگی -

کوکب مرزا - مین قربان - شوق سے - ایک نہین ہزار -

ستارہ بیگم - نہین - ایک بات سے دوسری بات نہ پوچھون گی -

کوکب مرزا - بسم اللہ

ستارہ بیگم - کیا تمکو یقین ہے کہ ایک مہ جبین جو اپنے حسن و جمال اور خوبیون مین اپنا نظیر نہین رکہتی وہ تمسے جہاڑو تارے کے ساتھ اپنی زندگی تباہ کرے گی - یہ سنتے ہی کوکب مرزا کے رخ پر ہوائیان چھٹنے لگین اور اس سرعت سے اپنے گہر کو دوڑتے ہوے بہاگے جسطرح بجلی جیت پہ تیز شہاب

راقم - ع - س - دہلوی نظیم ابادی مقیم لکھنو

وبائے طلاق

جسطرح ہیضے چیچک - انفلوانزا - ڈنگو فیور کی وبا ہوا کرتی ہے اوسیطرح آجکل مہذب سوسائٹی مین طلاق کی وبا پہیلی ہے - میم صاحبات ہین کہ منہ زور گہوڑیون کی طرح اگاڑی پچہاڑی تڑائے اصطبل تاہل سے نکل کر غیرت میدان آزادی کو دم اوٹھائے بہاگی جاتی ہین - اور صاحب بہادر ہین کہ کم سوار کی طرح گدا گد گرتے چلے جاتے ہین - آجکل ڈاکٹر لوگون کا خیال ہے کہ وبائی امراض ننہے ننہے کیڑے ہوا کرتے ہین - پس کیا عجب اس وبا کی بہی کیڑے ہون - پس جب تک کوئی دوا ان موذیون کے مرنے کی معلوم ہوگی تب تک آپ سمجہ لیجئے یہ وبا دفع نہوگی - اچہا اب لگے ہاتہون طلاقون کی بہرمار بہی سن لیجئے کہ مسٹر کینن ہلمین کی میم صاحبہ نے جو سر جارج کیمبل سابق لفٹنٹ گورنر بنگال کی دختر بلند اختر ہین اپنے شوہر برخوردار کو تحریری نوٹس دیدیا کہ آپ اپنا کوٹ پتلون سنبہالئے اور بوریا بدہنا اوٹہائے ہم نے اور سے دل لگا لیا تم بہی جہان چاہو اپنا بندوبست کرو -

ولیم بشپ کینگ ہسپتال لندن کے ڈسپنسر کی زوجہ محبوبہ نے اسوجہ سے اور کہیں قارورہ ملا لیا کہ ڈسپنسر صاحب نسخے طیار کرتے کرتے اونکے کام کے نرہے تہے - اور رادیہ شوہری کا اثر زایل ہوگیا تہا یہ دونون معاملے عدالت تک پہونچے اور دونون لیڈیون نے طلاقین دے دین -

انسے بڑہ چڑہ کر انکی بہن مسٹر ٹامس کپتان جے - اس ٹامس کی بیوی صاحبہ اگرچہ بچہ کش بہی ہوچکی تہین مگر ایک اور فوجی جوان لفٹنٹ پر مہربان ہوگئین - کپتان صاحب عین موریچے پر پہونچ گئے - جانبین سے خوب خوب حملات ہوئے - بندوق اور کرچ کی جگہ خوب جوتی لات چلی لیڈی صاحبہ کو یہ جنگ بلاوجہ معلوم ہوئی فوراً اپنے یار چہیتے کے ساتہ باقاعدہ اوسکے گہر تشریف لیگئین میان صاحب کو خالی کارتوس کی طرح چہوڑ گئین - عدالت نے خرچہ لفٹنٹ سے دلایا - اور بچے صاحب کے سر پڑے کالا سے بدبرش خاوند -

راقم

وحشی

درخواست منجانب طوائفان شہر

جناب عالی ہملوگ دادخواہی کی غرض سے مستغیث ہین کہ اپنا دعوی بغرض داد رسی بحق کے سرکار کے روبرو پیش کرکے امیدوار ہین کہ سماعت فرمایا جاے اور وہ یہ ہے کہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کے پرچہ نے ہمکو یہ حکم سنایا کہ اب اگر کسی رنڈی نے اپنی عاشق شیدا سے کہا کہ مرتے سبکو سنا ہے اور جنازہ ایکسا کبہی نہین دیکہا تو یہ برا کوئی نہین - یون تو سرکار مالک ہین مگر ہم بالکل خطا اور بیقصور ہین حضور خود بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین کہ ایسا حکم ہماری نسبت کس حد تک ہماری حق تلفی کا باعث ہوسکتا ہے اسلئے کہ جو چند حروف ہمیشہ سے ہمارے واسطے جایز ہوتے چلے آئے ہین اب اوسی سے ہم روکی جاتی ہین یہ حضور کے غور کرنے کی بات ہے کہ باعتبار قدامت جو ہمارے مصطلحات مین سے ہو یا یون سمجہا جائے کہ جو ہمارا قول ہوا اوسے ہم کیونکر کہنا چہوڑ دین کیونکہ ممکن ہے کہ اتنی مدت سے جو قول ہماری زبان سے ایک ضرب المثل بنگئے اور بہی بعض بعض فرقون کی عورتون کی زبان پر حسب ضرورت آتا ہے چہوٹ جاے - ہماری غرض اسکے برمحل کہنے سے کچہ یہ نہین ہوتی کہ ہم کسی امیر یا غریب اپنے عاشق سے ایسے محل پر کہہ بیٹہین کہ اوسکو سواے خودکشی کرکے جان دیدینے کے اور کچہ بن ہی نہ پڑے بلکہ ہماری تو خاص غرض اسکے کہنے سے یہ ہوتی ہے کہ اپنے جہوٹے سچے عشق کا دم بہرنے والون سے تان تون کی کچہ اینٹہ لین - اور ہمارے نزدیک تو اس مین مرنے کی لفظ سے مراد عاشق کا خالی خولی عشق جتانا اور جنازہ نکلنے کی لفظ سے مراد ہے کہ وہ گہر بار پیچ کہو چکے ہمکو کچہ دے نکلے اب اگر ہمکو یہ جواب دیاجاے کہ لفظی معنون کی ہوتے مرادی معنی کیا ست نہ ہوسکتے ہین لیس انہین لفظون کا اکثر ایسا اثر بعض بعض سچے دلو نیر ہے کہ وہ اپنی جان پر کہیل جانے مین اور نتیجہ خودکشی کا نکل آتا ہے اب ہم یہ کہتی ہین کہ اچہا یون ہی سہی تو کیا جواب لکہوا اور نیز اپنی بیقصوری ثابت کرنے کیلئے یہ ٹہیٹہ مثل کافی نہین ہوسکتی ہے اور وہ یہ کہ کر جائے سونچہون والا پکڑا جاے داڑہی والا - کیا ہم مین سے کسی نے یہ مثل نہ کہی کسی نوجوان کی خودکشی کرادی - حضور ہم سب تو رنڈیان ہین کچہ ڈومنیان نہین ہین - اب دیکہئے ہماری گورنمنٹ بہادر کو کہ اوسکے عہد حکومت مین ملزم وہی قرار پاتا ہے جسنے جرم کیا ہو نہ یہ کہ ملزم ہو کسی قوم کا ایک متنفس اور سزا تجویز ہو دوسرے قوم بہر کے لئے لہذا ہم لہذا ثابت کرنے اپنی بیقصوری کے اپنی اس سرکار منصف مزاج سے امیدوار ہین - کہ ہمارے نام کے نسبت بہی حکم مذکورہ بالا جو کہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء ہمارے نام جاری کیا گیا واپس لیا جائے - اور ساتہ ہی اس درخواست کے ہم بنظر خیرخواہی سرکار اور نیز دور اندیشی بحق اپنے یہ مختصر رپورٹ بہی پیش کرتی ہین - کہ فی الحال سکا کے باغ والی ڈومنی بہی ایک صاحب کو اپنے اوپر رجہاتی ہے بلکہ حمل کیوجہ سے احتمال ہے کہین گہر نہ پڑجائے - چاہنے والے کی جان سے دو راگ وہان بہی ایسا ہی معاملہ ہوگیا اور یہی نا پرسانی رہی تو ایکے تو ایک معمولی جملہ کہنے کی ممانعت ہم کو ہوئی ہے آیندہ بالکل ناطقہ بند کرا دیا جاے گا پس ہمکو اس نادرشاہی حکم سے بری فرمائے - واجب تہا واجب جو کچہ تہا عرض کیا گیا -

---

...جان...جان...جان...جان...جان...جان

بقلم حضرت ظریف

مضامین غیر

جام جہان نما

بقیہ ۷ مئی ۱۸۹۶ء

کبھی خواب مین بھی نہ آگاہ تھے | کہ اوجہل وہ ہو گئے کبھی آنکھ سے
کفن اونکو پہنا دیا سامنے | ارے روکے چپ ٹکا ٹکا کے

نہ آنکھ سے غفلت کا پردہ اوٹھے
پڑے تھے وہ جیسے پڑے ہی رہے

وہ دل تھے پردہ اوٹھا دے کوئی | کہین غفلتونکو مٹا دے کوئی
جو سوتے ہین اونکو جگا دے کوئی | ذرا ہاتھ مونہ کو دہلا دے کوئی

کوئی انکو کچھ سمجھتا نہین
کوئی ... کا نہین

ہمارے بھی کیا ناز بردار تھے | کہ ... رہے ہم وہ بیمار تھے
جو جیتے تو مرنے کو تیار تھے | اگر جیتے ہم اونسے بیزار تھے

... تھا اونہین ناپسند
گھڑی بھر بھی تھے ہم کیونکر آتا پسند

کبھی کچھ کبھی کچھ پسند آ گیا | نہ دیکھا کہ جو بھا گیا بھا گیا
گھڑی بھر نہ گذری کہ دم اکتا گیا | پڑی دھوپ سر پر تو ہٹتا گیا

گیا وہ لڑکپن ہوا سر سفید
قیاست کا ہے ہر صبح امید

قیامت کا ہر وقت ہے سامنا | مصیبت کا ہر وقت ہے سامنا
خجالت کا ہر وقت ہے سامنا | کہ عسرت کا ہر وقت ہے سامنا

کیا زندگانی سے عسرت نے تنگ
کہ دل مثل غنچہ نہین رکھتے تنگ

رہین سود خورے سدا سنگدل | جو پتھر کو پوجین رہین سنگدل
کرے صلح چاہے کرے جنگ دل | ہمارا بدلتا نہین رنگ دل

ازل سے ہین مانند گل بازدست
خدا ہمکو دے فتح خواہ دے شکست

خدا سے زیادہ نہین معتبر | جو ڈھونڈھا نپایا کہین معتبر
نہ ہے آسمان و زمین معتبر | نہ کون و مکان و مکین معتبر

اگر معتبر ہے وہی ذات ہے
اوسی ذات کی ساکھ ہی بات ہے

وہی بات کی بات مین پھر گیا | زمانے کے مانند چکر دیا
نہ شیشہ رہا وہ نہ ساغر رہا | نہ ساقی کہین ہے نہ مے کا پتا

جہان تھا سر بزم دور ایاغ
ٹرا ہے اندھیرا کہین وان چراغ

وہ جلنا چراغون کا جاتا رہا | وہ چلنا ایاغون کا جاتا رہا
تماشا وہ باغون کا جاتا رہا | حرارہ وہ داغون کا جاتا رہا

سب انکھون سے اوجھل ہوا اسطرح
لڑکپن ہمارا گیا جس طرح

نپوچھو کہ کیونکر لڑکپن گیا | بنا دوست پھر ہوکے دشمن گیا
تماشا دکھا کر وہ رہزن گیا | رہا سنگ خالی فلاخن گیا

لگی چوٹ دلپر نہ کیون یاد کی
کہ طفلی مین اوقات برباد کی

بھکنے کی باتین ہین بربادیان | کہ حاصل کہان تھین تب آزادیان
جہان مین ہین شہزادے شہزادیان | فقیرون کی ہوتی ہے اولادیان

کھو کر گزرتے ہین کیا جان پر
نہین حرف لاتے ہین ایمان پر

بہت رتبہ عالی ہے ایمان کا | کہ ہے لو... بچے کی دوکان کا
وہان دخل کیونکر ہو شیطان کا | کہ ہو ناک کا خوف ڈر کان کا

پیارے نہوتے اگر کان ناک
نہ کمواریون کی لگاتا وہ تاک

جگھ خوب شیطان نے تاک لی | کہ بنت العنب سے رہی دل لگی
نہ اوسکو حیا ہے کسی بات کی | نہ شرم اسکی آنکھون مین آئی کبھی

خدانے یہ اچھا ملایا ہے جوڑ
مہذب ہین ہمتو چلے مونہ کو موڑ

جو دیکھین گے ہوگی طبیعت ملول | کہ ہے بادہ نوشی خلاف رسول
نہین جانتے گو فروع و اصول | مگر جان و دل سے ہے مرنا قبول

نہین بادہ خواری گوارا ہمین
رہے کشتیونسے کنارا ہمین

لڑکپن مین دریا سے ڈرتے تھے ہم | کنوین سے بھی پانی نہ بھرتے تھے ہم
حبابونسے دلمین ابھرتے تھے ہم | قدم گھر کے باہر نہ دھرتے تھے ہم

نکالا تو ایسا نکالا قدم
کہ پھر کر نہ آیا ہمارا قدم

ہمارا قدم بھی ہو گیا | کہ اوٹھا جہانسے وہانسے اوٹھا
کوئی لاکھ سر کو پٹکتا رہا | نہ ٹھیرا مگر ایک دم بھر سوا

نہ سیکھا چلن ہم نے پرکار کا
کہ پھر پھر کے ہو گولکنڈہ مین جا

کہان گولکنڈہ کہان لکھنؤ | یہ بچپن کی یاد آگئی گفتگو

پھرتے ہیں زمانے میں ہم چار سو ۔ زبان اُردو کی رہی جستجو
ملے سوق سے ہم ملاقات کی
تمنا تھی بے بات کی بات کی

وہ دن سب گئے وہ حماقت گئی ۔ نہ بچپن کی لیکن یہ عادت گئی
جو بات اس کی اب یہ اکارت گئی ۔ پھر سے اور پھر مشکل لیت گئی

نہ آخر ظفر کا زمانا رہا
نہ اہل سخن کا ٹھکانا رہا

ٹھکانا ہے اب اہل سخن کا نہین ۔ سہارا اس شکم کا دہن کا نہین
مرین تو بھروسا کفن کا نہین ۔ غریبی مین کوئی وطن کا نہین

ٹھکانے کی کیونکر کرین گفتگو
ملی خاک مین اپنی سب آرزو

گیا عہد شاہی یہان سے جہان ۔ صلہ ساتھ جاکر نہ لوٹا یہان
یہان کی جو حالت ہے وہ ہی عیان ۔ عیان کو کرین خاک ہو کر بیان

بیان خاک ہو کر سنیگے نہ خاک
اسی زخم سے اپنا سینہ ہے چاک

نہین کوئی پتلا ہے کیا خاک کا ۔ نہین پھیر کھایا ہے کیا چاک کا
چڑھا کیا نہین رنگ افلاک کا ۔ پھرا کیا نہین روغن املاک کا

اگر ہے تو رخ اسطرف بھی کرے
نہ یہ طفل معصوم رو کر مرے

ستانا یہ بچونکا اچھا نہین ۔ کڑہانا یہ بچون کا اچھا نہین
رولانا یہ بچونکا اچھا نہین ۔ مٹانا یہ بچون کا اچھا نہین

کبھی کیا یہ تیرا زمانہ نہ تھا
نہ سنتا کبھی کیا فسانہ نہ تھا

نہین یاد آتے وہ کیا دیو زاد ۔ جو بچون کا کرتے تھے خون فساد
ہمیشہ تھے سرگرم بغض و عناد ۔ نہ نکلی تھی اونسے کسیکی مراد

نتیجہ جو اونکا ہوا وہ ہوا
کبھی یاد کر اپنی طفلی ذرا

جو طفلی مین تجھکو نہین تھا پسند ۔ کرے گا کوئی دوسرا کیا پسند
خدارا یہ انصاف کرنا پسند ۔ کہ انصاف کرتا ہے مولا پسند

جو ہٹ ہے وہ ہٹ چھوڑ بچہ نہین
زبان آور وہین نہو کم سخن

نہین یاد کیا اپنی لکنت تجھے ۔ نہ حرفون کی تھی کیا شکایت تجھے
نہ تکرار کی کیا تھی عادت تجھے ۔ نہوتی تھی کیا کیا اذیت تجھے

وہی یاد آئین اگر سختیان
زبان اوردن کا بنے قدردان

لوٗ کے جھونکے غضب کی چلتے ہین
صورت برف ہم پگھلتے ہین

مسٹر پنچ ۔ مئی کا مہینہ اور یہ شدت کی گرمی اُف اُف اُہ اُہ ۔ دوہائی تہائی ارے جلے ارے پھنکے تھرمامیٹر کا پارہ تو کہان تھا کہان پہونچا اگر یہی شدت دھوپ کی رہی اور لوٗ کے سناٹے اور ہوا کے غناٹے مین تو اب یہ سمجھ لیجیے کہ قیامت آگئی ابھی تک تو دبے پاؤن آتی تھی اب لمبے لمبے ڈگ بڑہائے آرہی ہے سال کا سال یون ہین گزرا مارے گرمی کے قبرون کی چٹا مین پیچ گئین مردے چونک اوٹھے ۔

درختون کی تپیان تمام کمہلاگئین اب مدہر دیکھیے اودہر خاک ہی خاک کا اوڑہنا بچھونا ساری دنیا خاکی وردی کی پلٹن ہوگئی ۔

پرند جانور صبح کو خاک مین لوٹتے ہین دوپہر کو اپنے گھونسلے مین سر ڈالے پناہ مانگتے ہین ۔ کتے بلی نیولے وغیرہ وغیرہ مہریون مین پڑ ہیلیے پیٹ کے بل پڑے خانہ بدوشون کیطرح جان چھپائے ہانپتے ہین اب حضرت انسان کی یہ صورت ہے کہ جنکو خدا نے کچھ اطمینان دیا ہے وہ ایسے ہی تہ خانے خسخانے مین جا داخل ہوگئے یہانتک کہ پیشاب پاخانے کو بھی باہر نہین نکلتے صبح سے شام تک چار چار بار آدمی چوک حضرت گنج بروڈ اولڈ کرپا ہین جنکے ہر گلی کوچہ اشتہارات برف چسپان ہین دوڑایا جاتا ہے ۔ جبتک برف آئے آئے آدمی پر آدمی بھیجا جاتا ہے دل قابو سے بے قابو ہوا جاتا ہے سارا کھیل بنا بگڑا جاتا ہے بات تری گرمی کا ستیاناس ۔

پنکھا قلی ۔ ذرا پنکھا زور زور کھینچ جی ڈوبا جاتا ہے غش پر غش آتا ہے ۔ ارے کیونکر زندگی ہوگی آنکھون کے آگے اندہیرا معلوم ہوتا ہے ۔ دن دوپہر ایسی گرمی آنکھون مین چھائی کہ پاس کا آدمی نہین سوجھتا ہائے غضب کیا ہونے والا ہے ۔ بوڑہا بچہ جوان جسکو دیکھیے سیہ برہنہ بنا بیٹھا ہے پسینا ہے کہ بدن کے ہر رونگٹے سے گھڑون نکلتا چلا آتا ہے کمائی کی یہ صورت ہے کہ اول تو پی گرانی نے ہر کہ و مہ کا ناک مین دم دم مین ناک کر رکھا ہے بارہون مہینے پیٹ بھر کھانا نصیب نہین ہوتا دوم روزگار کا یہ ایسے کھاری کنوئین مین پڑا ہے کہ اوبھتا ہی نہین سوم سرکار نے وہ مٹل کی بلا پیچھے لگا دی ہے کہ اوسکی وجہ سے دربدر بازاری کتے کی طرح گھومتے پھرے کوئی یہ نہین پوچھتا کہ تم کون ہو اور کیون یہان آئے اور جو لوگ نوکر بھی ہین اونکی حالت یہ ہے کہ ہر مہینہ مین بغیر صاحبان صاحب کا گھر دیکھے گزر ہی نہین ہوتا اونکی ساری کمائی مہنیون صاحبون کے توند مین کھسکتی چلی جاتی ہے اونجات کی نوبت نہین آتی جب

من مین شیخ فرید بغل مین اینٹین

کسی مہینے مین کوئی ایسی وجہ آن پڑی کہ روپیہ قسط کا مہاجن صاحب کو نہ پہونچا پھر سے میرے بہیا دوسرے روز مہاجن صاحب نے خفیفہ مین جاکر دعوے دایر کر دیا چپراسی صاحب سمن لئے عزرائیل کی طرح روح قبض کرنے کو گہر پر آن موجود ہوئے اب مہاجن صاحب سو لاکھ لاکھ خوشامد منت سماجت کرتے ہین مگر وہ ایک نہین سنتے بور کے لڈو کی طرح بکھرے جاتے ہین۔ مجبور ہوکر حاضر عدالت ہوئے۔ عدالت کی یہ صورت ہے کہ ہفتون مہینون تاریخین ٹلتی ہی چلی جاتی ہین کوئی نہین پوچھتا کہ کہان آئے۔ خیر خدا خدا کرکے جب پیشی ہوئی تو تجویز کے سننے کو بہی مہینہ بہی روز دوڑے سب اور کام ہرج کیجئے ایسا ہی ستارہ نیک آیا تو مدتون کے بعد حکم سنا ہارے یا جیتے بہرحال گہاٹے مین رہے کیا وجہ کہ عدالت کے خرچے کام کاج کے ہرج نے دونون کو نقصان پہونچایا۔ وہی مثل ہوئی جیتا سو ہرا۔ ہرا سو مرا۔

راہ ـــــــــ

م ۔ پ ۔ لکھنو

کھاو پیو اپنا۔ رہو ہمارے ساتھ

انگلستان ۔ زبان سے کہنا تو دنیا سازی ہے۔ مگر بات کہنے ہی مین آتی ہے مین تمسے سچ کہون تمہاری خیرخواہی جان نثاری۔ دلیری۔ بہادری کی اتنا خوش ایسا مطمئن ہون کہ یہی جی چاہتا ہے جہان جاؤن۔ جہان رہون۔ جہان کہین کوئی کام ہو۔ تمکو اپنے سے جدا نہ رکھون واللہ جہان تم ساتھ ہوتے ہو میرا دل مضبوط رہتا ہے۔ لوگون مین بہی میری عزت توقیر ہوتی ہے کہ ہان۔ ہین یہ بہی کوئی بڑے آدمی۔ کیسے کیسے خیرخواہ نمک حلال پسینہ کی جگہ لہو گرانیوالے مصاحب ساتھ رہتے ہین اوہ کیا جی توڑ توڑ کے کارہائے نمایان کرتے ہین۔

ہندوستان ۔ جی یہ سب آپکی مہربانی اور قدردانی ہے۔ مین تو خادم ہون۔ تابعدار ہون۔ یہان تو بنے ہی اسیواسطے ہین کہ دنیا مین خیرخواہی جان سپاری دکہائین۔ اپنا ایمان دہرم یہی ہے کہ مالک کی نمک حلالی مین عمر صرف ہو۔ اگر یہ جان آپکی خدمت گزاری مین کام آئے تو ہم یہی کہ ہماری مٹی سوارت ہوئی۔ اور ہم اپنے حق سے ادا ہوے۔

انگلستان ۔ بیشک جی تم ہو ہی اس لائق۔ تمہارا حق ہے کہ قدردانی کیجائے۔ بخدا تم اسکو یقین کرنا کہ مجھے تمہارا خیال ہر وقت رہتا ہے تمنے میرے دل مین وہ جگہ کرلی ہے کہ سوتے جاگتے تمہین میرے پیش نظر رہتے ہو۔ ابہی رات کی بات ہے مصر والی بڑی جنگی تقریب کا خیال آتے ہی فوراً تم یاد آگئے کہ جسطرح بنے اونکو ضرور لیتے چلو۔

ہندوستان ۔ زہے قسمت زہے نصیب یہ بندہ نوازی سرفرازی عزت افزائی ہے غلام سر آنکھون سے طیار ہے جسوقت حکم دیجئے راہی ہو

انگلستان ۔ بس اب روانگی مین دیر کاہے کی صرف تم سے کہدینا تہا اب تم اپنا سامان کرو۔ اور راہ لگو۔ کمر کسے ہو۔ اوسان۔ دیکھو۔ بہئی اپنا سب طرح کا بندوبست کرلینا۔ ایسا نہو کسی طرح کی تکلیف ہو۔

ہندوستان ۔ سپاہی کو بڑا اہتمام ہی کیا درکار ہے۔ خاصکر جب آپکے ہمراہ رکاب ہے تو اوسکو تکلیف ہی کس بات کی ہوگی۔

انگلستان ۔ نہین۔ کیون نہین۔ پھر ہی کمر سے مضبوط رہنا چاہئے خرچ ورچ کا انتظام کرلو تو بہتر ہے۔

ہندوستان ۔ میری سمجھ مین نہین آتا۔ یہ کیا ارشاد ہوتا ہے۔ یہ خرچ کا انتظام کیسا۔

انگلستان ۔ ارے بہئی کچھ کہاؤگے پیوگے۔ ہزار طرح کی ضرورتین لاکھ طرح کی حاجتین ہین آخر۔ پھر کیونکر رفع ہونگی۔

ہندوستان ۔ تو کیا آپ نہ دین گے۔

انگلستان ۔ ہم نے کبھی نکو دیا ہے جو اب دین گے۔

ہندوستان ۔ ہان یہ تو درست ہے مگر اس طرح کا معاملہ ہی کب پڑا تہا۔

انگلستان ۔ واہ بیچاسون دفعہ ایسا ہو چکا ہے کہو تو گنوا دون۔ افغانستان برہما۔ اشانٹی۔ یہی مصر وغیرہ وغیرہ ان سب لڑائیون مین تم اپنے گہر سے کہاتے رہے تہے یا نہین یا سر سے ردکر اگئی تہی

ہندوستان ۔ یہ تو بجا ہے مگر یہ بہی یاد ہوگا۔ کہ اکثر غلام نے اوسوقت بہی بہت کچھ عذرات کئے تہے۔ لیکن آپکی زبردستی ہی کرتا ہی کیا اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ جو بات ایکدفعہ روا ہوگئی وہ اب پتھر کی لکیر ہوگئی۔ اجی ایسی حکمت عملیان تو رئیسون یا سلطنتون کے ساتھ برتا کیجئے کہ وہ مدمقابل ہین ہم تو آپ کے تابعدار ہین ہمارے مقابلے مین یہ کہنا کہ ہمنے تمکو کبہی خرچہ نہین دیا اب بہی نہ دین گے زیب نہین دیتا اجی ہم آپکے ہمارا خزانہ آپکا۔ ہمارا روپیہ پیسا آپکا اگر ہم نے اپنے پاس کا اوٹہایا تو کسکا اور آپ نے اپنے پاس سے دیا تو کسکا۔ بات صرف اتنی ہے کہ آجکل ہاتھ نہین چلتا آمدنی کم خرچ زیادہ ایسے وقت مین اگر آپ جیب خاص سے دیجئے یا مصر سے دلوا دیجئے تو ہم زیرباری سے بچتے۔

انگلستان ۔ بس ایسی کمینی باتین نہ کرو۔ تم مین یہ بڑی عادت ہے کہ روپیہ پیسے کے معاملے مین اوچھے لوگون کی طرح ایسی ہی بیہودہ اور ذلیل باتین کرنے لگتے ہو۔ تمکو کیا مصر سے علاقہ نہین؟ آخر تمہوا اگر مصر کی طمع ہے تو تمہاری ہی وجہ سے تو ہے ہم اسی راستے سے تمہارے

ہان آپ جانتے ہین اگر خدا نخواستہ کچہ تغیرات ہوگئے تو کسقدر دقت پڑیگی

ہندوستان ۔ گستاخی معاف مفلس کی بات کی قدر نہین ہوتی آجکل آپ کے نزدیک بہی روپیہ ہی سب کچہ ۔ خدا رسول ۔ عزت آبرو ۔ شرافت سب روپیہ ہی ہے ۔ پہر آپکے قدمون کی برکت سے مین جیسا کنگال ہو رہا ہون آپ خود خوب جانتے ہین اب اگر مجہسے کوئی کمینہ بات ہوجاے تو کیا عجب مگر آپ تو خدا کی عنایت سے مالدار ہین راحکایت کنند آخر آپ کیون کوڑی کوڑی پر جان دیتے ہین آپ ہی کیون نہین میرا خرچہ ادا فرماتے ۔ اور اچہا خود دیجئے مصر سے دلوائے وہ بہی تو آپ کی بدولت مالدار ہو رہا ہے میرے پاس تو ٹکا بہی نہین کہ اپنی ضرورتون مین لگاون ۔ دیکہئے بچے بہوکون مرے جاتے ہین ۔ آرام آسایش کے سامان مہیا نہین کرسکتا ۔ اب آپ ایک تو ساتہ لئے جاتے ہین اور پہر ستم یہ کہ خرچہ بہی نہین دیتے ۔ اور میرا تعلق اس معاملے سے کیا ہے یہ مہم جو آپنے اپنے سرلی ہے یہ مصر کا ملک بچانے کیواسطے ہے اگر نہ بچا تو مجہ تک آنے جانے کے راستے مین کون مخل ہوسکتا ہے ۔

انگلستان ۔ چپ رہو ۔ گستاخ ۔ تمکو اپنا خرچہ آپ دینا ہوگا ۔ اور اگر زیادہ چین چپڑ کی ساری مہم کا خرچہ تمہین سے لیا جاے گا ۔

ہندوستان ۔ ادے کرہی حضور خطا ہوئی ۔ معاف کیجئے اب اگر ایک بات بہی منہ سے نکلے تو جو سزا حضور کی وہ میری بلکہ اگر گوشمالی دیجئے تو ایک آنسو بہی نہ نکلے آپ مالک ہین ۔ مین کم بخت ان باتون کو کیا جانون ع ۔

مجہے تو خوب ہے کہ جو کچہ کہو بجا کہئے

یہ آپ ہی لوگ مجہے ایسی واہیات باتین سمجہاتے ہین ورنہ کہان مین اور کہان یہ باتین ۔

انگلستان ۔ بس بس یہی بات ٹہیک تم بہت اچہا آدمی ہے ۔

مولوی فقط اور دستخط

یہ بہی سلامتی سے عجیب نیک آدمی ہین انکو جسطرح چاہو لکہو چاہے کوئی حرف پڑہا بہی نہ جاتا ہو مگر دینے کہو کہ تم فقط ہو فوراً قبول کرین گے اور یہی نہین کہ یہ خود قبول کرین بلکہ ساری دنیا مان لے گی ۔ مگر ایک شرط ہے عبارت کے بیچ مین اگر خوب موٹے حرفون سے ف ق ط ۔ واضح اور مابقرا ہی ہوگا ۔ تب بہی لوگون کو شبہہ رہے گا ہان اگر عبارت کے آخر مین دوچار اینڈی مینڈی لکیرین ہی کردوگے تب بہی میان فقط صاحب یہی سمجہین گے کہ میرے دستخط ہین ۔

اور دوسرے بزرگوار لکہنے والے کے دستخط ہین انکو محرر کاتب یعنی [illegible]

مین ہی ہون ۔

چنانچہ اس اطمینان پر لوگون کو اپنے نام کے لکہنے کے وقت خیال ہی نہین رہتا کہ ارے بہائی ہمارے نام کے سب حروف بہی آگئے ۔ یا نہین خالی لکیرین کہینچ دین اور لیجئے صاحب دستخط ہوگئے ۔ اب اس سے کیا غرض کہ پڑہے بہی جائین گے یا نہین دستخط ہاین اور پڑہنے والا لکہنے والے تو خوش ہین کہ ہم نے وہ دستخط ایجاد کئے ہین کہ کوئی پڑہ ہی نہین سکتا اور جب پڑہ نہین سکتا تو نقل ہی نہین کرسکتا ہمیر صاحب ہمکو کیا حق کہ کسی کے معاملے مین ٹنگڑی اڑائین ہان اتنا ضرور کہین گے کہ حضرت اخبار خرید کرنا منظور رہو تو نام دستخط صاف لکہا کیجئے تاکہ ڈاک والے آپکو بلا اخبار پہونچا دین اور ہم تقاضے کر خط بہیج سکین

ساقن نامہ

آرزو یہ ہے کہ اک جام پلا دے ساقن	ورنہ سے آج جہلک ہی کی دکہا دے ساقن
دیکہ کس شوق سے آتے ہین یہان مینوش	حسن اخلاق سے انکو تو بچہا دے ساقن
جوش لغزت نہین لیا ہے بنا کر بیچین	دل کی سوزش کو ذرا آج مٹا دے ساقن
لائی ہے تیری محبت تو بنا کر شتاق	آچکے ۔ وہ حجاب بیچ سے اٹہا دے ساقن
تیرے اخلاق زیبائی ہے نہایت شہرت	التجا ہے کہ ذرا رنگ بتا دے ساقن
چیپ شہ فصل کی بہی چیز مزا دیتی ہے	تازی ہوا تو اگر نہ منگا دے ساقن
تازی اور باسی کا ہرگز نہین لازم ہے خیال	جیسی موجود ہو بس جلد پلا دے ساقن
برطرف کرتی تکلف جو ہو یہ موجود	ٹہیکہ اکانی ہے گر جس کے ادا تار سیا ساقن
نوح کا ذکر مگر آج تو ہی ہے مختار	دام کل دینگے مگر قرض پلا دے ساقن
گوہری شکل کی سجاوٹ یہ غضب ہے ظالم	چپکے چپکے ذرا اب جام بڑہا دے ساقن
کسلئے سامنے رکہی ہے صراحی خالی	سامنے ہی مرے تو اسکو بہا دے ساقن
آج ہی پہر کر بیٹہین اپنی یہی ہے حسرت	منہ سے مشکی کو ذرا آج لگا دے ساقن
والمو بجہہ تر لے گر کے لئے بچہ آدم	ورنہ تہوڑے سے کچا تو ہی بنا دے ساقن
یہ بہی گہر مین نہ اگر تیرے ہون کچہ ادہی	جلد پکوان کوئی تو ہی بنا دے ساقن
سو ہنڈکی ٹکیان اگر جو کہ لا دے جاکر	اس گہڑی اور نشہ ہمکو مزا دے ساقن
زندگی بہر تجہے ہم دینگے دعائین سن لے	کوئی گر اور سہارا ہی فورا دے ساقن
گر حسن تری اور قیامت لائی	کسی الہڑ کو جو پہلو مین بٹہا دے ساقن
شوخیان ہو ہین قیامت تیری غضب ہے عشوہ	ہوگا احسان اگر و نگ جما دے ساقن
ناچ گانے کا نیا رنگ بتائین تجہکو	اپنے ستوالونکو ہان خوب نچا دے ساقن
تیری ہی ام سے ہر جنگل مین ہے منگل پیارے	اور کیا چاہئے وہ بات بتا دے ساقن
خوف کیا تیج کا کہلا ہے ہمارا عقدہ	جاکے قاضی سے بہی ناک لگا دے ساقن
اس سے تو باز نہ آئینگے کبہی ہم ایمان	دل اب ان باتونکو تو اپنے بہلا دے ساقن
بس تمنا ہے کہ پہلو مین کوئی ہو مہوش	ہاتہ سے منہ کو پیالہ وہ لگا دے ساقن

پیچ گو اپنی سنا مین یہ غزل ہم چلکر | ساغر ناب کو گرمنہ سے لگا دو ساقی

قہر کے دل کی یہ سوزش تو نکلجائے عجب
دامن زر سے اگر آکے ہوا دے ساقی

راقم

م۔ ستش۔ قہر کاکوروی

توکل علیہ الرحمۃ

پہلے تو پی گرمی صاحب نے اس بلا کی تیزی دکہائی تہی کہ آتش مزاج گہر کے لوگ مات تہے جب دیکہئے آفتاب صاحب اندرونی صورت کے ساتھ گرما گرم نظرین ڈال رہے ہین خلقت کمترین شوہران کی طرح سوکہی جاتی تہی مارے خوف کے پیشاب پسینا ہوکر سر کی طرف سے خطا ہوا جاتا تہا بارے آپ جانئے خدا تو رحمن و رحیم سب کا خاوند ہے اوسنے منگل کے دن آفسو پونچھے صبح ہوتے ہیر دین کے وقت اس زور کی ہوا چلائی اور مینہ برسایا کہ دونون مین ٹہنڈک پڑگئی زمین کے دماغ مین جو گرمی گہسی تہی پانی کا چھینٹا پڑ جانے سے زن سے نکل گئی سرد ہوا چلنے لگی۔ خیر وہ ملتی نہین تو جاتی رہی مگر خربوزون سے شیرینی اسطرح سے غائب ہوئی جسطرح گرما گرم دو شیرہ سے کنوار پنا۔

نکلے ستم مزاج معشوق کی ترات یا دیہی کیجانب رجوع کئے ہوئے ہین۔ سرکش نوجوانون کی طرح نظر نیچے جہکتی ہی نہین اگر ابہی سے یہی حال ہے تو سلامتی سے خریف کی طیاری تک زمین پر پاون نہ رکہین گے خلق خدا کا ایک تو سالہا سال کی گرانی سے پتلا حال ہے اب اور بہی مری۔

ہمارے شہر مین ایک پرانا پل اصف الدولہ کے وقت کا مچھی بہون کے قریب گومتی کو آغوش مین لئے ہوئے تہا۔ مگر آپ جانئے کہ ولت مین اور پہر اوپر بہی لیس پوت بہی نہ ہوا اب بالکل شکستہ حالت مین ہے بوڑہے عاشق کی طرح ہاتہون مین طاقت نہ دل مین سکت کہ معشوق کی کمر مین دونون ہاتھ قوت کے ساتھ حلقہ کئے رہین اکثر جگہ عاشق نا کام و معذور کے سینے کی طرح شق ہوگیا ہے مگر اب مین جا بجا ڈراڑین پڑگئی ہین میونسپلٹی مرمت کراتی ہے نہ گرا کر جہگڑا پاک کرتی ہے اب بہی بعض بعض لوگ ادہر سے ہو نکلتے ہین چنانچہ پچہلے منگل کو ایک بڈہا بڑی لاپروائی یا ہم سنی کے لگاو سے اوسپر سے گذرا کشتی عمر ساحل فنا کے قریب تہی آ رہ موت سر پر چل گیا غڑاپ سے دریا مین گر پڑا۔ او رپانی مین اسطرح جا گہسا جیسے چیر کی لکڑی مین ایک انچی کو کا موت کا رندا موجود ہی تہا اوس نے سطح دنیا سے یون مٹا دیا جیسے تختی سے کہرا کہرا ہین اگر میونسپلٹی اور حسین آباد کے متولی نہ گرانے پر روپیہ خرچ کرتے ہین نہ مرمت کرا سکتے تو پہر آمد رفت ہی موقوف کرا دین۔

جب سے شہر مین پانی کا نل بنا ہے راجہ نل کی عملداری ہوئی ہے تب سے سول لائین والے اس بات پر ماہی بے آب کی طرح قلابازیان کہا رہے ہین کہ بمقصد محصول مکانات پر نہ لگایا جاے۔ اور اسی وجہ سے گہرون مین نل لانے کے قاعدے پاس نہین ہوسکتے۔ بارے حال مین لفٹننٹی سے حکم آگیا کہ محصول مذکور ضرور لگایا جاے۔ اب امید ہے کہ بہت جلد تشخیص ہوکر محصول مقرر ہوجائے۔ سنا ہے سکریٹری آف اسٹیٹ کو داد ویلا کیگئی ہے مگر ہماری راے مین آجکل ہونی بہی پہر تا لا ب جا سکتی ہے نہ راجہ نل محصول معاف کر سکتے۔

آپ جانئے آجکل گرمی کی فصل دنیا کی ساری چیزین سوکہ ساکہ کر یونہین بار دہو رہی ہین اوسپر طرہ چتا در کی بہٹکیان وہ بالکل آتش کبوتر سی چنگاری پہونچ گئی اور نہین تو آفتاب کی حرارت سے یونہین گرما اوٹھی بہک سے اوڑ گئی۔ چنانچہ جمعہ کو یہی ہوا کہ ڈالی گنج مین جو چتا در کی ٹہیلی تہی اوسمین اگ لگی سب جلکر خاک سیاہ ہوئی یہان ہمیشہ گرمیون مین ایسا واقع ہوا کرتا ہے مگر تعجب ہے کوئی سرکاری انتظام نہین ہوتا۔

ہمارے شہر کی پیپر ملز کمپنی پہر دو لاکہ کا اور قرضہ لینے والی ہے۔ کیسا ن کاغذ سازی مین اور ترقی کیجائے اسواسطے جمعہ کو ایک عام جلسہ قرار پایا کہ ڈائرکٹرون کو اور دو لاکہ قرضے کا اعتبار دیا جاے۔ ہمارے نزدیک بہی مناسب ہے کہ ہمیشہ کیواسطے وہ مجاز کئے جائین۔ جتنا چاہین قرضہ حشر کے وعدے پر لین ورنہ جب سرمایہ نہین۔ توکل ترہانے سے فائدہ۔

اخبار کارنامہ کو شیخ عبد اللہ صاحب نے بمبئی سے ایک خط بہیجا ہے کہ ضیاء الدین صاحب جو یہان ہندوستان آئے تہے اونکا پتا نہین گہر پر جو رو بچے حیران ہین کہ خادم کربلا نہین معلوم کہان ایسے اٹک گئے ہے کہ گہر کی یاد ہی بہلا دی۔ ہم اونکی تسلی و تشفی کیواسطے اطلاع دیتے ہین کہ صاحب موصوف کربلا سے نواب ستار الزہرا بیگم صاحبہ دختر بلند اختر نواب محسن الدولہ بہادر مرحوم کے ہمراہ شل اور ثوابون کے ہندوستان لگے چلے آئے یہان چند سبب طے کرکے لطف اوٹہا کر کچہ دنون کیواسطے کہین تشریف لے گئے تہے اب سنا ہے پہر ادہر اودہر ٹکراتے چکر لگاتے لکہنو تشریف لائے کربلائے معلی کی خدمت کی بہ نسبت ہندوستان او بخصوص لکہنو کی سیر اور جناب عفت مآب بیگم صاحبہ کی خاطر داری نے ایسا موٹا سا رسا گلے مین ڈالا ہے کہ گہر بار سب بہول گئے دنیا کی سیر دیکہ کر ایسے ہاتہ پاون بہول گئے کہ کعبہ یاد نہ کربلا سے سبکو دنیا کی ہوس خوار لئے پہرتی ہے کون پہرتا ہے یہ مردار لئے پہرتی ہے سلامتی سے ہمارا شہر بہی کسی سے کم نہین۔ بڑے بڑے سر ٹیک کرتے ہین سیکڑون۔ ہاروت ماروت یہان کی چاہ والفت مین سر تلے ٹانگین اوپر کئے پڑے لٹک رہے ہین۔

[illegible] جانی [illegible] | [illegible] آفت ہو اٹھانی

[illegible] تا مین نے یہ [illegible] زبانی

ہے سالگرہ آج کسی زہرہ جبین کی

[illegible] | اسیر ہوئے کانٹون کی دیوار ستم کی

[illegible]

ہے سالگرہ آج کسی زہرہ جبین کی

[illegible] | [illegible] مرقد کے حوالے

ہے [illegible] کا [illegible] ہے

ہے سالگرہ آج کسی زہرہ جبین کی

ہے اسکا [illegible] | [illegible] عاشق کے کفن مین

خوشبو کی [illegible] عورت کو [illegible]

ہے سالگرہ آج کسی زہرہ جبین کی

دریا مین سمندر مین کبھی کوہ جبل مین | ہر محل مین ہر شاخ مین ہر پھول مین پھل مین

دہریت مین بھی ہے کسی [illegible] مین

ہے سالگرہ آج کسی زہرہ جبین کی

کس شہر مین یہ خانہ برانداز نہین ہے | بالا — فلک ہی تو کبھی [illegible] مین آ ہے

گانے کی صدا کتنی ہی اسوقت یہین ہے

ہے سالگرہ آج کسی زہرہ جبین کی

اے موت تجھے مرقد لیلےٰ کی قسم ہے | اسوقت مرے خون تمنا کی قسم ہے

کر رحم تجھے حضرت عیسےٰ کی قسم ہے

ہے سالگرہ آج کسی زہرہ جبین کی

کیا آپ نہین عین ہے اور عین ہی ذات | لطف سخن و خامۂ رنگین سے داد

ہان آپ نقطہ ہین میان چرکین سے داد

ہے سالگرہ آج کسی زہرہ جبین کی

ہوس — ہوسون کی تمنا —

۱۷ — کسی بزم مین تذکرۂ عشق پر ہرکمائی سے منہ بنانا گر جانا — روٹھ جانا غصہ کرنا — آنکھین دکھانا — (اللہ تیری پناہ)

۱۸ — کسی دیوانہ کا شیفتہ ہونا — ہاتھ جوڑنا منتین کرنا — قدمون پر [illegible] بالکوٹ پھاڑنا

۱۹ — آپ ہی آپ کھنچنا چلانا تڑپنا — ستم توڑنا — ہلاک کرنا —

۲۰ — نوک پلک سے رہنا —

۲۱ — آئے دن کنگھی چوٹی مین گرفتار رہنا — کبھو شوہر کی تاک مین رہنا

۲۲ — مجھیلے طرحدار شوہر کا نہ ملنا — شادی پر ناک بھون چڑھانا —

۲۳ — نوجوانون کی نعلین گرم کرنا — الٹی خوشامدین کرنا — (ظاہر ی زمانہ)

۲۴ — اپنے کنوارے پن پر چپکے چپکے رونا دھونا آنسو بہانا (افسوس)

۲۵ — اپنا بانکپن نباہنا — بناؤ سنگار نہ چھوڑنا — (چارہ ہی کیا ہے)

۲۶ — زیادہ روپے پیسے کی ہوس نکرنا —

۲۷ — عشاق خوشامد پرست کے سایہ سے بھاگنا عقل والون کی صحبت اختیار کرنا —

۲۸ — اب یہ ارمان گو بیاہ ٹیم ٹام سے نہو مگر کبھی ایسی جگہ ٹھکانا ہوجائے جہان دن کچھ تو راحت کے ساتھ بسر ہون — (اب کیا ہوتا ہے)

۲۹ — بیاہ کا خیال دل سے اٹھا دینا —

۳۰ — اب اسکا رونا کہ لوگ ہمین بڑھیا کہین گے — (پھر اس سے کیا ہوا)

۳۱ — اچھے کپڑون کا شوق اور رچانا —

۳۲ — زوال حسن ہونا عشاق کا کنارہ کرنا — نئے رنگ کی صحبتون سے بھی ہٹ جانا —

۳۳ — ہر گھڑی اسکا ملال کہ لوگ بڈھی عورتون سے کیون دور بھاگتے ہین اور جوانون سے گرمجوشی کیطرح کیون لپٹے رہتے ہین (خدا رشک کا منہ کالا کرے)

۳۴ — بات بات پر مذاق بات بات پر سوکھی ہنسی —

۳۵ — کمسن عورتون کی تعریف پر رشک کرنا — انکے نام سے جلنا — (اب جو نہو تھوڑا ہے)

۳۶ — اپنے بیاہے دوستون سے منہ پھلول — کٹم کٹا —

۳۷ — عشاق کی نظرون سے گرجانا —

۳۸ — دل مسوس مسوس کر رہجانا — جھوٹی تسلیان دینا —

۳۹ — غصہ کا تشریف لانا —

۴۰ — بات بات پر پاؤن پٹکنا سر دھننا — تن تن کرنا —

۴۱ — اگر کچھ اپنے پلے ہے تو فاقہ مست عشاق پر ریجھنا — انکو دام عیاری مین پھنسانا —

۴۲ — اگر یہ بھی نشانہ خالی گیا تو اٹھتے بیٹھتے عورتونکو کوسنا ہزار دن بے نقط سنانا

زندگی اپنی گر اس شکل سے گزری غالب
ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

ایک نوعمر میم صاحبہ کی حسرتناک زندگی

نیدرہوین برس — شباب کی امنگ جوانی کی ترنگ ناز کے ہجوم اداؤن کی بہار نرالی سج دھج قیامت کی اچپلاہٹ بھولی بھولی شکل میٹھی میٹھی باتین — خواہش یہ کہ اب دنیا دیکھین لوگ ہمین بھی چاہین ہمین بھی پیار کرین — (اف ستم ستم)

۱۶ برس — عشق کے ولولے چھپے چھپے حیلے — چاہت کا خیال [illegible] کی

[illegible]

آجکل کے پولیٹیکل جھگڑے اور قوت برطانیہ

۴۳ - تاش کے کھیلون سے دل بہلانا -
۴۴ - اپنی عادتون پر جمے رہنا -
۴۵ - پادری صاحب سے ملنے کا ارمان -
۴۶ - انکے دہتا بتانے پر کمر کا ٹوٹ جانا -
۴۷ - رونا غم کرنا اور صبح و شام ناس لینا اور چھینکنا -
۴۸ - کتے بلیون سے دل بہلانا -
۴۹ - کسی اپنے عزیز کو متبنے کرنا -
۵۰ - آخرکار دنیا سے بیزار ہوجانا اور دلکا بخار بیچارے اسی متبنے پر نکالنا - بس اللہ اللہ خیر صلاح -

راقم
ع - س دہلوی العظیم آبادی

پولیٹیکل غزل

بنگئے کیسے عدو جان کے کھانے والے | کیسے بیباک ہین فتنہ کے اوٹھانیوالے
دسی و نزولہ کی شورش کیے ہین چپکے قائم | دیکھیے دھوم ابھی کیا ہین مچانیوالے
کبھی دردشیون کا بھلے سر نہ یہ شیوہ تھا | لذت مصر پہ کیون ہر ہین کھانیوالے
ساغر شوریش ہوڈان ہے کیسا لبریز | مست کس کسکو ہین بدمست بنانیوالے
شوخئ غمزۂ حبش ہے قیامت سامان | پیش ہنگامے ہین کیا دیکھیے آنیوالے
عربدہ جو ستم ایجاد ہین خوبان فرانس | جانؑ دل مین ہین غضب آگ لگانیوالے
غم حبتزال سے سمجھے تھے کہ آزاد ہوے | لیک نیرنگ ہین کچھ رنگ دکھانیوالے

ابر ہم جاتے ہین جس سمت کو سب کھسی ہین
آسے کیا نقش تماشا کا جمانیوالے

راقم
م - غ - آبر - از میرٹھ

قطعات شہادت شہنشاہ ایران

ایک ہمارے مہربان نے دو قطعہ تاریخ شہادت شہنشاہ ایران دفتر مین بھیجی ہین ہم انکو درج ذیل کرتے ہین -

قطعہ اول چار مادہ

چون شد شہ کجکلاہ فارس از دہر | در عزم جنان بہ ماہ خورداد آہ آہ
(سنہ ۱۸۹۶ع الی)   (سنہ ۱۸۹۶ع الی)
گفتم اے صدر در الی فصلی | گردید شہید ناصر الدین شاہ آہ
(سنہ ۱۳۰۵ الی)   (سنہ ۱۳۰۵ الی)

قطعہ دوم ۱۶ مادہ

بنمود سفر شہنشاہ ایران فور آ | ماہ خورداد وانہ ین مین سیر آہ آہ
(سنہ ۱۸۹۶ع)   (سنہ ۱۳۱۳)
ایست علی بفارسی سال اجمدہ | گردید شہید ناصر الدین شاہ آہ
(سنہ ۱۳۰۵)

واضح ہو کہ اس قطعہ آخر مین سولہ تاریخین نکلتی ہین یعنی چار مادہ چارون مصرعونسے علیحدہ علیحدہ اور بارہ اسطور پر کہ حروف منقوطہ یا غیر منقوطہ ایک مصرعہ کے کسی دوسرے مصرعہ کے حروف منقوطہ یا غیر منقوطہ مین شریک کیے جاوین غرضکہ چار مادہ ہجری اور بارہ مادہ سال فارسی رائج ایران حاصل ہونگے ۔

راقم
لچھمن پرشاد صدر لکھنوی ساکن بازار کھالہ شہر لکھنو تہانہ چوک

دیوانی

یہ بھی اک عجیب محکمہ ہے کہ بس جو اسکو چھو گیا اسی کا ہو رہا - جسنے اس راہ مین قدم رکھا گھر بار مال دولت سب اسی کے نذر کر بیٹھا کرتے ہین تو مقدمہ کی فکر بیٹھے ہین تو اسی کا دہیان سوتے ہین تو اُسی کی خواب عجیب لاجواب محکمہ ہے عرایض نویسیون کی خوشامد گواہون کی دلداری کرتے کرتے مستغیث بیچارہ تنگ جاتا ہے - اپنا ہی روپیہ صرف کرے اور الّو پاگل بیوقوف بے ایمان کے خطاب علاوہ حاکم سے الگ سنئے چپراسیون کی دہکّا بازی گہاتے ہین پہر ابہی یہ نہین معلوم کہ نتیجہ مقدمہ کیا ہونیوالا ہے اگر پچاس کی نالش پر جایز ناجایز سب رقوم ملاکے پچاس ساٹھ خرچ کیے اور خدا خدا کرکے ڈگری بہی ملی تو یہ نہین معلوم کہ روپیہ مدیون سے وصول بہی ہوگا یا یون ہی وہ لنگوٹہ جہاڑکے الگ کہڑا ہوجاے گا - اجراے ڈگری کرائی اور خوشامد در آمد کرکے چپراسیون کو مدیون کے مکان پر قرقی کے لئے گئے پہر کیا معلوم مال ملے یا نہین - اگر زبردست مدیون ہے تو مارے جوتون کے اونسے ڈگریدار صاحب کا دماغ پلپلا کردیا ـــ لے . . . زر مطالبہ - چپراسی الگ بہاگے جاتے ہین ڈگریدار الگ سرگردان اور اگر نیک ساعت سے چلے تہے کچہہ مال ہاتھ آگیا دنگہ فساد بہی کچہہ نہین ہوا تو قرقی کی دوسرے ہی دن عذرداری دایر حضور کمترین مدیون کا بہائی ہے کہ دس برس سے علیحدہ ڈگریدار نے بے ایمانی کرکے میرا مال قرق کرالیا امیدکہ واگزار فرمایا جاے اب عذردار و مدیون کے مقابلہ مین گانون والے ڈگریدار کی کب کہنے لگے بڑے بڑے رئیس ایل بڑے بڑے پنڈت گواہ گزر گئے مال چہوٹ گیا اور خرچہ عذرداری ڈگریدار کے ذمہ - لیجئے اب اولٹا دہڑا نبد معا عذردار ڈگریدار صاحب پر وارنٹ لئے پہرتا ہے اور یہ ہین کہ اپنی جان سے تنگ زر دادن درد سر خریدن کی مصداق بن رہے ہین دہوکہ سے ہی مدیون کے گانون مین ہوکر نہین نکلتے اگر جائین تو اچھی طرح مزاج پرسی ہو - آیندہ پرچہ مین انشاءاللہ توضیح وار ہر ایک مصیبت کا مضمون جداگانہ نذر اخبار ہوگا - راقم ناظر الہ آباد

رام ٹہل - کچھ بھی نہین ان سب باتون کیواسطے تو اتنا دیتے ہین تب بھی نہ کیا کم ہے پہلے جوت کر تم زمین سے نفع لے چکے ہو - طاقت کم کر چکے ہو بس جتنا نفع تمکو ہوگا اوسکی بابتہ اسیقدر دینا ہوگا اگر تم زمین نہ دوگے مین بلا لگانی ہی جوتونگا - مگر تم نے یہ نہ بتایا کہ تم کو کیا حق تھا کہ اچھی سی اچھی زمین اپنے قبضے مین کر لو -

پرتھی سنگھ - بادشاہ نے ہمکو دی -

رام ٹہل - بھلا بادشاہ کو کیا حق تھا کہ سب آدمیون کی زمین چھین چھان ایک کو دیدے -

پرتھی سنگھ - ہمکو اس سے کیا مطلب کہ بادشاہ کو حق تھا یا نہین اوسکو طاقت تو تھی - اب تو زمین ہماری ہے - اور بے ہماری مرضی تم نہین جوت سکتے

رام ٹہل - اچھا یہ سو تو حق پر تو بات جیت ٹھیک نہین اب یہ کہو کتنے پر زمین دو گے -

پرتھی سنگھ - اچھا - جوت لو - اتنا ہی نفع سہی - اگر تمہارے پاس بلا لگانی ہوتی تو تم اس زمین کا بہت کچھ نفع دیتے -

دوسرا سال

اس عرصے مین پرتھی سنگھ نے اس مضمون کا قانون بنوا لیا کہ جس زمین پر جو قابض ہو جائے وہ اوسکی ہے -

رام ٹہل - حضور اب تو وہ بلا لگانی کے گز بھی زمین بن گئی - اب کیا جوتون - اگر سال بھر کا پٹہ میرے نام ہو جائے تو بڑی مہربانی ہو -

پرتھی سنگھ - ہونہہ - پرسال تو خوب اوس سے کما چکا ہے -

رام ٹہل - ہان حضور آپکی مہربانی سے مولراج کو نیا کدال دیا - اوسکا کرایہ دیا اور بیوپاری سے دلا کر کھانے کو بہت بچ رہا -

پرتھی سنگھ - پھر کیا اس سال بھی اسی لگان پر کھیت چاہتا ہے -

رام ٹہل - ہان اور کیا جو اضافہ ہو جائے گا تو مولراج کو کدال کا کرایہ کہان سے آئے گا - اور بال بچون کو آرام نہ ملے گا -

پرتھی سنگھ - ہمکو اس سے کیا مطلب مولراج کو کم کرایہ دو اور گھر کا خرچ کم کرو اب لگانی زمین نہ ملیگی مت جوتو اب جتنی کملی ہو اوتنے پاؤن پھیلاؤ -

رام ٹہل - ہان یہ تو معلوم ہے مگر میری حالت پر بھی تو نظر چاہیئے -

پرتھی سنگھ - ہمکو اپنے کام سے مطلب - تم نے پرسال پندرہ روپیہ کھیت کی درستی کی بابتہ دیئے تھے -

رام ٹہل - ہان حضور -

پرتھی سنگھ - اچھا ہم رعایت کرتے ہین کہ لگان وہی رہے مگر کھائین کی مرمت کراتے رہو -

رام ٹہل - یہ تو ٹیڑھی کھیر ہے - مگر خیر - بہت خوب -

پرتھی سنگھ اچھا اب بتاؤ کیا لگان دو گے پرسال تو زمین کی بابتہ کچھ نہ دیا تھا - بلا لگانی زمین پاس ہی تھی اس مارے ہم نے اپنی اراضی بھی دیدی تھی اب تو سب ہمارے قبضے مین ہے -

رام ٹہل - مجھے کیا چاہئے بچون کو بخوبی کھانے بھر کو بچ رہے - اور کھائین کی مرمت کرا سکون -

پرتھی سنگھ - بخوبی - کیا خوب - بس تجھکو چاہئے کیا موٹا مہین کھا لیا ایک وقت - اور تن ڈھانک لیا - زیادہ نہ یک تجھکو بچا بچ چھوڑ دینا ہوگی

رام ٹہل - مگر -

پرتھی سنگھ - اگر مگر اب نہ چلے گی بس یہ دینا ہوگا -

رام ٹہل - حضور مر جاؤنگا - پھر کھیت پڑا رہ جائیگا اور کوئی دوسرا آسامی کھیت لیکے ہی لیگا

پرتھی سنگھ - ہان یہ تو سچ ہے مگر بچاس روپیہ لگان ہوگا - اتنی رعایت ہو سکتی ہے کہ اگر تم پیدا وار ہو تو کچھ باقی رکھنا دوسری فصل مین ہم باقی اوس سال سب وصول کر لینگے اور تمکو بچا بچایا کھانے بھر کو چھوڑ دینگے -

رام ٹہل - آخر آپ اتنا لیکر کیا کیجئے گا -

پرتھی سنگھ - سارے یہ جو تم لوگون سے وصول ہوتا ہے کیا ہم سب کھا لیتے ہین ہمکو بھی تو اوسی حساب سے سرکار کو دینا ہوتا ہے -

---

کلکتہ مین دیسی میوہ جات کی نمائش

مولانا آزادہ پنچ صاحب - تسلیم - اس فصل مین میرا ارادہ ہوا کہ کلکتہ مین دیسی میوہ جات کی نمائش ہو اور اسمین صرف بنگالہ و بہار و ممالک مغربی شمالی و اودھ کے عجائب میوہ جات ہون - مینے اور ممبران کمیٹی نے بڑی جانفشانی سے ایسے عجائبات کے بہم پہونچانے کی فکرین کی ہین آج ایک ممبر کمیٹی نے جنکو شہزادگان لکھنو سے کہ باعث انقلاب زمانہ اس نواح مین رونق افروز ہین بہت صحبت رہی ہے یہ فرمایا کہ آپکے شہر سے کچھ خربزے ایسے منگوا کر ان صاحب کو تحفہ دے گئے تھے کہ جنمین بیج ایک نہ تھا (شاید مچھلی کے کانٹے سے بیج ڈھونڈھے ہونگے) اور مٹھاس ایسی تھی کہ پیٹ کاٹ کا مین پانی بھر دیا اور ایک ٹکڑا اوسکا ڈال دیا پھر ایسا خاصہ شربت تیار ہو گیا کہ افیونی پیئے اسلئے مجھے آپکو آپکے ناظرین اخبار کو اور آپکے شہر کے امیرونکو بے تکلیف دینی پڑی کہ اگر اب بھی ایسے خربزے آپکے شہر مین میسر آ سکتے ہین تو بذریعہ اخبار مجھے خبر دین - شیرینی سے بحث نہین ہے - غرض اوس خربزے سے ہے جسمین بیج نہون - اگر مل سکتے ہین تو لانیوالے کو بہت کچھ انعام علاوہ خرچ آمد و رفت کے دیا جائیگا -

مینے یہ بھی سنا ہے کہ لکھنو کے کسی بھنگیخانہ مین یا کسی افیونی کے صحن خانہ مین ایسے نادر پھل ہوتے ہین -

راقم سکرٹیری

مضامین غیر

چٹپٹا خمسہ

لطف ملنے کا ذرا آج عجب بن گیا کا | اک پری چہرہ نے جھٹ کھول کے پٹ گھونگھٹ کا
کرکے اشنان دیا دوش پہ جوڑا لٹکا | بھیگے بالون کو جب اس گل نے جھٹکا
ابر نیسان کی طرح زلف سے گوہر برسے

بے طرح چاند سے مکھڑے کو نکھارا اونے | مجھکو ہر ناز سے انداز سے مارا اونے
بکھرے بالون کو جو ہاتھون سے سنوارا اونے | ایسا دکھلایا عجب ایک نظارا اونے
مہر انوار سے جیسے مہ انور برسے

جب نہا دہو کے چلی بھر کے وہ گڑوا جل کا | کچھ وہ دوچار تھا ہنگام چال کا چھلا چھلکا
اونے جب اوسکو سنوارا تو دوپٹہ ڈھلکا | یہان وہ مست نہین ہوش رہا آنچل کا
جسکے ہر گام پہ سو فتنۂ محشر برسے

دل مضطر پہ گری برق دمان آ لگی | خاک مین نیر رہتے کے ہوا اخزن جان آگ لگی
عشق کی دوستو چھتی پر کمان آ گ لگی | ہر طرف صاف میان تہی تہ نہان آگ لگی
دل مین جب آگ لگی آنکھ سے اخگر برسے

تن و جان و دل و دین عشق مین تاراج ہوا | کل جو ہوتا تھا میسر وہ ہمین آج ہوا
ننگ طفلان کا تن زار یہ آلج ہوا | عشق اوس بت کا مجھے رو کش معراج ہوا
خاک اوڑی تن پہ تو سر پہ مرے پتھر برسے

ہاے بیتابیٔ دل نے مجھے سونے نہ دیا | ناتوانی نے بر بیدار بھی ہونے نہ دیا
جاہا جی کھول کے رونا بھی تو رونے نہ دیا | دیدۂ تر کو سرشکون مین ڈبونے نہ دیا
ابر باران کی طرح شام سے شب بہر برسے

وہ بھی ہوگا کوئی جسکا کوئی ارمان نکلا | اور دشوار ہوا کام نہ آسان نکلا
تار رونے کا بندھا اشک کا طوفان نکلا | خون دل یون زرہ دیدۂ گریان نکلا
جسطرح نحل لب جو سے گل تر برسے

رام ——— م

ہرنیس لال

”عشق اور منطق“

(از جناب مولوی علی سجاد صاحب دہلوی العظیم آبادی)

ملا قدسی ایک منطقی دل رکھتے تھے اور اسمین شک نہین کہ ایسا تھا بھی۔ انکو اس دل پر بڑا ناز تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انکا طایر دل ایک بیگم کی الجھی ہوئی زلفون مین جا پھنسا حیرت ہے کہ ایک ایسا منطقی تخم اور یون دام عشق مین

اسیر ہو جاے مگر بلاے ناگہانی کو کسنے روکا ہے اور ہوا کا رخ کسنے پہیرا ہے اثر کیا موقوف ایسے ہزارون ملا حضرت عشق کی تلخی اور خشک حریب کے زخم خوردہ ہین غرض اس خانہ برانداز نے بیاض محبت کا درس دینا شروع کیا مقدس ملا معصوم بیگم کے حسن خداداد پر لٹو ہو گئے اور ہزارون درود و صلوات بھیجنے لگے۔ انکے عشق کی حکایت طولانی ہے جسکا دامن وسیع دامن محشر سے بندھا ہے مگر مختصر یہ ہے کہ کمبخت منطق ہی کے سادے جو چلے تھے جسنے انکے نورانی چہرہ پر محبت کا غازہ ملا اور الفت کی پچکاری سے ایسا رنگ ڈالا کہ تمام شرابور کردیا۔ انکا ہیولاے عشق اس ترکیب سے بنا۔ ایک مدرسہ مین کمسن لڑکیون کو ضرورت کے موافق منطق و حکمت پڑھانے کے لئے مقرر ہوے کمسن عورتون کو منطق سے دقیق علم کا پڑھانا ملا قدسی ہی کا کام تھا مگر انہون نے بیگم کو کچھ ایسی چاٹ دیدی تھی کہ انکا ذہن چاشنی پسند ہو گیا تھا۔ مگر افسوس دست قدرت نے خلقی طور پر بھولی لڑکی کے دلکے سادے ورق منطق کے گہرے رنگون سے نہ رنگا تھا بلکہ اسکی جگہ شاعری کے موقلم سے اسپر نازک گلکاریان کردی تھین۔ وہ بچپن کے باغ کی پودی دیوار توڑ چکی تھی اور اب گل ہمیشہ بہار کیطرح شباب کی رنگینیان دکھا رہی تھی اور جب کبھی رکا ہوا جوش اور دلمین دبا ہوا خیال سر اٹھاتا تھا تو اپنی محبت کی بیاض پر خامہ شوق سے کچھ ایسے اشعار کھینچ دیتی تھی ؎

تمکو بھی جو ہو جاے مری طرح محبت
پھر کاٹے کٹے گی نہ وہ چاکو نہ چھری سے

پھر شرمیلی اور حیادار آنکھوں مین آپ ہی آپ آنسو بھر لاتی تھی مگر پیکر رہجاتی تھی دل بھی بھاری ہو جاتا تھا۔ مگر یون اسکی خبر تو خدا اسکے اشنا یہ ست دل کو بھی نہ تھی۔ نام خداق موزون کے ساتھ شاعری کا لپکا بھی بڑہتا جاتا تھا اور اب وہ جناب شرر یا جناب عاشق لکھنوی کے ناول یا حضرت شوق جگوری کی مثنوی یا جناب برق کی ”معشوقہ فرنگ“ کو بڑی چاہت اور شوق سے دیکھا کرتی تھی۔ دلکا ننھا سا کٹورا عشق کے ڈبونے والے مضامین سے لبریز ہو جاتا تھا بیگم نے مباحثۂ عقلی کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ اگر کوئی زندگی کا چشم و چراغ ہے راحت کا پھل۔ سارے دنیا کی تمنا ہے تو یہی ہے جو عشق کے نام سے مشہور ہے ادہر اس خیال نے شمع افروزی کی ادہر روشندلی نے اپنی جھلک دکھا کر یہ کہا ”جو شخص پہلے پہل مجھسے اپنا عشق ظاہر کرے گا اسیکو مین اپنا دل بھی دونگی“۔

”ملا قدسی نے ایکدن سبق کے بعد کہا ”صاحبزادی آج ذرا ٹھہری رہنا مجھے تم سے ایک کام ہے“۔ وہ اکثر درس کی حالت مین اپنی عینک پوش گھبرائی آنکھوں سے خوب سیدھ باندھکر اسکے پیارے رنگ و چمکتی ہوئی پیشانی کو دیکھا کرتے تھے اور اب جو اسنے چلنے کا قصد کیا اور کھڑی ہوئی تو تمام سراپا اسکا انکی آنکھون مین اور بھی کھبنے لگا اور خدا جانے کہان کہان انکی نظر جا پہونچی۔

ملا - (زیادہ ہنستے ہوئے) اُف - بلا کے بال پیارے ہین - اسمین تو شک ہی نہین
تمام ملا دیر نقش تصویر ہو گئے -
بیگم - ملا صاحب کیا مین جاؤن -
ملا - (چونک کر) صاحبزادی ہان شوق سے جاؤ - اُسکے جانے کے بعد فوراً مین کچھ اور کسیقدر ہوش اور کسیقدر بیہوشی مین قلمدان کھینچکر ایک پرچہ کاغذ پہ شعر لکھا ؎

پیاری بیگم چاہتا ہون مین تجھے
کس بلا کے تیرے لنبے بال ہین

پھر بڑی دیر تک اس شعر کو پڑھا کئے اور ایک آہ جانکاہ کے ساتھ جس کے اثر سے اسوقت تک آسمان کو چکر ہے اس مصرع کو دُہرایا ع

"کس بلا کے تیرے لنبے بال ہین"

پھر بکرار آہ مصیبت بار کے ساتھ کاغذ لپیٹ کر اپنی عبا کے جیب مین رکھ لیا -
بیگم رخصت ہو کر اپنے کمرہ مین آئی دلمین کہتی تھی کہ یہ کیا مضمون ہے - بلا کے لنبے بال پیارے ہین اسمین تو شک نہین - کیا ملا کو جنون تو نہین ہو گیا ہے پھر کہتی تھی - نہین ایسا کیا ہے - اسکے معانی تو ضرور کچھ ہونگے - اُسنے بہت سر مارا مگر مسئلہ کسیطرح حل نہوا -
دوسرے روز ہوبہو صورت نے پھر اپنا جذب دکھایا - ختم درس کے بعد ملا نے بیگم کو اپنے پاس بلایا اور آئینہ جمال دیکھکر گھڑیون محو حیرت رہے -
ملا - (پھر دبی آواز مین) "قیامت کی کھڑی ناک ہے" بیگم کے جانیکے بعد پھر وحشت سوار ہوئی - دوات قلم گھسیٹا اور یہ دوسرا شعر ایک الگ پرچہ پر لکھکر بدستور نالۂ دلخراش کے ساتھ اپنی جیب مین ڈال لیا - ؎

پیاری بیگم چاہتا ہون مین تمہین
کس قیامت کی تمہاری ناک ہے

بیگم کے دل کے گہوارہ کو اب اضطراب نے زور سے جنبش دی - ایکا ایکی کلیجہ ہاتھون اوچھلنے لگا - گبھراہٹ کم کرنے کے لئے وہ اپنے پلنگ پر لیٹ گئی اور سینہ پر "معشوقہ فرنگ" رکھکر دیکھنے لگی کہ نظر یکایک اس شعر پہ جا پڑی -

گلنار خیر بہتر ہے بے موت مارو
جاؤ جاؤ سدھارو سدھارو

اس شعر نے ساون بھادون کا کام کیا - آنسوون کی جھڑی لگ گئی - پھر آگے دیکھنا کیسا کتاب دونون ہاتھون سے چھوٹ پڑی اور تکیہ مین اپنا مُنہ چھپا کر کہنے لگی کہین یہی حال تو ہمارا نہو گا - پھر تکیہ سے آنسو پونچھکر یہ کون ہے جو رہ رہ کر کلیجہ مسل رہا ہے - آہ کہین وہی نگوڑا عشق تو نہین جسکو مین ابھی اچھا کہہ رہی تھی - اگر ایسا ہے تو جان کی خیر نہین -
تیسرے دن شوق نے پھر گدگدی کی ملا نے بھولی کنواری لڑکی کو پھر اپنے سامنے بلایا - یعنی حنا بستہ داڑھی پر ہاتھ پھیر کر دیر تک حسن صبیح پر درود پڑھا کئے اور (ایکمین آواز مین) "ہائے کیا گورا رنگ ہے" پھر اسکے جانیکے بعد دل عشق پرست نے یہ تیسرا شعر لکھوا کر جیب کے سپرد کیا ؎

پیاری بیگم چاہتا ہون مین تجھے
ہائے کیا ہی گورا گورا رنگ ہے

بیگم راستہ مین سوچتی چلی گئی یا سید ہے - پھر بیتاب ہو کر - امین یہ دلمین چٹکیان کون لے رہا ہے - پھر آپ ہی آپ - کوئی ہو گا - مگر نہین درد تو اب کچھ بڑھتا جاتا ہے - پھر درد نہان دفع کرنے کے لئے "معشوقہ فرنگ" اٹھا کر اپنے حسب حال شعرون پر نشانیان بنانے لگی - غرض دونون جانب کچھ دنون اسی طرح غم کی مہمانیان رہین ایک روز فرط الم مین ملا صاحب نے وہ سب پرچے اپنی جیب سے نکالکر سامنے رکھے - دیر تک اُنپر نظر گڑائے رہے ایک مُنی بھر بھی آہ کھینچی دل پکڑ کر ع -

اٹھے کبھی بیٹھے کبھی روے کبھی تڑپے

پھر حواس جمع کر کے "چارہ ہی کیا ہے نتیجہ پیش نظر ہے" پھر ایک بڑا تختہ کاغذ اپنے سامنے رکھکر اسپر ذیل کی شکلین لکھین
مین عاشق ہون - بیگم کے ادل بالون کا ۲ ناک کا - ۳ چہرہ کا - ۴ آنکھونکا ۵ - مُنہ کا - ۶ - دانتونکا - ۷ کانون کا - ۸ ہاتھون کا - ۹ - ٹھڈی کا - ۱۰ - پانون کا - ۱۱ - قد کا - ع

کل ہے مجموع اپنے اجزا کا

اسلئے

ع پیاری بیگم چاہتا ہون مین تجھے

ملا - اب مین دیسے پیار کرتا ہون - پیار ہی نہین کرتا بلکہ پرستش کرتا ہون کیا مین اسے بھول سکتا ہون - ہرگز نہین - وہ میرے کعبۂ دل کی رونق ہے محراب محبت کی زینت ہے ممبر الفت کی زیب ہے مینے اب اپنا عشق منطق سے ثابت کر لیا ہے - یہ مسئلہ غلط ہو ہی نہین سکتا اب اگر مین اسے چاہتا ہون تو اسے بھی راز عشق کی خبر کرنا لازم ہے یقین تو ہے وہ بھی دل دینے مین انکار نکرے گی کیونکہ جب وہ بھی ان اشکال سے واقف ہو گی اور نتیجہ نکالے گی تو وہ بھی مجبور ہو جائے گی - میرے ذہن مین تو یہی آتا ہے - آیندہ -

دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

پھر سناٹے مین آکر دیکھئے کیا ہوتا ہے اگر اسنے جواب صاف دیا تو ساری شکلین وکلین خاک مین ملجائین گی اور یہ منطق یون ہی دھری رہجائیگی عشق کو لوگ اندھے سے تعبیر کرتے ہین مگر منطق کو لوگ اندھا نہین کہتے ملا کو منطق نے نابینا کر دیا تھا اب وہ اس فکر مین کہ بجائے اسکے کہ ہم بیان بیٹھے مسائل چھانٹا کرین اور قضیہ کلیہ و جزئیہ و صغرے و کبرے و شکل

اس بچے کی ضرورت ھی کیا ہے — ع ہر کسے مصلحت خویش نیکو می داند

انگلستان - کیا تم لوگون نے میری کوئی جڑ نکالی ہے چارون طرف سے چیٹر خانی کرکے ناک مین دم کردیا ہے -

سب لکر - دیکھئے تیلون سے باہر ہوجیئے گا معاملے کی بات چیت کیجئے یہ گیدڑ بھبکیان کسی اور کو بتلائے گا -

انگلستان - (بہر تیور سے) کیون جی تم کب درست ہوگے بڑے نالائق آدمی ہو جی -

بھرتپور - ذرا تامل فرمائے -

انگلستان - تامل ہرگز نہو گا تم اپنے تئین سمجھے کیا ہو - تامل تامل لایا ہے وہان سے تامل - اوتر گدی سے ابھی -

بھرت پور - ابھی جناب -

انگلستان - جناب و ناب کئے گمراہ تیرا ابھی - اور تہا کر جہالاوار صاحب - آپ بھی بڑے ناہنجار ہین - آپ نے ہمارے ایجنٹ کو ستانا چاہا تھا -

جہالاوار - میری کیا مجال -

انگلستان نہین نہین تم نامعقول آدمی ہو ہرگز اس لائق نہین بس چلے جاو نکال جاو او کیون رانا اندور تمھا آپ نے اپنا چال چلن اب تک نہ درست کیا -

اندور - کیون - کیا چال چلن خراب ہے یہان آئے تو سہی -

انگلستان - نہین ہم تم سے خفا ہین تمہاری صورت دیکھنا نہین چاہتے -

اندور - واہ وا - یہ خوش یہ آج آپ چیچڑون سے بیزار کیون ہین - رات کو کھٹملون مچھڑون نے زیادہ ستایا کیا -

انگلستان - دیکھو تو سہی تم کو بھی کیسا ٹھیک بناتا ہون -

حیدر آباد - جناب مجھے کچھ عرض کرنا ہے -

انگلستان - عرض ورض کچھ نہ سنی جائے گی تم بھی کچھ آدمی کام کے نہین ہم تم سے بھی خفا ہین -

خزانہ ہند - حضور میری حالت بہت خراب ہے -

انگلستان - تم پر بھی جرمانہ جو تمہاری فوج ہم سوڈان بلاتے ہین اسکا جرمانہ تمہارے سر - بات ترے کی -

ہندوستان - (دعا مانگ کر) یا اللہ یہ آج انکو کیا ہوگیا ہے باہر سے نچ ہوکر آئیں - وہان کی فکرون مین حواس گنوائین - اور گھر مین آ کے ہند مچا ہے مین کہتی ہون تم کو ہوا کیا ہے کچھ کہا سر تو نہین کھا گئے -

انگلستان - چپ غیبانی ماروں گا ایک اور ٹکس کی شور کچھ نہ کل جائے گا آئی ہے وہان سے جاتی نہین صاحب کا مزاج آج کل برہم ہو رہا ہے موقع دیکھ کر بات چیت نہین کرتی -

ہندوستان - (کانپ کر) میان معاف کرو - ہم گنگوڑی کو کیا معلوم تھا -

بچہ ہندوستان (انگلستان سے) ابا ہم ... -

ہندوستان - ارے چپ کم بخت بدنصیب دیکھتا نہین ابا آج خونی منیڈ ہو بنے گھر مین گھسے ہین -

بچہ ہندوستان - ابا ماسٹر نوکر رکھ دو -

انگلستان - جا تیری تعلیم پر اب کوڑی نہ اوٹھاونگا - تو ناشدنی ہے -

بچہ ہندوستان - اچھا ریل کا کھلونہ تو لا دو گے -

انگلستان - کچھ واہی ہوا ہے یہان کوڑی کوڑی تو دانت سے پکڑتے ہین یہ آئے بڑے ریل کا کھیل مانگنے - دور ہو - دفان ہو یہان سے نہین دونگا ایک چانٹا - تو بہت گستاخ ہوگیا ہے -

(بچہ بیچارہ یہ تیور دیکھ کر مارے خوف کے موتتا ہوا مان کی گود مین جا چھپا)

ایک اسپنہا ہم نے دیکھا کتا کری کھاتا تھا
بگلا بجاتا ڈھولکی اور مینڈک تان لگاتا تھا

حالی بیچارے کی مٹی پلید ہو چکی تھی - اونکی ادعائی شاعری کے پرخچے اوڑ چکے تھے - لوگ بھول بھی چلے تھے حالی کے دل کے زخم بھی انگور بھر آئے ہون گے مگر اونکے ایک نادان دوست عبد القادر بی اے کو بے درست اب اونکی طرفداری کی سوجھی آپ نے جلسہ کرکے تصنیفات حالی کا خوب الاگایا - اونکو اس زمانے کا شاعر اعظم اور خدا جانے کیا کیا قرار دیا جن جن باتون کی تعریف کی ہے اونکی قلعی اودھ پنچ کے صفحات مین اچھی طرح کھول دی گئی ہے اور ثابت کر دیا گیا ہے کہ نہ اونکو زبان دانی آتی ہے نہ فن سے آگاہ ہین - نہ سخن فہم ہین نہ کسی قسم کے سخن پر قدرت رکھتے ہین ہان پلنگ پر پڑے پڑے کچھ رو دہو لیتے ہین - اگر اس کا نام شاعری ہے تو ہندوستان کی رانڈین شوہر مرنے پر اور راہین اولاد جانے پر اپنے اچھے بین کر سکتی ہین پھر صاحب حالی کی نسبت لکھتے ہین کہ آپ غالب کے شاگرد اور دوست تھے اور وہ اونکی بڑی قدر کرتے تھے - مگر حالی یا غالب کی تصنیفات سے اس بیان کا ثبوت اسطرح غائب ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ - ہان پھر صاحب سے روح غالب کچھ کہہ گئی ہو تو اوسکی دوسری بات ہے اردوئے معلی اور عود ہندی مین غالب اکثر اپنے احباب اور شاگردون کا ذکر کیا ہے اور مشکل سے کوئی شخص ایسا چھوٹا ہے جسکی بھی غالب کے دل مین جگہ تھی مگر حالی صاحب کا کہین مذکور ہی نہین - دوسرے حالی نے جو کلام سالک کا شائع کیا ہے اور سب کا سچا نام قدیم ہذیانات کہا ہے اسکے ملاحظے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کلام غالب سا شاعر اپسند نہین کر سکتا تھا - ... کی تعریف مین بھی پھر صاحب نے بہت کچھ طبع آزمائی فرمائی ہے ... اسقدر کہنا کافی ہے کہ وہ شاعری کے اعتبار سے کوئی مرتبہ نہین رکھتا اور مین اسقدر اخبار افلاطا کا تاکہ حالی بیچارے کو

خود ترسیم کرنی پڑی ہان مضمون اور پیرایہ ایسا تہا کہ جسکو لوگ پسند کرنیوالے تھے ورنہ شعرا کے گروہ مین اوسس سے کوئی عزت حالی کی نہین پیدا ہوئی لکھنو پر کیا منحصر ہے کسی دہلوی شاعر نے بہی اوسکو حالی کا کارنامہ شاعری نہین مانا ــ

لکہر صاحب جہان حالی کی تعریف کرتے ہین کہ اونہون نے غزل کے ہر شعر مین جداگانہ مضمون کی قید توڑ کر قطعہ بند اشعار رکہنا اختیار کئے وہان وہ اردو شاعری سے اپنی ناواقفیت ظاہر کرتے ہین اونکو معلوم ہی نہین کہ کتنے لوگ قطعہ بند اشعار غزل مین کہہ گئے ہین اور کیون اس زمانے مین عمداً اسکو ترک کردیا ہے ۔ شاعر جسقدر کم الفاظ مین زیادہ مضمون باندہ جائے اوسیقدر خوبی ہے لیکن سو جسقدر بڑے بڑے قطعے کہنا متروک ہوگیا اور کوشش رہنے لگی کہ ایک ہی شعر مین مضمون آجائے ۔ جوکچہ حالی نے رسے تاثیر [illegible] مین ظاہر کی ہے اوسکی بہی بہت تعریف کی گئی ہے ہم ملیناک [illegible] ہین مگر شیعہ صاحب حالی کی [illegible] او [illegible] کافی نہین سمجھتے کہ قافیہ اوڑا دیا جائے بلکہ مقدم یہ ہے کہ مضامین اعلی درجہ کے ہون سو حالی بچارے کی طبیعت تو مضامین عالی سے عاری ہے [illegible] برمرے ہوئے ہین ـ یہ کہنا کہ قافیہ کی قید کی وجہ سے مضامین کا خون ہوتا ہے ـ حالی اور اونہین ایسے نالایقون کا کام ہے ـ آج تک فارسی عربی اردو مین انہین قیود کے ساتھ شاعری ہوتی رہی اور کیسے کیسے شعرا نے کیسے کیسے مضامین ادا کئے اور کسی قسم کی خرابی نہ معلوم ہوئی اور اب سب خرابیان بیان ہونے لگین اصل یہ ہے حالی کو زبان اور الفاظ پر قدرت نہین اور فن سے ناواقفیت بحت ہے وہ قافئے مین بے حد غلطیان کرتے ہین اس بارے اونہون نے یہ بہانہ ڈہونڈہا ہے ـ بہلا ہمکو ایک ہی نظم ملبنیک ورس مین کہہ کر دکہادی ہوتی تو ہم بہی جانتے آپ کیسے ہین ــ

غرضکہ جیسے ہمارے حالی ویسے ہی اونکے کلام پر راے دینے والے ایسے لوگون کی راے کی وقعت ہی کیا ہوسکتی ہے ــ

گونڈہ

ایک صاحب لکہتے ہین گونڈہ اوسی جگہ ہے جہان تہا لیکن لوگ وہان نہین ہین جہان تہے ـ انسپکٹر پولیس صاحب راے بریلی بدل گئے ڈپٹی عبدالقادر صاحب بہی بدل گئے ـ خواجہ احمد حسین صاحب تحصیلدار فیض آباد جاتے ہین ـ مولوی عبدالغفار صاحب ڈپٹی کلکٹر بارا سیور مین ہین ـ مولوی اقبال علی صاحب کے مقدمات رشوت کی پیشی کل یکم جون سے ڈپٹی کمشنر صاحب کے اجلاس مین ہوگی تیمیہ صاحب پبلک پراسیکوٹر آئے ہین ـ سنا ہے ملزم کیطرف سے بائیل صاحب آینگے ـ کل قایمقام جج صاحب ضلع نے اجلاس عام مین روبکار معطلی سید حیدر مہدی صاحب جج بہرایچ کا بحوالہ حکم گورنمنٹ لکہوادیا ـ اور اونکو حکم دیا کہ فوراً بہرایچ لکہنو جائیے یہ حضرت بہی رشوت خوری کی جہپیٹ مین آگئے ہوئے ہین یہ سب واقعات بہت غیر معمولی ہین پبلک انٹرسٹ کے ساتھ نتایج کے منتظر ہین ـ

گرمی کی شدت سے ڈپٹی کمشنر صاحب کو تپ آگئی تہی اب اچہے ہین ـ کل دہوم دہام سے جم خانہ ہوا ـ نیٹو ریوریین کا بڑا مجمع تہا ـ ایکون کی بہی دوڑ ہوئی ـ شام کو زور سے اندہی آئی جم خانہ کو اوڑا لے گئی یعنی صحبت ختم

توکل علیہ الرحمتہ

ایک ہمارے نامہ نگار صاحب ایک توکل واقعے کی نسبت حسب ذیل اشعار بہیجتے ہین

مقروض ہوگئے ہین مہاجن ستاتے ہین | قرضہ ادا ہو لاکہ طرح بدہ لگاتے ہین
تدبیر اس سے بڑہ کے نہین کوئی پاتے ہین | وہ کیا ہی بس یہی ہے جو ہم کہہ سناتے ہین

نواب خانہ ساز تجارت کو جاتے ہین

تنخواہ گو بہت ہی مگر خرچ ہے سوا | بیگم کو کسبیون سے محبت رہی صدا
دیکہا نہوگا آنکہون نے یہ طرفہ ماجرا | بی بی کو اورلیکا پڑے رنڈی بازیکا

نواب خانہ ساز تجارت کو جاتے ہین

جیسے خبر حضور کے کانون مین یہ پڑی | پردیس مین ہین کوئی مسماۃ لکہنوی
نوکر ہین جنکی بانکی ادا اونکو بہا گئی | ہے لبکہ انکی بی بی بہی بنگالی اکبری

نواب خانہ ساز تجارت کو جاتے ہین

اک شہر مین ہین عورتین گار ایسی بہی | آوازمین بہی سر ہوبون لیدا زخوبی
باجا بجائی جو بہو وہ ہر اور رہی بہلی | طبلے ستار کی ہو اگر مشق واہ جی

نواب خانہ ساز تجارت کو جاتے ہین

سنتے نہین وہ کرتے ہین گو سب جتین بیان | بیگم بگڑ گئین تو بہت ہوگا اب زیان
بی بی کی خوشی وہی منظور ہے یہان | روکے ہزار کوئی یہ رکتے ہین یہ کہان

نواب خانہ ساز تجارت کو جاتے ہین

بولی کسی سے کوئی یہ چپکے سے جلد جاؤ | نواب منتظر ہین نہ عرصہ بہت لگاؤ
بیگم کو فکر یہ ہے کہین تم نہ چہوٹ جاؤ | یہ کہہ کے جلد بی بی کی محبوبہ کو لے آؤ

نواب خانہ ساز تجارت کو جاتے ہین

بی بی پرست جب ہوے امادۂ سفر | تیار ہوکے گہی یہ وہ بیٹہے آنکر
پوچہا اگر کسی نے کہ ہے قصد یہ کدہر | نوکر نے صاف کہدیا یہ فقرہ مختصر

نواب خانہ ساز تجارت کو جاتے ہین

گر ہین تو یہ جہاتین ہین تہدوا کی یادگار | بجور وکے ہین طبیع یہ مت [illegible]
بی بی کہین تو ناچین ابہی بیٹہ کر [illegible] | افسوس کی جگہ ہے یہ ایسے [illegible]

نواب خانہ ساز تجارت کو جاتے ہین

مضامین غیر

اُف ری گرمی محبت کہ ترے سوختہ جان
جس جگہ بیٹھ گئے آگ لگا کر اُٹھے

گرمی نامہ

اب تو ہوتی ہے دھوپ ایسی سخت
تپش آفتاب کا ہے یہ حال
آہو صحرا مین ہو گئے کالے
چلتی ہے دوپہر کو ایسی لو ن
سوختہ پر ہوا ہے زاغ وباز
مچھلیان زیر آب پنہان ہین
نالے سوکھے ہین خشک ہین تالاب
ہے ہر اک ذرہ ریگ کا اخگر
دل سمندر کا جل کے خاک ہوا
دامن قاف مین چھپے جنات
غول بھولے ہین راہ جنگل کی
پہونچا گرمی سے اسطرح کا گزند
تن سلگتا ہے کوہ جلتے ہین
کبھی گرمی کا گر سنا مذکور
چل رہی ہے جہا مین باد سموم
نینیاتال مین ہے دور نسیم
شملہ پر جاگزین ہے فصل بہار
عطرآگین ہر ایک رستا ہے
ساغر و ساقی و شراب و کباب
عشرت و عیش و خرمی و نشاط
شاہدان جمیل و عربدہ خو
نازک و نازنین پری تمثال
اتفاق و محبت و اصلاح
گل اگر خار سے ہو ہم آغوش
سرو سے چاہے جسکو الفت ہو
شمع کی گر طلب ہو محفل مین
ہم بغل ہو کسی سے ماہ اگر
الغرض لطف زندگی کا تمام
حظ عیاشی و ہوس رانی
دولت وصل شاہدان زرنگ

گر بیابان مین جل رہے ہین درخت
پانی دریا کا کھا رہا ہے ابال
لب ساحل مین پڑ گئے چھالے
کر تلاطم مین آتا ہے بیجوں
سلب مائل ہے طاقت پرواز
طایران ہوا پریشان ہین
پانی چشمون مین ہو گیا نایاب
اوڑ رہے ہے ہوا مین شعلۂ شرر
آتشی تھا اگر ہلاک ہوا
پر وہان بھی نہین امید سبات
دنکو دشت ہے انکو مشغلے کی
مونہ سے عفریت کے شعلہ بلند
معدنون سے شرر نکلتے ہین
اوڑ کے سیماب ہو گیا کافور
ذکر باد صبا کا ہے معدوم
ملک باہم یہ ہو گیا تقسیم
اب وہین گل ہین اور وہین گلزار
بادل اوڑتے ہین مینہ برستا ہے
مطرب و چنگ [illegible]
محفل [illegible]
رونق بزم [illegible]
مست کیف شباب [illegible]
ایک کا مال دوسرے پہ مباح
نہ کرے عندلیب جوش و خروش
قمریونکو کبھی نہ غیرت ہو
ہو نہ پروانہ مشتعل دل مین
کبک خوش ہوکے ہو نوا گستر
ساری دنیا کا عیش اور آرام
لذت خواہشات نفسانی
نعمت شمع نغمۂ دف و چنگ

سیر حسن و جمال مہ رویان
سب مہیا ہے سب وہین موجود
مختصر ہے یہ حال آخر کار
کیا تھا منظور کیا مین لکھنے لگا
گرمیون مین نہین ہے اسکا عجب
ہے قیامت کا آسمان پہ غبار
راتکو یون چمکتے ہین تارے
نیلگون ہو گیا ہے رنگ فلک
دن چڑھا اور ہوائے گرم چلی
تو گرد ہر طرف سے [illegible] تھا
ہر مکان غیرت تنور ہوا
بھگے خس خانون مین رئیس امیر
کس کو محنت سے رستگاری ہے
کرہ نار بن گئی ہے زمین
ہین بہت اس جہان مین ایسے غریب
سر برہنہ ہے جسم عریان ہے
ایسے بیچارے جو سفر مین ہین
چلچلاتی وہ دوپہر توبہ
تنگی ہے گیاہ صورت خار
خلد سمجھے جو ملگیا کوئی گانون
وطن آوارہ باد دل ناکام
شب کو آرام ملگیا جو ذرا
انقلاب جہان ہوا یکسر
گلستان مین اداسی چھائی ہے
[illegible] ہین خاموش
چشم نرگس رمد رسیدہ ہے
حال سوسن کا سب سے ابتر ہے
زلف سنبل مین ہے پریشانی
لالے جل جل کے داغدار ہوے
نام لیتی نہین ہے سیری کا
الامان از حرارت خورشید
قحط کی ہوگئی فراوانی
پیاس کے مارے ابر مرتے ہین
یہ تو جگ بیتی ہے کہانی سب
نہ تو خسخانہ ہے نہ تہ خانہ

ذوق خوشبوئے عنبرین مویان
شان ایزد ہے قدرت معبود
مثل جنت ہین آجکل کہسار
جوش دل نے دیا ہے بہکا
آدم باز بر سر مطلب
نظر آتا ہے چاند کا دشوار
خاک تیرہ پہ جیسے انگارے
رخ خورشید سے گئی ہے چمک
آکے صرصر نے مونہ پہ خاک ملا
ہر بگولا فلک پہ جا پہونچا
صبر و آرام دل سے دور ہوا
غربا کسطرح ہون گوشہ گیر
سر سے تا پا پسینہ جاری ہے
کچھ حرارت کی انتہا ہی نہین
جنکو سایہ تلک نہین ہے نصیب
سایہ ہی فقط نگہبان ہے
جیتے جی واقعی سقر مین ہین
نہ تو سایہ کہین نہ چشمہ و چاہ
تلوے ہوتے ہین سو جگہ سے فگار
سایہ طوبے کا ہے ببول کی چھانون
تھک گئے جس جگہ وہین ہے مقام
سو گئے کچھ خدا کا شکر کیا
سوکھ کر خار ہو گئے ہین گل
از سر نو خزان پھر آئی ہے
غنچہ ہر اک ہوا ہے پنبہ گوش
شاخ گل قامت خمیدہ ہے
تشنگی سے زبان باہر ہے
یاسمین کا ہے رنگ یرقانی
خشک دریا ہوئے آبشار ہوئے
ہو گیا ہے زمین کو استسقا
سوکھا جاتا ہے مزرعۂ امید
نہین ملتا سحاب کو پانی
گھاس چر چر کے پیٹ بھرتے ہین
حال اپنا ہی کہتا ہون کچھ اب
جھونپڑا اک ملا ہے ویرانہ

مدتوں سے وہین اقامت ہے / دہوپ نکلی کہ بس قیامت ہے
سائبان ایک وہ بھی ہے خس پوش / اوٹ جاتا ہی خون کھا کر جوش
دہوپ کا قرب اور ہوا مسدود / پگھلا جاتا ہے سر کا اپنے گود
مضطرب بیقرار اور بیتاب / قلب ہے یا کہ ماہئے بیتاب
در و دیوار کورہ حداد / گرمیٔ حشر کی ہے آتی یاد
مارے گرمی کے جب ہوا بیچین / رو کے کہنے لگا کہ ہائے حسین
نہ تو پنکھا نہ پنکھ کش ممکن / ہے گذرتا عجیب کرب مین دن
شرفا کا ہے گرچہ یہ دستور / تن کو رکھین لباس سے مستور
ہمکو اتنا کہان تحمل ہے / یہ امیرونکا سب تجمل ہے
زیر جامہ قمیص اور دستار / ہم تو رکھ دیتے ہین اوتار ریتار
جبکہ گرمی ست یہ مصیبت ہو / کیون نہ عریانی پہ پھر قناعت ہو
نیمۂ زیر و نیمۂ بالا / نہ غم دزد نے غم کالا
چارپائی ہو کھری یا کہ پلنگ / پڑے رہتے ہین اوسپہ ننگ دھڑنگ
نیند کا ذکر کیا جو آ جاوے / لیٹ کر کون بیٹھ سنکو لے
ہوگیا جسم گل کے فالودہ / سر سے تا پا ہے عرق آلودہ
ہے پسینہ کا پیٹ پر سیلاب / ناف اوسمین ہے صورت گرداب
موج زن عرق کا ہی یہ دریا / کہین لگتا نہین ہے تمل بیڑا
کشتیٔ خواہشات لاطائل / نہین جاتی ہے جانب ساحل
الغرض جبکہ شام آئی قریب / ہم یہ سمجھے کہ خیر جاگے نصیب
مرگئے ہوتے لو کی حدت سے / بچ گئے ہین خدا کی قدرت سے
ہاتھ پھیرا جو جسم پر یکبار / وو دو انگل جما ہوا تھا غبار
یاد آئین گے ہائے یہی دن / تازہ پانی ہوا ہے نا ممکن
وہی بنبو نکا پانی ادہن سا / مشک مین بھر کے سقہ لے آیا
دور ہی سے کہا یہ چلا کر / آئے بس ہچوڑ چوکی پر
آدمی کو ذرا بلا لیجیے / شام ہوتی ہے بس نہا لیجیے
ہمکو بھی ہو گی سخت حیرانی / بج گئے آٹھ پھر کہان پانی
لے کے پانی جو جسم پر ڈالا / پڑ گیا جلد پر سعاً چھالا
ہائے یہ کیسا انقلاب ہوا / لب دریا بھی قحط آب ہوا
خوب پلٹا ہے شہر کا مقسوم / دانہ تو مدتونسے تھا معدوم
شہر مین جتنے لوگ بستے ہین / ٹھنڈے پانی کو بھی ترستے ہین
جان جاتی ہو پیاس سے مرجائین / نہین ممکن کہ شب کو پانی پائین
خیر صاحب یہ داستان ہی اور / ذکر ہے اور یان بیان ہے اور
گرم پانی ہی سے نہا ڈالے / پوچھیے کیا جو کچھ خدا ڈالے
دم لیا تھا ذرا نہا دھو کر / اتنے مین دی کسی نے آکے خبر
پڑ گئی ہے ہوا اوٹھا ہے غبار / آندھی آتی ہے بھائیو ہشیار
سنسناہٹ کی آتی ہے آواز / ہوش یہ سنکے کرگئے پرواز
اتنے مین اندھی سن ہو آ ہی گئی / تیرگی آسمان پہ چھا ہی گئی
وہ جھکوڑے ہوا کے تند اور تیز / گویا برپا تھا شور رستا خیز
تھا یقین گر پڑینگے جڑ سے شجر / کڑکڑاتی تھین شاخین جھک جھک کر
چرخ ہفتم مین جا چھپے تارے / یکدمی غائب چراغ گل سارے
کم ہوا پھر بڑہا ہوا کا زور / الامان الحفیظ کا تھا شور
اوسطرف تھا یہ اندھی کا طوفان / اسطرف مسجدون مین شور اذان
ایسی لہراتی تھی ہوا مین صدا / جسطرح ہو تموج دریا
الغرض کم ہوا جو وہ اندھیر / دیکھا کوڑے کا ہر جگہ پر ڈھیر
جا بجا تودہ خس و خاشاک / پھر وہی ہاتھ خاک اور منہ خاک
گرد برسی فلک سے ساری رات / کٹ گئی آنکھوں مین ہماری رات
ایسی گرمی پہ بھی خدا کی سنوار / وقنا ربنا عذاب النار
مختصر کردیا ہے حال اپنا / اور کیا لکھین ہم ملال اپنا

راسم

جو دل جلے ہین اونہین کا سخن ہے گرما گرم
مزہ ہے سیخ پہ جبتک کباب رہتا ہے
بقلم ت-ع- دماغ فتحپوری -

عشق اور منطق

بقیہ ۴ - جون سنہ ۱۸۹۶ع

بیگم - ایکدن اپنا چنا ہوا نارنجی ڈوپٹہ اوڑھے جو شام کی کھلی ہوئی شفق کو بھی مات کر رہا تھا جوڑا کھولے اور ایک پتلی سی چھڑی ہاتھ مین لئے بیساختہ پن کی اداسے مدرسہ کے باغ کی طرف جارہی تھی - کہ ملا بھی تھوڑی دور تک اُسکے پیچھے پیچھے چلے - اونکی آہٹ پاکر بیگم نے گردن پھیری اور ٹھٹھک کر کھڑی ہوگئی - ملا بھی سکتے کے عالم مین ہوگئے یہ اسی خیال مین کہ وہ کچھ کہے - وہ اس خیال مین کہ یہ - آخر ملا نے قیاس کیا کہ منطق اصول کے بالکل خلاف ہے کہ بغیر کسی بات کے تنٹولے اُسکا موضوع سمجھ سکون اسلئے انہون نے مہر خاموشی توڑ کر کہا -

ملا - انجان بنکر - بیگم کہان جاتی ہو - مزاج کیسا ہے -
بیگم - جھینپ کر - جی گھبراتا ہے ذرا باغ کیطرف جاتی ہون - شکر ہے اچھی ہون
ملا - کیا تم روز اسیوقت ہوا کھانے آتی ہو -
بیگم - آنکھین نیچی کرکے - جی ہان روز اسیوقت -
ملا - اگر مین روز اسیوقت آون تو تمسے ملاقات ہوگی -
بیگم - (کچھ سوچکر) جی مین اچھی طرحسے کہہ نہین سکتی - مگر -

اوگنڈا (واقعہ افریقہ)

انگلستان- کیا یہ لاوارث ہے لاؤ- اسکو ہی پالیں-

ملّا صاحب - خیر خدا حافظ (آہ سرد کیے ساتھ)

ملّا صاحب کو بھلا تاب کہاں تھی - چوٹ کہاے ہوئے تھے - درس کے دوسرے روز شام کو باغ کیطرف دلمین یہ فلسفیانہ تقریر چھیڑتے چلے خدا نظر بد سے بچائے ماشاء اللہ اس لڑکی نے کیا ذہن پایا ہے غالباً وہ یہی قیاس کرگئی کہ اگر مین کل کی تقریر یہی آج باغ کو آیا تو صرف اس غرض کہ مین اس سے ملا چاہتا ہون - علاوہ اسکے وہ یہ بھی سمجھیگی کہ ملّا یہ سمجھینگے کہ مین جو آج آئی تو صرف اس غرض سے کہ مین انکسے خود ملنے کی تمنا رکھتی ہون - مگر بیگم نے قیاسات سے اپنے ذہن کو کچھ بھی تکلیف ندی - ملّا کا یہ خیال ہی خیال تھا وہان شوق نظر یار درس سے قبل ہی سے باغ کی روشون مین گلاب کے مہکتے ہوے تختون مین پھولون کے چمنون مین مست ناز پیاری البیلی بیگم گلگشت کرا کیا تھا اور یہ شعر زبان شیرین سے پڑھتا جاتا تھا ؎

نہ کیونکر وہ پھرتی ہٹکھیلیون سے صحن گلشن مین

کہ ہین اٹھر پنے کے دن ابھی جوش جوانی ہے

ملّا جونہی باغ کے دروازہ کے اندر گئے دلمین کہنے لگے "اسمین تو کوئی کلام ہی نہین کہ مجھے اسکے ساتھ ایک پرجوش عشق ہے - اب اگر میرے ملنے کی خواہش ہے وہ یہان آئی تو پھر اس امر کا یہ کافی ثبوت ہے کہ وہ بھی مجھے دلسے چاہتی ہے پھر محض فضول ہے کہ مین تمہید عشق مین اپنا وقت صرف کرون - ظاہر ہے جب دو تین منطقی اصول سے شکل محبت پیدا ہوگئی تو پھر صیغہ مین کیا کلام ہے اب ملا نے جو نظر باغ کیطرف دوڑائی تو اس گل نودمیدہ کو اپنے دامن مین پھول توڑتے دیکھا - دور ہی سے سر سے پاؤن تک نگاہ شوق سے بوسے لئے - وہ پھول جوان حنائی ہاتھون نے اپنے دامن مین توڑ کر بھر لئے تھے - ملّا کے دلمین خار کی طرح کھٹکنے لگے -

ملّا - آہ کاش مین برگ یا انہین پھولون مین ہوتا اور توڑتے وقت انہین حنائی ہاتھون مین چورہنکر چپ رہتا پھر - اہ بڑی دیر سے میرے انتظار مین ہوگی اسکے یہ معنی ہین کہ وہ ضرور مجھے قبول کرے گی - نہین سمجھتا ہون اسنے قبل ہی سے اسکا تصفیہ کرلیا ہوگا - پھر بیگم کے پاس جاکر - کیا پیارے پیارے پھول ہین - کیا بھینی بھینی خوشبو ہے - دیکھون مین بھی دیکھون - اب تمام دامن بھر گیا ہے -

بیگم - مجھے خدا کے لئے نہ چھیڑئے پھول توڑنے دیجئے -

ملّا - بس اب ہوچکا اتنے پھول توڑ کر کیا کروگی -

بیگم - مین آج ہار بناؤنگی - نہین بڑی بیگم سے مین نے وعدہ کیا ہے کہ آج باغ سے بہت سے پھول توڑ کر لادونگی انکو پھولون کے گہنون سے بہت شوق ہے - یہ کہکر ملّا صاحب بھی شریک ہوگئے اور دل کہین تھا نظر کہین تھی باتین کرتے جاتے تھے اور کلیون کے ساتھ ہری ہری پتیان بھی توڑتے جاتے تھے -

ملّا - مین یقین کرتا ہون کہ چند وجھون سے فیما بین چند ابتدائی سوالون کی ضرورت نہین معلوم ہوتی - مگر مین صرف ایک سوال کیا چاہتا ہون -

بیگم مسئلہ عشق سمجھ گئی مگر الھڑ تھی جواب کا دینا نہین جانتی تھی اسلئے اگر نہین دونون مین اپنے جواب کو بند کیا - "ہان ملّا صاحب ہان"

ملّا - اُف ستم ستم - مین جانتا تھا تم میری ایسی کہوگی - مگر تم کو ابتک پولیس اور گود بھرنے کی ضرورت ہو (ہاتھ پکڑکر) تو مین ایک سوال کرتا ہون - منطقیانہ ضرورتون کے خیال سے نہین مگر شکل کے اعتبار سے مین پوچھتا ہون تم مجھے اپنی خدمت مین قبول کروگی -

بیگم کا کلیجہ دھک سے ہوگیا بدن مین تھرتھری پڑگئی - آئے حواس جاتے رہے سر تھام کر زمین پر بیٹھ گئی - دامن سے سارے پھول گر کر زمین پر بکھر گئے - کہان تو اسکا یہ حال تھا کہ ابھی یون ہی چوری چھپے کی ملاقاتین رہین گی انکو مجھے اور مجھے انسے ملنے مین حجاب ہوگا - حیا و شرم کے مزے ہونگے - خوف رفتہ رفتہ دل سے جائے گا - دھڑکن کم ہوتے ہوتے کم ہوگی - یا اُسنے یہ دیکھا کہ چار دن ہی انسے ضبط نہوسکا تھوڑے دنون بھی انسے صبر نہوسکا - ایکا ایکی اُنھون نے اپنا مطلب مُنہ پر اگل دیا - مگر عقلمند اور پر فکر عورت تھی نتیجہ پر نظر کرکے اسنے [illegible] دو رفعہ جواب دیا "ہان ملّا صاحب"

یہ سنتے ہی ملّا صاحب ریشہ خطمی ہوگئے - باچھین کھل گئین - چہرہ پہ خوشی کا رنگ دوڑ آیا -

ملّا - گردن ہلاکر - دلمین "مین پہلے ہی کہتا تھا منطق ہرگز بیٹ نہ پڑیگی" ادھر پیاری بیگم کا اب اور ہی حال تھا - یہ اور ہی رنگ مین ڈوبی ہوئی تھین - دل مین چھپا ارمان کہ کوئی گلے لگائے دیوانہ وار پیار کرے - اپنے سینہ پر سر رکھے - نرگسی چشم گل رخسار اور لب نازک کے بوسے لے - زلف پرشکن پر ہاتھ پھیرے ملّا ایک ہی سیانے تھے منطق اسیدن کے لئے پڑھی تھی - ذہن و فکر کے پتلے تھے گردش نرگس مستانہ کو تاڑ گئے - بیخودی مین منہ سے نکل گیا "وہ مارا نتیجہ ہاتھ آگیا - ابتو بے پیار کئے نہ ہونگا اور ضرور پیار کرونگا ؎

کل تک نہین چھوڑونگا لگایا جو گلے سے

تم آج نصیبون سے میرے ہاتھ لگے ہو

بیگم (سہمی ہوئی آواز مین) "ہان ملّا صاحب"

اب کیا تھا ملّا صاحب آغوش تمنا اپنے منہ کیطرح کھولے ہوئے آگے بڑھے - پہلے آنکھون سے عینک اتاری اسکے بعد گلے سے بہار خانہ کا ڈیڑھ گز کا رومال کھولا - عینک کی تالون کو اس سے اچھی طرح صاف کیا - پھر عینک کو ناک کی گھوڑی پہ سوار کیا - پھر رومال گلے سے لپیٹا [illegible]

ہیت کذائی سے بیگم کے جبین ناز کا بوسہ لینے کو جھکے بیگم سمجھی ملا صاحب میرے عقیق لب کا بوسہ لینگے۔ انہنے اپنا چہرہ اونچا کیا کہ ملا صاحب کا منطقی منہ بیٹ سے اوسکی ناک پر پڑا اور وہ ناک تھام کر زمین پر بیٹھ گئی مگر وہ اس نتیجہ سے خوش ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اوٹھی اور بے تکلفانہ جوش مین آکر دونون باہین ملا کے منطقی گلے مین ڈال دین اور پھر صاف چکنا اور گول گٹھا ہوا سر جھکا کر تین دفعہ انکے دہن کے بوسے لئے اور اوسکی خوشبو سے مست ہو کر منعت کے خیال سے درود پڑھنے لگی۔ ختم کرنے کے بعد وہ ایک مقام پہ آکر دونون ہاتہون سے اپنا منہ چھپا کر بیٹھ رہی۔ ملا صاحب نے پھر اپنی عینک ٹھیک کی۔ چار خانے کا وہی رومال پھر اپنے منطقی گلے سے کھولا اس سے اپنی منطقی ناک پونچھی۔ تسبیح زمین سے اٹھائی۔ دو ایک بار اچھی طرح کھانس کر گلا صاف کیا۔ یہ نگاہ گرم سے بیگم کو دیکھکر درختون کی آڑ سے ادھر اودھر جھانکا اور اوسکے پہلو مین آکر بیٹھ گئے۔ نہایت ملائمت آہستگی اور پیار سے دونون ہاتھ اوسکے بھولے چہرہ سے الگ کئے۔ اور پھر جی کھولکر داد عشق دی۔ پھر جوش مین آکر اپنی سکنر بیگم کا سر اپنے سینہ پر رکھا دست راست کمر مین۔ ما گمنڈون میر فرش کی طرح اپنی جگہ سے نہ ہلے پھر ایک خروش نعرہ یا ہو کے ساتھ بجلی دھمک سے باغ کے ایک کونے کی دیوار گرا دی یہ کہتے اوٹھے کہ "واللہ تم باللہ منطق پڑھنے کی داد مل گئی بیگم نے تو غضب ہی کر دیا"

عرض واجب

مولانا اودھ پنچ السلام علیکم۔ کہئے حضور کیہ اور ہی خبر ہے ہمیشہ بزرگون سے سنا کتابون مین دیکھا کہ اردو قلعہ معلے یا لشکر شاہجہانی کی زبان ہے اور ریختہ کی شاعری کا ماخذ یا دہلی یا لکھنو باقی خیریت اب نئے نئے شاعر نئے نئے نکتہ سنج نئے نئے مصنف نئے نئے مولف برسات سے پہلے ہی کیڑے مکوڑون کی طرح تمام عالم مین پھیل گئے چھاپہ والون نے وہ اندھیر مچایا کہ سبکو صاحب دیوان اور صاحب تصنیف بنا دیا کچے پکے تک بوڑون نے ہزارون دیوان لکھڈالے۔ سیکڑون فسانے لکھکر چھپوا دے۔ ہر تاجر کی دوکان پر دیوانون کے انبار لگے ہین۔ فسانون کے ڈھیر ہین نہ کسی کو نظم کی قدردانی کا خیال نہ کوئی نثر کے نیک بد سے خبردار جسکو دیکھو خاقانی کا قبلہ و کعبہ بنے پر نازان ہے کسی کو انوری و حکیم کے اوستاد ہونے پر فخر ہے نہ قافیہ جانین نہ ردیف مطلع کی خوبی سے آگاہ نہ مقطع کے لطف سے اطلاع نہ قبض و بسط سخن نہ استخوان بندی الفاظ نہ خوبی تشبیہ نہ نزاکت استعارہ نہ ندرت کنایہ نہ طرفگی مضامین۔ مگر صاحب دیوان ضرور ہین تخلص نہایت نادر نہایت بے مثل خبطی۔ شترتی۔ حوضی۔ خوضی اے سبحان اللہ یہ شاعری اور یہ کلام۔ بیشک دہلی و لکھنو والے زبان نہین جانتے اب دیہاتی قصباتی۔ دھنئے۔ جولاہے۔ لوہار۔ سنار زباندان مین شاعر ہین جس کا جی چاہے مصنف بنے جس کا دل آمادہ ہو مولف ہو جاے خصوصاً سررشتہ تعلیم کے تعلیم یافتہ تو ایسے باکمال اور نادر خیال آجکل مصنف اور مولف ہین کہ جنکی شان بے نظیری کے مقابل نظیری اور خسرو ابجد خوان ہین۔ سرکاری مدارس مین جہان انگریزی تعلیم ہوتی ہے کیا کیا کتابین کیا کیا انتخاب تجویز ہوتے ہین کیسی کیسی نظم و نثر کا انتخاب جمع کیا جاتا ہے کہ سعدی و فردوسی کی روح بھی شاید پراگندہ ہوتی ہوگی آپنے کبھی اس بارہ مین کوئی راے نہ دی کوئی مضمون نہ لکھا۔ سخت افسوس ہے کہان ہین اہل ظرافت کہان ہین مضامین پسند کہان ہین مذاق آشنا ذرا ادھر توجہ کرین انتخاب دلچسپ دیکھین نظم و نثر کی داد دین تا کہ بندگان بھی خوش ہون اور شعراے ہندوستان کو مذاق سے بے بہرگی نہ رہے زرا لطف کی ٹھہرے۔

بر رسولان بلاغ باشد و بس

راقم

م۔ غ۔ ابر۔ از میرٹھ

نئی کتابین

تواریخ ہند۔ یہ کتاب مولوی عبد الکریم بی اے سب انسپکٹر مدارس بنگال نے بخوش اسلوبی مرتب کی ہے اور باوجود ایجاز و اختصار تقریباً تمام ضروری حالات جو تاریخ ہند جاننے کیواسطے ضروری تھے سلاست اور سلیقے کے ساتھ درج کئے ہین۔ اسمین کسی جگہ طرفداری اور تعصب کی بو نہین طالب علمون کیواسطے یہ کتاب بالتخصیص مفید ہو سکتی ہے۔

اکسیر ہیضہ۔ ہومیوپیتھک طریقہ علاج کی مخصوص خوبیون مین یہ بھی مشہور ہے کہ ہیضے مین جسقدر یہ مفید ہے دوسرا نہین۔ اسوجہ سے اس کے ڈاکٹر اس مرض سے متعلق رسالے شائع کیا کرتے ہین چنانچہ حال مین ایک رسالہ ڈاکٹر سکھ کمار بوس نے پٹنے سے شائع کیا ہے اسمین اس مرض کے علاج اور دوا اونکو اس تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہر سمجھدار شخص ضرورت کیوقت بطور خود علاج کر سکے۔ ایسی کتاب بلاشک ملک کو بہت مفید ہے جہان کہین نہ کہین ہر زمانے مین ہیضہ رہا کرتا ہے۔ مگر اسکی چھپائی ایسی خراب اور غلطیان املے اور عبارت کی اس افراط سے ہین کہ پڑھنے کو جی نہین چاہتا ہیضے کا علاج تو رہا ایکطرف پڑھنے والے کو عینک کی حاجت اسکی بدولت ہو جائیگی مصنف صاحب سے محلہ پیر بہور شہر پٹنہ کے پتے سے مل سکتی ہے۔ (قیمت فی جلد ۴؍)

ریاست اندور

یون لارڈ لٹن کا زمانہ عموماً ہندوستانی ریاستون کیواسطے چشم نمائی۔ بلکہ گوشمالی کیواسطے ویساہی یادگار رہیگا۔ جیسا لارڈ ڈلہوزی کا عہد مگر اندور پر خفگی کا رنگ ڈھنگ کچھ عجیب ہی طور کا معلوم ہوتا ہے کیا معنی کہ اک زمانے مین شور و غل مچ گیا تھا کہ مہاراجہ اندور نہایت بدمزاج ہین ریاست کی رعایا پر مظالم ہوتے ہین دیوان کو جان نثار رسید کیا وہ بیچارہ نوکرم بالی باسر بہاگا۔ حضور ویسراے سے بھی دورے ہین اور مقامات پر گئے مگر وہان نہ گئے کہ ہم نہ آئین گے تسے روٹھے ہوئے ہین۔ خیر صاحب ناراضی رفع کرنے کے سامان ہوئے مشہور رہوا۔ اب معاملات سدھر گئے مہاراجہ صاحب اصلاح کی جانب متوجہ ہین۔ اسے پیچھے وہی تین مہینے گزرے ہون گے کہ ٹیمس آو انڈیا صاحب چیخنے چلانے لگا کہ وہی بدانتظامی ہی ظلم وہی ستم برپا ہین۔ ایوان ریاست مین او ن لوگون پر بیجد مظالم ہوتے ہین جنکی نسبت شبہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کے مخالف ہین ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ آخر یہ شکایت کونسی ہے ابھی ذی اختیار حاکم کیسا اپنے مخالفین کو حتی الوسع ٹھیک بنائے گا۔ ہم تو آج کسیکو ایسا نہین دیکھتے کہ دشمنون کو سزا نہ دے اور اونکو غیرہ سرہونے دے۔ مگر یہ باتین تو رعایا کیواسطے ہین ریاستون کو اس چال چلن سے کوئی واسطہ نہین اونکے اور گورنمنٹ کے تعلقات ہی دنیا سے نرالے ہوتے ہین۔ ایک نہین لاکہ عہدنامے ہون۔ مگر خوش اور ناخوش ہونے کا میدان خدا نے اسقدر وسیع کردیا ہے کہ جب جی چاہا ناراض ہوگئے جب جی چاہا خوش ہوگئے۔ بھیا ہندوستانی رئیسو ذرا اس بات کو کان کھول کر سن لو۔ اور بخدا تم پیچھے تمہارے رزیڈنٹ یا پولیٹکل اجنٹ ہین جس طرح بنے انکو راضی رکھو دیکھو خبردار اگر حکمرانی کرنا ہے تو انکی آنکھین دیکھتے رہو۔ نہین آج نہین کل ضرور پچھتاوگے۔

غلے کا مہذب نرخ

واللہ۔ وا۔ قربان تہذیب رائج الوقت ہم تو عجب رفتار کا برا نہ نقل حرکت شایستہ اسکو خدا نے عطا فرمائی ہے کہ سر سہلانا اور ریچھا کھانا جو پہلے سُنا جاتا تھا۔ وہ آج آنکھون دیکھ رہے ہین۔ کیسی ہی مصیبت آن پڑے کتنی ہی پریشانی اور اضطراب پیدا کرنے والی بات کیون نہو۔ مگر کیا معنی جو ذرا بھی گھبراہٹ اضطرات آنے پائے۔ کانون کان کسیکو خبر ہو اور یہ تہذیب اپنا کام بسہولت و اطمینان کرتی چلی جائین۔ یہ نہین کہ وحشت کی طرح۔ اکھڑ ناشایستہ آتے ہی آنے توپ کا سا گولا دن سے مار دیا لوگ چونک پڑے گھبراہٹ اور پریشانی مین مبتلا ہوگئے مارے بوکھلاہٹ کے مہابا اور بچے اونکی سی مثال ہی دیکھ لیجیے۔ کہ اگر غیر مہذب طریقے سے کسیکو کوئی باپ کا پتا نہین تو کیسا ہی ولدالحرام گنوار کیون نہو مگر غیرت کے جوش مین آکر لہو کا پیاسا جان کا دشمن ہوجائے گا اور اگر زرا تہذیب کو دخل دیکے کچہری عدالت کے کاغذات تک مین لدنا معلوم لکھکر ڈھونڈو ہورا بیٹے کیا مجال کیسے عجیب چون بھی کرے۔ تب ہی کو دیکھئے اگر یکبارگی اندھا دھند بھوت کی طرح سر پر چڑھ بیٹھی سارا بدن پھنکنے لگا۔ حکیم ڈاکٹر کے ہان لوگ دوڑ پڑے نسخے پر نسخہ استعمال ہونے لگا۔ گہر عطار کی دوکان کیمسٹ کا میڈیکل ہال ہوگیا۔ گہر بہر مین ہلچل مچلے بہر مین شور وغل اور اگر یہی تپ صاحبہ مہذب طریقے سے باہستگی و نرمی انطلاق شکر ائی شرماتی تشریف لائین اور تبخیر سے آہستہ آہستہ لگالگا کر تپ دق تک ہوگئین بلطائف الحیل رگ ریشے کیا سنی ہڈیون تک کو جلاکر چونا کرتی رہین رطوبت اصلی کو اسطرح فنا کرگئین جیسے تالاب کے پانی کو جیٹھ بیساکھ کی دھوپ اور مریض کو سکھاکر اچھو ربنا قبرستان یا مسان تک پہونچا آئین کسیکو اضطراب نہو احتی کہ مریض خود مرتے مرتے ایک لمحہ بھی پریشان بدحواس نہوا ہنستا کھیلتا۔ بولتا چالتا۔ عقل و شعور کے ساتھ کلمہ پڑھتا چل بسا۔ پہر فرمائیے یہ مہذبانہ کارروائی قابل ستائش و رواج ہے یا نہین۔ اب غلے ہی کے نرخ کو دیکھئے اگر غدر آفت کے زمانے مین جبکہ اناج کی ریل پیل ہے ہر شخص اپنے اپنے حال مین مست ہے اک دفعہ گران ہوگیا خلقت بلبلا اوٹھی۔ گھبرا گئی کہ قحط پڑ گیا ہائے اب کیا کھائین گے پیٹ مین ہوکا سا گیا۔ جو میسر ہے وہ بھی بدن مین نہین لگتا۔ جب دیکھو پیٹ بجا رہے ہین۔ اطمینان خاطر نے اپنی راہ لی۔ بے صبری شکم مبارک مین جا گھسی نیتون مین فرق آیا چوری چکاری لوٹ مار کا بازار گرم ہوا۔ خلقت بے موت مرنے لگی اور اگر نرم صاحب رفتہ رفتہ بڑھتے رہے سیر سیر دو دو سیر کی توند کی چال اختیار کی دو چار دس پانچ سال کے اندر قحط کی سرحد سے جا ملے تو کیا مجال کوئی چون بھی کرے۔ کسی کے کان پر جون بھی چلے۔ اب وہی سخت قحط اور گرانی کے دامون دہڑا دہڑ غلہ بکتا ہے مگر کوئی اضطراب ہے نہ انتشار۔ مزے سے چین سے اطمینان سے ٹراتے کے فاقے ہوتے ہین اور لوگ مرتے ہین۔ مگر کوئی بے اطمینانی نہین اور سبب اسی تہذیب کی بدولت۔ پہر بہلا اس سے بڑھکر کون نعمت دنیا مین ہوگی ابھی ہونا تو وہی ہے جو قسمت مین بدا ہے طرف طریقہ عملدرآمد کی خوبی ہے۔ اسپر بھی اگر کوئی مہذب نہ بنے تو جائے اپنا سر کہائے

مضامین غیر

خدا غارت کرے ان موذیونکو

مین آج یہ مصرعہ گنگنا تا ہوا چلا جاتا تھا ۔
راہ مین ایک دوست ملے کہنے لگے آپکا بھی عجیب مذاق ہے تفریح طبع کے لئے کیا یہی مصرعہ رہگیا ہے مین نے کہا مجھے چھیڑے نہ مصنف لیجاے ۔ مین ۔ خدا جانے کس خیال مین ہون ۔ میرے دوست نے کہا مجھے کچھ بحث نہین ہے لیکن ایسا نہو کہ آپ کے رقیب لوگ راہ مین ملین اور یہ مصرعہ سنکر آپکی مرمت شروع کرین کیونکہ بلا شبہہ اونہین سے آپ کا مقصود ہوگا ۔ مین نے کہا کہ آپ عجب دل لگی باز آدمی ہین ۔ میرا کوئی رقیب نہین ہے اور ہو بھی تو ادھر میرا خیال نہین ہے ۔
دوست چلے گئے ۔ مین بھی مصرعہ گاتا ہوا آگے بڑھا ۔ ایک وکیل صاحب ٹمٹم پر سوار چلے آتے تھے ۔ وکیل ۔ کیون جناب یہ سر راہ تبرا ۔ خیر فہمیدہ خواہد شد ۔ مین نے ۔ اپنے دل مین سمجھا کہ آج حضرت نے ضرور کچھ بد مزاجی کی ہے لیکن اون سے ہنسکر کہا کہ استغفر اللہ آپ لوگ موذی کیون ہونے لگے ۔ یون اچھے برے تو ہر گروہ مین ہوتے ہین ۔ میرا خیال اسوقت کچھ دور ہے آگے بڑھا ۔ تبھی کے ایک منصرم صاحب تشریف لئے آتے تھے ۔ مجھکو مجھے کوئی منصف یا سب جج ۔
منصرم ۔ کیون جناب یہ کیون ہمارا غارت ہونا چاہا جاتا ہے ۔
مین ۔ معاذ اللہ آپ نے اپنی نسبت کیون ایسا خیال کیا ۔
منصرم ۔ جی جناب مین خوب سمجھتا ہون ۔ یہی تقرری عمال وغیرہ معاملات مین آپلوگونکی تحریکون کے خلاف جو انتظام ہو جاتا ہے آپ منصرمون سے ناخوش ہوتے ہین ۔
مین ۔ (اپنے دل مین ۔ یہ منصرم صاحب ضرور مستحق بد دعا) آپ یقین کیجئے کہ میرا خیال آپ صاحبون کے طرف مطلق نہین ہے مین اور تصور مین ہون ۔
آگے بڑھا ۔ دو تین پٹواری بغل مین بستہ دبائے ہوئے ادھر سے آرہے تھے
پٹواری ۔ ہم کاہیکا موذی ہین ۔ "جمیدارن" (زمیندار) سے لاچاری ہے دباؤ مان پڑکے جھوٹھ بولب پڑت ہے ۔
مین ۔ (اپنے دل مین ضرور جھوٹی گواہی دے ہوے چلا آتا ہے) ۔ اجی لالہ صاحب بھلا آپ سے موذی پن سے کیا مطلب مین آپکو نہین کہتا خاطر جمع رکھئے ۔
آگے بڑھا ۔ بی پریجان اور بی نازنین جان چھم چھم کرتی ہوئی ایک طرف سے گذرین ۔
(رنڈیان) کچھ شامتین آئی ہین ۔ کیون کوستا ہے ۔
مین ۔ کچھ گھاس کھا گئی ہو ۔ مجھے تم سے مطلب ۔
رنڈیان ۔ ابے تو ہمین کو موذی کہتا ہے ۔
مین ۔ تم نہایت بدتمیز ہو ۔ ابے کی کیا بات ہے اور تمکو مین موذی کیون کہنے لگا ۔ تم تو راحت رسان ہو ۔ دنکو کچہری راتکو تم گو مین نیاز مند نہین ہون لیکن ہمارے سب زندہ دل احباب تمہارے ہی دم سے پولٹیکل اور سوشیل مصیبتون کی کچھ پروا نہین کرتے ۔ خیال کرین تو تمہارا تصنیف کرین تو تمکو پیش نظر رکھکر غزل کہین تو تمہاری تصویر کے سامنے بیٹھکر لٹریچر کی ترقی تمہاری ہی اداؤن کا صدقہ ہے ۔
نماز روزہ اور حب قومی سے اس زمانہ مین تم بے میل نہین سمجھی جاتین ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ
اب مین نے خیال کیا کہ راہ مین اس مصرعہ کا گانا ٹھیک نہین لیکن دل ہے کہ بھرا آتا ہے زبان ہے کہ مانتی نہین ۔ مین گھر چلا آیا پلنگ پر لیٹ کر یہی مصرعہ گنگنانے لگا ۔ (نوکر آپس مین) میان کو شاید ہم لوگون کی بد دیانتی کا حال معلوم ہوگیا ۔ اسی سبب سے کوس رہے ہین ۔ لیکن بھئی یہ بات اچھی نہین قصور کرے سردار کوسے جائین سب کے سب ۔
باورچی ۔ (سامنے آکر) حضور مین قسم کھاکر کہتا ہون مین نمک حرامی نہین کرتا صرف آنہ روپیہ دستوری لیتا ہون ۔ قند ۔ سردار لایا تھا ۔ چھ آنہ سیر لایا یہان حضور سے کہدیا کہ قند بازار مین نہین ملا ۔ ایک انگریزی دوکان سے بارہ آنہ سیر کے حساب سے لایا ہون ۔ خانسامان نے شاید حضور سے اطلاع کردی ۔
خانسامان جھپٹ کر کمرہ مین داخل ۔ کیون بہتان لگاتے ہو مین چغلی چپائی نہین کرتا حضور کے سامنے کہتا ہون اپنا اپنا ایمان ہے
مین ۔ نکل جاؤ ۔ تمکو کسنے بلایا ہے ۔ مین ایک کتاب کا شعر پڑھ رہا تھا (باہر جاکر نوکر آپس مین خوب ہنسے) مین پھر اوسی عالم مین محو ہوکر گنگنانے لگا

خدا غارت کرے ان موذیون کو

کھٹمل ۔ حضور مین نے تو ابھی کاٹا بھی نہین ۔ ذرا رینگتا ہوا تفریحاً تکیہ کے نیچے آبیٹھا ہون ۔
مچھڑ ۔ معلوم ہوا حضور ہم لوگون کو دنیا سے ناپید کیا چاہتے ہین حالانکہ ہم صرف آپکے اصلاح بدن اور اعتدال اخلاط کے خیال سے آپکا خون پینے ہین بیچتے کیا ہین تھوڑا تھوڑا چوستے ہین ۔
مین ۔ بیشک تم ایک مشغول اور با اثر گروہ ہو ۔ لیکن تم اتنا نہین نہین سمجھتے کہ کھولتے ہوے پانی یا فلیظ دھوئین سے ہم تمکو دفع کرسکتے ہین تم لوگ اپنے نزدیک ہو کہ ہم تمہاری فریاد خدا کے سامنے لیجائین ۔

ڈاک کا وقت گذرا جاتا ہے اور ہنوز میرا انگنانا اور مختلف فرقون کی بدگمانی ختم نہین ہوئی -

لہذا یہ مضمون ناتمام ناظرین پنچ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

راقم
ا - ح -

جام جہان نما

(طفلی کی کچھ کچھ یاد)

بقیہ ۲ جون سنہ ۱۹۲۶ع -

گھروندا اپنا یا تھا جب شوق سے | بگاڑا تھا ہاتون سے کب شوق سے
نکرجانہ جو باداب شوق سے | کہ سنتا ہے بچون کی رب شوق سے

یہ روئین گے ٹھنگے جھینکیگے جب
جو مطلب ہی انکا وہ پائین گے

معلم کی دہشت تجھے یاد ہے | وہ قمچی کی نوبت تجھے یاد ہے
وہ شوخی شرارت تجھے یاد ہے | وہ ٹھکا فضیحت تجھے یاد ہے

وہ ٹھکا فضیحت مدارا نکر
کہ بچون کا کیا عیب ہی کیا ہنر

عقیمہ نہین مادر روزگار | ابھی رحم کہاتا ہے عیرالکبار
ابھی تک تو لیتا ہے نطفہ قرار | ابھی صلب آدم کو ہے اقتدار

جو پہلے تھی کثرت وہ فی الحال ہے
جو اگلی تھی عسرت وہ فی الحال ہے

فراغت بھی ہے تنگدستی بھی ہے | شکایت بھی ہے فاقہ مستی بھی ہے
اگر جنس ارزان ہے ستی بھی ہے | بلندی اگر ہے تو پستی بھی ہے

کہانتک انہین کوئی رویا کرے
جو رونا تھا طفلی مین رو دہو چکے

وہ رونا نہ سننا کسی بات کا | مچانا نہ لینا وہ سوغات کا
وہ ضد کرکے سونا الگ رات کا | وہ سوتے مین بکنا خرافات کا

لحد مین ہی آخر تو سوئینگے ہم
نہ ہووے گا ہمکو تمہارا صنم

لحد کو کہین کیا کہ کیا چیز ہے | کہ آگاہ ہر اہل تمیز ہے
ہمارے مکان کی وہ دہلیز ہے | جو وابستہ ہین اونکی تجہیز ہے

اوسی سے گزرتا ہے آیا گیا
جو موقع ہوا آمد و رفت کا

کبھی آمد و رفت تھمتی نہین | کبھی ریگ شیشہ مین جمتی نہین
فقیرون کی دہونی ہی رمتی نہین | اپری دوب کیا کوئی جمتی نہین

اس آواگون سے سمجھتے ہین ہم
کہ گتھی مین دل کی اولجھتے ہین ہم

دل و جان مین جیسے ہون گتھیان | اڑینگے نہ یون پہلوان کشتیان
نہ طفلی مین لیتے تھے یون چٹکیان | للک کر نہ پیتے تھے یون چسکیان

وہ دن سن اب آنکھو نسے اوجھل ہوے
جہان دوب جمتی تھی جنگل ہوے

وہ جنگل کہ داخل ہوا وہین اگر | نہ ڈہونڈھے کہین پائے رستہ خضر
نہ اوہو سکندر جو آئے ادہر | لڑکپن کا وہ کھیل آئے نظر

کہ ڈھونڈھے یہ اوسکو وہ چھپتا پھرے
درختونکی ڈہائی کو دیکھا کرے

کہان سندرابن کی وہ گلیان گئین | کہان وہ کنہیا کی سکھیان گئین
کہان اب وہ تروَر کی چھیان گئین | کہان اونکی چہولی چہلیان گئین

یہان سے جہان کھیل ہم گئے
وہین کھیل کر جان پر ہم گئے

کہین جان پر کھیلتا ہے کوئی | کہین ایسا بچہ بنا ہے کوئی
حباب لب جو ہوا ہے کوئی | کہین آپ دم توڑتا ہے کہین

مگر موج بحر حوادث سے تر
نکیون ڈوب مرنے کی اب ہے لہر

کبھی سیر دریا کیا کیجیے | سمندر کی لہرین گنا کیجیے
حبابو نکے گہر مین ٹہکا کیجیے | وہان جشن آراستا کیجیے

حوادث کے حالات معلوم ہون
جو موجود شک مین وہ معدوم ہون

قضیہ وجود و عدم کا رہا | بھروسا مگر اپنے دم کا رہا
زمانہ نہ ضحاک و جم کا رہا | ٹھکانا نہ قول و قسم کا رہا

مکن تکیہ بر عمر دنیا پرست
کہ بسیار کس چون تو پروردہ است

جینے نہ مرنے کا ہے اعتبار | یہ تو رست انفاس ہی مستعار
انہین پر ہے ہستی کا دار و مدار | سمجھتے ہیں دم مین مگر پلے پار

گرے تیر پلہ پہ کیسی قوس کا
نہ میزان محشر تلک ہو رسا

قیامت مین کیونکر کہین ہون رسا | کہ ملتا نہین بھیڑ مین راستا
وہان جمع ہوگی جو خلق خدا | ہمین کون پوچھیگا آیا گیا

بڑا ہے وہ دیوان حاکم بڑا
بڑے سے بڑا دور ہوگا کھڑا

جہان مین ہے یارب حکومت تری | نہین ہے کہان بادشاہت تری
جن و انس کرتے ہین طاعت تری | سکھلاتا ہے یہ سب عبادت تری

روس "ہم تین ہیں"

افریقہ "نہیں ہم بارے الم"

نہ آنکھیں جو بت وقت پر ہیرین
نہ دست انابت ہماری اوٹھین

اوٹھا ہاتھ ہیں دم دعا ہے قبول	وہ دیا تا ہے خدا کا رسول
نہ ہم بوالہوس ہین نہ ہین بو الفضول	کیے صدق دل سے جو سمجھے اصول

کہان تک سکھائین کسیکو فروع
کرین اصل کی سمت آخر رجوع

زبان سے کہین بات ایمان کی	کہ مفتون ضرورت ہے دیوان کی
یہ رعیت پیپ ہے محتاج فرمان کی	اک باطل شہادت ہے شیطان کی

وہ دیوان ہو راسخ الاعتقاد
کہ دیوان محشر مین ہو اعتماد

عطارد رقم ہو جو جیسے نفس	دہی ایک باقی ہے باقی ہوس
ندا سیم غیر از تو فریاد رس	توئی عاصیا نرا خطا بخش و بس

نگہ دار مارا ز راہ خطا
خطا درگزار و صوابم نما

راقم

ج - ل - مفتون

انوکھا ناٹک

سین ایک مقام پر ایک کمرہ ہے جسمین چار یا پانچ دروازے ہین

پہلا تماشہ

نیابت اللہ اور جعفری بیگم تنے بیٹھے ہوے ۔ دونون چاے پی رہے ہین

نیابت اللہ - مین ایک غریب فاقہ کش آدمی ہون گو تو نہ رکھتا ہون مگر ہان میرے چچا جان کے پاس بڑی دولت ہے اور مجھے ملنے کی امید ہے اگر وہ سن پائین گے کہ مین نے تمہین گھر مین ڈال لیا ہے تو غضب ہی ہوجائے گا وہ مجھے ایک جھنجی کوڑی بھی نہ دینگے -

جعفری بیگم - (دونون ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھا کر) میرے اللہ وہ نہ سنین نہین تو ستم ہی ہوجائے گا -

(عبدل ایک سفرا خدمتگار گھبرایا ہوا داخل ہوا)

عبدل - حضور! آپکے چچا جان آپہونچے - زینہ کے پاس ہین -

نیابت اللہ - (بوکھلا کر) واللہ اب کہین کا نہ رہا -

جعفری بیگم - (دلاسا دیکر) تم نہ گھبراؤ مین کسی کمرہ مین چپ رہونگی - یہ کہکر دوڑتی ہوئی گئین اور ایک کمرہ مین جا کر چپ رہین -

(چچا جان ہانپتے کانپتے داخل ہوے)

نیابت اللہ - چچا جان - خیر تو ہے اسوقت آپنے کہان تکلیف فرمائی اور یہ آپ ہانپتے کیون ہین -

چچا جان - صاحبزادے مجھے کہین جلدی چھپاؤ - کمبخت ایک عورت نے میرا پیچھا کیا ہے - دیکھو وہ آرہی ہے - للہ جلد کسی کمرہ مین مجھے بند کردو تم اوس سے کہدینا کہ مین تجھے گھر مین ڈال لونگا -

نیابت اللہ - آؤ چچا جان -

چچا جان - خبردار ایک حرف زبان سے نہ نکالنا - ورنہ مین ایک خرمہرہ بھی نہ دونگا - یہ کہکر اچھا مین یہان چپ رہتا ہون - چچا جان اوس کمرہ مین گھسے جہان جعفری بیگم بھیگی مرغی کی طرح ایک کونے مین سمٹی بیٹھی ہوئی تھین -

نیابت اللہ - (دیوانہ وار) حضور اسطرف اس کمرہ مین آپ نے اپنے چچا جان کو ایک دوسرے کمرہ مین منتقل کیا -

نیابت اللہ - کمرہ کی تمام چیزین ستیاناس کرتے ہوے ابھی اپنی جگہ پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک موٹی دھم دھوسٹر عورت ٹونٹک کی مان ہوٹنک کی خالہ بے تماشہ داخل ہوئی اور انکو دونون ہاتھون سے دبوچ کر -

عورت - ارے کالے کلوٹے میان - مین نے تمہین پالیا - اب تم میرے ہاتھ جاتے کہان ہو -

نیابت اللہ - عورت کا ہاتھ جھٹکا کر ہین ہین خیر تو ہے بیوی ذرا ہواس مین آؤ ہوش کی باتین کرو - کدھر تمہارا خیال ہے - تمہین دھوکا ہوتا ہے مین ہرگز تمہارا میان نہین -

عورت - واہ چہ خوش - ہان آپ ہی کا نام نیابت اللہ ہے -

نیابت اللہ - (غصہ مین) جی ہان میرا ہی نام ہے -

عورت - پہر تو آپ ضرور میرے میان ہین - اب مین ایک نہ سنونگی مین نے پالیا اب مین بھاگنے ندونگی آپ نے شیخ قربان کے ہاتھ شادی کا پیام بھیجا تھا کہئے ہان بس لیجیے مین آپ کی بیوی ہونا قبول کرتی ہون اب آئیے مین اپنے سینہ سے لگالون

نیابت اللہ - بس الگ رہو - کیا بدتمیزی کی باتین ہین - واللہ یہ زبردستی کا شوہر بننا ہے - اتنے مین غیب سے آواز آئی - ذرا اس کمرہ مین تا عورت سہم کر اب ایک دوسرے کمرہ مین جا چھپی - اور جعفری بیگم اپنا تن و توش سنبھالے آنکھین نیلی پیلی کئے کمرہ کا دروازہ کھولکر داخل ہوئین -

جعفری بیگم - ہان یہ کون تھا - مجھے کسی پرائی عورت کی آواز معلوم ہوتی ہے اور یہ کسنے کہا تھا - آئیے مین اپنے سینہ سے لگالون نہ ہے کمبخت - ناشدنی - بے شرم کہ تیری بوٹیان کاٹ کر چیل کوون کو کھلا دون - اف تری مکاریان اف دغا بازیان

رہ توسہی ساری توند پہونا ہی جعفری دار کرکے رکھ دیتی ہوں پناہ بخدا موسے کس موذی کے پالے پڑی ہوں - یہ کہکے پاندان سے سروتہ نکالنے چلی - کہتے ہیں عبدل نے آکر ہاتھ پکڑ لیا - چچا جان نے جو آواز سُنی تو دروازہ کمرہ کھولکے داخل ہوئے -

چچا جان (جعفری بیگم کی طرف اشارہ کرکے) اور یہ کون صاحب ہیں -

نیابت اللہ - حضور یہ محلدار ہیں -

چچا جان - طنزاً ہاں محلدار ہیں -

نیابت اللہ - حضور ہاں محلدار ہیں پھر (محلدار سے اشارہ کرکے) بیوی آپ ہمارے چچا جان ہیں -

چچا جان - صاحبزادے محلدار بن بیاہی ہیں - ؟

نیابت اللہ - چچا جان - ہاں اور بھیر سو چکی ہیں -

چچا جان - اچھا تو پھر میں ہی انسے عقد کر لونگا -

نیابت اللہ - مگر چچا جان -

چچا جان - بس خبردار - خاموش - میں مگر وگر کچھ نہیں جانتا ورنہ ایک کوڑی چھونے ندونگا -

(عبدل خدمتگار داخل ہوا)

عبدل - کوئی شکارپورخان دروازہ پہ کھڑے ہیں - اپنی بیوی کی تلاش میں آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اسی گھر میں گھسی ہیں -

شکارپورخان - گھر میں گھسکر - نیابت اللہ سے - میری بی بی کہاں ہیں - میری بی بی کہاں ہیں - میں نے سُنا ہے کہ آپ نے کہیں چھپا رکھا ہے - مجھے ابھی بتلے ورنہ میں اسی توند شکن ڈنڈے سے بات کرونگا -

یہ سنتے ہی جعفری بیگم چیخیں مارنے لگیں - شکارپورخان اس کمرہ کی طرف چلے جہاں اُنکی بیوی قید تھیں - وہ اپنے میاں کی آواز سُنکر بلبلاتی ہوئی کمرہ سے باہر نکلی - اور چچا جان کی گود میں آکے پناہ لی نیابت اللہ بھی مارے ڈرکے چچا جان کے پیچھے دبک گئے - جعفری بیگم نے شکارپورخان کا دامن پکڑ لیا - اور عبدل خدمتگار نے اُنکے ستک شریف پر وہ بے بہا وُکی حجامت شروع کیں کہ نام کو ایک بال بھی باقی نرکہا - اسکے بعد پردہ گر گیا - (باقی)

راقم

ع - س - مولوی اعظم ابادی

توکل علیہ الرحمتہ

بی گری صاحبہ کے وہ ٹراٹے جو روح تک تحلیل کئے دیتے تھے انہون

ہے - تھوڑی بہت بوندا باندی سے سوختگان تابستان کی اشک شوئی ہو گئی مگر آفتاب کی تمازت بدستور ہے اور اب جو گرد و غبار نکھری نکھری دھوپ نکلتی ہو تو معشوق کے چہرہ بے نقاب کا جلوہ کیفیت طور پیدا کرتا ہے شعاعیں جسام میں تیر کی طرح گھسی جاتی ہیں اندر باہر آگ لگاتی ہیں -

غلے صاحب سے اور آدمیوں سے بیری ہو گیا ہے - قحط کی تمام صورتیں پیدا ہیں - ایک تو ہمارے فاقہ کش شہر صاحب فاقہ مستی کرتے کرتے سالہا سال سے گرانی کا بورا اوٹھا تے اوٹھاتے یوہیں پسے جاتے تھے - اب رہا سہا دم دہوا ہو نکلا جاتا ہے - وہ تو کہئے خیریت یہ ہے کہ آج کل آم کثرت سے پیدا ہوا ہے اور تمام گرمی کے گدا گدا گر اینٹھتا ہے خلقت اوس سے پیٹ پالتی ہے - مگر تا بکے اوس سے پیاس نہیں بجھ سکتی - چند ہی روز میں یہ بھی فقرا ہونے والے ہیں اوسوقت جو حال بیان ہوگی وہ دیکھنے کے لایق ہوگی -

سُنا گیا صدر میں ایک گاڑی غلے کی چند لٹھ مارون نے لوٹ لی آخر پھر کیا کرتے -

شل سچ ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا

اگر سیدھی اونگلیون سے گھی نہ نکلے تو ٹیڑھی ہی نہ کرے یہ تو آج تک ہوا ہے نہ ہوگا -

کل رات کو وکٹوریہ گنج کے قریب ایک کلال کے گھر میں چند آدمیون نے لوٹ مار کا بازار خوب گرم کیا اگرچہ بظاہر اوسکے ہاں پینے ہی کا سامان سمجھا جاتا تھا - مگر سُنا ہے نو سو روپیہ جو قاضی الحاجات کہا جاتا ہے موجود تھا - پس اوسکو باطمینان تمام اوٹھا لے گئے اور بطور یادگار کلال اور اوسکے بیٹے اور پڑوس کے خوانچے والے کے بیٹے جسم میں چاقو کے صدمون سے زخم جراحت کے کئی بال ڈال گئے - یقین تو ہے ایک آدہ کا جام حیات لبریز ہو جائے اور جو بچیں گے وہ گویا ٹوٹی بوتلیں ہو ہین گے -

آج کل ہمارے شہر میں بنگالی بہائیون کو اپنی اولاد کی تعلیم کی دھن لگی ہوئی ہے چنانچہ گزشتہ ہفتے کو کوئینس اسکول میں ایک جلسہ ہوا اور اوسمیں طے پایا کہ لڑکون لڑکیون کی تعلیم کیواسطے ایک اسکول کھولا جائے اور ایک کمیٹی چندہ وصول کرنے کی قائم ہو -

آپ جانئے اس زمانے کی گرمی اور ہمارے شہر میں آگ نہ لگے یہ بالکل ہی خلاف عادت - خلاف وضعداری بات تھی -

حال میں نجف اشرف کے قریب آگ لگی - جھونپڑے جھونپڑیاں جو آگ کی ولیسی ہی غذا ہیں جیسا تو تا بلی کا کہاجا - جل جلا کر خاک سیاہ ہو گئیں

گزشتہ جمعرات کو مارکین کی کوٹھی کے پاس آگ لگی وہ تو کہئے موسن بھائیون کی دستکاری کا کارخانہ نہیں - جیسا نام ہے دہوکا ہوتا ہے بالکہ یورپین طلبا کا کالج ہے نہیں تو نام کو ایک تار باقی نرہتا - صرف پتاور کی ٹھیکی سے

ملنے لگی—

آجکل ہمارے شہر کے کورسی بڑے زور و شور ہین ایک اخبار بھی جاری ہے اور جا بجا جلسے بھی ہوتے ہین کہ یہ قوم کچھ ایسی ویسی نہین قسمت کی بات ایک کورسی صاحب حسین گنج سے شہر کو آتے تھے راہ مین سرلے معالیجان کے قریب تین برہمنون نے اونکو گھیرا اور کہا تم جنیو کیون پہنتے ہو یہ شریف ذاتون کے واسطے ہے غرضکہ جلوس دیا گیا بالسبی آویزش ہوئی کہ کشمکش مین ٹوٹ گیا سب کورسیون نے اپنے قوم اور مذہب کے حقوق کا تحفظ عدالت مجسٹریٹی سے چاہا ہے دیکھئے یہ گتھی کیونکر سلجھتی ہے —

گرم خبر ہے کہ آیندہ مہینے مین ہمارے رعایا پرور لفٹننٹ گورنر بہادر گرم عنان نینی تال سے لکھنو تشریف لائینگے — اور چتر منزل مین ہز اکولونسل کا اجلاس بھی ہوگا — اس گرما گرمی مین آپکا تشریف لانا ہمارے صوبے کے واسطے پیاسے کو آبحیات کا ملنا ہوگا۔ مگر ہاں صاحب شرط یہ ہے کہ شہر کی دوزخ مین جو بھوک کی آگ لگی ہے۔ اوسکے بجھانے کی بھی کوئی تدبیر فرمائین ورنہ۔ نا راجہ — کیا وجہ کہ لکھنو صاحب کا ایک قدیم دیہی مارے مفلسی کے بتلا حال تہا اوسپر فصلون کی خرابی کہین خشک سالی کہین سیلاب نے ہا سہا کچومر اونکال دیا — اب اگر انکی فکر نہو گی تو سمجھ لیجئے چراغ سحری ہین اب بجھے اور تب بجھے — پہر کوئی لاکھ آئے جائے ہماری بلا سے ع

پس از آنکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

آج کل ہمارے شہر مین محرم کی وجہ سے اک گونہ چہل پہل ضرور ہے مگر امام باڑون کے اہتمام مجلسون روشنی کے انتظام سے نہین اوسکی استطاعت تو مدت سے کم ہوتی جاتی ہی بجائے شمع جسم کی چربی پگھلتی ہے شہید کربلا کے غم کے عوض پیٹ کا ماتم ہے — قرضخواہون سے آئے دن کی چخ چخ چہیون کا کام دیتی ہے مفلسی کا غم — ناداری کا الم ہے — بات صرف اتنی ہے کہ خلقت اپنے حال پر رونے کو مدت سے سبور رہی تہی اب محرم — ماتم — عزاداری کے بدولت رونے رولانے کا حیلہ خوب ہاتھ لگا ہے — دل بھی ہلکا ہوگا بخارات بھی نکلین گے اور ثواب بھی گھاتے مین پلے پڑے گا —

ہیضے و بیضے سے تو ابھی تک امن ہے اگر آمون کی کثرت اور راہ و سیر عزاداری کے زمانے مین اوقات راحت و غذا مین خلل میٹھے اور گوشت کے تقل سے معدے نہ خراب ہوئے تو خدا سے امید ہے کہ اس سال یہ بلا دور رہے گیا وجہ کہ جب گرانی کے مارے پیٹ بہر کہانے کو نصیب نہوگا تو بد ہضمی کہاں بد ہضمی کوسون دور ہو گی —

باقی میان بخار صاحب البتہ ستو باندہ کر پیچھے پڑے ہین ہر ہفتہ سیکڑون کو عدم آباد پہونچاتے ہین — شمار کم کر کے انتظام قحط کیواسطے آسانی پیدا کرتے جاتے ہین —

اُردو دلچسپ ناول

پر تعین — سنہ ۱۸۹۶ع

جو دفتر ایجنسی منشی موہن لال صاحب محلہ نوبستہ شہر لکھنو سے درخواست آنے پر مل سکتے ہین

انقلاب — کنور کلیان سنگہ اور راجکنیا دکھاوتی کا عشق پرمتی راج کی سچی بہادری شہاب الدین غوری کی قدرتی فتح چندبیت اور پربھاوتی کی دردانگیز دائمی مفارقت قیمت ۱۲

سلطان تارک اول — اور بجلی ناول عفت و عصمت ماہ کی بیوفائیونکا دلگداز فوٹو ۶ر

تعبیر خواب — سلطان سبکتگین کا ایک دلچسپ واقعہ ہنسنے ہنسانے کا قصہ معہ نظم اور شب وصل ۲ر

شتاق وزہرہ — محمد واجد علیشاہ اودہ کے حالات غدر کے عبرت خیز واقعات — ۸ر

شادی وغم — جسمین قصہ ہنور پر شہنشاہ اکبری بہ یابی اور اسلامی جبروت کے ساتھ ہی مکمل راجپوت کا اپنی جان دیکر قومی بات سکہ لینے کے واقعات — ۸ر

دلکش ہر دو حصہ — ان طالب علمون ورکالج کے ایسے تعلیم یافتون کے حالات کا نقشہ دلچسپ ناول کے پردے مین کھینچا گیا ہے جو اپنے والدین کی آنکھون سے دور کالجون و اسکولون مین نہلا پن کر جاتے ہین — قیمت ۱۲ر

دلچسپ ہر دو حصہ دلگداز عشق اور دلی جذبات کی تصویر ہندوستانی مردون کے لوٹے عورتون کی بے بسی — ۱۲ر

دلگیش — شاہنشاہ اکبر اور شاہ جہان الہی بنگالہ کی لڑائی کے ضمن مین ملوتما کی حسن اور کنور جگت سنگہ کے عشق کی حیرت ناک سرگزشت ہے — ۱۲ر

منصور اور موہنا — سلطان محمود غزنوی کا جوش اسلام اور ہندو راجہ اجمیر کی بہادری ۸ر

مہر حیا — ایک دلچسپ ناول — ایک شریف باعصمت راجپوت کی سرگذشت ۳ر

رازونیاز — جادونگار نامنسٹر رینالڈ کا دلکش ناول حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر

نرم و بزم — قنوج کی مشہور لڑائی سلطان شہاب الدین غوری کی فتوحات اور دلیران راجپوت کی اصل دلاوری قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر ہر دو حصہ ۲ر

وقائع نادری — سوانح عمری نادر شاہ — ۶ر

رومیو جولیٹ — ترجمہ ناٹک شکسپیر عشق و محبت کے کرشمے — ۱۲ر

اتھیلو — معیت شجاعت رشک حسد کی تصویر معہ مثنوی بہار — ۱۲ر

دلفگار — ناکامی اور حصول مراد کی تصویر — ۸ر

جہانگیر — شکسپیر کے مشہور پلے ہملٹ کا ترجمہ ۱۲ر

نشتر — ایک فارسی زبان کے سچے قصے کا پر اثر اور فصیح اردو مین ترجمہ کیا گیا — ۱۲ر

طلسم ہوش افزا — داستان امیر حمزہ کے متعلق ایک نیا دفتر طلسم و عیاری کا سب کا ڈھنگ نیا — ۱۲ر

خاتون و عثمان — ایک حیرت انگیز ڈراما نظم و نثر — ۴ر

صورۃ الخیال — ہر سہ جلد یہ کتاب ہر مذہب کے ہر شخص کے گھر مین ہونی چاہئے جسے شرفا کی لڑکیون کی اتالیق تصور کرنا چاہئے ناول کے پیرایہ مین ہر دو حصہ ۱۲ر

پنڈت رتن ناتھ سرشار کے لاثانی ناول

مشو — ہنسنے ہنسانے کا کشت زعفران ۶ر

کامنی — ایک پاکیزہ رادھیا اور راجپوت کی لڑائی کا قصہ ۱۲ر

کڑم دہم — ہنسی ٹہٹے کے بتے ہوئے ہین — ۹ر

بچھڑی ہوئی دولہن — عصمت اور عفت کا فوٹو — ۱۰ر

بنی لکھنان — اسمین بروگ اور ماتم کی تصویر کھینچی ہے — ۸ر

طوفان بے تمیزی ۸ر

پربھاوتی — ایک وزیر کی شرارت — بہادر چھتریون اور انکی باعصمت عورتون کا تذکرہ — ۱۰ر

مضامین غیر

موت اور سات برس کی خاموشی

(ترجمہ جناب مولوی علی سجاد صاحب دہلوی اعظم آبادی)

دیوان عام اسپینس جو اسوقت تک ولایت کے صوبۂ اسکس مین موجود ہے۔ ولیم کیمپ کی بیوی کو جہیز مین ملا تھا اور ۱۸۹۱ء تک کیمپ کے قبضہ مین رہا اسمین پیاری بیوی اور شوہر دونون رہا کرتے تھے۔ کیمپ اوسپر تو صدق تھا اُسکی ہر ادا پر لوٹ تھا اُسکے ہر کرشمہ پہ جان نثار کرتا تھا۔ اُسکے گیسوے شکون کے جوبن پر ہزارون راتین قربان تھیں اور اوسکے جلوہ رخسار روشن پر لاکھون چاند صدقے تھے۔ صورت کا ہیکو قی سراپا تصویر حسن و ناز تھی۔ ولیم کیمپ کی شادی کو زیادہ زمانہ گذرا تھا کہ اسے بھی عام عاشقون کی طرح مرض رشک پیدا ہوگیا ہمسایہ مین ایک خوشرو جوان رعنا رہا کرتا تھا جسکی سیدھی سادی ادائین معشوقونکا دل ڈہاتی تھین اور اُسکے تیکھے کلیجہ مین سوئیان چبھوتی تھین۔ اسکی ابھی تک شادی بھی نہوئی تھی۔ اور نہ کیمپ کی بیوی سے کچھ لگاوٹ تھا۔ مگر خدا رشک کا برا کرے۔ ؎

با سایہ ترا نمے پسندم
عشق است و ہزار بدگمانی

نہین معلوم ولیم کیمپ کے دلمین کیا کیا وسوسے پیدا ہوے کہ یہ آپ ہی آپ اس سے جلنے لگا۔ ایک روز بیتابئے دل نے اسقدر ستایا اور رشک نے اتنا گھبرا کہ یہ گریبان پھاڑکر جنگل کیطرف روانہ ہوا جاتے وقت جوش وحشت مین ایک ایسا لفظ اسکی زبان سے نکل گیا جسکا مرتے دم تک اسے قلق رہا۔ پیاری بیوی جواب مین ایک حرف بھی نہ کہہ سکی صرف منہ دیکھا کی چپ رہگئی افسوس اس جنگل مین شام کی ہوائے خوشگوار نے بھی کیمپ کے دل و دماغ کو تازگی نہ پہونچائی وہ آدھی رات تک اس سنسان بیابان مین سودائیون کی طرح مارا پھر اکیا طپش قلب کم نہوئی۔ جگر کی آگ سے برابر دھوان اٹھا کیا وہ اپنے آپے مین نہ تھا۔ وہ لفظ جو اوسکی زبان سے بے تحاشہ نکل گیا تھا اُسکے دلمین تیر سا چبھ رہا تھا خفا ہو ہو کر اپنے آپ کو لاکھون کوسنے دیتا تھا اور برا بھلا کہتا تھا۔ ایکدفعہ اُسنے باواز بلند کہا آدمی لوگ کیون اس تیغ زبانکے ہاتھ سے مین ہم سے تو لاکھ درجہ جانور اچھے کہ اُنکی ایک چپ مین ہزارون فائدے ہین۔ وہ کسیکا دل نہین توڑتے۔ وہ کسیکی برائی نہین کرتے وہ کسیکو اپنا دشمن نہین بناتے وہ خوشامد سے کسیکا دماغ عرش پر نہین چڑھاتے۔ یہ بھی خوبی قسمت ہے ؎

جدا ہون یار سے ہم اور نہو رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

افسوس مجھسے صدمۂ رشک نہ سہا گیا یہ رنج گوارا نہوسکا۔ اب پچھتاتا ہون بے سمجھے کیون ایسا لفظ زبان سے نکل گیا۔ کاش یہ زبان کٹ کر گر جائے مین اب قسم کھاتا ہون کہ سات برس تک کسی سے نہ بولونگا نہ بولنا کسیا سر رنج شادی و غم مین ایک حرف بھی زبان سے نکالونگا اور اگر ایسا نکرون تو اے خدا اُس دنکو مجھے موت دینا۔

یہ الفاظ وہ ختم بھی کرنے نہ پایا تھا کہ ایک آدمی گھنے ہوے درختون کے اندر سے نکلا۔ یہ دوسرے گانون کا رہنے والا تھا اور کیمپ سے اچھی طرح واقف تھا۔ مگر بڑا ہی مکار اور دغا باز تھا اور چونکہ محنت کا عادی نہ تھا اسلیے ستارہ شناسی اور سحر کے حیلے سے لوگون کو فریب دیکر روٹی کما کھایا کرتا تھا۔ ناواقفون مین اسکی بڑی دہاک تھی لوگ قائل تھے کہ یہ انسان کے گزشتہ اور آئندہ واقعات بہت ٹھیک بتاتا ہے۔ طایرون اور جانورون سے مختلف بولیون مین خوب باتین کرتا ہے۔ اور اپنے افسون اور جادو کے زور سے ایسے ایسے مریضون کو اچھا کرتا ہے جنپر اچھے اچھے طبیب بھی ہاتھ نہین ڈالتے۔ بچپن ہی سے اسمین یہ کراتین موجود تھین اور یہ اپنے دادا کے ساتوین لڑکے کا ساتوان لڑکا تھا۔ اسکے بزرگ بڑی عمرون اور کثرت اولاد کے لئے مشہور تھے۔ اسکے خاندان مین مرد ہون یا عورت کوئی نوّے برس کی عمر کے ادہر نہ مرا اور جسے یقین نہ آے وہ قبرستان مین انکے لوح مزار جا کر دیکھ آے۔ اوس فسون ساز کی ولادت کا ایک عجیب واقعہ ہے جس شب کو اُسکی ماں کو زچہ زہ شروع ہوا۔ تمام رات تین کوّے اُس درخت پر بیٹھے رہے جسکی شاخین اُسکے خوابگاہ کے کمرہ کی دیوار پر پھیلی ہوئی تھین اور یہ دن چڑھے پر بھی اسیطرح قائین قائین کرتے رہے اسی خاص وجہ سے اوسکا نام ریون (کوّا) رکھا گیا اور عام لوگون مین بھی وہ اُسی نام سے مشہور ہوگیا۔ اب اس سے اور ولیم کیمپ سے اس وحشت پر آشوب مین مڈبھیر ہوئی۔ کیمپ نے خیال کیا کہ اس کم بخت نے میری نصف تقریر سنی ہوگی اسلیے چپکے سے اُسنے دو اشرفیان نکالکر اُسکے ہاتھ مین دین اور ہتھیلی اپنے منہ پر رکھ لی مدعا یہ تھا کہ افشاے راز نکرنا اور یہ اشرفیان منہ بند کرنے کے لئے دی گئین ہین۔ ریون نے جھٹ سے دونون اشرفیان اپنی جیب مین ڈال لین اور گونگے کے اشارون کے جواب مین کہا کہ مین تمہارا مطلب سمجھ گیا بشرطیکہ مجھے یاد رہا مین یہ بھید کسی سے نہ کہونگا ہان یاد زندہ رکھنے کے لئے کبھی کبھی یہ ہتھیلی گرم کرتے رہنا۔ کمبخت کی بیہودہ گوئی پر کیمپ کی آنکھون مین خون اتر آیا اور قریب تھا کہ یہ خوب اُسکی خبر لے مگر پھر اُسنے ضبط کیا۔ ریون اپنی شرارتون سے باز نہ آیا پھر اُسنے گستاخ ہوکر کہا گو مجھے تمہاری خاموشی مین ایک طرح کا نفع ہے کیونکہ مین تمہارا رازدار ہون اور راز بغیر کچھ لیے پوشیدہ نہین رہ سکتا تاہم مین تمہین صلاح دوستانہ دیتا ہون۔ کہ ان قسمون سے باز آؤ کیمپ نے اپنی گردن ہلائی کیونکہ اسی گفتگو کر

لیمون نچوڑ صاحب بہادر

پنچ ل خدا خدا ل پنچ

پنجشنبہ ۲۵ - جون ۱۸۹۶ء

ایک دلال کی اپیل

کیون صاحبو - میری سمجھ مین نہین آتا کہ آخر ہمارے مقدمات کے دلالون نے کیا گناہ کیا ہے جو اونکے پیچھے آج کل سرکار بیطرح ڈنڈا لئے پھرتی ہے پہلے تو اخبار وغیرہ مین واویلا شروع ہوئی اور ہم لوگون کا وہ فضیحتا کیا گیا کہ ٹھگون - ڈکیتون راہزنون - جعلسازون کا بھی ایسا نہوا ہوگا اوسکے بعد سے واضعان قانون لیسے گڑبڑا گئے کہ اونکو بغیر قانون بنائے چارہ ہی نہوا - آپ جانئے جو کام بیتے اطمینان خاطر اور تہ دلی سے کیا جاتا ہے وہی ٹھیک ہوسکتا ہے چونکہ وہ لے برنش کا معاملہ تھا سلامتی سے مسودہ ایسا اول جلول بنا کہ اونٹ کی طرح کوئی کل سیدھی نہ تھی اور ہو تو کیونکر ہو جو بات اصول عدالت اور رائج الوقت رسم کے خلاف ہو وہ کہان تک چل سکے - مگر چہ بعنت بیج بعد ردو قدح لیکیا مرز آپا دھاپی بے شمار مسودہ کاٹ چھانٹ کی دہرا دہرے دبا دبو اسطرح پاس ہی کر دیا گیا جسطرح بیلے اور رنہار مین تیسرے درجے کا درجہ مسافر ریل گاڑی مین ڈھکیل دیا جاتا ہے اسے پیٹے پاس ہوناتھا کہ اونچی عدالتون نے ہم پر برن بولنا شروع کیا - بعض دلالون کو سزائین دی گئین - اکثرون کے نام عدالتون مین آویزان کئے گئے ایسا معلوم ہوتا تھا یہ حکام ہمارے واسطے مدت سے قلم ٹیئے بیٹھے تھے - اب اگر کوئی پوچھے کہ صاحب کس جرم کس خطا پر ہمارے واسطے لٹھے گہمائے جاتے ہین تو بجز اسکے اور کیا ہے کہ یہ لوگ وکیلون - کے پاس مقدمے لیجاتے ہین اور اوسکی بابتہ حق المحنت لیتے ہین - میری سمجھ نہین - خدا لگتی کہئے گا - کہ آخر ہم کیون حق السعی نہ لین اور ہمارا ایسا کرنا کس طرف سے ناجائز ہے -

آج کل کسی کام کو واسطے بعنت خدا محنت کرنا حماقت ہے - پھر جب ہم کسی وکیل کو مقدمہ دلادین تو ہم کیون محنت کا معاوضہ نہ لین - اجی اگلا سا زمانہ ہوتا تو کون مردود زبان پر لاتا - اور رہا دام لینا کیسا محنت عجیب چیز تھی - مگر اب تو یہ رسم ہی نہین - باپ بیٹے بھائی بھائی سے تو حق المحنت کمیشن - دستوری - دلالی لے ہی لیتا ہے پھر ہم کیون نہ لین - اور آئے کوئی مرد میدان ہم کو قائل کر دے کہ دنیا مین دلالی کون نہین لیتا صرف لفظون کا پھیر ہے ورنہ بات وہی ہے - بازار مین جائے خرید و فروخت دونون مین دلالی دینی پڑتی ہے - فقیرون کے مزار - بزرگان دین کی درگاہون - تیرتھ کے مقامات پر جائے - وہان متولی خادم حاجب - پوجاری روپیہ پیسا کپڑا لتا - بلکہ بدن کا چمڑا تک دلالی مین کھینچ لیتے ہین عدالتین بھی آج ہمارا قلع قمع کرنے پر تلی ہین اسٹامپ اور رسوم عدالت کے بھاری بھرکم نام سے انصاف کی دلالی لیتی ہین - اگر آنہ پانی کم ہو جائے تو دادخواہ کا گھر تک بیچ کر وصول کر لین - بعض بعض حکام اگر برسر اجلاس یا بہمہ کے طور پر کسی وکیل یا بیرسٹر کو مقدمہ دلاتے ہین تو اونکی ہم سے پرائوٹ طور سے دل لگی و دلچسپی کرکے لطف و لذت حاصل کر لیتے ہین پھر وہ کیا دلالی نہین -

خیر یہ تو دنیا کے معاملات تھے دین کے معاملات مین دیکھئے پیغمبر پیر مجتہد جو خدا کی راہ بتاتے ہین - کیا دلالی ہین - اپنے اوپر اعتقاد نہین کراتے نذر نیاز - وغیرہ وغیرہ نہین لیتے - دنیا والے تو جیتے ہی دلالی لیتے ہین او یہ تو بعد مرنے کے بھی اہل معاملہ کی جان نہین چھوڑتے - الغرض دین دنیا کا کوئی کام ایسا نہین جس مین دلالی کی پخ نہ لگی ہو تو پھر فرمائے آخر اس گروہ نے کیا گناہ کیا جو اسی پر خاص نظر توجہ اسقدر تیز کی گئی کہ ایک قانون بنا کر رازقہ بند کیا گیا اگر یہ کہا جائے کہ ہم لوگ اہل مقدمہ کو پہانس پہونس کر ایسے لوگون کے پاس لیجاتے ہین جو اچھی طرح پیروی نہین کر سکتے اور اسوجہ سے مقدمے خراب جاتے ہین تو جناب یہ تو عجیب اندھیر ہے کیا ہم کسی ایسے آدمی پاس مقدمہ لیجاتے ہین جو وکالت یا بیرسٹری پاس نہین کئے ہوتا - اگر وہ ایسے ہی نالائق تھے تو پھر پاس کرکے ڈبلوے کی لاٹھی کیون اونکے ہاتھ مین دی گئی - نالائق وکیلو کی ذمہ داری سب سے پہلے تو اون لوگون کے سر ہے جنہون نے اونکو پاس کیا - کیا دل لگی ہے کرے داڑھی والا پکڑا جائے مونچھون والا - اگر یہ الزام لگا یا جاتا ہے کہ اہل مقدمہ سے ہم یکمشت روپیہ لیکر چونذم خرندم کرتے اور ایسا ویسا گھٹیا سستے دامون والا وکیل کر دیتے اور بقیہ - تنہا خود ہضم کر جاتے ہین تو اوسکے واسطے اس کوہ کندن وکاہ برآوردن کی کیا ضرورت تھی قوانین فوجداری مین جعل فریب کے دفعات موجود ہی ہین -

خیر یہ تو سب حیلے ہین اصل یہ ہے کہ بڑھیا پرانے وکلا اور بیرسٹر بڑی بڑی فیس لیا کرتے ہین اور ہم لوگ جیسی حیثیت اہل معاملہ کی ہوتی ہے ویسا سستا مختانہ ٹھیرا دیتے ہین اور نئے وکیل اور بیرسٹر منظور کر لیتے ہین اور اس تکلیف کی عوض حق المحنت ہمکو دیتے ہین بس یہ بات پرانون کو ناگوار گذرتی ہے اور سمجھتے ہین اگر آج دلال نہوتے تو جھک مار کر گران فیس پر مقدمہ ہمین کو دیا جاتا - پس وہ گروہ ناخوش ہو گیا اور قانون بنوا کے نچلا بیٹھا -

ہم کہتے ہین قانونی دلالون کیواسطے کیون ممانعت ہے ساری دنیا کے دلالون اور کمیشن لینے والون سب کے واسطے قانون ہے یہ آخر ایک آنکہ مین لہر بحر ایک آنکہ مین خدا کا قہر چہ معنی دارد - کیا ساری خدائی مین اہل مقدمہ ہی حفاظت کے لائق ہین اور بفرض محال اگر یہی سہی اسٹامپ کورٹ فیس پہلے معاف ہو جو انصاف کی دلالی ہے پھر آگے اور رو نپر توجہ ہو -

راقم دلال

ناس پیتا یا قحط زدون کو صرف ہوا اب سرحد پر
گگری پہنچی بیل پیاسا کاٹے بگھا بانی دے

واہ - وا سبحان اللہ - کیا سلسلۂ خیال اور کیسے درست ذریان حرکے ہین شعر کیا ہے ہیرا اس کی انگلی کا عبدا فاسد - مجذوب کی زٹل کا گرد گھنٹال ہے - لاکھ کھینچ تان کا زور لگائے کسی رخ کسی طرف سے چول ہی ٹھیک نہین بیٹھ سکتی - برسات کی ہوا کھایا ہوا پلنگ ہے کہ اگر ایک پایہ نیچے دبایا تو دوسرا اکثر کی طرح ٹانگ اوٹھائے ہوئے رہا ہے - خوش نما لانگ ملنگ شاہ کی پوشاک ہے کہ سر ڈھنکتا ہے تو لنگوٹی کھلی جاتی ہے ۔۔

معقول ہے خوش و خشکہ سخن فہمی عالم باالاسلام شداجی حضرت یہ سیاسی علم بلاغت کے اصول پر کہا گیا ہے - اور جوڑ پیوندکی نہ کیجئے - ہماری شعر گوئی کی سعاملہ بندی اور تغزل وغیرہ سب آج کل کی رائج الوقت پولیٹکل اکانمی مطالبق ہوا کرتی ہے آپ لوگ ان مسائل کو کب سمجھتے ہیں جو ہمارے شعر سمجھ میں آئین گے -

بھلا کچھ معلوم تو ہو آخر اسکے دونون مصرعون مین کیا لگاؤ ہے - واہ بی! خوبی اسمین ہے کہ انکا تعلق نہ رہنے پائے آج کل آپکو یہ ہی معلوم ہے کہ لگاؤ اور مناسبت کا خیال اور لحاظ رکھنا ضرور نہین - اور مثالین تو بہت بڑی بڑی ہین سردست دو ہی ایک عرض کرتا ہون -

اول تو یہی ایک بیٹھی با افتادہ مضمون ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے ۱۸۷۸ء کے قحط کے بعد تجویز کیا کہ ہندوستان مین آئے دن قحط صاحب دروازے کی کنڈی کھڑکایا کرتے ہین جب دیکھو ناخواندہ مہمان کی طرح نازل ہوجانے کا یہ حال کہ مارے مصارف کی اتاولی کے دیوالہ نکلا ہوا - بندہ لنگر ہے نہیں پیا پاس ہوا کیونکر قحط زدون کی امداد ہوسکی تو رمایا پر کوئی نیا ٹیکس لگا کر ایسا سرمایہ جمع کرنا چاہیے کہ ضرورت کیوقت کام آئے اچھے کس کی چیز تو - آنکا یہ وہ شد اور لگا بقیض علیہ السلام کنا کن داخل خزانہ ہونے لگے -

اب اس طعمہ مساکین کی گت ملاحظہ کیجئے کہ جب تک قحط زدون کی امداد کی ضرورت پیدا ہو تب تک یہ سارا روپیہ جنگ کابل کے مصارف وغیرہ مین اوٹھ گیا کہان تو بھوکون کی جان بچانے کا سامان تھا کہان دشمنون کی جان لینے مین - آٹے کی جگہ بارود - اور دال کی عوض گولی گراب - اور توپ کے گولے دشمنون کو دنا دن مفت تقسیم ہونے لگے اب جب قحط کا وقت آیا تو سارا تحفہ فنڈ ہضم -

اب دوسری انگلی سنئے - شاہی مصالح کی رو سے مصر مین فوج کشی کیجائے یہان سے فوج جائے اور اوسکے مصارف یہان کے مفلس خزانے سے دلائے جائین بقول شخصے مارے گھٹنا پھوٹے آنکھ بھلا فرمائے ہندوستان کو مصر یا لڑائی سے مطلب غرض اوسکے رانے کیواسطے سویز پر تسلط کافی ہے ملک کی اندرونی مضمون کو کیا واسطہ - پس جب تک آپ اس روپے کے مصرف کا جوڑ لائے تب تک بندہ بھی اپنے دونون مصرعون کا تناسب اور سلسلہ خیال صحیح رکھے گا - سردست تو یہی سمجھ لیجئے کہ رائج الوقت کلی بندے نے ہی تصنیف فرمائی ہے

گھوڑا نہین گوڑا سہی

آجکل ہمارے اردو لٹریچر مین تخلص بازی کا ایسا عارضہ پیدا ہوگیا ہے - کہ شعر چاہے مفت دلپشت سے کسی نے خاندان مین نہ کہا ہو اور خود چاہے سلامتی سے نظم کا ہر وزن صحیح بھی نہ پڑھ سکتے ہون مگر تخلص ضرور رکھین گے غزل قصیدہ تو میسر نہین جس مین تخلص صرف کرین صرف نثر رہ گئی بس اوسی مین اپنے نام کے بعد تخلص صرف ہونے لگا - اسمین بعض بعض ہمارے لائق احباب بھی شامل ہین اور خدا نے اونکو سمجھ دار بھی بنایا ہے مگر تخلص کا شوق اسقدر ہے کہ اونکو کبھی ادراک ہی نہین ہوتا کہ ناول نگاری یا اور نثر کے مضامین نویسی میں اس دم کی کیا ضرورت ہے - یہ صرف زمانے کا فیشن ہے ورنہ اگلے زمانے مین تو بعض بعض شاعر ایسے گزرے ہین کہ عمر بھر اونہون نے تخلص کہا ہی نہین ہمارے شہر مین ایک نواب عاشور علی خان تھے جو شاعر کیا شاعر گر تھے جنکے فیض صحبت اور برکت صلاح سے بہت سے شاعر ہو گئے تھے - اور خود بھی اچھے شاعر تھے مگر عمر بھر تخلص نہ رکھا اب یہ زمانہ آیا کہ شاعر واعر تو خیر صلاح مگر تخلص ترکی ٹوپی کے پہننے یا عینک یا چھڑی کی طرح یہی ضرور ہونا چاہیے -

یہ کون صاحب ہین مولنیا قمر ہو ۃ صاحب شیم جنکا کلام بجز نثر کے نظم آج تک نظر سے گزرا ہی نہین - یہ کون صاحب ہین منشی زید اثر ہین جنھون نے نظم و نثر مین کچھ بھی نہین لکھا ہان کبھی خط لکھ لیتے ہین اور لفافے ہی تک آپکا تخلص محدود ہے گویا آپکا مقطع مطلع جو کچھ ہے وہی ہے - یہ کون ہین شیخ کلیم ضرر ہین - یہ کون سید جعفر خر ہین - غرضکہ اب چونکہ نظم و نثر دونون کے واسطے تخلص کی ضرورت آپڑی ہے اور کثرت استعمال سے اس جنس مین کمی بھی ہوگئی - ڈکشنری کے تمام الفاظ قریب قریب صرف ہو چکے ہین لہذا اگر کوئی صاحب تخلص سازی کا کارخانہ جاری کرین تو خوب بکری ہو -

---

گیا ہاتھی نکل اور رہ گئی دُم

مغربی شمالی - زاد وہ سے اب حقیقت سب کچھ الحاق اتحاد ہوگیا

گو دم کی کسر ابھی تک نہ نکلی یعنی ہائی کورٹ ابھی تک الگ ہے ۔

اودھ ۔ مجھے بھی اب بار ہے بسم اللہ نذر ہے ۔ اگر آپکا پیٹ بھرے وہ بھی نوش فرمائیے ۔

مغربی شمالی ۔ ہاں جی تو بے شک یہی چاہتا ہے ۔

اودھ ۔ مگر ایک شرط ہے ۔ آپ اپنی دم یہیں کہسکا لائے تو منظور کیا وجہ کہ اب صرف یہی ایک اندیشے کی لکڑی باقی ہے اگر یہ بھی مرغم ہوگئی ۔ تو بندہ بالکل لنڈورا ہو جائے گا ۔

مغربی شمالی ۔ آپ بھی کیا بے اصل شے ہیں ارے بتیا ہر نقطہ لگانے وارہ دم موقع سے ہوتی یا جہاں چاہو لگالو ۔

اودھ ۔ اول تو دم کے واسطے کسی جگہ کی تخصیص نہیں ہم زاد یا بیل کیطرح بیموقع لگالیں ۔ دوسرے آپکی زیادہ خوشی منظور ہوگی ترکی ٹوپی کیطرح سر پر رکھ لیں گے ۔

مغربی شمالی ۔ نہیں بھیا میں اپنی دم وہیں دبائے بیٹھا رہونگا ۔

اودھ ۔ واہ ۔ بھائی صاحب واہ بس دیکھ لیا آپکو جو دم بریدہ اشتم مادہ برآمد ۔ ہمکو دیکھئے ۱۸۵۶ء میں سب کچھ آپ کے نذر کر دیا اور آپ ہیں کہ اتنی سی دم کیواسطے نکلے جاتے ہیں ۔

مغربی شمالی ۔ ارے یار بات تو سمجھو کہ خواہ مخواہ گئے شکایت ہی کرنے ۔ میری دم ایسی ویسی تو ہے نہیں کہ جہاں چاہو لیجاؤ ۔ اسکے ساتھ بڑے بڑے جھگڑے لگے ہوئے ہیں ۔ اک ذرا سی یہی بات کیا کم ہے کہ جگہ کہاں ہے پھر بیرسٹر وکیل میری دم سے اسقدر لگے ہیں کہ سر اگلے کی دم میں اتنے بال بھی نہوں گے ۔ آخر یہ کہاں رہیں گے اتنے مکان کوٹھیاں کہاں ہیں ۔

اودھ ۔ بس یہی ایک عذر ہے کیا بڑی بات نکالی ہے ابھی آپ دم ادھر کیجیے تو ہمارے ہاں اب بھی وہ وہ شاہی عمارات موجود ہیں کہ آپکی ایک دم میں کیا دس دس بیس بیس دمیں رکھ دیجائیں اور معلوم بھی نہوں ۔ رہے وکلا بیرسٹر وہ جب یہاں آکر بسنے لگیں گے ۔ آپ ہی کوٹھیاں مکانات بننا شروع ہوں گے ۔ کیا آپکے الہ آباد میں مکانات پہلے سے جے پور کے بازار کی طرح بنے اور پھر لوگ بسائے گئے تھے ابھی آپ بسم اللہ کرکے دم ادھر لائے تو سہی ۔ سبکا سبتا ہو جائے گا ۔

توکل علیہ الرحمۃ

محرم بخیریت گزرا ۔ مگر اختلاف رویت کی بدولت ایک تاریخ کم ہوگئی مصارف میں تخفیف خوب ہوئی ۔

ہفتے کو ۲ ابجے شبکو زلزلہ آیا ۔

باقی تمام آفات گرانی و عوارض بدستور ۔

اردو دلچسپ ناول

پر عیبین — سلسلہ ۱۸۹۶ء

جو دفتر ایجنسی منشی موہن لال صاحب متصل محلہ نولبستہ شہر لکھنؤ سے درخواست آنے پر مل سکتے ہیں

انقلاب ۔ کنور کالیان سنگہ اور راجکنیاں اوکھاوتی کا عشق پرتھی راج کی سچی بہادری شہاب الدین غوری کی قدرتی فتح ہندرپت اور پربھاوتی کی دردانگیز دائمی مفارقت قیمت ۱۲ر

سلطان نازک ادا ۔ اور بجیل ناول عفت اور عصمت زمانہ کی بیوتا پیونکا دلگداز فوٹو ۴ر

مشتاق وزہرہ ۔ محمد واجد علیشاہ اودھ کے حالات غدر کے عبرت خیز واقعات ۔ ۸ر

شادی و غم ۔ حسین قلعہ چتور پر شہنشاہ اکبر کی چڑھائی اور اسلامی جبروت کے ساتھ ہی جگمل راجپوت کا اپنی جان دیکر قومی بات رکھ لینے کے واقعات ۔

دلکش ہر دو حصہ ۔ ان طالب علموں اور کالج کے اعلے تعلیم یافتوں کے حالات کا نقشہ دلچسپ ناول کے پردے میں کھینچا گیا ہے جو اپنے والدین کی آنکھوں سے دور کالجوں اور اسکولوں میں نچلاپن کر جاتے ہیں ۔ ۱۲ر

دلچسپ ہر دو حصہ ۔ دلگداز عشق اور دلی جذبات کی تصویر ہندوستانی مردوں کے ہاتھوں عورتوں کی بیکسی ۔ ۱۴ر

درخشاں تندلی ۔ شاہنشاہ اکبر اور تھاوخان والی بنگالہ کی لڑائی کے ضمن میں تلوتما کے حسن اور کنور جگت سنگھ کے عشق کی حیرت ناک سرگذشت ہے ۔ ۱۲ر

منصورا و موہنا ۔ سلطان محمود غزنوی کا جوش اسلام اور ہندو راجہ اجمیر کی بہادری ۔ ۸ر

مہرحیا ۔ ایک دلچسپ ناول ۔ ایک شریف باعصمت راجپوت کی سرگذشت ۸ر

راز و نیاز ۔ جادو نگار نادلسٹ مسٹر رینالڈ کا دلکش ناول حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر

رزم بزم ۔ قنوج کی مشہور لڑائی سلطان شہاب الدین غوری کی فتوحات اور دلیران راجپوت کی اصل دلاوری قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر ہر دو حصہ ۱ر

وقائع نادری ۔ سوانح عمری نادرشاہ ۔ ۶ر

رومیو جولیٹ ۔ ترجمہ ناٹک شکسپیر عشق و محبت کے کرشمے ۔ ۱۲ر

اتھلو ۔ محبت شجاعت رشک حسد کی تصویر مع مثنوی بہار ۱۲ر

دلفگار ۔ ناکامی اور حصول مراد کی تصویر ۔ ۸ر

جہانگیر ۔ شکسپیر کے مشہور پلے ہملٹ کا ترجمہ ۱۲ر

نشتر ۔ ایک فارسی زبان کے سچے قصے کا پر اثر اور فصیح اردو میں ترجمہ کیا گیا ۸ر

طلسم ہوش افزا ۔ داستان امیر حمزہ کے متعلق ایک نیا دفتر طلسم و عیاریاں وغیرہ سب کا ڈھنگ نیا ۔ ۱۲ر

خاتون و عثمان ۔ ایک حیرت انگیز ڈراما نظم و نثر ۔ ۴ر

صورۃ الخیال ۔ ہر سہ جلد یہ کتاب ہر مذہب کے ہر شخص کے گھر میں ہونی چاہئے جیسے شرفا کی لڑکیوں کی اتالیق تصور کرنا چاہئے ناول کے پیرایہ میں پر درد قصہ ۔ ۱ر

پنڈت رتن ناتھ سرشار کے لاثانی ناول

ہشو ۔ ہنسنے ہنسانے کا کشت زعفران ۔ ۶ر

کامنی ۔ ایک پاکباز اور حیاپرور راجپوت کی لڑائی کا قصہ ۸ر

گور دھم ۔ جسکے ڈنکے بجے ہوئے ہیں ۔ ۸ر

بچھڑی ہوئی دولہن ۔ عصمت اور عفت کا فوٹو ۔ ۱۰ر

پی کہاں ۔ اسمیں بروگ اور ماتم کی تصویر کھینچدی ہے ۔ ۸ر

طوفان بےتمیزی ۸ر

پر کہاوتی ۔ ایک نیرنگی شرارت ۔ بہادر چھتریوں اور انکی باعصمت عورتوں کا تذکرہ ۱ر

مضامین غیر

سوت اور سات برس کی خاموشی

(ترجمہ جناب مولوی علی سجاد صاحب دہلوی عظیم آبادی)

بقیہ ۲۵ جون سنہ ۱۸۹۶ء

خدانے زبان ہر شخص کو اظہار مطلب کے لئے دی ہے کیا قیامت ہے کہ کیمپ زبان رکھتا تھا اور پھر بول نہین سکتا تھا۔ آخر اپنی بے زبانی سے تنگ آکر اُسنے دل بہلنے کے لئے ایک وسیع تالاب بنانے کا ارادہ کیا۔ اس کام کو اُسنے جلد چھیڑ دیا۔ بارہ مہینے اسمین اچھی طرح گذرے۔ پھر اُسکا دم گھبرانے لگا۔ دلمین اُسنے کہا کہ ابھی تو چھ برس جھیلنے ہین۔ کوئی اور تدبیر اُسکے ذہن مین نہ آئی سوائے اسکے کہ دوسرے تالاب کی بنا ڈالے یہ کام بھی بہت جلد شروع ہوا اور بہت جلد ختم ہوگیا۔ مرغ سحر کی آواز کے ساتھ یہ اٹھتا تھا اور خود جاکر کاریگرون سے کام لیتا تھا۔ سب اسکے اشارون کو اب اچھی طرح سمجھنے لگے۔ دوسرا سال بھی بخیر و خوبی ختم ہوا تیسرے سال سے ایک تیسرے تالاب کا ڈھنگ لگایا اور وہ بھی عنایت خدا سے عمدگی کے ساتھ تیار ہوگیا۔

ایک روز گرمیون کی شب تھی۔ آسمان گھیرا ہوا تھا۔ یہ اپنے گھوڑے پر جا رہا تھا کہ مکان سے چار میل کے فاصلہ پر ایک تیرہ و تار جنگل مین اُسکے گھوڑے نے سکندری کھائی اور یہ بیچارہ منہ کے بل زمین پر آ رہا۔ اُسنے اوٹھنے کا ارادہ کیا مگر اُٹھ نہ سکا تیوراکر پھر زمین پر گر پڑا کیونکہ اسکے داہنے پانون مین سخت چوٹ آگئی تھی۔ اس درد کی حالت مین وہ کراہا کیا اور اس امید مین پڑا رہا کہ شاید کوئی ادہر سے ہوکر نکلے اور ترس کھاکر اُٹھا لیجائے مگر چونکہ شاہراہ سے وہ دور تھا اسلئے اُسکی بھی کم امید تھی۔ اب یہ نہایت دشواری سے اُٹھکر بیٹھا اور کان لگا کر آہٹ سنتا رہا کہ شاید کوئی بھولا بھٹکا ادہر بھی آنکلے۔ تھوڑی دیر کے بعد درختون کے آڑ مین اُسنے کچھ آواز سُنی۔ پکارنے کا قصد کیا تھا کہ خاموشی نے وہین گلا دبا یا۔ اب صدائین اور قریب آنے لگین خیال ہوا کہ شاید کچھ لوگ ادہر آرہے ہین مگر تھوڑی دیر مین یہ آوازین بھی موقوف ہوگئین کیمپ پر نئی نئی بلائین نازل کرنے کے لئے سفید ابر کے وہ ٹکڑے جو نیلے آسمان پر نقرئی نقاب کی طرح چمک رہے تھے اب سب ایک جگہ سمٹ کر جمع ہوگئے۔ ہوا آفت کی چلنے لگی اور اپنی جھولی مین جاڑون کی ٹھنڈک بھرکر تقسیم کرنے لگی اب کالے بادلونکا پہاڑ اٹھنا شروع ہوا۔ پانی ٹوٹ ٹوٹ کر برسنے لگا جس سے جلد کھلنے کے آثار بہت کم پائے جاتے تھے۔ تمام رات لگاتار پانی برسا کیا بیچارہ کیمپ یون ہی ٹھٹھرا پڑا رہا ان مصیبتون نے بھی اُسکی ہمتون کو افسردہ نہ کیا۔ کبھی کبھی ذرا اُسکی آنکھ لگ جاتی تھی مگر یہ نیند تو خواب مرگ سے بدتر تھی کیونکہ علاوہ اس درد کے جو اُسے تڑپا رہا تھا اُسکے دماغ مین رات بھر جنون خیز خیالات اُمڈ آئے اور اُسنے کچھ ایسے وحشتناک خواب دیکھے کہ صبح کے وقت چند صحرائی آدمیون نے اُسے عالم بیہوشی اور شدت تپ مین مبتلا پایا۔ اور اٹھاکر اُسکے گھر لے آئے۔ مگر یہ سب آفتین ہٹ اور ضد کے پانون تھین۔ اُسکے داہنے پانون کی ہڈی مین گو سخت چوٹ نہ آئی تھی مگر کھلی جگہ ٹھنڈی ہوا اور بارش نے درد اور بھی چمکا دیا تھا بہت دنون تک یہ صاحب فراش رہا مگر اُسپر بھی اُسکی خاموشی نے کروٹ نہ لی۔ کیمپ نے اپنے دل مین کہا کہ اب تو بعض لوگ اس کمبخت ریلون ستارہ شناس کے معتقد ہو جائینگے۔ اُسکی پیشینگوئیون کو صحیح ماننے لگینگے۔ اور میری مصیبت نظیر مین پیش کرینگے۔ مگر زمانہ ایسے احمقون اور فتنہ پردازون سے اب بھی خالی نہین۔ خدا کا شکر ہے کہ مین اس سے بری ہون۔ اگر دنیا مین کوئی نفرت کرنیوالی شے ہے تو وہ موم کی ناک ہے جو ذرا مین ادہر سے ادہر پھر جاتی ہے میرے نزدیک تو مرد وہ ہے جو کسی بات کا ارادہ کرے اور کرگزرے اور دنیا مین نام بھی وہی پیدا کرسکتا ہے جو اپنی بات کا دھنی ہے اور جسکے ارادے پہاڑ کی طرح مضبوط ہین۔ کیمپ کے خیالات خاموشی کی طرف سے نہایت پختہ ہوتے جاتے تھے اور مصیبتون نے تو اور بھی پکا کر دیا تھا مگر اُسکی طبیعت قابو مین نہین رہتی تھی کسی کام مین جی نہین لگتا تھا۔ اُسکی کیفیت دن بدن بدلتی جاتی تھی۔ غم سے گھلا جاتا تھا۔ آخر کار چوتھے برس اُسنے چوتھے تالاب کی بنا ڈالی۔ وہ برابر اشارون سے کام لیا کرتا تھا اور اسے بار بار یہ خیال آتا تھا کہ جب ساتون تالاب تیار ہو جائینگے تو انمین رنگ برنگ کی مچھلیان چھوڑون اور اس مقام کو سیرگاہ قرار دون۔ اب پانچوان سال بھی شروع ہوا مگر یہ اپنے قول مین ثابت قدم تھا اُسنے پھر ایک تالاب بنوانا شروع کیا۔ خیر خدا خدا کرکے یہ سال بھی ختم ہوا۔

ولیم کیمپ کو ایک خاص مقدمہ مین قانونی مشورت کے لئے شہر سے چھ سات میل کے فاصلہ پر ایک وکیل کے ہان جانیکا اتفاق ہوا۔ اسمین رات زیادہ آگئی۔ عرصہ اسوجہ سے ہوا کہ ولیم کیمپ تمام باتون کا جواب تحریر مین دیتا تھا کیمپ رخصت ہونیکو اٹھا کیونکہ ایک آندھی زور شور سے آرہی تھی اور کالے کالے بادل بھی پورب کی طرف سے جھوم جھوم کے اُٹھ رہے تھے۔ وکیل نے لاکھ لاکھ طرح روکا۔ کیمپ نے ایک نہ مانا۔ گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوا۔ آگے وہ پیچھے پیچھے اُسکا سائیس جو ساتھ رہتے رہتے اُسکے اشارون سے بالکل واقف ہوگیا تھا۔ کیمپ نے ابھی ایک میل راہ بھی طے نہ کی تھی کہ تمام اندھیرا گھپ ہوگیا۔ اسوقت اُسے اپنی نادانی پر افسوس ہوا طوفان ہولناک صورت مین آیا اور اولے اس زور شور سے پڑنے لگے کہ زمین سے دھوان نکلنے لگا۔ ہوا تیر کی طرح اُسکے چہرہ پر پڑتی تھی۔ جس سے سانس لینا دشوار ہوگیا گھوڑے کی باگ مضبوط پکڑے تھا

مگر اسے بھی تاب نہ تھا۔ بہزار دشواری وہ ایک مقام پر پہونچا جہان ایک
پرانے قلعہ کے آثار میں صرف ایک مینار باقی رہگیا تھا جسکی ٹوٹی ہوئی دیوارون
سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی زمانہ مین یہ بڑا عظیم الشان قلعہ ہوگا مگر اب اسپر بالکل
کائی جمی تھی اور گھاس پھوس سے چھپی ہوئی تھی۔ یہان اکثر اوباش چور
اچکے اٹھائی گیرے آکر جمع ہوا کرتے تھے کیمپ نے اپنے دلمین کہا کہ ان ڈاکوؤن
کے ہاتھ سے ہلاک ہونا گوارا ہے مگر اس سردی مین جان دینا نہین گوارا
اگر چور حملہ کرینگے تو مین بھی سمجھ لونگا میرے پاس طپنچے ہین اور یہ دو سو پر سپاری ہین
مگر اس شب تیرہ مین کون اپنا گھر چھوڑ کر آئے گا مین سمجھتا ہون بہتیرا اپنے بھٹ
سے بھی نہ نکلیگا۔ یون اپنے دلکو تسلیان دیتا ہوا وہ اوس مینار کی طرف چلا
اور ایک کھلی ہوئی محراب کے نیچے پہونچا اسکے پہلو مین زنگ خوردہ لوہے لگے
ہوے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ کسیوقت مین یہان دروازے بھی ہونگے
مگر اب انکا نام و نشان تک باقی نہ تھا۔ سائیس بھی اپنے آقا کے ہمراہ ہولیا
اور وہین آکر کھڑا ہوگیا کیمپ اس جگہ سے کچھ خوش ہوا۔ کیونکہ یہ ایک کھلا
ہوا مقام تھا اور سردی سے جسم گھلا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس محراب
کے سامنے ایک بڑا در نظر آیا جسکو انقلاب زمانہ نے خراب اور برباد کر دیا تھا۔
جہانتک کیمپ نے آکر پناہ لی تو یہ مقام اوس اور بارش سے محفوظ تھا مگر پوچھا یہان
بھی آئی تھی اب کیا ہو۔ ناگہان اسے ایک ٹوٹا زینہ معلوم ہوا جس سے ایک اوپر
کے کمرہ کو راستہ گیا تھا۔ یہ فوراً اتر پڑا گھوڑے کو تو وہین چھوڑا یہ سمجھکر جانور
بھی ایسے وقت مین اپنی جگہ سے حرکت نکرے گا سائیس کو تو کچھ اشارون
کی ضرورت ہی نہ تھی جب اسنے اپنے آقا کو زینہ پر چڑھتے دیکھا وہ بھی ساتھ
ساتھ ہولیا۔ اوپر کا درجہ جسمین صرف ایک ہی کمرہ تھا وہ کسیقدر ہوا سے محفوظ تھا
مگر وہان کچھ نشانات ایسے نظر آئے جنسے کیمپ کو انتشار پیدا ہوا۔ ایک
چولہے مین ابھی کم کم آگ جل رہی تھی جس سے صاف ظاہر تھا کہ یہان کوئی
آیا تھا اور کسینے آگ روشن کی تھی مگر سوائے ان لوگون کے اور کون آسکتا تھا
جنسے یہ مقام آباد تھا یعنی وہی چور بدمعاش ڈاکو اوٹھائی گیرے جنہون نے
غارتگری اور خونریزی پر کمر باندھ رکھی تھی۔ ولیم کیمپ اس سوچ مین تھا
کہ مین اس پر آشوب مقام مین ٹھہرون یا غضبناک طوفان کا مقابلہ کرون
اتنے مین اسنے زنجیرون کی جھنکار کی آواز سنی۔ یہ اسکا وہم نہ تھا کیونکہ دوسری
دفعہ اسنے ہوا مین پھر آواز سنی کیمپ کو یہ خیال ہوا۔ کہ میری طرح کچھ اور آشفتہ
حال یہان اپنی جان بچانے کے لئے آگئے ہونگے۔ تاہم احتیاط کی نظر سے وہ
ایک دوسرے زینہ پر چڑھگیا جو پہلے زینہ سے زیادہ خوفناک اور تاریک تھا
اور اس سے راہ ایک دوسرے کمرہ کو گئی تھی جو اس کمرہ کے اوپر تھا جہان
کیمپ نے پہلے آکر پناہ لی تھی۔ یہ نئی جگہ اسقدر تاریک تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ
دکھائی دیتا تھا۔ اسکا باعث یہ نہ تھا کہ اس مین روشنی نہ آتی تھی کیونکہ دور
آسمان نے اسمین اتنے بڑے بڑے سوراخ کر دیئے تھے کہ جہنم کے شعلے بھی گری
آنمین اچھی طرح سما سکتے تھے بلکہ سبب یہ تھا کہ رات کی ڈراونی اور بلا انگیز
تیرگی مین نہ تو کہین ستارہ کی چمک اور نہ ماہتاب کی جھلک دکھائی دیتی
تھی جو اس سیاہ گھٹا ٹوپ کو الگ کر دیتی۔ مگر اس سے پناہ کی صورت تھی
کیونکہ اگر ذرا بھی روشنی کی شعاع پہونچتی تو وہ لوگ جو نیچے کے کمرہ مین تھے انکو
اوپر کی راہون اور دریچون کا حال بالکل معلوم ہو جاتا۔ کیمپ پر اب ایک
اور خوف طاری ہوا کہ کہین ایسا نہو سائیس کی آواز سے سارا بھید کھل جائے
کیونکہ اسے منع کرنا بھول گیا تھا۔ کیمپ اب چھت کے سوراخون مین کان
لگائے رہا کہ سنون نیچے کے لوگ آپسمین کیا باتین کرتے ہین پہلے الفاظ جو
اسنے صاف طور پر سنے ان سے معلوم ہوگیا کہ سب کے سب شامل ہین
اور ہاتھ ڈالنا انکے آگے ایک کھیل ہے۔ اب دوبارہ کان لگا کر جو سنا تو سب
اسکا ذکر کر رہے تھے۔ اسوقت اسکے چہرہ پر ایک مردنی سی چھاگئی جسم مین
تھرتھری پڑگئی سمجھا پیام اجل قریب ہے سب میرے خون کے پیاسے ہین
وہ پھر سوراخون سے سننے لگا۔ (باقی)

سرگزشت حاجی بغلول

باب ہفتم

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۲- اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

حاجی صاحب بستر پر پڑے نیچر کی گویا مین ڈبکیان کھا رہے تھے کہ شدت
گریہ۔ کثرت آہ و واویلا نے کچھ ضعف پیدا کر دیا نوم غریق آسیب کیطرح
مسلط ہوئی۔ روزن چشم بند ہوئے شگاف دہن کھل گیا اور حضرت شیر
دہان سونٹے کی صورت پلنگ پر بے حس وحرکت دراز ہوکر خراٹے لینے لگے
آپ جانئے حاجی صاحب کو جسد خاکی کے ساتھ کوٹھے یا ٹنک جانے مین
موانع پیش تھے اب نہ روح سیالی خدانخواستہ معذور تھی نہ تخیلہ یا وہمہ اس
جسم مین بجلی تھا تھا۔ نیند کا آنا اور حاجی صاحب کا کٹری کمان کے تیر کی طرح
بغیر گھوڑی اور بدون حرفہ ریوڑی معشوقہ کے گاؤن تک چشم زدن مین پہونچ
جانا۔ مگر نہین معلوم طبیعت کے رجحان۔ یا روح کی مناسبت سے انسان
کی شکل چھوڑ کر جدا۔ گدھے کی صورت مین پیدا ایک ببول کے درخت کے تلے چر رہے
ہین۔ اور اگلے دونون پاؤن رسی سے بندھے ہوے ہین۔ اگرچہ ایسی حالت
ہرگز قابل شکریہ نہ تھی مگر مصداق ؎

پاے در زنجیر پیش دوستان
بہ کہ با بیگانگان در بوستان

ہمارے حضرت اسپر خوش تھے کہ بے تکلفے و بے حجابی کے ساتھ جمال
یار کا نظارہ تو نصیب ہو جاے گا اور اہل دیہ اسدفعہ گستاخیان تو
نہ کرین گے۔ اتنے مین دیکھتے کیا ہین کہ سامنے سے بصد ناز و انداز چلی آتی

خبردار

عیسائیت (**سلطان سے**) دیکھو یہ شکایتیں رفع کرو۔ ورنہ اچھا نہوگا۔

نجاب کی طغیانی چناب جیلم ستلج بیاس راوی کی روانی یہ منظر ایسا تھا کہ خوش طبع دل لگی بازون کے دلون مین گدگدی پیدا نہ کرتا مگر سب نے ہنسی کو ضبط کر کے حیرت اور تعجب کے ساتھ یکزبان ہوکر کہا کہ "حاجی صاحب خیر تو ہے یہ آج خلاف عادت خلاف معمول - آپکی کیا حالت ہے - واللہ اسوقت کیفیت دیکھکر دل کو ایسا صدمہ ہوا کہ بیان سے باہر - خدا کے واسطے کچھ حال تو کہئے ہم سب آپکے بے تکلف خادم ہین - آپکو اللہ ہے اسمین ذرا تکلف نہ کیجیے ہمارے سر کی قسم کچھ کہو تو سہی - بخدا اسوقت آپکا یہ حال دیکھکر دل ملا جاتا ہے"

اگرچہ روتے روتے حاجی صاحب کسیقدر تھک ہی گئے تھے اور قریب تھا کہ گریہ و بکا کا سلسلہ بپایان رسد - کہ ان ہمدردون کی دلجوئی اور تسلی بازیچہ سازون کی دلہی ضبطکی رہی سہی کچی عمارت کی نیاد کھود کہاد پھینک دی نل کا بند یا کھل گیا - گاگرا کا پل ٹوٹا ارے مرا بہائی - حاجی صاحب بالکل ہی ریشہ خطمی آپے سے باہر ہوگئے - لوگ لاکھ بائین بائین کرتے سمجہاتے بوجہاتے ہین - "حاجی صاحب ضبط کو کام فرمائے اتنی جان ہلکان نہ کیجئے - یا اللہ کچھ کہئے تو سہی - ہم سنین تو آپکا کیا ماجرا ہے نہ مگر توبہ کیجئے ایسے موقع پر بچے سے لیکر بوڑہے تک سے کبھی چپہ شنا ہے رونے دہونے کا بہوت ایسا سوار تہا کہ طبیعت قابو ہی مین نہین جل تہل بہرگئے ہچکیان بندہ گئین - گلے کا میلا رومال - عبا کے دامن - عمامے کا سرا سب شرابور - داڑہی کیچڑ مین سنی ہوئی کوچی ہوگئی - آخر جب ساری رطوبت نکلکر دماغ مین خاک اڑنے لگی - آنکھین اندہے کنوئین سنتے خشک پرنالے - منہ سوکھی گڑہیا ہوگیا - پیٹ ہی دم کتنی کرتے کرتے دکھنے لگا - تب جاکر طوعاً کرہاً آپنے شغل گریہ موقوف فرمایا -

اب چپ لگی تو ایسی کہ لاکھ اصرار نیاز مندانہ ہوتا ہے مگر آپ سر سے کہیلتے ہین نہ منہ سے بولتے - داہنی بائین - فرش - چہت پر دیکتے آسمان کیطرف نظر لیجاتے ہین اور آہ سرد بہر کر پہر گردن جہکا لیتے ہین - آخر کار ایک ذہین طبیعت کو دوست سے نرہا گیا - یوں ہی اوٹھے - "ابی حاجی صاحب ہوش مین ہو یا پی کے آے ہو - کہین گھوڑی کے ہتے کی بہنگ تو نہین پہانک گئے - آخر چپ شاہ کے بالکے کیون بنے بیٹھے ہو - بندہ خدا بولو بس ہوچکا نخرا - یہ خوش - آپ ہی عجیب نسخہ طرفہ معجون ہین"

حاجی صاحب (بگڑ کر) آپ تو ہین اچہے خاصے واہی - کیا نام کہ یہ ہی کوئی طریقہ ہے پوچہنے کا -

مرزا صادق - جی ہان درست ہے - یہ تو کچھ سمجتے بوجہتے نہین دل لگی کا ہی موقع ہوتا ہے - ہان آپ فرمائے تو آخر وہ بات کیا ہے جس نے اسقدر آپکو نڈہال کر رکہا ہے -

حاجی صاحب - (آہ سرد بہر کر)

مرا دردیست اندر دل اگر (کیا نام کہ) گویم زبان سوزد - وگر دم اندر (در) کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد - کیا کہین بہائی جس بات پر اورونکو ہنستے تہے - اتنی عمر تک جس سے خدانے بچا یا تہا - اوس مصیبت مین خود پہنسے اور بہت برے پہنسے - کیا نام کہ کمبختی جو آے اونٹ چڑہے کتا کاٹے -

اب پاے رفتن نہ جاے ماندن -

چہ کنم پیش کہ نالم ہو کہ فریاد برم - مرغ بے بال و پرم
ہمصفیران قفس راکہ رساند خبرے - ازمن نوحہ گرے

اب حاجی تم سبکے ہاتھ سے جاتے ہین - بہائیو سب کو دیکھ لیا - کوئی کسیکا نہین اپنی کرنی اپنی بہرنی - معاملہ ایسا بیڈھب ہے کہ کچھ کیا نام کہ کہا نہین جاتا - خدا ہی بیڑا پار لگاے -

کچھ صاف صاف تو فرمائے - بخدا خلجان ہوتا ہے کیا کہین خدا کو آستہ دل کا معاملہ پیش ہوگیا -

حاجی - ہائے سمجتے نہین اور میرا رونا کیا ہے -

لالہ خوشوقت راے - تو یہ کہئے - مبارک - مبارک -

منشی دلدار علی - بہئی بڑا کفر ٹوٹا -

مرزا صادق - سچ کہئے - نہین حاجی صاحب ایسی بات نہوگی -

غرضکہ جتنے اوس جلسے مین تہے - اس خبر مختلف اثر کو سن سن کر جو کتنا ہوگئے - بعض رنگین طبع شوقین مزاجون کو تو ہم مذاق پیدا ہونے کی خبر پر ایک نوع کی مسرت ہوئی - اور بعض کو تاسف و تعجب ہوا - اب لگے سنجیدہ شکل بنا کر یدکرید کر سب حال پوچہنے - کیونکر ہوا - کیا ہوا - وہ ہے کون - کہان رہتی ہے - کیسی ہے - غرضکہ دنیا بہر کے استفہامیہ جملے جتنے اردو مین ممکن تہے سب نے باری باری سے پوچھکر حاجی صاحبکو بوکھلا دیا اور سارا حال معہ مدارات اہل دل بتفصیل وتشریح دریافت کرلیا (باقی)

بے مار کی توبہ

یہ تو اکثر دیکھا گیا ہے - جب کبھی جہلے مگر مزد تجسم اور روہنگ مگر مکار گھر بسی کے درمیانی جوتیون مین دال بٹنے کی نوبت آتی ہے تو بی صاحبہ اپنے ہی جہونٹے نوچتی جاتی ہین اور خود ہی "ہاے مار ڈالا - ہاے مرگئی - ارے اللہ موے کے ہاتھ ٹوٹین" - چلاتی جاتی ہین - اور شوہر صاحب بہی تماشا یون سے کہتے جاتے ہین "دیکھو دیکھو - واللہ مین کچھ نہین بولتا - ہاتھ چلائے جاتی ہے - پہر دیتا ہون مین بہی" مگر دو بادشاہون شہنشاہون مین ایسی واویلا کم دیکھنے مین آئی تہی - آجکل انگلینڈ اور روس کا وسط ایشیا مین یہی حال ہے - ذرا ان دونون کا مکالمہ سنئے -

انگلستان - دیکھئے - دیکھئے - یہ اچہی بات نہین - واللہ آپ بہت زیادتیان کرتے جاتے ہین -

روس - اور اپنے تئین رکہئے - آپ جو خدا واسطے کو ہلے چلے آتے ہین - لے دیکہئے حضرات -

انگلستان - کیا دنیا دیکہتی نہین یہ آپ جنوب کی جانب کیون کہسکے - کرتے ہین

روس - اور اپنی کہئے گا - یہ آپ شمال کی طرف کیون چڑہے چلے آتے ہین -

انگلستان - یہ آپ ریل کیون بنائے جاتے ہین اسکی ضرورت کیا کوئی نہین جانتا

روس - یہ آپ کیون سرحدی ریلین بناتے آتے ہین -

انگلستان - اچہا آپنے خنک مین لوگ کیون بہیجے - پنجدہ کیون لیا - ہرات کی طرف کیون بڑھ گیا -

روس - یہ آپ کابل کو روپیہ اور سلاح کیون دیتے ہین - گلگت مین فوج کیون رکہی - چترال کیون لیا -

انگلستان - کچہ نہین یہ سب تمہاری شرارت ہے تم خود جہگڑا چاہتے ہو -

روس - ہرگز نہین تم خود ایسی چالین چلتے ہو کہ ہمکو بہی بنظر حفظ کچہ کرنا پڑتا ہے

انگلستان - تم بڑے شریر ہو جی -

روس - تم عجب لڑاکا ہو جی

انگلستان - اچہا جائے سمجہا جائے گا - ہونہہ -

روس - اچہا جائے دیکہا جائے گا - ہونہہ -

چٹکلے

یار اخبار عام اسمین کون سی تعجب کی بات ہے کہ میران بخش صاحب نے ۹ - کو لاہور مین جو سبیل رکہائی تہی اوس مین اسیرون کو برف کا پانی ملتا تہا اور غریبون کو بے برف کا - دنیا نمایش کا نام ہے - اسمین یہ جتنے کام نمایش کے کئے جاتے ہین اگر اونکے ادہے ہی اصلی ثواب کے کئے جاوین تو نمایش و ثواب مین فرق نہ رہے - اور دنیا کا کام نہ چلے -

اگر سچ کہ کربلا کے زمانے مین برف کی کلین ہوتین تو تم ہی بتاؤ برف کسکی فوج پیتی اور ایک مشک سادے پانی کا محتاج کون ہوتا - یہ قصور سبیل رکہنے والے کا نہین پینے والوں کا تہا اگر وہ نہ پیتے تو برف آخر غریبون ہی کے حصے مین پڑتا

مثل مشہور ہے "مٹے کو مارین شاہ مدار" مگر لاہور مین اسقدر ترمیم ہوئی کہ "مٹے کو مارین بہنسا شاہ" کیا معنی کہ ایک بیچارہ مدتون کا مریض چارپائی پر پڑا زندگی کے دن پورے کرتا تہا ایک چہکڑے کا بہینسا اوسپر دوڑ گیا پلنگ پاش پاش ہوگیا اور مریض کے دونون زانو شہید ہوئے کنپٹی پہٹ گئی - ہاتہ کا انگوٹہا اوکہڑ گیا - معلوم ہوتا ہے شاہ مدار کی روح نے تصرف کیا تہا -

---

مین تو انگریزی اخبار دیکہتا ہون

جنٹلمین - حضرت مین تو انگریزی اخبارات پڑہتا ہون - اردو اخبارات لینا خلاف تہذیب واہیات بات ہے -

صاف گو - مگر آپ انگریزی اخبارات سمجہتے بہی ہون گے -

جنٹلمین - آپ عجیب غیر مہذب آدمی ہین - اپنا بیان واپس لیجئے -

صاف گو - آپ نے بلا امتیاز کیونکر کہدیا کہ واہیات ہے -

جنٹلمین - وہ دیکہنے کے لایق ہون تب تو کوئی دیکہے -

صاف گو - ہون کیونکر جو صاحب اوہرے وہ انگریزی اخبارون پر بے سمجہے بوجہے ٹوٹ پڑے - قومی ہمدردی - ملکی ہمدردی - جب ہے وطن انکی خریداری مین صرف ہو انکی عام حالت بہی اچہی ہو جاے -

جنٹلمین - اجی ہم جب انگریزی سمجہ سکتے ہین تو اردو اخبار دیکہکر کیون تضیع اوقات کرین -

صاف گو - آپ کو کچہ دنیا کی معلومات اونسے حاصل ہوئی ہے -

جنٹلمین - کیون نہین -

صاف گو - بہلا فرمائیے ٹرانسوال و نزولا کہان ہین - اور مسز ڈاکٹرن کو آپ کیا سمجہتے ہین -

جنٹلمین - یہ دونون ملک حبش سے واقع ہین اور مسز کوئی لیڈی ڈاکٹرن نئی پاس ہوئی ہوگی -

صاف گو - اچہا فرانس کو مصر مین دخل دینے کا کیا حق ہے - جنگ جاپان و چین کا کیا فیصلہ ہوا - وسط ایشیا مین روس اب کہانتک ہے - ہندوستان مین قحط کہان کہان ہے - یوسف الدین کا مقدمہ کس سبب سے ملتوی ہے - بمبئی مین کون نیا جج ہائی کورٹ مقرر ہوا - گورنر جنرل کب دورہ شروع کرین گے - اودہ روہیلکہنڈ ریلوے کا جو وقت بدلا ہے اوس سے کیا فائدہ ہوگا - سلطان کی نسبت یورپ مین اب کیا رائے ہے -

جنٹلمین - مجہے یہ واہیات باتین کیا معلوم - مین تو خالی گورنمنٹ گزٹ کی نقل پڑہ لیا کرتا ہون اوسکی عبارت بہی سمجہ مین آجاتی ہے -

---

لوکل علیہ الرحمتہ

بارش بہی خوب ہوتی ہے دہوپ بہی خوب نکلتی ہے -

باقی عمارتے جہتے قایم ہین - بلکہ ہیضہ مزید بران -

ہمارے سشن جج مسٹر راس اسکاٹ تین مہینے کی رخصت پر جاتے ہین - انکی جگہ مسٹر برد س قایم مقام ہون گے -

مضامین نیر

موت اور سات برس کی خاموشی

(ترجمہ جناب مولوی علی سجاد صاحب ہلوری عظیم آبادی)

(بقیہ ۲ جولائی [illegible])

کم بخت ہی بیباکی سے باتین کر رہے تھے کہ جیسے کوئی دوسرا سننے والا ہی نہ تھا وہ آپس مین صلاحین کر رہے تھے کہ اگر ذرا بھی پانی دہیمے تو اندہیری رات مین کیمپ کا گھر جلکر لوٹین - اب ہوا سائین سائین چل رہی تھی مینہ بھی برس رہا تھا ماہتاب پھٹے پھٹے دھندلے بادلون سے کبھی جھانک ہی لیا کرتا تھا جس سے سات کھلنے کے آثار پائے جاتے تھے - جانکی کم کم اور تلون طبع شعاع مین کیمپ نے اپنے سائیس کو اشارہ کیا کہ بھاگ چلین - یہ کہکر وہ ٹوٹی ہوئی دیوار جس کے سوراخون مین باتون سکتا ہوا نہایت آہستہ آہستہ دیوار پر چڑھ کر اُس مینار کی دوسری جانب سے اتر گیا - سائیس بھی بسلامت اپنے آقا کے ساتھ اتر آیا - چورون کو مطلق اسکی خبر نہ ہوئی کہ اوپر کیا ہو رہا ہے - کیمپ گھر کیطرف چلا کہ چورون کے قبل پہونچ جائین اور گھر والون کو جا کر ہوشیار کر دین - آقا اور سائیس دو تو ایک ندی کی طرف سے ہو کر چلے مگر خوبی قسمت دیکھئے بارش کیوجہ سے اتنو وہان اچھا خاصہ دریا بہ رہا تھا عبور دشوار ہو گیا تھا دھارا اس زور سے چل رہا تھا کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی - سائیس نے اپنے آقا کی گھبرائی ہوئی نگاہ دیکھکر کہا حضور حکم ہو تو مین تیر جاؤن - کیمپ نے کچھ جواب نہ دیا مگر اسکے چہرہ سے انتشار ٹپک رہا تھا سائیس نے پھر کہا اگر آپ نہ تیر سکین تو اُس پل پر سے ہو کر آئین جو یہان سے قریب تین میل کے فاصلہ پر ہے اور مین ندی تیر کر چند آدمیون کو جا کر ابھی مکان سے بلا لاتا ہون - کیمپ چند منٹ تک ان باتون کو سوچا کیا کہ اگر گھر والون کو خبر نہوئی تو سارا گھر لٹ جائیگا - آسان ترکیب یہ تھی کہ وہ اپنے سائیس کو زبانی سمجھا دیتا مگر بدنصیب کیمپ اپنی بے زبانی سے مجبور تھا اور ان مطالب کو نگاہ یا ہاتھ کے اشارون سے بھی نہین سمجھا سکتا تھا - اسکی جان ضیق مین تھی - آخر اُسنے اپنی نوٹ بک سے ایک سادہ ورق پھاڑ کر ماہتاب کی دھندلی روشنی مین اناپ شناپ چند سطرین پنسل سے لکھکر سائیس کے حوالے کین اور کچھ ایسے اشارے کئے جنکا مدعا یہ تھا کہ اس پرچہ کو جلد پہونچانا - سائیس آقا کا مطلب سمجھ گیا - پرچہ اُسنے اپنی کمر مین کھا اور ندی تیرتا ہوا نکل گیا - کیمپ وہ رنگ نہایت اضطراب کے ساتھ اُسے دیکھا کیا سائیس اب کنارہ پہونچا کیمپ اسوقت پل کی جانب چلا مگر

مادر چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

سائیس تو محافظت سے گھر پہونچ گیا مگر وہ پرچہ جو اُسکی کمر مین تھا وہ پانی سے ایسا بھیگ گیا تھا کہ ایک حرف بھی پڑھا نہ گیا - سائیس نے یہ خیال کرکے کہ شاید میرا آقا بلا مین نہ گھر جائے تمام لوگون کو جگایا اور انکو مدد کے لئے ساتھ لیکر آیا - راستہ اسقدر پیچیدہ اور بکاؤ تک تھا کہ ابھی کیمپ پل تک پہونچنے بھی نہ پایا تھا کہ اُسکے تمام

خدا جانے کہ وہ کہان دھو گئے - سائیس نے ڈرتے ڈرتے پرچہ کے دھو جانیکا حال بیان کیا - کیمپ کے چہرہ کا رنگ بھی متغیر ہوا اور فوراً ان آدمیون کے ساتھ گھر کو روانہ ہوا - کہ شاید کہین گھر خالی پاکر چورون کو بھی طرح اقتصاد کرنیکا موقع نہ ملے - مگر اسکا خیال بہت بیجا تھا کیونکہ ایکے آنے کے پیشتر کمبخت سارا گھر ناس کر چکے تھے تمام سونے چاندی کے اسباب اور زیور بھی جا چکے تھے اور ایک چھلا بھی نام کو باقی نہ رکھا تھا - اسمین شک نہین کہ یہ کہیکہ کسی بیسون کا کام تھا ورنہ اسقدر جلد تمام گھر کا اسباب اٹھا لیجانا نہایت دشوار تھا - کاش کمبخت اسباب ہی چرا لیجاتے تو غنیمت تھا ظالمون نے قیامت یہ کی کہ ایک دودھ پیتے معصوم لڑکے کا گلا گھونٹ دیا جسے اُسکی مان اپنی گود مین لیکر آئی تھی اور کیمپ کی غمخوار تھی - بتائیے اُس ننھے بچہ نے کیا قصور کیا تھا - افسوس اسکا رنج کوئی مان کے کلیجے سے پوچھے - وہ ننھی سی لاش کو گود مین لئے سودائیون کی طرح دوڑتی پھرتی تھی اور کہتی تھی ہے ہے لوگو میرے بچہ کو کیا ہوا ہے - پھر ٹھہر کر اُسکے بیاسے لگڑے کو بار بار چومتی تھی اور کہتی تھی بچے بولو آنکھین کہو تو - اسکے بعد غش کھا کر زمین پر گر پڑی - سال کی روح نے بھی اپنے معصوم بچہ کو گود مین لئے ملک عدم کا راستہ لیا - اگر اسقدر جلد سارے اسباب کا لیجانا کمال تھا تو اسکا پتا نہ لگنا اور بھی کمال تھا کیونکہ فوراً ہی چورون کے سراغ مین چارون طرف لوگ دوڑائے گئے مگر کہین پتا نہ لگا خدا جانے اُنکو زمین کھا گئی یا آسمان - بہت سے بدمعاش جنپر شبہہ تھا گرفتار بھی ہوئے مگر وہ بھی رہا کر دئے گئے - کیمپ کا پانچوان سال ان باتون اور رنج و غم مین کٹا - چھٹا سال بے پاؤن آیا اور چلا بھی گیا اُسمین کچھ ایسے واقعات جان خراش پیش نہ آئے - ہان کیمپ نے اپنے وعدہ کے موافق ایک چھوٹا حوض ضرور بنوایا -

اب ساتوین سال نے جلوہ دکھایا اور ایک ساتوان تالاب بنا شروع ہوا - اب کیمپ کی مہر خاموشی ٹوٹنے کا زمانہ بہت ہی قریب آ گیا - مہینون سے ہفتہ ہو گئے ہفتون سے دن ہوئے - کیمپ کا چہرہ بشاش ہوتا جاتا تھا آثار حزن و ملال دور ہوتے جاتے تھے مگر اُس معصوم بچہ کے قلق نے پھر اُسکی خوشیون کو رنج سے بدل دیا تھا - پھر بھی بعض وقت اُسکے چہرہ سے خوشی کا رنگ ٹپک پڑتا تھا - اب اللہ اللہ کرکر ساتوین برس کی اخیر شب آئی - سارے گھر مین دھوم تھی کہ صبح کو خوشی کے شادیانے بجین گے ایک غل اور ہنگامہ ہوگا - کیمپ کی خاموشی کی منت کا طوق کل اُتریگا اور وہ اپنی بی بی اپنے عزیزون اور اپنے دوستون سے ملے گا بغلگیر ہوگا ہنسے گا بولیگا خوشیان منائیگا - میان بی بی مین خوب گفتگوئین ہونگی - ملاپ کی باتین ہونگی شکوے شکایت کے دفتر کھلین گے مصیبتین بیان ہونگی - اظہار شوق مین صبح سے شام اور شام سے صبح ہو جاسے گی کیمپ بھی خوشی مین آ کر دلمین یہ کہتا تھا کہ صبح اُنسے یون کہین گے اور اُنسے وہ کہین گے - مگر اجل سر پر کھڑی ہنس رہی تھی رات ہی سے کیمپ پر ایک کیفیت طاری ہوئی اور سوتے مین کچھ ایسے وحشتناک خواب دیکھنے لگا کہ بار بار چونک پڑتا تھا - صبح صادق کے وقت جب صبح کی اُجلی روشنی رات کے دھندلے سایہ سے گلے مل رہی تھی اسکی آنکھ کھلی تو تمام بدن مین اسقدر درد تھا کہ بچا پھوڑا ہو رہا تھا اور ہاتھ پاؤن بالکل بے حس و حرکت ہو گئے تو

آتے لقوے کا عارضہ ہوگیا - اُنے بولنے کا ارادہ کیا مگر افسوس زبان نے یاری نہ کی - اب یہ لاکھ لاکھ کوشش کرتا تھا کہ مین بولون مگر بول نسکتا تھا - اسی مایوسی کے عالم مین یہ گھبرا گھبرا کر چارون طرف دیکھتا تھا مگر اسوقت کون ہے جو مدد کو آئے یار آشنا ماں باپ ہی نہین بچپن کے رفیق اعضا نے بھی جواب دیدیا - موت ایک گوشہ مین کھڑی چپکی تماشہ دیکھہ رہی تھی - اسوقت کیمپ کی حالت غور کرنیکے قابل ہوگی - وہ مایوسی کا عالم - حسرتونکا ہجوم - بی بی کا خیال - عزیزونسے ملنے کی تمنا - وہ نزع کا عالم - وہ چہرہ کی مردنی - وہ نگاہ واپسین - وہ پھری ہوئی نظر - وہ دم کا گھٹنا وہ تنہائی - وہ بےبسی کی موت - یہ سب سامان آنکھی پتھرائی ہوئی آنکھوں مین پھر رہے تھے - بس ایک سانس چل رہی تھی اور کوئی عضو قابو مین نہ تھا - نگاہ رخصت طلب مین آنسو بھر کر دلمین کہتا تھا کہ اے موت اتنی اجازت دے کہ مرتے وقت تو بی بی سے دو باتین کرلون - موت جواب دیتی تھی بس چپکے رہو - آہ اُسوقت اُنکا کیا عالم ہوگا - ہائے اے موت تو کیون اسقدر بیدرد ہے - تجھے ایسے مرنیوالون پر بھی کچھہ رحم نہین آتا - جب زیادہ دن چڑہا اور کیمپ سوکر نہ اُٹھا تو گھروالون کو تشویش ہوئی - اُنہون نے جاکر دیکھا تو سونیکے کمرے کے دروازے بند پائے - سب نے غل مچایا آوازین دین کمرہ کے دروازہ کو ہلایا دہکا دیا مگر صدا نہ آئی آخر دروازہ توڑ ڈالا - دیکھا حالت بُری ہے آنکھین چھت سے لگی ہین - آنسو جاری ہین داہنا ہاتھ سینہ پر ہے - لاکھہ قصد کرتا ہے کہ بولون مگر گلے سے آواز نہین نکلتی - لوگون نے دوات قلم کاغذ لاکر رکھدیا مگر افسوس ہاتھہ پیرون کا دم تو پہلے ہی سے نکل چکا تھا - ڈاکٹرون نے بھی علاج مین بہت سر مارا اچھا نہوا - تین روز تک بیمار رہا آخر چوتھے روز ہزارون مردہ تمناؤن اور لاکھون خون گشتہ ارزون کے ساتھہ رات کو چپکے سے اُنکا دم نکل گیا -

جسوقت گاؤن کے اس پیرمرد نے مجھسے یہ داستان بیان کی - میرا غیر حال ہوگیا - روتے روتے ہچکیان بندھگئین - مین نے اُس سے اتنا کہا ہان اگر سچ ہو - اُسنے بہت سی قسمین کھائین اور یقین دلوایا کہ آپ خود جاکر کیمپ کے سنگ مزار کو دیکھہ آئیے چونکہ اس قصہ نے قلب پر بہت بڑا اثر پیدا کیا تھا مین اسکی تصدیق کے لئے فن جنگ فیلڈ کلیسا مین خود گیا - اُسکے دوسرے بازو مین مین نے دونون میان بی بی کی قبرین دیکھین جنپر ایک خوشنما سنگ لگا ہوا تھا اور سات برس کی خاموشی کا حال نقش تھا ! اُسوقت میری زبان سے ایک بیساختہ آہ نکل گئی - مین نے اپنے دلمین کہا - آہ زندگی کسقدر بے ثبات اور آرزوئین کسقدر ناپایدار ہین - اُسکے بعد مین نے قبرون پر فاتحہ پڑہی - اور آبدیدہ گھر کو واپس آیا -

منہ سے جو کچھہ کہا ہے دم کے ساتھہ
بات پہ وضعدار مرتے ہین

فرہاد کی طرحسے مین بیٹھون پہاڑ پر
ملجائے مجھکو بھی کوئی شیرین دہن اگر

جاؤن نہ گھر کو چھوڑدون مین زدوجہ ویسا | وحشی جنون مین ایسا بنے کوئی بشر
جاکر مین مرگ چھالا بچھاؤن پہاڑ پر
ملجائے مجھکو بھی کوئی شیرین دہن اگر

کس لطف سے جہان مین مرے زندگی کٹی | حسن و شباب پھر نہ کسیطرحسے گھٹے
اکدم نہ پہلو سے مرے عیش و طرب ہٹے
ملجائے مجھکو بھی کوئی شیرین دہن اگر

جان نذر کردون عاشق ناشاد کیطرح | مٹ جاؤن قیس خانمان برباد کی طرح
سر پھوڑون اپنا مین ابھی فرہاد کیطرح
ملجائے مجھکو بھی کوئی شیرین دہن اگر

تسکین پائے قلب یقین ہے ضرور کچھہ | سمجھاوے مجھکو گر یہ دل ناصبور کچھہ
درگاہ مین حضور کے کیون ہو قصور کچھہ
ملجائے مجھکو بھی کوئی شیرین دہن اگر

بجتا ہو آگے آگے مرے طبلہ و ستار | اور ساتھہ گا رہا ہو کوئی خوش گلو ملار
مین ایسی دہوم دہام سے جاؤن سوئے شکار
ملجائے مجھکو بھی کوئی شیرین دہن اگر

راقم
چاشنی گیر

دیوانی کی پہلی مصیبت

عرایض نویسونکا دربار

مستغیث - صاحب ایک عرضی لکھانا ہے -

عرایض نویس - یادہر آؤ - (دوسرا) ارے بھائی ادہر (تیسرا کلک کر) ادہر آئیے (چوتھا) بیٹیا ادہر آؤ (پانچوان) بھائی واللہ ایسی عرضی لکھدین کہ فوراً ہی ڈگری مل جائے -

عرایض نویسون نے اتنی ہانکین لگائین کہ مستغیث بیچارہ بوکھلا گیا اور حیران کہ کدہر جاؤن -

ناظر ہر سمت سے آتی ہو صدا آؤ ادہر آؤ پیارون سے بھی کچھہ حال دل زار تو فرماؤ

اتفاق وقت ایک دلال بھی وہان موجود تھا اوسنے اپنا موقع گانٹھا -

دلال - (مستغیث کی طرف اشارہ کرکے) میان تم ادہر آؤ یہ تو سب ٹٹپونجیے ہین دیکھو فرش تک انکے پاس نہین چٹائی پر بیٹھتے ہین صرف کرتہ اور دہوتی وہ بھی پھٹے ہین کتابین انکے پاس کوئی بھی نہین (قہقہہ لگاکر) اور یہ جو کپڑے مین لپٹی ہوئی کتاب انکے پاس دیکھتے ہو - یہ کتاب نہین اینٹ ہے مستغیثون کے دھوکہ دینے

ذکر شیرین لب کا جو کرو مین رات بھر - تنہ بیقدر ہو تو تجھے کوئی مصری کی نبات

مربع شیرین

سدا چاہیئے مجھکو پھر نہ سر و پا کی کچھہ خبر | صحبت سے دوستون کے بھی کترا ؤن مین مدام

نرم چارہ

اسباب دیکھنے سے جو فہرست فرا ملی | چہ ماہ تک نہ زمانے کی تعریف مین ذکی
تفنن بہ چلنا نہ کو پہروانے سے چلی | ان جہگڑون سے مجھے کبہی فرصت اگر ملی

پہر دیکھو کسطرح سے مین کرتا ہون انتظام

دو رسے یکا کام آپ اب مجھسے لیجئے | ان چٹھی پٹھی باتون سے کچھ تو پسیجئے
اور آپ مجھپہ اتنی عنایات کیجئے | اکتی کو میرے بچہ بہی جن لینے دیجئے

پہر دیکھو کسطرح سے مین کرتا ہون انتظام

گہوڑا سواری مین ہو مرے ایک موٹا سا | تہ مین جو چیلون سے بہی ایک ہاتھ ہو بڑا
تہامے ہوئے رکاب ہو اک طفل سہ لقا | گاؤن مین اسطرح سے ہو دورا اگر مرا

پہر دیکھو کسطرح سے مین کرتا ہون انتظام

راقم

ایک منتظم

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکہنو پنجشنبہ ۹ - جولائی ۱۸۹۶ء

(مسٹر خود غرض اور انکا کم بخت دوست)

خود غرض - اجی بہائی صاحب واللہ آپ بڑی خوبیون کے آدمی ہین - بڑے عالی ہمت سیر چشم - یہی مجہکو تو اپنے دوستون مین کسی پر اتنا بہروسا نہین جتنا آپپر ہے -

دوست جی مین کیا ہون آپکا ادنے نیازمند ہون - یہ سب آپ اپنی تعریف فرماتے ہین -

خود غرض - نہین بخدا مین بلا تصنع کہتا ہون اور یہی وجہ ہے کہ مجہے آپسے کوئی تکلف نہین چنانچہ آج بہی ایک تکلیف دینے آیا ہون -

دوست - فرمائے فرمائے بسر و چشم تعمیل کو حاضر ہون -

خود غرض - کیا کہون مجہے شکار کا بے حد شوق ہے - آج سب سامان درست کرلیا ہے آپ سے صرف تہوڑی سی مدد چاہتا ہون آپ اگر مہربانی کرین تو واللہ شکار کا لطف حاصل ہو جائے - عمر بہر آپکا ممنون رہونگا - اور سب چیزین تو خدا کی عنایت سے موجود ہین مگر کچہ تہوڑی تکلیف آپکو بہی کرنی ہوگی - اگر چند بندوقین نکلوا دیجے تو بڑی مہربانی ہو -

دوست بہت خوب لیجئے حاضر ہین -

خود غرض - اور سواری کے واسطے بہی آپ ہی انتظام کر دیجئے - ایسے ہان خدا کی عنایت سے سب کچہ ہے - لیک گاڑی ایک گہوڑا ایک چہکڑا ایک خیمہ صرف چاہئے -

دوست - بہت خوب وہ سب لیجئے -

خود غرض اور ہان کتنے بہی شکاری آپکے ہان ہین وہ بہی کوئی دو دو میرے ہمراہ کر دیجئے

دوست - بہت خوب -

خود غرض - ایک چیتا بہی ہمراہ ہو تو ہرن کا خوب شکار ہو

دوست - بہت بہتر -

خود غرض - اور اگر دو ایک قرول ہون -

دوست - جی ہان چار قرول لیجئے -

خود غرض - مین نہایت ممنون ہوا اب مین رخصت ہوتا ہون ان سبکو آپ بہجوا دیجئے گا - (کچہ دور جاکر) مگر ان سب کے مصارف کا انتظام بہی آپ ہی کر دیجئے گا - مجہے کسیقدر دقت پڑیگی -

دوست (متحیر ہوکر) مین نہ سمجہا اس سے آپکا کیا مطلب ہے -

خود غرض - جی کچہ نہین یہی ان سب کی تنخواہین کہانے پانی کے مصارف وغیرہ وغیرہ -

دوست اچہا پہر -

خود غرض - تو میری غرض یہ ہے کہ ان سبکو حکم دیدیجئے کہ وہان مجہسے کوئی مطالبہ نہ کرین براہ راست اپنی ہی سرکار سے علاقہ رکہین -

دوست - لیکن جناب اس مین تو بڑی دقت پڑے گی -

خود غرض - جی کچہ دقت نہین - آپ کی چیزین آپکے نوکر آپ انکے مصارف نہ دین گے کیا مین دونگا -

دوست - یون تو جو کچہ آپ فرمائے بجا ہے اور کچہتی رہ و رسم مین ہوتا ہی ایسا ہے - مگر جناب دلیل اور حجت اگر پیش کرکے آپ قائل معقول کرنا چاہین تو البتہ اسمین مجہے گفتگو ہے -

خود غرض - جی ہان بلا دلیل تو دنیا مین کوئی کام ہی نہین ہوتا - اول تو آپ سمجہئے کہ چیزین آپکی ہین اگر بعاریت نہ لیجاؤن تو آخر ان سبکے مصارف آپکے ذمے پڑین یا نہ - دوسرے آپ کو معلوم ہے کہ جب اس تمام سامان سے کام لیا جائگا تو گویا آپ ہی شکار کرین گے - پہر کیا وجہ کہ مصارف شکار مین آپ کچہ حصہ نہ بٹائین چوتہے جس جنگل مین شکار کہیلا جائے گا وہ اوسی طرف ہے جسطرف سے ہوکر ہمارے آپ کے آنے جانے کا راستہ ہے - پانچوین سب سے بڑی اہم دلیل کہ آپ ہمیشہ اسی طرح کا رسم مرعی رکہا کئے ہین دیکہئے اوسدفعہ گہوڑا آپنے دیا تہا دانہ چارہ سبکا انتظام آپکی طرف سے ہوا تہا - ایکدفعہ ہاتی آپ کے ہان سے گیا تہا آپ ہی نے اوسکے مصارف دئے - بگہی ایکدفعہ گئی تہی سارے مصارف اوسکے بہی آپ ہی کی سرکار سے ملتے تہے - پس اب تو قاعدہ بندہ گیا مجہے بہی عادت پڑگئی - اب آپ کیا عذر پیش کرسکتے ہین -

دوست - اے صاحب آپ کیسی باتین کرتے ہین - آپکو آج ہو کیا گیا ہے کوئی سنے تو آپکو کیا کہے - خود غرضی نے آپکو ایسا اندہا کر دیا ہے کہ آپ ایمان انصاف مروت تحمل سب سے جدا ہو گئے - اگر میرے ہان چیزین رہین گی تو مین کام لونگا اور جبکہ آپ مانگے لئے جاتے ہین تو میرے ہان کیا کام ہوگی

اگر مجھے اپنے روپیہ کا استعمال منظور ہوگا مین خود کام لونگا - رہا واسطہ دوستی اور شہرت تشکار وہ آپکو مبارک رہے مین آجکل تنگدست ہو رہا ہون - بہت سے مصارف فی الحال ایسے پڑے ہین کہ اونکی وجہ سے زیر بار ہو گیا ہون - مین ایسے وقت مین ایسے فضول مصارف کیون اوٹھانے لگا - اور یہ تو آپکا فرمانا ہی فرمانا ہے مجھے اوس کمبخت جنگل سے کیا علاقہ نہ کبھی اوس سے نقصان پہونچ سکتا ہے نہ نفع اور یون تو ساری دنیا پڑی ہے جہان چاہیے وہان سلسلہ لگا دیجئے اوسپر بھی آپ ہی اوس جنگل کے ٹھیکہ دار ہین جو نفع ملتا ہے اوس مین از راہ دوستی آپ مجھکو شریک نہین کرتے - اگر مین نے کبھی مصارف دیئے تو اس سے آپکا دعویٰ قوی کیون ہو گیا آپکو یہ بھی یاد ہوگا کہ مین ہمیشہ اسپر معترض رہا بلکہ تحریرین موجود ہین کہ مین نے آپکی اس خود غرضی پر ہمیشہ اعتراض کیا -

خود غرض جی ہرگز یہ نہین ہو سکتا آپکو جواب دینا ہوگا ہمارے مصارف دینا ہونگے

دوست - ارے کس قاعدے قانون سے - لوگ آپکو اس حرکت پر کیا کہین گے

خود غرض - واہ آجکل کا قاعدہ آپکو نہین معلوم ہے آج کل دنیا کا یہی حساب ہے اور مین کوئی کام ایسا نہین کرتا جسکی مثال دیکھ نہین لیتا آج کل مہم سوالکم کے خرچے کو دیکھو ہندوستان سے فوج جائے اور اسی سے خرچہ لیا جائے - پھر جو بات بادشاہون مین رائج ہو وہ مین کیون نہ اختیار کرون - رہا کہنا سننا دنیا کا کرے مطلب تو اپنا نکل آئے گا - آج کل روپیہ عجب چیز ہے اسکے معاملے مین ان واہیات باتونکا لحاظ نہین کرتا -

---

مٹی خراب حضرت انسان کی ہوتی ہے

پروفیسر ڈارون نے نہین معلوم بوڑہی میمون یا میمون خصال ہندوستانی توسون کو دیکھکر یا آئینے مین اپنی صورت ملاحظہ فرما کر یا ہمارے حاجی بغلول سلمہ اللہ تعالےٰ کی لقاے مبارک کی زیارت کرکے یا اجودھیا و متھرا کی ہوا کھا کر یا نہین معلوم کیونکر یہ اوپج کی لی کہ حضرت انسان پہلے بندر تھے - ترقی صوری کرتے کرتے انسان ہو گئے -

پڑہے لکھے فلسفی - حکیم - آدمی بلا دلیل نوالہ نہین توڑتے - آپ نے ساری دنیا کی مو الید ثلثہ کا دہرے سلسلہ لگا کر اپنا کلیہ ثابت کرنا چاہا - اور چلے قدم بقدم پوقدم - کڑی سی کڑی اور لڑے سے لڑ ملاتے ملاتے بندر تک تو بخیر و عافیت تمام پہونچ گئے - اب چلتی گاڑی مین اوڑا جو اٹکتا ہے تو تحقیق کا ٹٹو آگے نہین چلتا - بندر اور انسان کے بیچ مین ایسا کھنڈا پڑا کہ کسی ترکیب سے جوڑ ہی نہین ٹھیک بیٹھتا - پیوند ہی نہین لگتا -

اے لیجیئے ساری کی کرائی محنت اکارت ہوئی جاتی تھی نیچے کے زینے سے چڑھتے چڑھتے جب بام مطلب دو ہی ایک ہاتھ رہا - تو تحقیقات کی سیٹی بھول پڑ گئی - محنت ختم کرکے دم بھول گیا تھا بہت سے دریا پر پہونچکر غش مین آجاتے ہین بہیون مزدور دونکا دم دین بھول جاتا ہے جہان آبہا دترتا ہونا ہے الغرض یہ حضرت یہین تک پہونچکر دم بخود کیا ہوئے گویا بیدم ہو گئے اور سارا المدد وڑا کفن مین لپیٹے ملک عدم چل بسے -

مگر آپ جانئے دنیا اہل کمال سے خالی نہ تھی اینان اور خبطیون سے پاک اونکے بعد بھی لوگ اسی دھن مین لگے رہے کہ کسی طرح انسان کا گلا بندر کی دم سے باندھین - آخر سنا گیا - کچھ لوگون نے جاوا کے جزیرے مین کسی جانور کی ہڈیان کھوپری وغیرہ کی ملی ہین جو انسان اور بندر کے بیچ بیچ مین ہین - اس جانور کا نام بھی رکھ لیا گیا ہے - پہنچی کا نتھروپس - اب حضرت انسان کا پورا شجرہ طیار ہو گیا - دادا - باوا - اور پوتے کا سلسلہ مل گیا - لیکن جی اور اگر مگر کرنے والون کے مارے ناک مین دم ہے ایک آدہ فقرا تاہے کہ آخر یہ باوا جان دنیا سے ایسے غائب غلہ کیون ہو گئے تھے کہ باوجود اسقدر تلاش کے کہین پتا ہی نہ چلا - دادا جان یعنی بندر صاحب تو جنگلستان مین جو دید اوچھل کود مچاتے پھرتے ہین پوتے یعنی انسان صاحب اپنی طرف تنتے پھرتے ہین مگر باوا جان ہین کہ ندارد - اپنی اولاد کو دادا جان کے حوالے فرما گئے - اونکا یہ حال کہ طرح طرح سے اولاد کو ستاتے اور دق کرتے ہین - اگر باوا جان ملجائین تو اونسے شکایت کیجائے کہ حضرت اپنے باوا کو سمجھاتے نہین - یتیم سمجھ کر یہ کچھ خاطر مین نہین لاتے -

الغرض ان حکیمون فلسفیون نے انسان کے باوا آدم کی ایسی مٹی خراب کی ہے کہ خدا کی پناہ اگلے زمانے مین لوگ بزرگون کی تعظیم تکریم کرتے تھے اون کو متبرک اور مقدس مانتے تھے اب الٹا زمانہ آیا ہے کہ لوگ اپنے بزرگون کو کبھی بندر سے ملاتے اور کبھی بن مانس ٹھراتے ہین - خدا انپر اور اونکے بزرگون کی روح پر رحم کرے -

معشوقہ فرنگ

منظوم ناٹک

شکسپیر کی تصنیف رومیو جولیٹ کا دلچسپ قصہ اردو زبان مین نئے رنگ کا ڈھلا نمونہ عشق و محبت کی پر اثر داستان - پاکیزہ و فصیح زبان دلکش و دلفریب بحرین پیاری پیاری دھنین - مضامین رنگین و حیرت انگیز راگ راگنیان وغیرہ اور بڑے بڑے اہل زبان کا قول ہے کہ بابو جوالا پرساد صاحب بی اے برق سب جج مصنف مثنوی بہار نے اس قصہ کے نظم کرنے مین قلم توڑ دئے - ناٹک کے پورے اصول مد نظر رکھے قیمت کتاب سنہری جلد ایک روپیہ محصول ڈاک ۲ مر

المشتہر

گنیشی لال بک ایجنٹ حضرت گنج لکھنو

مضامین نظیر

ملک آشوب

ہند مین آئی ہوئی ہے یہ کہ نسیم پیرفن
نکہت گل سے سراسر ہین گلستان خالی
نظر انداز ہوئی نرگس شہلا کا جمال
بھورے پن کا ہوا جب دو نسے کہ مٹی گیسو
زعفرانی ہوا یہ خوف سے چمپا کا عذار
پٹ گیا صرصر آفات سے زخم انگور
گل خود رو سے گلستان کی ہے زیب و زینت
جم گئی سبکی نگاہون مین حنا سے بے رنگ
نام لیوانکے وہ پھرتے کہ الٰہی توبہ
ہے نہ گلچین کا نشان اور نہ غنچون کا پتہ
سرو کاٹے گئے قمری کا نشیمن اجڑا
گل و نسرین کی عیوض گھاس لگی ہے سرسبز
ہاتھی چنگھاڑ کی ٹٹی کہین بانسون کا حصار
سرکشیدہ ہین وہ اشجار کہ عرعر ہو خجل
غرق تشویر ہوئے حبابہ حیاض انہار
آبپاشی کے لئے نل کی ہوئی ہے ایجاد
گاہ سے شکوہ کیا باغ کو بھی یا وحشت
پھر تمہید او لجھنے لگے کیون یارون مین
یہ زمانہ ہے نیا تم نئے تحقیق نئی
پہلے تعلیم کی بربادی کا قصہ لکھو
عربی فارسی غربت زدہ اس ملک مین تھی
بند ہو گیا پہلے انہین دونون کی دم مین ندا
ماہر انکے ہی تھے مشہور یہان اہل کمال
بس انہین دونون زبانون مین تھی یہ دین علوم
نحوی و صرفی و لغوی و عروضی و طبیب
عالمان فقہ و علم احادیث و رجال
صاحب ہیئت و اقلیدس و اہل تنجیم
قلعۂ علم یہ گویا تھا یہ اول دھاوا
ہوئے بے نور چراغان علوم سابق
خانقاہین ہوئین مسمار مکاتب بیکار
ہائے اسلام کی آنکھونسے چھپے ہین روشن

منقلب ہو گئی بالکل ہی ہوائے گلشن
چاک ہے خار مغیلان سے صبا کا دامن
لب سوفار سے ہے بدتر ہوئے غنچۂ سوسن
سنبل تر کی عیوض ناگ پھنی کا ہے چلن
ڈھل گیا لیموئے رعنا کا بالکل جوبن
مٹ گیا روئے شقایق سے وہ آب و روغن
کھود کر باغ سے پھینکے گئے ریحان و سمن
گل سب بے تو سے ہو آباد ہر ایک کنج چمن
یاد رکھ سکتے نہین جنکو ہم ایسے کودن
جھولیان خالی ہین بیکار پڑے ہین چلمن
بلبلین بھاگ گئین دیکھ کے دام آہن
چرنے آتے ہین جب تو جنگل سے ہرن
ہے بجا شام مین اوسکو کہین گر جنگل بن
زغن و زاغ کا ہر شاخ پہ ہے جسکے مسکن
جن سے رہتا تھا تر و تازہ ہر اک وقت چمن
سب کھٹا ہے فقط چاہئے اک لوسن
جس مین دیکھئے کنکر کا لگا ہے خرمن
تمکو لکھنا ہین ابھی اور بھی حالات حسن
اور تہذیب کی نکلی ہے نئی اک پیدن
نام رکھا گیا بیچاری کا ایجوکیشن
ہان مگر نام تھا امصار مین اوسکا روشن
انگلستان سے آکر ہوئی انکے لئے برق خرمن
تھے ہر اک شخص کے نزدیک بھی وہ نادر فن
درس و تدریس تھی آسان بوجہ احسن
اہل معنی و بیان فخر فصیحان زمن
نکتہ دانان ادب مالک اقلیم سخن
طالع بد سے یہ سب ہو گئی تقویم کہن
ہند مین فوج مصائب کا یہ پہلا تھا یزن
بسبب تعلیم جدیدہ کے ہوئے ہین روشن
علما ہو گئے بیقدر بشکل بیہمن
چاند مین تیرے لگا کیسے قیامت کا گہن

تیرے محکوم جو تھے اب وہ ہین تیرے حاکم
انٹرنس او بی اے تجھسے ہوئے ہین افضل
ہوکے بنگالی تو ہون سیٹھ بن جائے بسیر
کوٹ پتلون مین باقی رہی ساری تہذیب
کیا ہوئے تیرے ارادے وہ کہان ہے ہمت
تاج بخشی تری مشہور تھی مابین انام
تیری تنویر کی مغرب مین ضیائین پھیلین
تھا تری تیغ ہلالی کا جہان مین یہ عروج
دن کو کرتے تھے بسر جو کہ چھپے یہ وہی
حیف کی جا ہے کہ وہ قوم معزز کہلائے
بھٹ مانا تے تھے رندون کی طرح زیر زمین
جھونپڑے چھاؤ کے اور فرش گیاہ خود رو
واقفیت نہ تھی ترتیب غذا سے بالکل
جانتے ہی نہ تھے کیا چیز ہے دنیا مین لوٹین
میز و کرسی تھی کجا اور کہان تخت و سریر
فاش رہتے تھے مو الیدہ تا نہ بالکل
جسم ہر ایک کا پتون سے ڈھکا رہتا تھا
شانہ کش نیچہ خورشید تھا کس مہرو کا
تھی جبین کونسی آئینہ تمثال جمال
کسکے عارض پہ ملا جاتا تھا ہر شب غازہ
ہونٹھ کسکے لب جیسے تھے عیاذاً باللہ
یہ سنگار اور یہ سجاوٹ یہ بناوٹ کب تھی
کان کس دن در شہوار سے تھے نورانی
مرد کس عہد مین تھے شکل عماریکی ثبوت
معذرت خواہ ہوئین اہل نظر سے اسوقت
ہے مگر نام قصیدہ کا میرے ملک آشوب
فاتحان عرب و روم کا سنئے پھر حال
تھے کبھی فارس مضمار شجاعت یہ لوگ
آئے سیلاب کے مانند سمندر اس پار
زیر ران اونکے تھے اس شانکے نجدی ہوا
سر پہ عمامے تھے اور بر مین قبائے عربی
وہ گھنی داڑھیان وہ عارض پر نور انکے
جبہۂ پاک پہ آنکے وہ نشان سجدے کے
فتح کرتے ہوئے کس جاہ و حشم سے آئے
ہر گلی ہند کی آنکو تھی سلامت کو پہ

جھک گئی سامنے ہر شخص کے تیری گردن
خر عیسیٰ سے بھی پیچھے رہا تیرا توسن
تیرے ہم قوم بھرین بیچتے روئی سالن
دعوتی ہندون نے بھی سمجھا نہ ہی مستحسن
تھا کبھی زیر نگین تیرے شمال اور دکن
تھے فضائل کے ترے دشمن بنا خوان ثمن
تیرے خورشید کی مشرق مین چمکتی تھی کرن
سجدہ کرتے تھے جسے دیکھ کے اصنام دکن
حاضری مجکو او ایک بجے کہا ہی تلفن
فرط وحشت سے تھا ہین لوگونکا صحرا مین
تھا پہاڑون مین کبھی اونکا مقام و مامن
خس و خاشاک کا انبار نہ گلشن نہ چمن
حاضری خواب مین ملتی تھی نہ کھانا نہ کفن
کٹلٹس و ہیٹ ہے کیا کونسی چڑیا ہے مٹن
پردہ کا نام نہ تھا کہتے کسے ہین چلمن
چار عنصر مین تھی آمیزش خاک ازن
جعد سنبل سے تھا آویختہ سر برگ سمن
طرۂ گیسوئے خمدار مین کسکے تھی شکن
سرو قامت لب جو کسکا تھا سایہ افگن
صبح کو کون نکلتا تھا اوبھارے جوبن
سامری نے یہ سکھایا تھا کسے سحر کا فن
مانگ سیدھی تھی کبھی او نہ ٹیڑھی چتون
ہار سے موتیون کے کب تھی مرصع گردن
اسطرح کرتے تھے کب غاشیہ برداری زن
مر گیا اور رہی رستے یہ قلم کا توسن
ہر جگہ سلسلۂ ربط کی ٹوٹے گی رسن
ہند مین رکھے ہوئے کیسے گرفتار محن
عزم جنکا تھا کل اقوام کا پندار شکن
پیر تے موزے اوتارے نہ سمیٹا دامن
بحر قلزم کو سمجھتے تھے جو صحرائے یمن
چار آئینے دگلے ہوئے پہنے جوشن
جسطرح چہرۂ خورشید یہ ظاہر ہو کرن
ید بیضا کی عوض نور جبین تھا روشن
نہ قواعد سے لیا کام نہ پابند ہلکشن
بس سمجھتے تھے زرہ کو وہ حصار آہن

تیغ اونکی جگر سنگ کو ٹکڑے کرتی
اُن کیطرح سے بڑھتے ہی چلے آتے تھے
اُنکے رہواروں کے صدمے سے زمین ہلتی تھی
اب وہی نسل عرب ہے یہ پہونچا احوال
پاک آرام شدائد کا تحمل نہ رہا
سستی و کاہلی و چین کا جامہ پہنا
اپنے آبا کی بہت جلد بھلا دی رفتار
قوم مفتوح کی تقلید میں سرگرم ہوے
سفر و سیر سے آخر متنفر ہوکر

تیر اونکے دل دیوار میں کرتے روزن
بنگلا نوشتے گزرتے ہوے مثل انجن
اونکی تکبیر کے نعروں سے لرزتا تھا رن
جس طرح سے کہ نہوں تھا کبھی حال دشمن
دل سے اسلام کا جاتا رہا اندوہ محن
چستی و چالاکی و عزم کا چھوڑا دامن
فی المثل ہوگئے تنہائی کے لشکر کی یہ
نشۂ ہمت و غیرت ہوا کیا جلد ہرن
زیر دیوار بنانے لگے اپنا مدفن

(باقی)

ہمنے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا
دور تک یاد وطن آئی تھی سمجھانیکو

یون تو یہ شعر وہی ایک معمولی شعر ہے جو صدہا مرتبہ زبانون سے نکلا۔ ہزارون ہی دفعہ لوگون نے سنا لاکھون بار اُسکے پہلوؤن پر غور کرکے معنی سمجھے۔ مگر سچ یہ ہے۔ کہ وقت کی الاپ ایسے غضب کی چیز ہے کہ باوجود سب سے الگ ہونے کے ہر طور پر ہر شخص کے لئے ایک نیا ہی لطف پیدا کرتی ہے اور خود بھی ہمیشہ مزے اور اثر سے پر ہوتی ہو اگر ان دونون مصرعونکو غور کی نظر سے دیکھو تو گو نہ انمین کوئی استعارہ ہے نہ تشبیہ بلکہ محض چند سادے لفظون کے اکٹھا ہوتے ہی اس غضب کی دلچسپی انمین پیدا ہوئی ہے کہ بغیر اپنا اثر کئے ہوے کسی طرح خالی ہی نہین چھوڑتے۔ گو ہم سے آزادون کے لئے سفر کوئی نئی اور عجیب چیز نہ تھا مگر تجربہ سے معلوم ہوگیا کہ قیام وطن یون تو ہمیشہ اچھا ہوتا ہے (اور کیون نہو جہان آدمی اتفاقیہ وہی چار روز کے لئے ٹھہر جاتا وہین اوسکے دو چار دوست آشنا پیدا ہوجاتے ہین اور اونھین سے اوسکی دلچسپی ہوجاتی ہو جنکو دفعتًا چھوڑنا اوسے ناگوار ہوتا ہے) پھر بھلا وطن سے جگہ جہان بقول شخصیکہ آدمی کی نال گڑی ہوئی ہو جہان بھائی بہن مان باپ۔ دوست آشنا جورو بچے۔ عزیز و قریب سبھی موجود ہون وہانسے اُنس اور دلچسپی تہو تو کیا معنی) مگر قیام بعض لوگون کے لئے زیادہ اچھا نہین ہوسکتا۔

یعنی وہ لوگ جو وطن کو چھوڑے ہوے مدتون باہر رہتے ہین جو برسون اپنے عزیزون دوستون کی صورت نہین دیکھ سکتے اور جو وطن کی خوشیون اور دلچسپیون مین زمانہ دراز تک شریک نہین ہوسکتے۔ کیونکہ جب کبھی وہ سفر سے پلٹتے ہین تو جسقدر اپنے مولد و منشا مین زاید ٹھہرتے ہین۔ اوسیقدر اونکی دلچسپیان زاید بڑھتی جاتی ہین اور پھر وطن چھوڑنا دشوار ہوجاتا ہے۔ وطن دراصل ایسی ہی چیز ہے کہ چاہے وہان سیر کے لئے کوئی سہارنپور کا سا باغ ہو یا نہو۔ یا وہان تفریح کے لئے لکھنؤ کی سی چھتر منزل ممکن ہو یا نہو۔ یا وہان علمی و اخلاقی فائدہ اوٹھانے کے لئے کلکتہ کی پبلک کلب موجود ہو یا نہو یا رنگین مزاجون کے دل بہلانے کے لئے کوئی چوک یا حضرت گنج کا مقام۔ اور حسینون کی دیکھ بھال کے لئے کلکتہ کی سنیڈ و ریاٹی اور مچھوا بازار موجود ہو یا نہو۔ یا وہان رہنے کے لئے سینٹ جیمس کا مقام ہو یا نہو۔ تاہم اپنا قصبہ یا گاؤن یا شہر مین وہی پرانے کھنڈر وہی شکستہ عمارتین۔ اوسکا وہی ٹوٹا پھوٹا بازار اور وہی اپنے دوست احباب ایکجے۔ وہی پرانے لوگون کی صحبتین (جنکو تعلق اور تضناکی تیز ہوانے تتر بتر چھوڑ دیا ہو) ہر شخص کو اوس سے زیادہ مشغول و مانوس بنالیتی ہے جتنا ایک جہاندیدہ سیاح عمومًا دلچسپ اور تفریح بخش مقامات سے ہوجایا کرتا ہے کیونکہ وطن کے سبب سے مشغولیت اور تفریح کبھی کسی کو پردیس مین نصیب ہی نہین ہوسکتی یہ تو ممکن ہے کہ آدمی اپنے مان باپ بھائی بہن زن و فرزند کو اپنے پاس بلالے مگر کوئی کتنا ہی متمول کیون نہو اور دنیا بھر کا آرام اور بیفکری اوسے حاصل کیون نہو لیکن جملہ اقربا کل اہل برادری۔ تمام کنبہ والون کی یکجائی ہر ایک دوست آشنا کی موجودگی کسی طرح ممکن ہی نہین۔ اور بفرض محال یہ بھی سہی۔ مگر وطن کے خاک پیدائش کی جگہ پرانی عمارتین گرے پڑے کھنڈر۔ بزرگون کے مقابر کوئی کیسے اکٹھا کرسکتا ہے۔ اور ان تمام باتون سے ایک بھی جبتک باقی رہے گی حب وطن بھی اوسی کے ساتھ باقی رہ جاے گی۔ اور اگر ان سب باتون کو چھوڑ دیجئے تو بھی وطن کے ساتھ ایک ایسی نیچرل محبت ہوتی ہے جسکا اظہار لفظون مین کیاجانا مشکل ہی نہین بلکہ محال ہے۔ خاک وطن ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ اس مقام سے محبت پیدا کردیا کرتی ہے جہان سے اٹھائی جاتی ہے گو ہمارا یہ مقام جام نگا ہونین ہمارے وطن سے تمام ظاہر حالتو اچھا معلوم ہوتا ہے تاہم وہ لطف یہان ہرگز میسر نہین ہے جو ہم اپنے وطن مین پاتے تھے سچ پوچھئے تو ہم ابتدا جب وطن مین پہونچے تو وہان ہر چیز سے ویسی دلبستگی ہمکو نہین ہوتی تھی (اور کیسے ہوسکتی تھی کیونکہ سال بھر کا زمانہ وطن سے باہر رہنے کا تھوڑا نہین ہوتا) جیسی وطن چھوڑتے وقت پائی گئی۔

ہمارا یہ قیام وطن قریب قریب ڈیڑھ مہینے سے کچھ زیادہ نہین ہوا تاہم ہمکو خوب یاد ہے کہ جون جون ہمارے قیام کو عرصہ گزرتا جاتا تھا۔ قومی جوش حب وطن۔ ہمدردی محبت۔ وسعت خیال اور عالی ہمتی یہ سب باتین اسطرح ہم مین بڑھتی جاتی تھین جسطرح ایک نوجوان حسین کا جوش مین بھرا ہوا جوبن زیر و زبر ہوتا جاتا ہے ہمکو یاد ہے کہ وطن چھوڑنے پر جب ہم مجبور ہوے۔ اور ہماری رخصت قریب اختتام پہونچی تو ہمارے چہرہ کی وہ سرخی جو عمومًا وطن کے پُرآسایش آب و ہوا سے پیدا ہو جایا کرتی ہے اور جسکی جھلک نمایان طور پر چہرہ سے ظاہر تھی گھٹ چلی۔ دوست احباب کی جدائی کا خیال ہمارے دل کے ساتھ وہ کام کیا کرتا تھا جو اچانک آپڑنے والی آفت کسی ایسے نازک دل کے ساتھ کیا کرتی ہے جسنے کبھی بلا و آفت کا نام بھی نہ سنا ہو۔ بھائی بہن مان باپ جورو بچون کے چھوڑنے کا جب خیال آتا تھا تو دل و جگر عقل و حواس بلا اختیار ایسے مجبور ہوجاتے تھے کہ اونکی مجبوری کا بیان بھی ہمارے اختیار سے باہر ہے سچ یہ ہے کہ جب وطن چھوڑنیکو صرف چھ روز باقی رہے ہمارے چہرہ کی وہ خوشی کی خاص جھلک جسکا ذکر ہم کر آئے ہین تیزی سے بدل گئی۔ اور اُسکا تغیر ہمکو خاص طور پر محسوس ہونے لگا۔ ہم بہت کچھ

غریب مینڈک اور شریر سانپ

ضبط سے کام لیتے تھے تاہم جو اثر ہم پر اہل وطن سے جدا ہونے کا پڑتا تھا وہ تحمل اور خودداری کی درجہ سے گزر چکا تھا اور اسی وجہ سے نہ ہمارا ضبط ہمکو کام دیتا تھا اور نہ ہم اوسپر بھروسا کر سکتے تھے - بلکہ ہمارے خیالات اوسکی طرف توجہ کر کے اور زیادہ بے اختیار ہو جاتے تھے اور اس حالت مین جب ہم اور ضبط سے کام لیتے تھے تو بے اختیار بے قراری کی حد تک پہونچ جاتے تھے اور وہ پہلا برائے نام ضبط بھی دامن یار کی طرح ہاتھ سے نکلا جاتا تھا زمانہ قیام وطن مین گو ہمکو کئی مرتبہ سیر و شکار اور دیگر متفرق اشغال کے لئے وطن سے باہر جانے کا اتفاق ہوا - لیکن سچ یہ ہے کہ اس آمد و رفت مین ہم پر کوئی خاص اثر نہین پڑا مگر اس آخری رخصت مین خدا جانے کیا بات تھی جسنے ہمارے دل کو مرکز تحمل سے ہٹا کر چھوڑا یا جو کچھ ہمارے بہت سے احباب اعزہ تعطیلون کے ختم ہو جانے سے روانہ ہو چکے تھے اور رہا سہا ہماری تفریح اور دلچسپی کے لئے سوائے خاص خاص عزیزون کی ملاقات کے کچھ باقی نہ تھا - مگر ہمکو خوب یاد ہے کہ ہماری طبیعت کو اس بے شغلی اور تنہائی کی حالت مین بھی نہ کچھ وحشت تھی نہ گھبراہٹ نہ خلش نہ خلجان وہ ہم اوسی طرح سے خوش تھے جیسے ابتدا مین - آہ وہ پہلا مین جب ہمنے وطن کی چیز کو ایک حسرت بھری نظر سے دیکھی اور خیال کیا کہ پھر خدا جانے کب دیکھنا نصیب ہو - اور ہمنے اس وقت کی ہر موجود شے کو ہم اوسوقت کس طور کس طرز مین پاتین یا نہ پائین - ابھی ختم بھی نہونے پایا تھا کہ وقت رخصت سر پر آ پہونچا اور شام کے قریب جب ہم اپنے احباب سے رخصت ہو چکے اور عزیزون کی طرف آخری بغلگیری کے لئے مڑے تو ہمکو اپنے اس خیال کی عملی طور پر تصدیق ہو گئی کہ وداع معانقہ کا طریقہ فی نفسہ غیرون کی ظاہری تشفی و تسکین کا ایک نمائشی اور خیالی ذریعہ تو ضرور ہے لیکن دراصل بچھڑنے والے کے سینہ کی بھڑکتی ہوئی آگ کے ساتھ کروسین آئل کے چند قطرون کا کام کر جاتا ہے - اور اسی خیال نے ہمکو خاص خاص اعزہ کی بغلگیری سے باز رکھا - تاکہ ہماری اوداس صورت پر کسیکی نگاہ پڑے اور نہ کسی کے غمگین چہرہ پر ہماری نگاہ پڑ کر کوئی اور اثر پیدا کرے اسوقت اور موقع پر تھوڑا بہت ضبط بڑے کام کا اور بہت غنیمت ثابت ہوا ورنہ بے اختیاری سے بہت قریب تھا کہ بھرے ہوے دل کی پرجوش حسرتین آنسو بنکر آنکھون کی راہ سے نکل پڑین - وہانسے روانہ ہوتے وقت ہمارے ساتھ صرف تین چیزین رفیق اور ہمدم تھین - ایک ریل بیگ جو کسی بیمار کی آنکھ کی طرح بند تھا - دوسرا پورٹ منٹو جو ہمارے صندوق سینہ کے مانند یا صدمہ و یاس (یعنی سامان سفر) سے بھرا ہوا تھا - تیسرے ہماری جیبی گھڑی - جسکی چین ہمارے بے چین دل پر لٹکی ہوئی اور جو ہمارے دل کی اختلاجی حرکت کا مقابلہ اپنی رفتار سے کرنیکو موجود تھی - غرضکہ سفر کا وقت سر پر آ پہونچا جو ہمنے روانگی کے لئے مقرر کیا تھا صبح کیا ہوئی اور آفتاب کیا نکلا گویا آفتاب کی کرنین تیر ستم بن بن کر ہمارے دل کو چھیدنے کیلئے بڑھین چار پائی جسپر ہماری عشرت و راحت کا مدار تھا صبح ہو جانے پر بھی ہمسے چھوڑی نہین جاتی تھی طیور اپنے اپنے آشیانون کو عابدان شب زندہ دار گوشہ ہائے مسجد کو چھوڑ چکے تھے آفتاب اپنے پنجہ نورانی سے رات کا سیاہ پردہ دنیا کی آنکھ سے اوٹھا چکا تھا مگر ہم تھے کہ اوٹھنے کا نام ہی نہ لیتے تھے - آخر دنیا والون کے خیال اور خدا کے خوف اور بعض سخت مجبوریون نے ہمکو بادل ناخواستہ چار پائی چھوڑنے پر مجبور کیا -

(باقی)

شیخ ملی خدا خدا ملی شیخ

(ایک معقول و مفید منصوبہ)

الف لیلے کے قصے کے شیخ چلی میان النا سکر کا حال صرف اسیقدر معلوم ہے کہ جس زمانے مین شیشہ آلات کے ٹوکرے پر لات مار کر ساری خیالی دولت و عیش کا ہوائی قلعہ توڑا ہے تو آپ ناکدخدا تھے - مگر ہی ورالیسی ہی تاریخ سے یہ نہین ثابت ہوتا - کہ آیا کہ خدا اور صاحب اولاد ہونے کی بھی نوبت آئی تھی یا نہین - غالباً اسی تاریخی تحقیقات کی غرض سے اٹاوے کے بعض دل لگی بازون نے صحیح شمار اولاد و احفاد دریافت کرنا چاہا اور ایک ایسی خوبصورت اور معقول تدبیر نکالی ہے کہ اوسپر آم کے آم اور گٹھلی کے دام کی مثل یاد آتی ہے یعنی ایک کمپنی قایم کی ہے اور اوسکا حصہ ایک ایک سو روپیہ کا قرار دیا ہے - اس سرمایہ سے مواشیون کی نسل مین ترقی کیجائے گی - گھوڑے گھوڑیان رکھکر اچھے اچھے بچھیرون کا جھول نکلے گا - گاین بھینسین - بکریان - بھیڑیان حاملہ کرائی جائینگی اور انکا دودھ دہی مکھن بیچا جائے گا - اور بچے فروخت ہونگے - مرغیان پالی جائینگی بطخین پرورش پائینگی انڈے بیچکر نفع حاصل کیا جائے گا - پراسپکٹس مین جو حساب مداخل و مخارج دکھایا گیا ہے وہ سب قرین قیاس ہے - اور بلاشبہہ بہت بڑے نفع کا کارخانہ ہوگا ہم سمجھتے ہین بہت ہی تھوڑے زمانے مین اٹاوہ اچھے گھوڑون کی قدمون کی برکت سے نجد کا جنگل دودھ گایون کی بدولت ہانسی حصار - اور بھینسون کی افراط سے ہندبلکھنڈ کا ملک ہو جائے گا - اور جب مصر سے انڈے سینے کی کل آ جائیگی تو مرغیون بطخون کے جنگلی بوٹون کی کثرت کا کیا پوچھنا حشرات الارض کی طرح ساری سرحدون تک مین انکا سیلاب آ جائے گا - ہمکو اسکی عالی دماغ اور خوش فکر مضمون سے یقین ہے کہ انکی یہ تجویز ملک کو ویسا ہی امیر کبیر اور دولتمند بنا دیگی جیسا النا سکر شیخ چلی بچکر انڈے لینے اور انڈون سے مرغیان کا لنے مرغیون سے بکری - بکری سے گائے - گائے سے گھوڑی - گھوڑے سے ہاتھیون کی سوداگری کرنے سے امیر بن گیا تھا اور اسکے پاس اتنی دولت ہو گئی تھی کہ شاہزادی بیاہ لایا تھا جو اوسکے قدمون پر گری تھی لیکن ایک بات ضرور کہینگے کہ اگرچہ ہم اس کمپنی کے دلسے بہی خواہ اور ترقی کے آرزومند مین مگر یہ کسی طرح نہین چاہتے - کہ یہ کمپنی بھی شہزادی کو مارے لات اور سارا ہوائی قلعہ غت ربود ہو جائے اگر بعض کم ہمت پست خیال ان تمام امیدون کو شیخ چلی کا منصوبہ سمجھین تو سمجھ لو

شیخ چلی ہین آجکل کوئی بات غیر ممکن نہین الناسکر کا خیال خلاف عقل وقیاس تہا اس سے غلطی صرف یہ ہوگئی تہی کہ نوکر کےکولات مار بیٹھا اگر یہان اسکی احتیاط رہی تو کامیابی مین کس خبطی کو شک ہوسکتا ہے ۔

سرگزشت حاجی بغلول

باب ہشتم

نمبر ۱۰ اودھ پنچ مطبوعہ ۲ جولائی [illegible]ء

حاجی صاحب کو اودہ شوق ! گولر مین پہول آیا بہڑے کے لڑکا ہوا بچھڑ ہنا جونک لگی - بالوسے گہی نکا - جنہون نے تو یقین مین تامل کیا - ہان معدودے چند سریع الاعتقادی سچ سمجہنے لگے - مگر وہ بہی اس تعجب وحیرت کے ساتھ جو بھولے بہالون کو آسمان پر دھنک یا دمدار ستارہ دیکھ لینے سے ہوتی ہے -

ممکن نہ تھا ایسا معاملہ ... آئے ایسا نادر روزگار حادثہ پیش آئے اور نیازمندان بےتکلف کے حلقے مین چہل پہل - گرمجوشی اور اضطرار پیدا نہ کرے اب آزمائش - تحقیقات تفتیش تفحص کی سب کو دہن ہوگئی - بعضون نے تفنیہ زمین بر سر زمین تحقیقات موقع واردات کی ٹہانی کسی نے معاملہ بر و براد لانے کا قصد کیا مگر غالب حصہ وہ تہا جس نے ایسے مناسب موقع کو یونہین گزر جانے دینا گناہ عظیم تصور کیا اور صلاح یہ قرار پائی کہ

بعد مدت کے پہنسا آکے یہ ترا نا چینڈ دل

حاجی صاحب کو خوب بنانا اور چکہانا چاہئے آخر بعد رد وقدح بسیار یہ طے پایا کہ انسے عمل حب پڑھوانا چاہئے - مگر خرابی یہ تہی کہ حاجی ایسی باتون سے کوسون دور تہے - اونکے نزدیک نہ کوئی صاحب باطن - نہ ولی - نہ عامل تہا سب فریب دینے والے - مکر کا جال پہیلانے والے تہے -

آخر میر ناظر حسین صاحب نے راہ راست پر لانے حاجی کے دلکا موم بنانے کا بیڑا اوٹھایا - اور ہنسی دل لگی - چہیڑ چہاڑ چہوڑ خلوت وجلوت مین ہمدردی اشک شوئی شروع کردی - وصال معشوقہ کی تدابیر پر گدے بازی کرنے لگے - ایک روز لمبی چوڑی تمہید کے بعد ایک بغدادی کے اعمال تیر بہدف کی بڑی تعریف کی - پہلے تو تقاضائے طبیعت مدتون کی عادت سے حاجی صاحب بہت بہڑکے دس بیس بے نقط ایسے لوگون کو سنائین مگر آج جنون عشق مین غرض اور حاجت بڑی چیز ہوتی ہے بعد قیل وقال بے شمار اور مالش رد وقدح بسیار امتحاناً ایسی قوی الاعتقاد تدبیر پر نیم راضی ہوے - مگر ساتھ ہی اسکے نہایت اصرار کردیا کہ کسی پر ایسی بات ظاہر نہو ادہر سے اطمینان کرکے سید صاحب نے بغدادی صاحب کی تلاش شروع کردی جو ہنوز فی الذہن تہے خارج مین انکا وجود نہ پایا جاتا تہا -

اتفاق کی بات ایک عجم صاحب اوسی عرصے مین وارد شہر تہے - اونکو کیمیا - ریمیا - سیمیا غرضکہ ساری دنیا کی ایسیا کا بڑا دم دعوی تہا خصوص چاندی کے دودہ سونے کردینے - تانبے کے گوشت پارے کے قایم النار بنانے کی دہن بہت تہی امرا رؤسا کے درباروں مین سیماب دشتی کے ساتھ جلتے اور اعانت کا رنگ جماتے مگر بےقصد سامان کی حاجت تہی کہ کسی کی بہت نہ پڑتی سونے صاحب تاؤ کہاتے اور دم بخت ہوکر بہاگتے یکمی کیمیا کے شوق نے ایک تاؤ کی کسر کا مادی کر رکہا تہا - ایسے مایوس کبہی نہوے کہ اس سودے سے باز آتے انہین بزرگوار کو آمادہ کیا گیا کہ آپ جہان اور دعوے کرتے ہین اعمال خوانی اور تسخیر اور تسنیک کا دعوی بہی لگے ہاتھون کر دیجئے گا - باقی بات ہم بنالین گے ادہر سے پختہ پیر کرکے سید صاحب ایک شب دس بجے کے بعد حاجی کو نکالائے - بغدادی صاحب عمامہ وجبہ دانے پہلے ہی سے انتظار مین بیٹھے تہے بڑی آدبہگت سے ملے - حاجی صاحب نے مختصر احوال بیان کیا اور دل لگی بازون نے تصدیق کردی مگر ہمارے حاجی صاحب منظوری دینے مین اوسوقت تک پس وپیش کرتے رہے جب تک یہ نہ کہدیا گیا کہ آپ اسکا کوئی معاوضہ نہین چاہتے - اور دوسرے جوکچہ پڑہنا پڑہانا ہو آپ ہی کو پڑہنا ہوگا - کیونکہ جو آرزو کسی کے دل کی ہوتی ہے اوس سے متعلق وہی خوب محنت کرسکتا ہے -

قصہ مختصر - دن وقت تاریخ سب مقرر ہوگیا اور حاجی صاحب عین دوپہر کو جل چلاتی دہوپ مین طلب کئے گئے - اب حاجی صاحب اسقدر حواس مجتمع کرسکے کہ بغدادی صاحب کی ملاقات کو فی الجملہ شان وشوکت کے ساتھ تشریف لیجائین فوراً ہاتھ منہ دھو - تازہ دہوئی پوشاک زیب بدن فرماکر جریب اور رنگا ہوا رومال سے جہاڑ پونچہ گہوڑی پر سوار - ریش مقدس پر بار بار ہاتھ پہیرتے - حرفہ ریوڑی کو جاپوس مین ساتھ لئے داخل جلسہ ہوے اور بعد سلام علیک ومصافحہ بغدادی صاحب کے سامنے مودب دوزانو ہو بیٹھے - گفتگوے معاملہ شروع ہوئی ابتدائی چنان چنین - تمہید - دیباچے - کے بعد سلسلہ عمل جب تک پہونچا حکیم بغدادی نے بڑے شد ومد کے ساتھ اپنے عمل کی تعریف کی - اور کہا حکیم علم ہندی کے رسالے کا یہ عمل ہے - آج کل اوسکے اعمال کا ہمارے ملک مین بڑا رواج ہے - اور ایسے تیر بہدف ہین کہ جتنی دفعہ آزمایا مطلب برآیا - اگر شرایط مقررہ کے مطابق کیا جاے تو ممکن ہی نہین چٹ پڑے ابہی چندروز ہوے بمبئی مین عجیب وغریب اتفاق ہوا کہ اسیطرح ایک شخص ایک پارسی لڑکی پر دالہ وشیدا ہوگیا اور تعشق کی یہ کیفیت پہونچی کہ بالکل دیوانہ ہوگیا - آپ تو اپنے حواسون مین ہین وہ بیچارہ تو بالکل لب گور ہوگیا تہا اوسکے بہائی نے سب حال بیان کیا - بیچارہ نوعمر - خوبصورت تہا ہمکو بہی اسپر بڑا ترس معلوم ہوا ہم نے کہا اچہا کسی ترکیب سے اوس عورت کے بال لادو - ہم خود عمل پڑھ دینگے معشوق محبوب کیا مجال کہ اوسیوقت ایسا بیتاب نہو جاے کہ کشان کشان یہان تک ننگے پاؤن نہ چلا آئے -

حاجی صاحب - تو جناب کیا نام کہ وہ بہی میرے مکان تک چلی آئینگی -

بغدادی - جی اور کیا - ممکن ہی نہین جو لمحہ بہر مین نہ آئے -

حاجی - گریہ تو اونکی بڑی شکایت کی بات ہوگی - یہ امر خلاف محبت کی ہے کہ عاشق ایسی تکلیف دے -

بغدادی - تعجب ہے آپکے عشق کا یہ حال اور معشوقہ کو پروا نہین - لازم تہا کہ آپکا ایسا قوی جذب دل اوسکے دل کو ہلا دیتا اور آپ سے آپ چلی آتی

حاجی - جی کیا کہئے خوبی مقدر - جناب کیا نام کہ اس کوچے کی خوب ہی خاک چہانی - بڑی بڑی مصیبتین جہیلین مگر خدا جانے کیا بات ہے کہ آہ رسا مین تاثیر ہی نہ رہی نہ رہا - تلہ بے المومنین عرش اللہ تعالے اے حضرت اگر مین یون ہی ہلکا سا نالہ بلند کرون تو عرش معلے ہلا دون - مگر عجب ہولا معشوق ملا ہے کہ اوسکا دل ان باتون سے ناواقف ہے - میرا تو یہ خیال ہے کہ دل پر اثر کیون نہ ہوتا ہوگا مگر اوسکو معلوم نہ ہوگا کہ کیا کرے - ہاے افسوس اب تو امر رقت ہی بند ہے کوئی ایسی تدبیر ہو کہ بے بیدھڑک وہان جا سکین -

بغدادی - تو آپ سارا گاؤن مطیع کرنا چاہتے ہین - تو پہر سب پہ عاشق ہو جیے -

میر صاحب - ابہی انکی باتون پر بجاے جو مناسب ہو دہ کیجیے - اور ہان جناب وہ بات تو رہ ہی گئی -

بغدادی - تو لیس ہم نے کہا کسی ترکیب سے اوسکے چند بال لیجاتے - چنانچہ دو تین روز کی تلاش مین اونہون نے ہمکو بال دے اور ہم نے عمل دس بجے شب سے شروع کیا - عاشق کو پاس بٹہا لیا تہا بارہ بجے ٹہیک جب عمل ختم ہونے ہی کو تہا تو دیکہتے کیا ہین کہ کہڑ کہڑ کہڑ کرتی ہوئی کوئی چیز چلی آتی ہے - نہایت تعجب ہوا - اب آواز اور بہی قریب آئی - اوس لڑکی کا کہین پتا نہین کوئی چیز اسا رہین سے رگڑ کہاتا چلا آتا ہے اور آکر اوسی شخص کے پاس ٹہر گیا دیکہتے ہین تو ایک بہیڑ کی کہال سوکہی سا کہی آئی ہے - ہمکو بڑا غصہ معلوم ہوا کہ یہ شخص سمجہے گا شعبدہ کیا - اتنے مین اوس شخص کا بہائی بہی آگیا - ہم بات کی تہ کو پہونچ گئے - ہم نے پکڑا اوسکے بہائی کو کہا سچ بتا یہ بال کہانسے لایا تہا تو وہ بہت گڑگڑا کر کہنے لگا - مین نے اپنی بیوی سے کہا تہا کسی ترکیب سے لاؤ اوس نے مجہے دی تہ - مین پوچہ آؤن مگر یہ تو فرمائے یہ کیا اسرار ہے یہ کہال میرے گہر سے اسوقت آپ ہی آپ چلی - دروازہ بند تہا اوس مین بہت پہٹ کرتی تہی - مین بہت ڈرا بیوی کو کہا دروازہ کہولدے - اوسنے جب کہولا یہ آپ ہی آپ سڑک پر چلی مین اسکے پیچہے پیچہے چلا آیا - خدا جانے کون بلا اسمین گہس گئی -

غرضکہ گہر جا کر پوچہا معلوم ہوا کہ جب اوسکی جورو کو بال نہ ملے تو اوس نے اس کہال سے نوچکر اپنے شوہر کو دی تہی بس وہ کہنچی چلی آئی - ایسی تاثیر ہے اس عمل مین کہ زندہ تو زندہ مردہ بیجان چیز تک کہنچ آتی ہے -

ایک دل لگی باز - تو اگر وہ بہی انتقال کر گئی ہون گی تو اسیطرح چلی آئین گی

بغدادی - ابہی مردہ تک قبر سے چلا آے گا -

حاجی - بس جناب کیا نام کہ زیادہ گستاخی نہ کیجیے - ہمارے سامنے اور آپ ایسے کلمات بے ادبی کے فرماتے ہین اور یہ تو ہین بیہودہ - واہی - جاہل انکو رموز عاشقی سے کیا خبر کہ دل پر کیسی چوٹ لگتی ہے - یہ عمل ہے یا سحر ہے - آپ نے کوئی وہ مقرر کیا ہے ایسی تیسی مین گیا عمل کیا نام کہ -

بغدادی - تم کیسے احمق ہو جی - بڑے عاشق بنے ہین - ہمکو کوئی طمع ہے - اس بندہ خدا نے خوشامد کی تب ہم نے منظور کیا -

حاجی - ابہی لو ہو نگے آپ اپنے لیے - اوکہلی مین سر دیا چوٹون کا کیا ڈر ہاے نہ تہا - حاجی ایسے لوگون کو مانتا کب ہے وہ بہی میر صاحب کے اصرار سے منظور کیا - غضب خدا کا اتنی بڑی بات اونکو آپ کہین اور ہم چپ رہین تف ہے ایسے عشق پر لعنت ہے ایسی عاشقی پر کہ اپنے کانون سے ایسی باتین سنین -

بس اب خبردار کچہ نہ کہئے گا ورنہ لہو کی ندیان بہ جائین گی - یہان عشق صادق ہے - اتنا جان لیجئے - (باقی)

لگا نہ رہنے دو جہگڑے کو یار تو باقی
رکے نہ ہاتہ ابہی ہے رگِ گلو باقی

لیجئے صاحب ہمارے صوبہ مرحوم مغفور یون تو ۱۸۷۷ء ہی سے مغربی شمالی مدغم ہو کر غفران ماب ہو چکے تہے برائے نام چیف کمشنری کا لنگوٹا لنگوٹی کی دم مین باندہ دیا گیا تہا - ہان ایک جوڈیشلی اسطرح باقی رکہی گئی تہی جیسطرح تعلیل مین حرف علت کی جگہ اوسکے مناسب حرکت قائم رکہی جاتی ہے بقول شخصے گردن تو اوڑا دی گئی تہی صرف ایک تسمہ لگا رکہا گیا تہا کہ اب اوسکی خیر ہی نظر نہین آتی جلسے تو کئی دفعہ ہو چکے تہے مگر اب کی مصمم قصد معلوم ہوتا ہے کہ فیصلہ ہی کر دیا جائے جوڈیشلی توڑ ہوڑ کر یا تو ملی گڑہ الہ آباد سے ملا دی جاے یا چیف کورٹ قائم ہو - چنانچہ حال مین لفٹننٹ گورنر بہادر ایسی ہی دو ایک کامون کیواسطے نینی تال سے تشریف لائے - مگر چونکہ آپکو سبکی مشورے رائے قائم کرنیکا شوق ہے اسوجہ آج تعلقدارون سے ملاقات کی ٹہہری ہے - بعد اسکے دیکہئے کیا حکم ہوتا ہے -

ہمارے نزدیک ہی اب اسکا تصفیہ ہی ہونا بہتر ہے کیا معنی کہ -

در بلا بودن بہ از بیم بلا

آئے دن کے دہڑکے سے نجات تو ملے - یا بہینسا بہینسون میں یا قصائی کے کونٹے - لکہنو کی رہی سہی رونق جاتی ہے - اہل مقدمات کو تکلیف ہو - کل رعایا ناراض اور رنجیدہ ہو بلا سے -

جام ٹوٹا بت بدست کہ مینا ٹوٹا
دل عاشق بہی کوئی چیز ہے ٹوٹا ٹوٹا

انتخاب

جسپر آج لکھنو فخر کر رہا ہے اسکا کلام اسی پرچہ میں چھپتا ہے۔ مصنفہ مرزا خورشید لکھنوی کی سے باکمال کا لکھا ہوا ناول ہوتا اگر جب تو یار بریس میں قسطنطنیہ تک پہونچ گیا۔ قیمت عام پرچے کی یہاں مجموعی ۸ سالانہ مع محصول ڈاک ہے۔ علم دوست حضرات اسکی اعانت فرما کے یورپ تک ناموری حاصل کر سکتے ہیں۔

مشتہر منیجر انتخاب پانچمالہ

اردو دلچسپ ناول

جو دفتر ایجنسی منشی موہن لال صاحب محلہ ... شہر لکھنو سے درخواست آنے پر ملسکتے ہیں

انقلاب کنور کلیان سنگہ اور راجکنیان ادکماوتی کا عشق پرتھی راج کی بہادری شہاب الدین غوری کی قدرتی فتح جیچند ریت اور بربادی کی درد انگیز داستان مع تصاویر قیمت ۸

سلطان نازک ادا اور بخیل ناول عفت اور عصمت زمانہ کی بہوکا فوٹو ... ۶

مشتاق وزہرہ محمد واجد علیشاہ اودھ کے حالات عذر کے عبرت خیز واقعات۔ ۸

شادی و غم جسمیں نامہ جیور پر شہنشاہ اکبر کی چڑھائی اور اسلامی جبروت کے ساتھ ہی مکمل راجپوت کا اپنی جان دیکر قومی بات رکھ لینے کے واقعات۔ ۸

دلکش ہر دو حصہ۔ ان طالب علموں اور کالج کے اعلے تعلیم یافتون کے حالات کا نقشہ دلچسپ ناول کے پردے میں کھینچا گیا ہے جو اپنے والدین کی آنکھوں سے دور کالجوں اور اسکولوں میں منچلا پن کر جاتے ہیں۔ ۱۴

دلچسپ ہر دو حصہ۔ دلگداز عشق اور دلی جذبات کی تصویر ہندوستانی مردوں کے بولنے عورتوں کی بے بسی۔ ۱۴

درگیش نندنی شاہنشاہ اکبر اور قتلو خان والی بنگال کی لڑائی کے ضمن میں تلوتما کے حسن اور کنور جگت سنگہ کے عشق کی حیرت ناک سرگزشت ہے۔ ۸

منصور اور موہنا سلطان محمود غزنوی کا جوش اسلام اور ہندو راجہ اجمیر کی بہادری۔ ۸

مہر جبیا ایک دلچسپ ناول۔ ایک شریف باعصمت راجپوت کی سرگزشت ۸

راز و نیاز سجاد وُنگا رنولسٹ مشہور رسالہ کا دلکش ناول حصہ اول ۸ حصہ دوم ۸

رزم و بزم قنوج کی مشہور لڑائی سلطان شہاب الدین غوری کی فتوحات اور دلیران راجپوت کی اصل دلاوری قیمت حصہ اول ۸ حصہ دوم ۸ ہر دو حصہ ۱

وقائع نادری سوانح عمری نادر شاہ۔ ۶

رومیو جولیٹ ترجمہ ناٹک شکسپیر عشق و محبت کے کرشمے۔ ۱۲

اتھیلو محبت شجاعت رشک حسد کی تصویر معہ مثنوی بہار۔ ۱۲

داغ فگار ناکامی از حصول مراد کی تصویر۔ ۸

جہانگیر شکسپیر کے مشہور پلے ہملٹ کا ترجمہ ۱۲

نشتر ایک فارسی زبان کے سچے قصے کا پُر اثر اور فصیح اردو میں ترجمہ کیا گیا ۸

طلسم ہوش افزا داستان امیر حمزہ کے متعلق ایک نیا دفتر طلسم و عیاریاں وغیرہ سب کا ڈھنگ نیا۔ ۱۲

خاتون و عثمان ایک حیرت انگیز ڈراما نظم و نثر۔ ۲

صورۃ الخیال ہر سہ جلد یہ کتاب ہر مذہب کے ہر شخص کے گھر میں ہونی چاہئے جیسے شرفا کی لڑکیوں کی اتالیق تصور کرنا چاہئے ناول کے پیرایہ میں پردرد قصہ ۸

پنڈت رتن ناتھ سرشار کے لاثانی ناول

ہشو ہنسنے ہنسانے کا کشت زعفران ۶

کامنی ایک پاکباز اور حیا پرور راجپوت کی لڑکی کا قصہ ۸

کرم دہم جیسکے ڈنکے بجے ہوئے ہیں۔ ۸

بچھڑی ہوئی دولہن عصمت اور عفت کا فوٹو۔ ۱۰

پی کہان اسمیں بروگ اور ماتم کی تصویر کھینچی ہے۔ ۸

طوفان بے تمیزی ۸

پربھاوتی ایک وزیر کی شرارت۔ بہادر چھتریوں اور انکی باعصمت عورتوں کا تذکرہ۔ ۱۰

مریض صحت پائینگے
سند یافتہ دوائیں

یہ ادویہ شرطاً تا حصول صحت بادلے نقد قیمت دیجاتی ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ان امراض کے مریض جسقدر ہم اچھے کرتے ہیں دوسرا طبیب نہیں کرتا اسکے خلاف اگر کوئی ثابت کرے تو ہم پانسو روپیہ دینے کو تیار ہیں۔ اکثر الوقوع امراض کی ماہیت اسباب پیدائش ہر آجکل کے لوگوں کا فوٹو اور تعلیم یافتون کا نالہ ہے۔ دوا تشخیص مرض صحت محصول کے لئے ایک آنہ بھیجئے۔ پتہ دار الشفا انگریزی و یونانی حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور مصنف رسالہ آتشک۔ سوزاک۔ مکرانی۔ جوانی دیوانی۔ مزید العمر حافظ صحت نفع المدام سل دق۔ علاج سوزش۔ بواسیر وغیرہ عنبری ہر سال مفت رسالہ حافظ صحت مہینے میں دو بار قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱۲

نام دوا	مختصر فواید	قیمت
[illegible]	قوائے سپشتہ کا اعادہ۔ کمزور رسانہ۔ دل دماغ اعصاب معدہ کی قوت بحال۔ کبھی منظور ہے منیکری سے بڑھاپے میں جوانی اور جوانی میں لازوال صحت کو دل چاہتا ہو تمام اسکو بنیاد روستا بلہ کے لئے مستحکم کرتا ہے۔	شیشی للعہ ر
[illegible]	خارجا نکالنے سے ان بیماروں کا چارہ ساز ہے جو جوانی میں اپنے ہاتھوں راہ راست چھوڑکر قوا ضائع کر چکے ہوں۔	للعہ ر
حب دافع سوزاک و قسم دوم	درد کرہ رقت سستی۔ اوداسی۔ نسیان اعضا شکنی دور ۲ ہفتہ میں درد ریم جلن وغیرہ شکایات دور۔ دل کو فرحت جسم میں طاقت دیتی ہے اس مرض کا حکمی علاج ہے۔	شیشی عہ نمبر ۲ عہ سے ر
حب آتشک	بلاشبہ دست مرض دور۔ دوبارہ نہیں ہوتا۔	ہفتہ عہ
[illegible]	ہلتے دانت کو مضبوط موتی کی طرح چمکدار بدبو گوشت خورہ سیل دور کرکے مسوڑوں کو درست کرتا ہے۔	۴ تولہ عہ ر
سرمہ کراماتی مع سلائی	مدامی استعمال۔ حافظ بینائی مقوی بصر پانی دھند جالا پھولا موتیا کو روکتا ہے۔ اور ککرے کو دور کرتا ہے۔	تولہ ۶ ر
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ بال سیاہ کو سفید نہیں ہونے دیتا۔ نزلہ درد سر ضعف بصارت و دماغ کو دور کرتا ہے بالوں کو بڑھاتا ہے۔	شیشی سے
حب بواسیر	خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی مستوں کی ٹیس درد دفع	۶ ر
حب دافع حیض	یرقان۔ ورم جگر سول۔ درد شکم۔ درد گردہ۔ ورم رحم خرابی ایام حیض رنگین یا تپش دل ہول دل خواب متوحش کے لئے۔	۲ درجن سے ر
حب طحال	تاپ تلی دور کرکے بھوک لگاتی ہے جسم کا رنگ بہت ...	۶ ر
حب ترک افیون	چانڈو نیز بلا تکلیف ارزار چھوٹ جاتا ہے خواہ کتنے سال کا کھاتا ہو۔ صحت و تندرستی کی ضامن ہے۔ رنگ سرخ ہوتا ہے۔	تولہ عہ ر
[illegible]	ہر سو کے پرانے زخم بھر دیتا ہو۔ ناسور۔ بھگندر۔ نواسیر کا علاج تو یہ ہی ہے بدبو کثرت پیپ جب تنگ ہو تو اسکو آزماؤ۔ کارنکل کا اگر کوئی حکمی علاج ہے تو یہی ہے	۲ تولہ ۶ ر
[illegible]	تشنگی اور کمزوری اور شکر دور کرکے کارنکل ہونے سے روکتی ہیں جگر معدہ کی جلن دور پیشاب کی کثرت کافور	تولہ عہ
[illegible]	جوانی کی غلط کاریوں کا علاج ہے تو یہ ہے حافظہ کو بڑھاتی ہیں نسیان کو دور کرتی ہیں تیر بہدف ہیں امتحان پاس کرنے کے لئے عمدہ ہمدرد رطوبت کے خارج اور کثرت محنت کے بعد کی خرابیوں کا علاج۔	عہ ر
خارش خشک و تر	دانے ہوں یا سوکھی جب رالزنین چہرہ موٹا اور سیاہ ہونے لگے تو ہاتھ پاؤں اور تمام جسم کی کھجلاہٹ دور کرتا ہے۔	عہ ر
حب پر تلطف	ناکاموں کو کامیاب کنندہ گولیاں۔ ایک درجن	عہ ر

مضامین غیر

نیرنگ قدرت

کوئی بیٹھا ہے سلطنت پر — ہے کثرت مال و ملک و لشکر
کوئی مسند پہ جلوہ گر ہے — دین و دنیا سے بے خبر ہے
آنکھیں مخمور ہوش زائل — عیش و عشرت پہ دل ہے مائل
ساغر سے لڑی ہوئی نگاہیں — پانی کے عوض شراب چاہیں
یون کٹتی ہے پاک زندگانی — چلتی ہے شراب ارغوانی
کوئی جیئے یا مرے انہین کیا — پابند بلا رہے انہین کیا
اپنی عشرت سے کام انکو — فکر عقبے حرام انکو
کس دن کام آئے گی یہ دولت — نفرت نفرت کمال نفرت
یہ لیل و نہار آسمان دیکھو — عبرت کا محل ہے آسمان کچھ
اک پھرتا ہے چیتھڑے لگائے — کیونکر اُسپر نہ رحم آئے
دانہ پانی نہین میسر — ہے کلمۂ یاس خشک لب پر
اک خاک پہ ہائے لوٹتا ہے — اپنی قسمت کو رو رہا ہے
اک بند ہے قلعۂ کہن مین — اور راحت ہین قلعۂ رسن مین
فانی دنیا کا یہ چلن ہے — شادی ہے کہین محن ہے
لیکن آنکھونسے جو نہان ہے — جسکے قبضہ مین دو جہان ہے
ہے جس سے پھری نظر ہماری — لیتا ہے وہی خبر ہماری

(۲)

کوئی مخمور خواب شیرین — ہے جیسے نثار عقد پروین
عاشق پہلو مین سو رہا ہے — کمبخت رقیب رو رہا ہے
عریان اک فرش خاک پر ہے — تکیہ ہے نہ خشت زیر سر ہے
جانا شب کا سحر کا آنا — رنگین بلبل کا وہ ترانا
تکبیر کی آتی ہین ندائین — ناقوس بھی دیتے ہین صدائین
کوئی مسجد کو جا رہا ہے — بتخانے سے کوئی آرہا ہے
جاتا ہے نہانے کوئی دریا — دوکان کھولے ہے کوئی بیٹھا
لو پھیلی ہے دہوپ بام در پر — ہے بارش نور بحر و بر پر
بیتے سب رات کے فسانے — پھر کھل گئے بند کارخانے
شادی گھر مین کہین رچی ہے — ہے عیش و نشاط خرمی ہے
مردہ بچہ کہین پڑا ہے — مان فکر کفن مین مبتلا ہے
دادی آنسو بہا رہی ہے — نانی بھی پچھاڑین کھا رہی ہے
فاقہ گھر مین ہے تین دن سے — جب بھیک ملے تو لاش اٹھے
فانی دنیا کا یہ چلن ہے — شادی ہے کہین کہین محن ہے

لیکن آنکھون سے جو نہان ہے — جسکے قبضہ مین دو جہان ہے
ہے جس سے پھری نظر ہماری — لیتا ہے وہی خبر ہماری

راقم

ع۔ س۔ دہلوی العظیم آبادی

عرضی طوائفان

بحضور مونا اودھ پنچ صاحب بہادر دام اقبالہٗ

ہم رنڈیان حضور کی پیشگاہ مین ذریعہ درخواست ہذا عرض پرداز ہین کہ مصوسون پر آجکل بڑی مصیبت ہے۔ دلالونکو خدا غارت کرے ان کمبختون نے ہم لوگون پر ٹکس بند ہونے کا بھی پیشہ اختیار کر لیا ہے۔

(۱) ٹکس دینا تک تو خیریت ہے یہان تحقیقات ہی سے پیچھا چھوڑانا دشوار ہو جاتا ہے۔ آج کیا ہے کہ صاحب کلکٹر بہادر نے بلایا ہے۔ کل ڈپٹی صاحب بالا موقع ملاحظہ فرماوینگے پرسون تحصیلدار صاحب حساب و کتاب دیکھینگے غرض یہ کہ ایک تو ٹکس دین۔ دوسرے بخوف اضافہ ٹکس عملہ کا منھ بھرین مہینہ مین پھر سال مین پانچ چھ روز بالکل سرکار کے نذر کرین۔ حاکمون کی خدمت مین ہر وقت حاضر رہین۔ اپنا ہرج کرین۔

(۲) یہ کمبخت (دلال) ہمارے سامنے ہماری سی اور سرکار کے سامنے سرکار کی سی کہکر مزے کرتے ہین۔ اودھر حاکمون سے ملکر ایک نہ ایک طرح کا فائدہ اوٹھاتے ہین۔ کسیکا عزیز نوکری پاجاتا ہے کسی کو حکام ہی سے خطاب ملتا ہے۔ ادھر ہمسے بھی کچھ نہ کچھ لے مرتے ہین۔ کہتے ہین کچھ دو ورنہ ہم تمہارا انکم ٹکس بڑھوا دینگے یا تم پر ٹکس باندہ دینگے۔ کہدینگے کہ پانچ روپیہ روز کی رنڈی ہے دو گواہ کھڑے کر دینگے۔ پھر روگی۔

(۳) علاوہ اسکے تماشبینونکا بھی اُنکی ذات سے سراسر نقصان ہے جہی رنڈی جو تین چار روپیہ مین مل سکتی ہے اوسکے پانچ پانچ چھ چھ لیتے ہین "بہار نے کھیت کھایا" کی مثل ہوتی ہے ہمکو وہی معمولی ملتا ہے۔ باقی دلال صاحب کے پیٹ مین جاتا ہے۔

(۴) اگر اونکی ذات سے کوئی فائدہ ہے بھی تو اتری ہوئی رنڈیونکو۔ کیونکہ اتفاق سے اگر کوئی نیا بگڑا ہوا آگیا تو انھون نے ایک گئی گزری سی بٹھا دیا۔ تین کی جگہ چھ لئے۔ آدھے خود کھا گئے آدھے رنڈی کے حصہ مین پڑے لیکن عام طور پر آنکی ذات سے سراسر نقصان ہے۔ حضور پر خود سب روشن ہے۔

باادب مستدعی دادرسی ہین کہ جب وکیلون مین جو گویا ہمارے ہم پیشہ ہین جاہل ہین دلالی سرکاری طور پر روک دی گئی ہے۔ تو ہم بیگناہون نے کیا قصور کیا ہے جو ہمارے متعلق ایساہی حکم حضور کی سرکار سے نافذ فرمایا جاوے۔ —

واجب جانکر عرض کیا۔

الٰہی آفتاب دولت و اقبال ہمیشہ تابان رہے

العبد

علامت نشانی دستخط

معصومن امیرجان۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ن واسیجان

زبردستی

بڑی خانم صاحبہ چھوٹے دالان کے صحنچی مین کچھ اوداس میٹھی خاکپاک کا کنٹھا لئے نادعلی کی تسبیح گردان کر رہی ہین کہ اتنے مین ایک بہری لنگا پیٹر کاتی ہوئی دالان کے اندر داخل اور آتے ہی بیگم صاحبہ کو فرانشی مجرا کرکے تخت کے کونے پر بیٹھ گئی۔

خ۔ کہو بہاگ بہری خیرصلاح آج کدہر بہول پڑین نادر دولہن کے یہان تو سب بال بچے اچھے ہین

م۔ جی ہان بیگم سب نے آداب تسلیمات کہا ہے اور صاحب جادون کی کیبر صلا مانگی ہے بڑے مجبور تو دن رہے سے کہہ رہے ہین خدا مولی چھٹی ہی نہوئی۔

خ۔ ہان بوا کہدینا ابہی تک اللہ کا فضل ہے مشکلکشا میرے بچونکی جان ان موذیون سے بچائین تو جانون آج چھٹی ہیشی تہی ابھی مقدمہ ہو رہا ہے چار پیسون کی بربادی ہلکا جنا جدا بیچے آنکو سہی جاتے ہین ایک تو یون ہی دہان پان دوسرے فکرین اور رتجگات سوکھ کے کانٹا ہوگئے ہین۔ انکا یہ حال کہ صبح سے شام تک وکیلون بارسٹرون کے یہان جانا ہے ایسیری نہ کہانے کا ہوش دہیے کا سد دیکہئے اگر خدانخواستہ شیطان کے کان بہرے دشمنون کے لئے کچھ اونچ نیچ ہوئی تو موتی کی سی آب اوترجائے گی سارے کنبے ارڑوس پڑوس مین تراتی ٹہری ہوگی۔

م۔ اے بیوی کہند ا نکرے اونکے دشمن اونکے مدعی جو اونکا برا چاہتین اٹہین موئیون کا لوٹن کی جان پر جھوٹ بیوی کی جہاڑو بہرے صاحب جادون کے لئے کچھ جو ہو آپ حکمت نا حکمت کو ڈرتی ہین۔

خ۔ ہان سچ ہے تیرے منہ مین گھی شکر۔ مگر بوا زمانہ برا ہے پاجیون کا دور دورہ ہے شریفون کی مٹی خراب۔ ہم اسی دن کے لئے ان نالفعدیونکو روکتے ٹوکتے تھے کہ بیٹا بری صحبت مین نہ بیٹھو اوسی نگوڑی محلہ داری کے کارن اس دن کو پہونچی اب ادہر سب نے سمجہایا بجہایا کہ اسکا بہائی آیا ہوا اسنے اودھم مچا رکھی ہے خدا کو مان کے جانا آتا چھوڑدو ایک نا ہزار نہین گہر مین آنا چھوڑ دیا آخر وہی ہوا۔

م۔ اے بجور تو رنڈی منڈی سبہی کرتے ہین اللہ رکھے مرد ذات ہین

صاحبزادون۔ خیر صلاح۔ حضور سے خدا۔ حق۔ نا حق۔ آخر کے

کوئی عیب ہے۔

خ۔ نہین بوا بدکام کا بدانجام یہ نگوڑیان لیس کی گانٹھ ہین ان حالزادیونکا یہی لیکھا ہے۔ آج تم ہوکل مین ہون پر سنون اور اسے چھوڑا اوسے پکڑا یہ تو ہری چک ہین جو ڈالی پہلی پہولی دیکھی اوسی پر چھا رہی ہین دہمرا بہتا اس سے زیادہ موٹا دیکھا پھر سے اوسیر اچک گئین بوا نہ انکو ناک چوٹی کا ڈر نہ عزت کا خیال جسے ہم لوگ رسوائی کہتے ہین وہ انکے نزدیک شہرت ہے ظاہرداری کاٹ پہانس دغا فریب دہوکے بازی وہ کہ خدا کی پناہ پینگ جو بڑہے تو جب تیلے کے اندر ستہ پڑا لیا گہر مین بیٹھ گئین۔ اے ابہی کا تو ذکر ہے توبہ بہلا نام ہے وہی نگوڑی قطبن کیسی گڑ چیونٹی ہو کر میرے بچے سے لپٹی ہے۔ یا الٰہی بداون کے للا جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش یہ جلتر کیا جانین وہی مثل صحیح کہتے ہین رنڈی اور سیتلا بغیر نکلے نہین رہتی۔

م۔ ہان ہان بیگم سچ ہے ڈرئے ایسون کی دید سے کہ ایک کو ساتی ایک کو بدعائی۔ کیسی کو بیرن۔ کیسی بہائی۔ ابھی دیکھئے چہوٹی بیگم کے دیور کے بہائی انہین نے جہر کہا لیا بجارت کیسے کہو بصورت تہے کہ بس مین کیا کہون۔ جسیر جہر کہا یا وہ نگوڑی کہتے کیا کہتی ہے کہ جہر نہ کہاتے تو کیا کرتے فاقہ کے مارے تو آپ مرتے تہے اچہا ہوا پردہ ڈہک گیا۔ مرتے سب اپنی موت سے مین کیا ہے کسی کا گلا گہونٹ دیا۔ توبا۔ میرے مالک توبہ ان مال جلدیون سے اسطرح بہاگے جیسے ہوا سے بادل چور سے برکتج ٹہنڈے پانی سے اپہچی۔ کہندا گارت کرے یو ہا ہے بچونکو عجائب پیڑا لمن

اے ہان بوا اکہو تب یاد آیا۔ امام کے تیجے کے دن ایک موا ہرکندلاج کلو کے باپ سے کیا کہتا ہے کہ تم گواہی دیو وا اوسنے کہا مین کیا گواہی دون کچھ میرے سامنے کا مکدمہ ہے۔۔ کہتا کیا ہے کہ ہم بتا دینگے اوسپر مین بولی نہین نہین ہم جہوٹی گواہی نہ دینگے ہمارے آگے بال بچے جہوٹی کسم کہا واسطے کو ہم نہ اٹہائین گے۔ اوسپر کہتا کیا ہے کہ اچہا رہجا۔ تیرا ایالان ہوگا اوسپر موی مجہ سے بڑی ٹہائین ٹہائین ہوئی کہندا ایسے آگہر یہ سمجہتے کیا ہین۔

سنبھلے جہم رہے کہکر ابہی ٹنڈیان کسوادون گی خدا کی شان انکو بہی یہ دن لگے۔ بے بیگم جرہی ساگونٹا اور کہا ئے اب چلین برا بکت ہوا۔ علی کی امان۔ امام جاسن کی جاسنی۔

راقم

بڑی اتا

ملک آشوب

تتمہ ۱۶ جولائی ۱۸۹۶ء

ترک ہونیگے القصہ طعام بہی ؛ پوری ترکاری کا اوڑنے لگا بہلے سے ہت

چرہ ترہ۔ زہر۔ خوبصورت۔ قحبہ مالزادی۔ بردند از۔ افیونی۔ عاشقانہ۔ خداب۔ قریب

آلی خیز

اب تو افلاس نے کچھ اور ترقی کی ہے
اک زمانہ مین یہ تھا اہل وضع کا ملبوس
شال محمودی اطلس یہ سب تن زیب تھے
پھر انگرکھا ہوا اب سکا بھی بدلا جاکہ
کوٹ پتلون کے اکثر وسا مین شامل ہین
سر کو ڈھکتے ہین کہ ہم لوگ بھی صاحب کہلائین
ناک کٹجائے گلے مین ہو مگر نکٹائی
داڑہی منڈوانیکا ہر روز یہی ہے باعث
کور ہوا نکو مگر لمپ جلایا جائے
بل دیجاتا ہے سو جھتی نہین نہین ہر ساعت
ہاتھ جیبون مین ہون مستور بوقت تقریر
دونون شانون مین نکان چلتی ہوئی ابرو
صاف ہوتا ہے رومال سے ہر شب منھ
بس فقط باتو نہین محدود ہی تبدیل نہی
خانساماں کی ہیوٹ بے سروسامانی ہے
دال ادبلی ہوئی پک جاتی ہے گا ہے گا ہے
کام مین اپنے تکلف کو ذرا دخل نہین
ہے انہین لوگون کی انفاس گرامی کا اثر
ناروا ہوگئے ٹکسال سے باہر ہوکر
نہ فقط قلب کا ان لوگونکے اتصاف ہے عیان
اہل اسلام کی حالت پہ ہے نا مروت
قوم ہمدرد بنکا وہ ہوس کہ خالق کی پناہ
کوئی درویش بنا لیکے عصا و کشکول
کسب زر کے لئے کیا کیا نہین عیاری کی
خوب چلتا ہوا نسخہ بخدا ہاتھ لگا
تجھسے اے پیر فلک بس یہی میرا ہے سوال
طرز و آئین یہی رہبر اسلام کا تھا
انہین افعال مین ہمدردی کا اقتضا ہے تمام
سوز باطن سے ہون مجبور کہون کیا کیا کہو

بالعموم یورپ کی مرغوب ہے تان بین
شملہ و جامۂ عربی و قبا و چپکن
رائج اسوقت نہ تہی ادنیٰ تزیین چکن
اہل دفتر تو پہنتے ہین عبا و اچکن
یا نئی روشنی سے مغرب ہے جنکا روشن
رفع حاجت کے لئے کموڈ مین سیانی کی ٹپن
بال منڈوا مین مگر سر کا ہو البرٹ فیشن
داغی ہوجائے نہ بالون کی کہین سیاہ زد
موچھ ہوا ان دمعار ہے یہ ہے فیشن
جیلخانہ مین بٹی جاتی ہے جسطرح رسن
پیرہن پہلین کہ ظاہر ہون سیاہی کی بٹن
لحیہ ناصاف بھیلتی ہو برابر گردن
ہان مگر تو نہین جہد جائے نہ سون سخن
ناک اوڑتی ہے اگر دیکھئے جاکر مسکن
مطبخ خاص مین مٹی کی ڈھیر ہین برتن
کبھی بانا سے آجاتا ہے روٹی سالن
مول لے آتے ہین خود منڈی سے آلو بیگن
کہ مٹا جاتا ہے ہر روز شرافت کا چلن
تانبا کہاکر ہوکر چاندی سے بگڑ کر آہن
بلکہ مغشوش ہین ان سب کے مقال و سخن
آستین نم ہے کبھی اور کبھی تر ہے دامن
پیش جہال ہے کیا کیا نہیں اظہار محن
کسی ہمدرد نے اس غم مین کیا ترک وطن
خاک چھانی نہین جسکی وہ بھلا کون ہے بن
جسکی ہر خاک سے سیمون ہی بنایا گیا تن
دور اسلام کی گذری ہین ابھی چند قرن
تھا شریعت نے بتایا یہی دستور چلن
ماحصل انکے زراعت کا یہی ہے خرمن
رک نہین سکتا جو چلتا ہے قلم کا انجن

راقم ———

حضرت داغ فتحپوری - از قیصر باغ

ہمنے جب وادیٔ غربت مین قدم رکھا تھا
دور تک یاد وطن آئی تھی سمجھانے کو

بقیہ ۱۶ - جولائی سنہ ۱۹۱۶ع -

تن کی بدحواسی کا ادنے کرشمہ یہ تھا کہ جو کام ہم کرنا چاہتے تھے نہین ہوسکتا تھا

نہ کسی سے بات کرنیکو جی چاہتا تھا - ہر بات سے وحشت ہر چیز سے نفرت گویا دن بھر کے لئے ہمارے نیچر مین داخل ہوئی تھی - روانگی کی تاخیر کے لئے ہمارا دل اوسی طرح نئے نئے حیلہ اور بہانے ڈھونڈھ رہا تھا - جیسے کوئی مکتب کا لڑکا پڑہنے سے جی چرا کر مکتب نجانے کے لئے بہانے ڈھونڈہتا ہو - لیکن "دولے بر ندش" کے اصول پر ہمکو اسمین بھی ناکامی ہوئی اور آفتاب بھی تقریباً آسمان کا نصف دورہ ختم کرچکا - ہمپر گبراہٹ اور وحشت نے اور زاید قبضہ کیا - حسرت کے مرقع یاس کی تصویرین تعجب اور حیرت کی نقشے آنکھون مین پھرنے اور گویا مردم چشم کو ہوشیار کرنے لگے کہ وہ اب وہ سننے دیکھنے کو تیار ہوجائین جو چند گھنٹون مین ہمارے سامنے آنیوالا تھا - وحشت یاس حسرت - حیرت - اور عجلت کو ہمراہ لیکر اوران بے وفا کی کیفیتون کو اپنا رفیق بناکر ہمنے قصد کیا کہ کم سے کم ہمکو اپنے اسباب کو اس قابل تو کر لینا چاہئے کہ وہ ہمارا ساتھ دے سکے - مگر ہمارے ہاتھون کو بے قابو پاکر دل ذرا اس قابل نہین رکھا تھا کہ وہ ہمکو کچھ مدد دے سکین یہانتک کہ آفتاب بھی کچھ ڈھل گیا - اور ہماری رخصت مین صرف دو گھنٹے باقی رہ گئے - اب دلمین لحظہ بہ لحظہ ایک نئی اولجھن پیدا ہوتی جاتی تھی - اور وہ بیجا بھی نہ تھی کیونکہ تمام مایوسیون اور حسرت کے علاوہ ہماری وہ آزادی جو آج تک وطن مین ہمارے ساتھ تھی ہاتھ سے جاتی معلوم ہوتی ہے اب نہ وہ ہمارا اچھا سا چہرہ تھا - نہ اوسپر کہیں سرخی کا نشان نہ تازگی کا اثر - نہ رونق کا وجود نہ بشاشی کا پتہ - اور نہ وہ اون جذبات کا مرکز تھا جو رنج و خوشی کا عکس دکھا کر اوسکو دلی کیفیات کا آئینہ بنا دیا کرتے ہین - بلکہ اوسپر صرف ایک افسردگی کا گہرا زرد رنگ تھا - جو خود ہماری آنکھون کو اپنے پہچاننے مین دہوکا دے رہا تھا - دماغی خیالات اور دلی جذبات ہجوم حیرت حسرت سے اسطرح کشمکش مین پڑے ہوئے تھے - جسطرح پھانسی پر چڑہے ہوئے شخص کا دم اوسکے پھنسے ہوئے گلے مین گھٹتا ہو غرضکہ گاڑی برآمدہ مین آئی - ہمارا اسباب اوسپر رکھا گیا اعزا و احباب بغلگیری کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے - یہ سین بھی ہمکو نقش حیرت بنانے مین - کچھ کمی کرنیوالا نہ تھا - ہر شخص کے چہرہ کو ہم حیرت کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے حواس منتشر تھے دل بے قابو خیالات قبضہ سے باہر - قوائے دماغی معطل تھوڑی دیر مین وہان کی ہر چیز کو دیکھکر وطن کو گھربار کو عزیز و اقارب کو دوست آشنا کو خدا کی نگہبانی اور اسکی ذات کے بھروسے پر چھوڑ کر خدا جانے کس دل سے ہمنے گاڑی کے نکلنے کا حکم دیا - وہان کیا تھا کوچمن نے راسون کو جنبش دی اور گھوڑا سٹرک کی ہوا کے ساتھ فراٹے بھرتا ہوا اسٹیشن کی طرف چلا - ممکن تھا کہ روانگی مین ہم کچھ اور دیر کرتے اور دو چار گھڑی اپنے عزیزون کو اور دیکھ لیتے مگر اسکا انجام بھی یہی ہوتا جو اب پیش آیا - مختصر یہ ہے کہ حسرت و یاس کے سمندر مین اس غضب کا تلاطم امواج تھا کہ ادہر تو ملاح فکر کے حواس غائب ہوگئے تھے اور ادہر اوسکے ہاتھ سے ضبط کی ڈانڈ مچھوٹ جاچکی تھی - ادہر بادبان عقل کی عقل چکر مین آگئی تھی اور

مین دو مضبوط بازو دان پر ہماری کشتی دل کو بھروسا ہو سکتا تھا - وہ اپنے کمزوری کے سبب جب ہانپ چکے تھے اسلئے ہماری کشتی کا کنارہ تک پہونچنا بہت دشوار تھا اور ہماری زبان پر بے اختیار ع دل اافگند بسم اللہ مجریہا ومرسیہا - جاری تھا -

اب گاڑی چھوٹی - جس درجہ مین ہم تھے - گو وہ کوئی اَدنے درجہ نہ تھا جسمین دیہات کے وحشیون اور جانگلوون سے سابقہ پڑتا - بلکہ ہماری امید کے خلاف ہمارا ساتھ ایک یورپین جنٹلمین سے ہوا جنکی صحبت کو ہم اپنی طبیعت اور مذاق کے موافق صحبت ناجنس نہین سمجھ سکتے تھے اور اسلئے اچھا وقت کٹ جانے کا خیال ہمارے دل کو خوش کر رہا تھا لیکن ہمارے جنٹلمین کے برتاؤ نے اپنے آپ کو ہمارے نزدیک اوس جانگلو وحشی سے زیادہ وحشت خیز ثابت کیا جسکی نسبت ہم پہلے سے رائے قایم کر چکے تھے اس درجہ مین ایک ہی جنٹلمین تھے اور دوسرے ہم کوئی تیسرا شخص ایسا نہ تھا جس سے ہمکو کسی قسم کے تبادلہ خیالات کا موقع ملتا اور اسوجہ سے ہجر وطن کی پیدا کی ہوئی وحشت بجائے کم ہونے کے ترقی کرتی گئی ہم ایک خیال سے پیچھا چھوڑاتے تھے تو دو چار نئے خیال اوسکی جگہ ہمارا دماغ پریشان کرنیکو موجود ہوتے تھے - ؎

ذرا سے دل مین ہزارون خیال لاکھون غم
پھر اسمین کون رہے یہ رہین کہ یار رہے

آخر کو جیب مین ہاتھ ڈالا - ایک پنسل ہاتھ لگی اب اب ہم نے کاغذ کی ادہر اودہر تلاش شروع کی تو ہماری امید کے خلاف تھوڑا سا ملا ہمنے چاہا کہ جہانتک گنجائش ملے اس پرچہ پر اپنے خیالات لکھڈالین اور تحریر ہی کا شغل کرین - مگر ایک دہوئین اور پانی سے چلنے والی چیز اور وہ بھی بے جان - اوسکو کیا پڑی تھی کہ اپنی تمام قوتین ہمارے سپرد کرے ہمکو بیکاری کے شغل مین پورے طور سے مصروف ہونے دے جب ہمنے دیکھا کہ ہمارا یہ ارادہ بھی پورا ہوتا نظر نہین آتا پنسل اور کاغذ جہان سے ہم پہونچا تھا وہین رکھدیا اور اپنے خیال کو پھر ریلوے سیرکی کی طرف متوجہ کیا - مگر وہ سیری بھی کچھ اثر نہ تھی - اور دلکی وہ الجھن بحال خود رہی کوئی ہمسے پوچھے کہ آخر یہ تھا کیا - کچھ نہین - وہی گھر کی یاد - وطن کی محبت اعزہ کی الفت جو ہر ہر پہلو سے اپنا نیا نیا رنگ دکھا جانے کی کوشش کر رہی تھی غرضکہ خدا جانے کن کن ارمانون اور تمناؤن سے شام ہونے کی نوبت آئی - آفتاب پر نگاہ پڑی تو وہ بھی مشتاق کے چہرہ کیطرح زرد تھا اور ہمکو یہ صاف نظر آرہا تھا کہ ہماری طرح وہ بھی ضبط سے کام لے رہا ہے اسوجہ سے اُسکا چہرہ پہلے تو سُرخ تھا جب ضبط سے کام نہ چلا اور وہ بے اختیار ہوگیا تو بے اختیار شرم سے زرد ہوکر دنیا والون سے منہ چھپانیکو طیار ہو رہا تھا - مگر آہ ایک ہم تھے جنکے الجھے ہوئے خیالات پر وحشت طبیعت اور برخاستہ دل یہ بھی نہین کرنے دیتا تھا - یہ کیون اسوجہ سے کہ دل و دماغ پر بالکل اختیار باقی نہین - اب ایک گاڑی بدلنے کا اسٹیشن آیا ہم اوترے اور گاڑیون کو جھانکتے تاکتے ایک درجہ مین جنمین صرف دو ہی شخص ہماری وضع کے بیٹھے ہوئے تھے جا گھسے اور جےپور پہونچ گئے

راقم عبد الرفیع

اخلاقی قوت کو زوال نہین

(مضامین انگریزی)

ہم مرجاتے ہین مگر آثار چھوڑ جاتے ہین - ہماری لفظون کی صدائین ہمیشہ قایم رہتی ہین - انسان جو کچھ کرجاتا ہے وہ صفحہ عالم پر رہ جاتا ہے اور اُسکے بعد انواع صورتون مین جلوہ گر ہوتا ہے جو اُسنے کہا ہے اُسکی صدا برابر قایم رہتی ہے جسطرح پہاڑ کے درون اور بلند عالیشان عمارتون مین آوازین گونجتی رہتی ہین - ہر شخص مرنے کے بعد ایک کیفیت چھوڑ جاتا ہے جسکا اثر بھلا یا برا ہوتا ہے اور جسکا سلسلہ کبھی ختم نہین ہوتا - وہ دایرہ وہ مجمع جسمین وہ کام کرتا ہے چھوٹا ہو یا بڑا گھر ہو یا سلطنت مگر وہ کام کرتا ہے اُسکا نقش کبھی نہین مٹتا - اُسکے احباب اُسکے عزیز اسکا خاندان اُسکے جانشین اُسکے تمام لوگ اُس اخلاقی قوت سے اثر پذیر ہوتے ہین جو وہ تمام عالم کے لئے چھوڑ گیا ہے اور وہ ایک رحمت لازوال ہے جو سطح زمین پر ابر باران بنکر سرسبز کرنے والے قطرون مین نازل ہوگی یا ایک غضب ہے جو اور برائیون کا ابر رنگتا جاے - ہر شخص خواہ وہ اُس سے باخبر ہو یا بے خبر اس زمانہ مین یا آیندہ زمانہ مین برا یا بھلا اثر ضرور پہونچا ئیگا - ممکن ہو کہ وہ ایک سیاہ ابر ہو جو اپنا تاریک اور دھندلا سایہ چارون طرف ڈالتا ہو یا ایک درخشان آفتاب ہو جو ہر جگہ اپنی گرمی اور روشنی پھیلاتا ہے مگر وہ کسی اثر سے خالی نہین - تخم جو بوئے جاتے ہین اُنسے غمون یا خوشیون کا ایک ڈھیر لگ جاتا ہے خواہ ہمارا اثر کم ہے یا زیادہ برا ہے یا بھلا وہ کسی جگہ کسی محدود مقام پر مقرر اور ہمیشہ کے لئے قایم رہتا ہے اور جہان ہے وہ اپنا اثر پیدا کرتا ہے مزارون مین مردے دفن ہو جاتے ہین مگر انکے اعمال دنیا کی سیر کرتے پھرتے ہین اور وہ ہمارے بچون مین نیکی یا بدی پھیلاتے ہین - آفتاب مغرب کی پہاڑیون مین جا چھپتا ہے مگر وہ روشنی کی کم کم لکیر یا سرخ شفق کی جدول کھینچ جاتا ہے جو مسافرون کو راستہ بتاتی ہے - جنگل مین درخت گرجاتے ہین مگر جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہے - اُنسے کوئلا بنتا ہے اور وہ آگ دیتے ہین جو ہمارے بھرے گھرون کو روشن کرتی ہے مونگے کے کیڑے چھوٹی چھوٹی پہاڑیان بنالیتے ہین جنسے سمندر کی موجین بڑے بڑے ملکون کے کنارہ تھپیڑا کھاتی ہین اور جنکی شاداب و زراعت خیز زمینون سے لوگون کو فائدہ پہونچتا ہے - ہم زندہ رہتے ہین اور مرجاتے ہین مگر جو کام کرتے ہین وہ بعد کو چھوڑ جاتے ہین اور اپنے ساتھ قبر مین نہین لیجاتے وہ دوست جس سے بے تکلفانہ صحبتین رہا کرتی ہین وہ ظاہری نظر والنسے اوجہل ہوجاتا ہے مگر وہ سبق جو اُسنے پڑھاے ہین وہ نصیحتین جو اُسنے کی ہین وہ خیالات جو اُسنے ظاہر کئے ہین وہ فیض جسنے اُسے دوست بنا رکھا تھا وہ شام کے سناٹے اور دوپہر کے ہر لوتک مین بھی برابر یاد آیا کرتے ہین اُسکی ہڈیان خاک مین مل گئی ہین

مگر وہ ہمارے پہلو مین ہے اور اسکی آواز مین اسقدر درد اور فصاحت ہے کہ کوئی شخص ہم مین سے فنا نہین ہوتا بادشاہ جسکے سر پر شاہانہ تاج ہے وہ آنے والی نسلون کو ضرور اثر پہونچائیگا امرا کی ٹوپیان پرزے پرزے ہو جائین مگر جو کام وہ آج کر رہے ہین اُنکا اثر ہزارون پر پہونچتا ہے۔ دولت امارت حشمت ثروت کبھی کام نہین آتی اسے ایکدن زوال ہے مگر اخلاقی قوت کو زوال نہین یہ وہ شے ہے جو تلوار کے کاٹے نہین کٹتی اور دنیا مین برابر سیر کرتی پھرتی ہے اور اپنے بعد دلون پر ایک مضبوط اثر چھوڑ جاتی ہے۔ ہمارے سب کام تماشا گاہ عالم مین ہوا کرتے ہین اور سارے لوگ اُسکے تماشائی ہین جو ہم کہتے ہین اسکی صدا گونجتی ہے اور ہمیشہ ٹہری رہتی ہے۔ جو کچھ ہم ہین اُسکا اثر تمام عالم پر پھیل رہا؟ ہم بیکار نہین پیدا ہوے جب تک زندہ ہین اپنا کام کرتے ہین اور جب مرجاتے ہین بولنے لگتے ہین اور ساری خلقت حیرت سے منہ تکا کرتی ہے اور ہمیشہ کان لگائے رہتی ہے۔ بڑے بڑے عالیشان مکانات پتھر کی مورتین سنگ مرمر کی تصویرین جو بہادر شاعرون فصیح البیانون اور مدبرون کی یاد مین کھڑی کی جاتی ہین یہ سب مورتین ہین جنکا اثر آیندہ زمانے تک پہونچتا ہے ہومر ہی اسوقت مین اپنی میٹھی بولیون مین بول رہا ہے۔ شکسپیر ہی اپنے سچے قلم سے شگوفہ کا بیان کر رہا ہے اور نیچر کی نیرنگیان دکھا رہا ہے۔ درحقیقت یہی تمام مدرسون مین نغمہ سرائی کر رہا ہے۔ ارسطو کا فلسفہ ہی تمام عالم کو مسخر کر رہا ہے خواہ یہ آثار اچھے ہون یا برے یہ قوتون سے ضرور بھرے ہین کیسے خوش قسمت وہ لوگ ہین جو غروب ہونیوالے آفتاب کی طرح ایک لالہ گون شفق چھوڑ جاتے ہین جنکی روشنی مین مسافر راستہ چلتے ہین صاف اور پاکیزہ چشمہ صاف اور ستھرا پانی دیتا ہو اچھے پھل آتے ہین اور ہمارا دل جو سرچشمہ فیضان الٰہی ہے اور جس سے تمام افعال پیدا ہوتے ہین پاک اور شفاف ہے تو پھر وہ اثر جو اُس سے پیدا ہوگا وہ پاک اور عمدہ ہوگا۔ غرض جو پیشہ جو کام جو تجارت کرو خواہ مثل چشمہ خاموش تنہا زندگی بسر کرو یا مثل دریا شور ہنگامہ کی صحبت پسند کرو بہرحال جس لباس مین ہو اگر تم ایمانداری صفائی اور نیک نیتی سے کام کروگے تو تمہاری روح کو لوگ دعائین دینگے اور تمہین نیکی سے یاد کرین گے۔

راقم

سید علی سجاد دہلوی العظیم آبادی

توکل علیہ الرحمتہ

معلوم ہوتا ہے نیچر نے ہمارے شہر کو مردہ تصور کر لیا ہے کیا وجہ کہ فصل بے فصل دیکھو مضمون کے تیر کش کی طرح "پانی دے رہا ہے" اول تو واٹر ورکس جاری ہوا ہے پانی کی ریل پیل ہوگئی ہے۔ چاہے اور کچھ ہو یا نہو مگر بقول شخصے دانہ تنگ اس پانی چیچہ دفعہ۔ کہانے کپڑے آرام اسایش کا سہارا نہین نہ سہی مگر پانی کے نل ضرور ہی جاری کردئے گئے۔ پھر بی گوستی خانم کو جو لہر آتی ہے تو ایکدفعہ شہر کی

طرف جھنک پڑین رہنی کے ٹھیکرون تک مین آ کودین۔ پھر برسات کا لگا جو لگا تو اب ہے میرا بھائی۔ بادلون مین ایسے چھید ہوگئے کہ بند ہی نہین ہوتے۔ چنانچہ آجکل بھی یہی حال ہے۔

آجکل حیدر مہدی صاحب سب جج بہرایچ کا مقدمہ رشوت ستانی پیش ہے ثبوت گزر رہے ہین۔

جوڈیشل کے ٹوٹنے کی خبر نے اہل شہر کو بوکھلا رکھا ہے۔ کوئی چیف کورٹ قایم کراتا ہے کوئی ہائی کورٹ ہی کو گھسیٹے لاتا ہے۔

سوال

راقم کمال شکرگذار ہوگا اگر کوئی ناظرین پرچہ مذکورۂ ذیل کے مشاشاۃ یا مخمساۃ کو پورا لکھکر خواہ بذریعہ اڈیٹر صاحب راقم کے پاس روانہ کردین یا پرچہ ہذا مین چھپوادین یا اون کتابون کا نام وقیمت وپتہ بیان فرمادین جسمین یہ مل سکین۔ (۱) اول کے تین اشعار اردو مین اور اخیر مین ہندی مصرع "دگوری جو بنانے تیرے سوہ لیا"۔ ۲- (قاصد کو اوسطرف تو بھیجت کیا روان) الخ ع (نینا لگا کر کہان گئی گوریا) الخ اگر نامناسب معلوم ہو تو صرف اُردو اشعار تحریر فرمائے جاوین اور ہندی کا مصرع چھوڑ دیا جاے۔ کمال ممنون ومشکور ہونگا (۳) الخ الخ . . . اگیا لاگی سندر بن جلگیا۔

راقم۔ تلاشی۔

قابل دید تصنیفات

(۱) باسی ہار۔ ایک پر اثر اردو نیچرل نظم جسمین پھولون کے ہار کی مختلف حالتین اور کیفیتین بڑے لطف کے ساتھ بیان کی گئی ہین۔ قیمت معہ محصول

(۲) یادگار شرر۔ اسمین انگریزی شعرا کے منتخب اور دلچسپ نظمون کا منظوم ترجمہ و دیگر نیچرل مضامین مثل پیاری برسات صبح کا گاؤن سہانی شام وغیرہ مین۔ قیمت معہ محصول ۵ ر

(۳) مضامین ادیسن۔ انگلستان کے مشہور ومعروف اخلاقی انشا پرداز ادیسن کے چیدہ مضامین کا سلیس و بامحاورہ اردو مین ترجمہ قیمت معہ محصول ۱۲ ر

۲۰- جلدون سے زیادہ کے خریدارون سے بیس روپیہ فیصدی کی رعایت کیجائے گی۔

نوٹ - جو صاحب ان تینون کتابون کو ایک ساتھ خرید کرین گے آنسے مجموعی قیمت عہ - معہ محصول لی جائے گی۔

المشتہر

مالک اودھ پنچ دار الآزاد محلہ چہارل ڈاکخانہ امین آباد۔ لکھنو۔

مضامین غیر

باسی ہار

ہمارے عزیز دوست منشی ارتضی علیصاحب شتر نے جو اکثر نیچرل نظم لکھا کرتے ہیں حال میں ایک نظم اس نام کی لکھی ہے چنانچہ بلطف ناظرین کی غرض سے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

آج صبحدم جو مرغ سحر نے دی صدا
آنکھ میری کھل گئی میں اپنے بستر سے اٹھا

تھا سہانا وقت چلتی تھی نسیم مشکبو
اور ہی نقشہ اس گھڑی تھی باغ عالم کی ہوا

از سر نو پڑ گئی تھی عالم فانی میں جان
پھر صدائیں آ رہی تھیں شب کا سناٹا نہ تھا

نیند پوری ہو چکی تھی جمع تھے ہوش و حواس
ہاتھ منہ دھو کر برائے سیر میں گھر سے چلا

تھے ابھی تک میرے دل میں خوش خیالی کے خیال
کر رہا تھا غور انپر۔ تھا عجب انکا مزا

جا رہا تھا میں اسی حالت میں پہنچا اک جگہ
بام کے نیچے جہاں آ رہی تھی اک صدا

تھی عجب آواز دلکش اٹھ گئی میری نظر
اپنے دلکو تھام کر میں غور سے سننے لگا

ہار کچھ باسی پڑے تھے اک طرف دیوار پر
با زبان حال یہ کرتے تھے یہ مطلب ادا

دیدۂ عبرت سے دیکھیں سب ہمارا حال زار
پہلے کیا تھے ہم۔ ہماری قدر کیا تھی اب ہے کیا

باغبان کی کوششوں سے اور امیدوں کے ساتھ
پہلے کلیوں سے ہوئی شاخوں میں اپنی ابتدا

پیارے پیارے خوبصورت خوشنما غنچے تھے ہم
تھا گمان ہر ایک کو ہم پر دہان یار کا

سادگی کے ساتھ سبزی اور سفیدی ہم میں تھی
سبزہ فامی نو خطوں کی صباحت دلربا

تھی قیامت سادگی سو شوخیاں جسپر نثار
تھی کلی سیا سیم تن دوشیزۂ ناکتخدا

تازگی اسکی چمک گلگونۂ روئے شباب
دیکھنے والوں کے دلسے پوچھیے اسکا مزا

موسم گل کے سبب سے تھا نمو پر چمن میں
اسلئے لحظہ بلحظہ اپنا قد بڑھتا گیا

دست گلچیں خود بخود جنبش میں آئے دیکھکر
یہ ہماری خوشنمائی نے اثر پیدا کیا

مالیوں نے قدر دانوں کے لئے توڑا ہمیں
اپنی شاخوں سے جدا ہونا نہایت شاق تھا

خشک ہو جاتے اگر ہوتا نہ کوئی قدر دان
خیر قصہ مختصر اوسنے ہمیں یکجا کیا

رشتۂ الفت میں ہم سب اک جگہ گوندھے گئے
لطف یکجائی جو پہلے تھا وہی حاصل ہوا

حسن و خوبی خوشنما ترتیب جب آئی نظر
بوسے لینے کو بڑھی کس شوق سے باد صبا

کھل کھلا کر ہنس پڑیں کلیاں نہایت بیدلی
مشک کا نافہ دہان یار کی صورت کھلا

جنکا غنچہ نام تھا اب انکو گل کہنے لگے
ہو گئے وہ تھوڑی ہی مدت میں کیا سے کیا

خوشنما پہلے سے تھے تو باس اب پیدا ہوئی
دلفریب دلربا تھے ہو گئے فرحت فزا

ہو چکے تھے حسن انسانی سے واقف باغ میں
ہم میں جو نرگس نے دیکھا ہے سوسن نے کہا

تھا حسینوں تک پہنچنے کا نہایت اشتیاق
خوبی تقدیر سے آخر ہمیں موقع ملا

مول ہمکو لے لیا اک نوجوان نے دیکھکر
عشق اور جوش جنون جسکے گلے کا ہار تھا

تھا ضرورت سے زیادہ شاد یہ رنگین مزاج
کہہ رہا تھا صاف ہنسنا بے سبب یار کا

تھا عیاں اسکی نگاہوں سے بلا کا اشتیاق
سامنے کیا پیاری پیاری امیدوں کا نقشہ تھا کھنچا

خانۂ دل محشر صد حسرت و صد آرزو
حسرتوں کے مضطرب ہونے سے وہ بے چین تھا

تھا وہ نوشہ پہلی شب تھی گھر میں آئی تھی دلہن
وہ عروس مہ لقا تھا حسن مہ جسپر فدا

ہر طرف جوش مسرت ہر جگہ جوش طرب
اہتمام جشن ہر سو اور چرچا عیش کا

وہ شب مہتاب تاروں کی کم کم روشنی
ہو نہیں سکتی زبان سے اسکی کیفیت ادا

بام تھا خلوتکدہ حسرت نکلنے کی جگہ
تھی دلہن اوپر عروس مہ جبین بام تھا

جتنی چیزیں تھیں وہاں سب سادہ سادہ پاک صاف
واہ کیسا صاف فرش سایۂ مہتاب تھا

ایک ہلکی سی سنہری سی ابرک سر جبین
سرو قامت سیم تن گل پیرہن نازک ادا

تھا عرق اسکی جبین پر شرم سے آنکھیں تھیں نیچی
شوخیوں سے بھی زیادہ دلربا طرز حیا

اس پسینے سے دکھلاتا تھا اور ہی رنگ شباب
ایک تو کندن ہی اس کندن پہ اک تازہ جلا

آفت جان اسکا حسن اسکی کم سنی اسکا شباب
دل مسلنے کے لئے جوبن وہ گدرایا ہوا

راستی قامت کی اعضا کا تناسب بے بدل
سرگین آنکھیں لب رنگین نازک دست و پا

تھر تھری اس حسن پر وہ شرم اسکی خامشی
سحر تھی نیرنگ تھی افسوں تھی یہ اسکی ادا

اس سمان کو دیکھکر ہر ایک شے بیتاب تھی
لوٹنا بہانہ تھا کچھ سایۂ مہتاب تھا

جی میں آتا تھا کہ خود اور کر گلے میں جا پڑیں
اتنے میں وہ نوجوان لایا تھا جو ہمکو اٹھا

پہلے دیکھا روئے گلگون کیطرف پھر شوق سے
لے لئے دو چار بوسے اور ہمیں پہنا دیا

سب سے پہلے ہم ہوئے اوس گلبدن سے ہمکنار
سب سے پہلے ہمنے لوٹا اوسکے جوبن کا مزا

مل گئی بو سے عروسی سے ہماری بو مہک
منتشر خوشبو ہوئی فردوس کا در کھل گیا

زینت آغوش تھے ہم اور سینے کی بہار
رنگ تھا اپنا کہ سونے میں سہاگا ہو گیا

ہمکناری کی کشاکش نے کہو کیا کیا ستم!
دب گئے پس پس گئے ہم پر نہ کچھ منہ سے کہا

بھول جائے لاکھ کوئی یاد ہوگا ماہ کو!
کیا ہوا برتاؤ ہمسے اور ہمنے کیا کیا

رات بھر ہمنے اٹھایا لطف جب آئی سحر
اور ہم میں سے ہر اک کمھلا گیا مل دل گیا

توڑ کر پھینکا گلے سے اور کچھ پروا نہ کی
یہ گلے کا ہار تھا اسکو جدا ہمنے کیا

وہ تو کہئے خادمہ نے قدر دانی اتنی کی
اپنے جوڑے سے لپیٹا یہ کرم ہم پر کیا

الغرض خوشبو رہی جبتک ہماری قدر تھی
ہم ہیں یہ دیوار ہے کوئی نہیں اب پوچھتا

ہائے دیکھے تھوڑی ہی مدت میں کیا انقلاب
رنگ ہی تغیر ہے اس عالم ایجاد کا

خشک ہو جائیں گے بالکل جب لگی سخت دھوپ
آنے والا وقت بد ہے اور بھی اسکے سوا

گر پڑینگے خاک پر ملجائیں گے ہم خاک میں
ہونیوالا ہے یہی اکدن نتیجہ عیش کا۔

ساقی نامۂ ساون

چھپا ساقی بادل میں ہے آفتاب
گھٹا ٹوپ رخ پر پڑی ہے نقاب

چمن پر ہے کیا خوب چھائی گھٹا
بڑھا پیر گردوں کا ہے حوصلا

نیا روپ پایا ہے خورشید نے
جمایا ہے پھر رنگ امید نے

نئی آرزو دلمیں آئی ہے پھر
ہوا اور سر میں سمائی ہے پھر

خلش دلمیں پیدا ہوئی مرحبا
دل ناتوان سے یہ نکلی صدا

چمن میں ہوئی آ کے مہمان گھٹا
[illegible]

ہوا جوش وحشت کا عالم وہ جب
جھکی جانب میکدہ پھر گھٹا
چلنے لگین جابیان چار سو
بڑہتا ہیتیں خیمۂ دہر ابر کا
ہوئی بوندا باندی سے رونق عجیب
گھرا خوب پھر ابر سنجانے پر
گئے ابر نے وہ بچھاو گرے
ہر اک تختہ سر سبز و شاداب ہے
پہاڑ اور صحرا مین ہے کیا مزا
بچھا فرش کیا خوب ہی سبز تاب
شجر وجد کرتے ہین اس آن سے
بڑھین حد سے شاخونکی اٹکھیلیان
ہوئی اور گلشن کی دونی بہار
یہ دریا دلی دیکھکر ابر کی
خریدار بنکر پھری چار سو
مصفا جو سبزہ کا دامن ہوا
جواہر کا وہ فرش ایسا بنا
تھے قطرے وہ پانی کے یا تھے حباب
کہانسے بھلا پاتی شبنم یہ تاب
جمایا ہے برسات نے خوب رنگ
بڑھا جوش کے ساتھ کچھ ولولہ
کہین رند جو کچھ وہ اونکو ہے زیب
ہے جوبن پہ کیا خوب اسدم چمن
مزیدار چلتی ہے ٹھنڈی ہوا
روش پر ٹہلتے ہین کیا نازنین
ادا اونسے پیدا ہے اونکے ستم
ہین پھولونسے ہر سمت پرکشتیان
چمن مین حسینونکا ہے ازدہام
صدا اونکے آگے بڑہے ماہوش
لبالب کیے آب سے پھر سبو
کٹوری بنی ہنکھڑی پھول کی
قیامت تھی رفتار کیا شاخ کی
تھا انداز بانکا رکاوٹ کے ساتھ
بلاکی ترکت تھی اوسپر ادا
لپیٹ آتا دل تو جہ دو نشاط

نہ کیونکر تماشا یہ آئے پسند
بڑی بات سبزہ کا نصیبا کھلا
گلے سے لپٹنے لگے خوبرو
ادہر شیشۂ صبر خود گر پڑا
ہمین تو کہان تھے یہ گوہر نصیب
نکلنے لگی جان پیمانے پر
ہے عالم مین جس سے نمو کا اثر
خزان کی جو کچھ یاد ہے خواب ہے
نظر آتا ہے کوسون سبزہ عجیب
نظر کرتی ہے جسکا ہر دم طواف
پری قاف کی ناچے جس شان سے
لگے کرنے طایر نواسنجیان
کیا ہے حبیبون نے بیدعب نکھار
اتر آئی گردون سے خود مشتری
پھری لیکے حیرت نقد کو بکو
تصدق ہوئی شوق سے خود گھٹا
صبا آکے آخر ہوئی خود فدا
گہر تھے وہ بےمثیل اور لاجواب
ہین موتی خجالت سے خود آب آب
ہو رندونکو کیونکر نہ ساقی ترنگ
لگا ہاتھ اپنے نیا مشغلہ
ہے سامان ساقی یہ سب دلفریب
گلو مین ہے شوخی سے اک بانکپن
ہے چارون طرف ابر کیسا گھرا
دکھاتے ہین وہ شوخیان نہ جبین
شرارت پر اونکے نکلتا ہے دم
قیامت ہین مچونکی بدمستیان
ہے کیا خوب پھر کا یہ فیض عام
گرے پھول کسطرح کھا کھا کے غش
رکھے شوق الفت سے خود روبرو
ہر اک شاخ بوسے کو از خود بڑھی
نہ کیونکر کہین مست تھی اک پری
تھی جنبش وہ آفت نزاکت کے ساتھ
ہی خوف تھا ہو نہ محشر بپا
لگا وجد کرنے تو ہین انبساط

ہوئی سبز پوشاک پھر زیب تن
گلے سے ملے اوسمین سب نازنین
ہوا اسکو اسدم میسر وصال
مگر کام اپنا نہ نکلا ذرا
گیا جانب وصل اپنا خیال
خدا کے لیے ساقی اب لے خبر
دکھادے پری کو ہمین تو شتاب
نہ رہجائے دلمین کہین یہ قلق
لبالب ذرا آج تو جام دے
خلش مہر کے دل کی جائے نکل

ہوئی ساقی آباد وہ انجمن
کسی کے بھی لب پر نہ آئی نہین
مسرت سے بہکے ہوئے دل نہال
رہا گو حسینونکا وان جمگھٹا
دل ناتوانکا بڑھا پھر ملال
قسم ہے تجھے زر کی اب کر نظر
نہ آئے نکل بدلی سے آفتاب
نہوجائے گلشن کا یہ رنگ فق
لے آتا ہے غش اب فرقت تمام
کبھی تو کھلے دل کا ساقی کنول

راما

م ش ۔ کاکوروی

اپنی کھینچ

آپ جانتے ہین یہ مخاطبہ کس سے ہے ۔ بنیکی تابیت جسکا نام ہے بھوانی ۔ صاحب لوگون کی نوکری کر چکا ہے ۔

باہر سے آواز آئی ۔ اپنی سو ۔ نیم خواب کی حالت ہے آدہی رات کا وقت ہے ۔ اس صدا نے بدن مین آگ ہی تو لگا دی ۔ یہ خیال مطلق نہ آیا کہ بھوانی کی یہ طبیعت اور یہ جرات کیون ہونے لگی ۔ پلنگ سے کود کر لات کو تولتا ہوا باہر نکلا ۔ کامل ارادہ سے کہ تلی کو اس گستاخی کی پوری سزا دون ۔ لیکن سرکاری عملداری کی برکت سے دوسری ہی پھلانگ مین قبل حملے کے اس بات کا دریافت کرنا ضروری سمجھا کہ میان بھوانی صاحب کی تلی تو نہین بڑہی ہوئی ہے ۔ اب باہر نکلکر ایک ٹانگ اٹھائے بھوانی کی پشت پر شست لگائے کھڑا پوچھ رہا ہون ۔

تلی تو نہین بڑہی ؟ ۔

بھوانی ۔ نیند کی جھونک مین تو تھے ہی ۔ سمجھے کہ میان کہہ رہے ہین کہ ٹانگ مین درد ہے ۔ تلی (تل) کا تیل مل دو ۔

اوسی جگہ مٹی کے تیل کا کنستر رکھا ہوا تھا فوراً ہی تو اس مین سے تیل لیکر میری ٹانگ پر ہاتھ رکھکر ایک جھٹکا دیا بہت سا تیل ملا او کہا کہ تلی کا تیل کیا ہوگا ۔ مٹی کا تیل سب درد کو کھینچ لے گا ۔

اب یہ دوسری مصیبت ۔ کپڑا برباد ہوا ۔ وہ تو خیریت ہوئی کہ مجھکو کچھ ہنسی آگئی ۔

اتنے مین کیا دیکھتا ہون کہ ہمارے مرزا صاحب کونے مین کھڑے پیٹ پکڑے بے اختیار ہنس رہے ہین ۔

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند ✽ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

ارے کب تک ان جھگڑون مین پھنسے رہو گے ۔

مین نے کہا واہ آپکو ہنسی سوجھی ہے یہ ہنسی کا کیا موقع ہے ۔ کہنے لگے کہ بھائی مین تو اپنے کمرہ مین اپنے ہاتھ سے پنکھا جھلتا تھا اور سویا چاہتا تھا تمھاری اسلے کھینچ ۔ اسلے کھینچ سے ناک مین دم ہوگیا ۔ نیند غائب ہوگئی ۔ یہی دل لگی سوجھی کہ تلی کے قریب کھڑا ہوکر جواب دون کہ اسلے سو رہین نے کہا آپ بھی عجب چیز ہین ۔

مرزا صاحب کہنے لگے یہ تلی کے بڑھنے کا حال کیون پوچھا جاتا تھا ۔ تلی ابھری ہوئی نکلتی اور تلی مرجاتا تو کیا یہ جواب کافی نہ ہوتا ۔

مین نے کہا کہ نہین ۔

رام

اسلے کھینچ

سرگذشت حاجی بغلول

بقیہ باب ہشتم

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۶ - جولائی ۱۸۹۶ء

قصہ مختصر حکیم بغدادی اور حاجی ہندی مین بات آنی ٹرہی اور گتھی ایسی پڑی کہ طرفین کے عمامون مین جنبش کے دورے بہت تیز ہونے لگے ۔ سخن عماے کپچھون کی طرح کھل کر شیطان کی آنت ہوگیا ۔ بغدادی عنا اگرا ذنت کی طرح بلبلاتے تو ہندی صاحب بھی بندر کی طرح کھیسین نکال چوٹ کرنے پر دھمکاتے ۔ قریب تھا کہ صحبت مکالمہ مرقون کی پالی ہوجاے جریٹ تیولی جوہر دکھاے کہ احباب نے ہان ہان کرکے روک لیا معاملہ رفع دفع ہوگیا حاجی صاحب اول تو خدا کی عنایت سے یونہین جبلّے خلقی اکھڑ ایسر سونے مین سہاگا کہ آج کل عشق نامراد کی بدولت بیٹھے ٹھالون سے بیزار جان سے عاری ۔ ہوش وحواس سے منزلون دور مزاج کے چڑچڑے ہو رہے تھے یہ کہتے اوٹھ کھڑے ہوے کہ آج سے اگر تم لوگون سے کوئی ملے تو وہ مردود حاجی نہین پاجی ہو ۔ کیا نام کہ نہین کہتے ۔"

میان حرفہ ریوڑی سامنے گھوڑی لئے موجود ہی تھے جھٹ سوار کرکے بھاگے کہ کہین ایسا نہو بات تنکا تبتنگڑ ہو اور عشق عاشقی چھوڑ ۔ عدالت فوجداری کی دوڑ حصے مین پڑے ۔

خیر جسطرح بناجز بز نہایت برہم ۔ ناخوش اپنی جان سے بیزار نیاز مندون کے نام سے خفا ۔ دنیا مافیہا سے ناراض در دولت پہونچے جب ذرا ٹھنڈے ہوے تو حرفہ ریوڑی صاحب غرق چست کر ہاتھ مین ایک ٹوٹا سینٹھا لئے اینڈتے بررتے حاضر ہوے اور کہنے لگے "میان ۔ ہمکو رخصت کر دیجئے غلام سے یہ باتین نہین دیکھی جاتین ۔ قسم حضرت عباس کی لہو کے گھونٹ پی کر رہگیا ۔ افسوس آغا نے ایسی الجھن کی کہ اگر آپکا ڈر نہوتا تو اوٹھا کے دے مارتا سر اکوئی کرہی کیا لیتا ۔ کیا کوئی جان سے مار ڈالتا اوچھے ہی سہی تجھ پر سے تصدق ہو جاتا ۔ نمک ادا ہوتا ۔ حکم دیجے تو ابھی ۔ ۔ ۔ کو شہر بدر نہ کر دیکے ٹھونک اوٹون ۔ آج اوسوقت سے پانی بھی پیا ہو تو جیا ہو تیسی قسم لے لو ۔"

حاجی ۔ اجی وہ ہے کیا مال جعل ساز ۔ دھوبیلا جیب جھالیا ۔ جوٹھا اوٹھائی گیرا آیا ہے وہان سے کیا نام کہ نہین کہتے بڑا صاحب کمال بنکے ۔

حرفہ ریوڑی ۔ اگر آپ کی مرضی ہو تو ایک سے ایک بڑھکے سیانا موجود ہے ابھی اپنی مان سے کہون بلا دے حضور کیا فال کھولتے ہین کبھی بیٹھ ہی نہین پڑتی ۔ سیکڑون کے کام یونہین کر دیتے ہین اور بلا طمع ایسے کہ جب کام ہوجاے جو چاہے دیدیجئے چاہے نہ دیجئے ۔

حاجی صاحب تو پھر معشوقہ کے سوچ مین پڑے اور حرفہ ریوڑی نے یا طلب جھٹ حقہ تازہ کر چلم بھر سامنے حاضر کیا اور وہان سے اوڑتا جو ہے تو ایک گھنٹہ بھر کے عرصے مین بلا مبالغہ ایک درجن ملا سیلنے پنڈت نجومی رمال جمع کر دے ۔ یہ کون ہین مولوی صاحب ہین میلے کچیلے کپڑے فالنامے کی طرح ہزار جگہ سے بوسیدہ انگرکھا گلے مین ڈالے پرانی جوتیان سٹر سٹر کرتی چلے آتے ہین ۔ یہ کون ہین یہ سیر کو ہین رمل مین بہت بڑا دخل رکھتے ہین نصرت الداخل نصرت الخارج کا ایسا جھمیلا لگاتے ہین کہ سایل کا مطلب نکلے یا جہنم مین جاے مگر دن بھر مین دو چار ٹکے سیب مین ضرور داخل ہون یہ کھٹی دھوتی ہبا انگوچھا ڈالے بغل مین پرانا پترا دبائے "پنڈا آت" یا مہن ساعت بچا رہین ۔ لگن بتاوین" کی صدا لگاتے کون صاحب اس سے چلے آتے ہین ۔ یہ بڑے کامل جوتشی ہین دریا کے کنارے بہت سے گنوارون اور دہاتیون کو سوکھے گھاٹ اوتار کرتے ہین ساری اگلی پچھلی باتین اسطرح بتا دیتے ہین جسطرح طلوع غروب اور گرہن کا حساب جنتری یا پترا ۔ یہ شیخ فقیرے ہین آپ فال بہت اچھی کھولتے ہین نواب صاحب کے ہان کی بڑی آنا بہت معتقد ہین ۔ زری افیون سے شوق زیادہ ہے اس مارے مسجد چھوڑ کر پرا لوٹ چنڈو خانے مین انکے چینٹے خوب چلتے ہین ارے یہ بھاگو بہنا سر اور داڑھی مونچھون مین روئی کے رویئن لگا بیال پر برف جماے برف خانے کا بھوت بنا کہان آیا ۔ اسکو سفلی اعمال مین بڑا دخل ہے ۔ اپنے وقت کا لاثانی ۔ نار سنگہ اسکا چچا ۔ اور لونا چماری اسکی نانی ہے لبھی کرن مین تو ایسا کامل ہے کہ آدمی پیچھا نہین چھوڑتا بقول شخصے جہنم تک ساتھ چلا جاتا ہے ۔ غرضکہ یکے بعد دیگرے آندھی کے آمون کی طرح حاجی صاحب کے کاشانے پر ان خرق عادات کے پروفیسرون نے گدا گد نزول کرنا شروع کر دیا جس سے پوچھو میان حرفہ ریوڑی کا چالان کیا ہوا ۔ یا اوسکی مان کا مرسلہ ۔

تصدق موجود ۔

آپ جانئے حاجی ایسی باتون کے کب عادی ہیے طوفان بے تمیزی دیکھکر بہت ہی برہم ہوئے مارے غصے کے حرفہ ریوڑی مردود کی تلاش مین اُٹھے مگر وہ کہان - وہ ان سیکا سہرلک جاالان کرپٹر پردادُن لگارہے حاجی صاحب کا معاملہ گرو رکھنے کا معاملہ کر رہے ہین - آخر جب کہ مارکر باستثناے بھاگو ندات سبکو رخصت کرنا چاہا - ان کفن کسوٹون - نباشون نے چراغی حق لخت کا تقاضا شروع کیا پہلے تو آہستہ آہستہ بات چیت ہوتی رہی آخر کو دو تین ایک گالی گلوچ تک نوبت پہونچی - محلے بھر مین شورغل ہنگامہ مچ گیا ہنگا فضیحتی کی یہ حد پہونچی کہ حاجی صاحب نے گھر سے باہر نکل چیخنا شروع کیا - "ارے دوڑو لوگو - ڈاکہ پڑا - سارا اسباب ان چوٹٹون نے کیا نام کر لوٹ لیا پکڑو پکڑو جانے نہ پائین" ان بیچارون کو لوٹ کسوٹ کا ڈھب اگرچہ اچھا تھا مگر ڈاکو تو انکے ہان کوئی ہتا دلیثت سے نہوا تھا - بہت ہی گھبرائے میر صاحب کی جوتیان جو کثرت استعمال سے حرف علت کیطرح گھس پس چکی تھین صرف سولعذارتلے خاک چھاننے کی چھلنی باقی رہی تھی وہ بھگوڑے سپاہی کے سلاح کی طرح چھوٹ گئین - مہراج کا تیرا جو ستہ آدمی کے پہلے سال کی بابتہ تھا - جھوتی کی طرح پھٹ کر چری تتی ہوگیا - میر صاحب کا ترعہ گھبرائیل کی نعت نمائیل تک پہونچا - محلے والے دوڑ پڑے اور بعد دو قدح بسیار و دفمایش بے شمار سب بددعائین دیتے حاجی کی نسبت فال بدزبان سے نکالتے اپنی اپنی طرف راہی ہوئے -

بھاگو تھا تو گنوار مگر اپنے سفلی اعمال کا لام باندھنا اوسکو خوب معلوم تھا اس نے حاجی کے ذہن نشین کردیا کہ جسطرح بنے گا آپکا مطلب کردیا جائے گا اور اس گاؤن مین اوسکے معتقد بہت سے ہین اس لڑکی کو بہی خوب جانتا ہے - عمل جادو تو رہا ایک طرف اگر آج اس سے یونہین کوئی بات کہدو تو انکار نہ کرے - اس بات نے حاجی کو اور بھی متوجہ کرلیا تھا - اور جو کچھ غصہ حرفہ ریوڑی پر تھا اس سبب سے فرو ہوگیا تھا کہ اُسنے بھاگو سا کارآمد شخص بہم پہونچا دیا تھا -

اب حسن اتفاق دیکھئے کہ میر ناظر حسین صاحب کا آدمی لحاف گدا بھروانے کی فکر مین کہین بھاگو کو ڈھونڈھتا تلاش کرتا پتا پاکر حاجی صاحب کے ہان پہونچا تھا اوسنے جاکر اپنے مالک سے سارا حال کہسنایا میر صاحب دکھینی تو آپ جانئے موقع ہی ڈھونڈھتے تھے ان سبنے بھاگو پر قبضہ کیا - اور ہدایت کی کہ اب جو کچھ اعمال کرنا ہم لوگون کے مشورے سے اور جو کچھ حاجی سے اینٹھنا ہو ہمسے لے لینا -

حاجی صاحب تو کچھ سڑی پوری خبطی ہین ہمسے آنسے دل لگی ہوتی ہے یہ سارا طوفان محض تفریح کو اوٹھایا گیا ہے - بھاگو ایک بے حقیقت آدمی اُس نے پہلے آدمیون کی دل لگی مین شرکت ہی اپنی بڑی عزت ابرو سمجھی گنوارون مین وقر بڑھا منفعت صورت دیکھی یہ بھی پوری ہمت کے ساتھ مستعد ہوگیا - اب بہلا حاجی صاحب کہان جاسکتے تھے دو ہی چار پھیٹون مین راضی ہوگئے - اور ایک دن عمل خوانی کا بھی مقرر ہوگیا -

حضرت آج کے سامان نہ پوچھئے حاجی صاحب گھوڑی پر سوار بھاگو سامان عمل خوانی دربغل - وحرفہ ریوڑی دوری لوٹا بردوش یمین ویسار جلو مین - ریش مقدس پر ہاتھ پھیرتے حبیب نہیتوبی آگے بنیڈی رکھے ٹخ ٹخ کرتے چلے جاتے ہین - رُخ تو وطن معشوقہ کی طرف ہے مگر نارسائی بخت وکم ہمتی کی بدولت وہان تک جانے کا قصد نہین - شہر کے کنارے ایک کہنہ مسجد تک کا احرام باندھا گیا ہے - وہان جاکر بہدایت بھاگو مولوی علیہ ما علیہ بنفس نفیس عمل حسب پڑھین گے اور تماشائی توجہ وہمت جاسوسانہ ملاحظہ فرمائین گے -

ادہر نیازمندان خاص پہلے ہی سے مسجد پہونچ چکے - اور جو جو سامان مختص المقام درکار تھا سب لیس کردیا گیا تھا - دیوارون پر ناسفورس سے ہیبت ناک تصویرین بنائی گئین - گوشے مین بارود بچھاکر باریک فتیلہ بیرون مسجد تک لگایا گیا - گن کاٹن جابجا رکھی گئی - اور پشت مسجد یہ سب صاحب جا چھپے -

شام کو جب عامل روز حجرہ مغرب مین جا گھسا - اور گیتی پر ظلمت کی کملی اچھی طرح پڑچکی - موذی درندون اور حشرات الارض سیہ کارون کو اپنے اپنے مشاغل باطمینان اختیار کرنے کا موقع ملا - خوف وہراس ودہشت کی عملداری ہوئی - اُلوؤن چمگادڑون نے گوشہ عزلت چھوڑا - صحرا اور سیدان مین ہیبت ناک سناٹا پھیلا - بھوتون کے جشن - چڑیلون کے رقص کا وقت آیا تو ہمارے حاجی صاحب خدا خدا کرکے مسجد پہونچائے گئے - کسیقدر ستانے دم لینے کے بعد میان بھاگو نے ہدایات عمل خوانی شروع کئے پہلے تو عمامہ وعبا کرتہ و پاجامہ سب اوتروا ڈالا اور حکم دیا کہ نوش خلاف ہو لوٹا ڈور لیکر کنوین پر جائین اور ایک ہاتھ سے ایک سانس مین پانی بھر لائین - حاجی بیچارے بہت ہی گھبرائے مگر کرتے کیا - بعد تامل وکمث سب کچھ کرنے پر راضی ہوگئے اور جسطرح بنا پانی بھر لائے اس سے ہاتھ - منہ اور پاؤن دھلوائے گئے - پھر ایک مونج کا ٹکڑا - اور کیلے کا پتا بطور خلعت پیش کش کیا گیا کہ ستر پوشی فرمائین - اگرچہ حاجی صاحب کے نفس سرکش کو یہ مدارات فی الجملہ ناگوار ہوئی مگر اظہار ناخوشی بے سود وفضول سمجھ خون جگر کہا اس سے بھی فراغت کی اوسکے بعد میان بھاگو نے سیندور اور چونے کے ٹیکے پیشانی اور بازوون رانون - سرین - پس پشت لگائے کانون مین کنیر کے پھول گھونسے گلے مین لوہے کی تختی جسپر ترسول اور سیچر کی صورت سرخ روغن سے بنی تھی بغرض حفاظت ڈالی - اور مسجد مین ممبر کے پاس لیجاکر بٹھا دیا سامنے سیندور کی کھوپری رکھی داہنے بائین بکری کی دو پونگین ایک دوسرے پر تیر کی شکل بناکر رکھین گرد کچھ پڑھ کر حلقہ بنا دیا ہاتھ مین تسبیح دی اور کہا کہ

اکیس بار ایک سو ایک دفعہ یہ عمل پڑھے -

" اودہر لاؤ - اودہر لاؤ - دہر لاؤ - پکڑ لاؤ - (یہان نام عورت کا ہو) کے بال باندھون گلا باندھون - کمر باندھون - ہاتھ پاؤن باندھون - دونون ناخن باندھون کمر باندھون آنکھ باندھون - آنکھ کے بیتر دشت باندھون - دل باندھون - دل کے بیتر کا منا باندھون - نار سنگھ دہاڑین - لونا چاری پکڑ بلاوین - اسمیل جوگی (یہان اپنا نام ہو) سے جاگ ملاوین - جھٹ پٹ سٹ ڈہلہ پیپت - چہو "

اسمین وقت یہ بڑی دقت یہ پیش آئی کہ معشوقہ کا نام حاجی کو فرشتون کو بہی نہین معلوم آخر بہاگو نے تجویز کیا کہ نام نہ سہی کچھ نشان ہی بتائے اب نے کہا وہ اسکا اپلے تہا پنا وہ ہمک ہمک کے گوبر سمیٹنا - بہاگو نے کہا بس یہی کہہ لیجیے گا اور دہیان مین اوسکی صورت جمائے رہیے گا -

قصہ مختصر بڑی شکلون سے عمل یاد ہوا - بہاگو رخصت ہوکر مسجد کے باہر آئے اور جب خوب سناٹا ہوگیا حاجی بہی اندہیرے مین خوش خلاف بیٹھے بیٹھے سردی کھاتے کھاتے کچھ ڈہیلے ہوے - تو اکبارگی فاسفورس کی تصویرون پر سے سیاہ چادر گری چمکدار مہیب صورتون نے حواسون پر بڑن بولدیا حاجی کے مختصر دماغ مین روح نے سمٹ کر پناہ لی - ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑگیا - کہ ایک جانب سے بارود کا شعلہ اوٹھا سن سن سن دہائین - اب تو تسبیح بہی ہاتھ سے چھوٹ گری عمل بہی بہول گئے ادہر چاندی کی بارود کا بڑا اقا چھوٹا - اور ساتھہی صحن مسجد مین پوٹاش اور گندک نے دائین سے آواز لگائی - اب عاشق صاحب کی گھگی بندہ گئی لاکھ ضبط کیا چیخ مار کر بے ہوش ہوگئے سب جان نثار معہ بہاگو علیہ الپھٹکار اور حرفہ ریوڑی معہ رہوار گرد جمع ہوگئے - دیاسلائی سے لالٹین روشن ہوئی اور حاجی صاحب بہزار خرابی ہوش مین لائے گئے - احباب نے قہقہہ لگایا اور ساتھ ہی آئینہ بہی رُوبرو کیا - اوسوقت ہمارے حاجی کی خفگی غصے کا کیا پوچھنا ساری مسجد سر پر اوٹھالی - ایک ایک کے پیچھے جریب زیتون لیکا دوڑے وہ تو کہئے بہاگو نام کی تاثیر پہلے ہی بہاگ کہڑی ہوئی تہی اگر اسوقت سامنے نظر آتے تو تجربہ کرتے کہ عمل چلنے اور جریب چلنے مین کیا فرق ہے - (باقی)

لوکل علیہ الرحمۃ

بارش نے باوجود سخت حاجت کے اس ہفتہ بہی بالکل سوکہی سنائی اور سیر آفتاب کی گرماگرمی دیکھیے کہ چہرہ بے نقاب کے نور سے خلقت کو جلا بہنا کر کوہ طور کے طور پر سرمہ بنائے ڈالتی ہے خریف خراب ہورہی ہے ایک تو غلہ کا پہلے ہی قحط تہا - اب یہ سامان دیکھکر خلقت اور بہی سہمی جاتی ہے - شہر مین جا بجا ہیضے صاحب نے بہی زور باندہا ہے - اور دو چار کا چالان عدم آباد کو ہوتا ہے -

سید حیدر مہدی سب جج بہرائچ کا مقدمہ رشوت سانی پیش ہے استغاثے کے گواہ گزر چکے اب ملزم کی جانب سے جواب پیش ہو رہا ہے -

قابل دید تصنیفات

(۱) باسی ہار - ایک پر اثر اردو نیچرل نظم جسمین پہولون کے ہار کی مختلف حالتین اور کیفیتین بڑے لطف کے ساتھ بیان کی گئی ہین - قیمت معہ محصول ۱؎/۳ ۔

(۲) یادگار شرر - اسمین انگریزی شعرا کے منتخب اور دلچسپ نظمون کا منظوم ترجمہ و دیگر نیچرل مضامین مثل بیاری برسات صبح گلگون سہانی شام وغیرہ مین قیمت معہ محصول ۵؎ ۔

(۳) مضامین ادیسن - انگلستان کے مشہور و معروف اخلاقی انشاپرداز - اڈیسن کے چیدہ مضامین کا سلیس و بامحاورہ اردو مین ترجمہ قیمت معہ محصول ۱۳؎ ۔

۲۰ - جلدون سے زیادہ کے خریدارون سے عہ روپیہ فیصدی کی رعایت کی جائے گی -

نوٹ - جو صاحب ان تینون کتابون کو ایک ساتھ خرید کرین گے اُنسے مجموعی قیمت ایک روپیہ معہ محصول لی جائے گی -

المشتہر
مالک اودھ پنچ و آزاد - پل جہاؤلال ڈاکخانہ امین آباد لکہنو

صاحبان اخبار کو اطلاع

بموجب حکم حضور پرنور نواب محمد حامد علیخان صاحب بہادر فرمانفرمائے ریاست رامپور دام ملکہم مورخہ ۲۷ - جون ۱۸۹۶ء میر فدا علی صاحب میر اخبار مقرر ہوے ہین -

آیندہ سے وہ اخبار جو ریاست مین خریدے جاتے ہین میر صاحب کی وساطت سے حضور مین آنا چاہئین - اور صاحبان اخبار جو اپنی عرضیان سرکار مین بہیجنا چاہین وہ بہی میر صاحب کی معرفت بندگان عالی مین ارسال فرماوین جن صاحبان اخبار کا ریاست سے تعلق ہے ایک ایک مرتبہ اس اطلاع کو اپنے صحائف اخبار مین درج فرمادین -

(للتا پرشاد میر منشی حضور پرنور)

مضامین غیر

مرثیہ فیلورس

یارب کسی کا باغ تمنا خزان نہو — انسان کو شکست آفت بدگمان نہو
ضائع کبھی ریاضت طفل جوان نہو — سب ہو پہ فیل کوئی لشکر بیگمان نہو

واقف وہی ہے خوب جو دل دردمند ہے
منظور موت ہے پہ یہ غم ناپسند ہے

یارب ملے ریاض ... تا ابد — محنت کا پھول پھولے کہیں گر جدوکد
یارب ... اس پہ خزان کی نگاہ بد — بارش ہو تیرے ابر کرم کی بشدومد

پھولے پھلے ریاض ریاضت منٹ منٹ
ہوتی رہے ترقی رحمت منٹ منٹ

یارب دماغ میں نہ ہے گو ذرا تری — خالی ہون چینکون سے دوکانین جوہری
منظور ہے دیکھائے جو کچھ چرخ اخضری — پر امتحان میں دیکھیں سدا روئے بہتری

گر وہ نہ علم حسبین کوئی منفعت نہو
ہو جائین فیل ایسی کبھی مصلحت نہو

کیا لطف محنتی بھی جو ناکامیاب ہو — کیا سود گر سبکی ریاضت خراب ہو
سائل جو تیرے در پہ بعید اضطراب ہو — بند اوسپہ کیلئے تری رحمت کا باب ہو

ہونے سے فیل غم کی چھری دل پہ چلتی ہے
تو اپنی مصلحت میں ہے یان جان نکلتی ہے

روزے رکھے نمازین پڑہین اور کی دعا — منت بھی مانی چلّے بھی باندھے ہر ایک جا
مرضی خدا کی سب سے الگ ہے جدا جدا — بیچاری مصلحت ہوئی بدنام واہ وا

مارا بغمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت
خود سوئے ما ندید و حیا را بہانہ ساخت.

گرجا مین مسجدون مین شیخ الومنین دل ملول — جاتا رہا کہ ہوگا کہین مدعا حصول
ہو جائین گی کہین تو دعائین مری قبول — ٹیکے لگائے پوجے کئے اور چڑہائے پھول

پنڈت نے جو بتائے تھے سب کچھ کرم کئے
افسون ہزارون اوسنے بھی پڑہ پڑہ کے دم کئے

عیسو مسیح کو غریبون پہ رحم آئے — آئے نہ آسمان سے مری سنکے ہائے ہائے
گرجائے کوہ غم یہ نہ ہمکو کوئی بچائے — تقدیر بد یہ حیف ہے قسمت پہ وائے وائے

ڈھونڈھا گزٹ مین نام اندھیرا سا چھا گیا
ہوتے ہی فیل موت کا پروانہ آگیا

آتا گزٹ کا آنے سے دولھن کو کم نہین — بن دید چین قلب کو پھر ایک دم نہین
غمزے بھی ہین بڑے بڑے کچھ کم ستم نہین — پرلے دولھن یہ قدر نہین ہے جو ہم نہین

غم دیکے ہمکو ناز نہ پھر تجھکو سوجھین گے
پاخانہ پوچھنے کو بھی صاحب نہ پوچھین گے

لب کھولتے ہی حشر کا سامان کیا گیا — اک صف نگاہ ظلم دکھا کر چھپا گیا
اک سمت مسکرا کے ہر اک کو ہنسا گیا — خوش قسمتون کے کان مین تر دکا گئی

یون انجمن سے خوش کوئی گریان کوئی اوٹھا
آئندہ کی امید پہ حیران کوئی اوٹھا

جگنا وہ رات بھر کا وہ تنہائی الامان — محنت نے کر دیا ہمین سودائی الامان
جز کورس یاد باپ نہ بھائی الامان — اسپر بھی فیل ہونے کی رسوائی الامان

ہو جائے فیل جو یہ غم اوس دل سے پوچھئے
زخم سنان و تیر کو بسمل سے پوچھئے

اے ممتحن ان آہون کی تم تک نہ جائے آنچ — گرتے پھروگے تم بھی بہت پھر تو قیمت پانچ
انصاف سے جو پرچون کی تم نے کی ہو جانچ — ڈر ہے نہ صبر اپنا نچالے تمہین بھی ناچ

نمبر ہمارے جسکے تغافل سے کم رہے
یارب بلا مین اوس کا بھی دم دمبدم رہے

کیا کیا نہ سخت رول و قواعد نکالے ہین — اونکو تو شغل ہے یہ یہان دل کے لالے ہین
سائنس ہمارے واسطے یہ روگ پالے ہین — یہ رول ہین عجیب قواعد نرالے ہین

بیرحم گر ہمارے دلونکو ذرا جلائے
اس یونیورسٹی کے قواعد خدا جلائے

یہ اور یونیورسٹی کا رسم و رول ہے — گر فیل بھی ہوا ور ہو منظور یہ اُسے
پرچون کا پھر معائنہ وہ ممتحن کرے — تا کامیاب ہونے مین باقی نہ کچھ رہے

فیس مقررہ کو ادا کرتے ہین وہ لوگ
اس طرح ایسی سعی سے جی بھرتے ہین وہ لوگ

غفلت سے ممتحن کے نہون گر وہ کامیاب — کرتا ہے یہ معائنہ پھر انکو فیضیاب
ہوتا ہے واقعی جو خلاف انکا سب حساب — کرکے یقین فیل کا کھاتے ہین پیچ و تاب

لیکن الہ آباد مین کاپی جلاتے ہین
اور اوسکے ساتھ بیکسون کے جی جلاتے ہین

لندن مین بمبئی مین یہ ہے رول مہربان — ہو فیل ایک چیز مین گر کوئی نیمجان
لیتے ہین بس وہ ایک ہی چیز کا امتحان — انصاف اسکو کہتے ہین پھر یہ یہان کہان

مثل الہ آباد ستم اور جا نہین
جو ہے یہان وہ رول کسی جا سنا نہین

امید ہے کرلیگا سبق اب الہ آباد — سرور کامیاب ہون ناکامیاب شاد
اس رحم کی خوشی سے اوسے دینگے ہم بھی داد — اپنی برائیونکا کرے خود وہ انسداد

یہ بھی مبالغہ نہین ظلم و ستم ہین یان
انصاف و رحم واقعی ہر جا یہ کم ہین یان

ہون فیل بھی کتابین خریدین نئی نئی — جان بھی چلی بلا سے جو دولت گئی گئی
کالج مین فیسین ہین نرالی کئی کئی — کیا کیا نہ پھر بجاتا ہے یہ غم تہی تہی

یہ دو دو جینے ترن ... ہماہنے
لاغر بنائے سرکو قدم سے ملانا ہے

اچھا گرے ہی دلپہ اگر سو رنج دستان | ایدل نچھوڑیو کہین ہمت کی تو عنان
اکبار اور بار ریاضت اٹھائے ہان | جو رنج اک بہی کہنے کو شاباش آئے زبان

مشکل بہ ہیچ حیست کہ آسان نمیشود
مرد حریص نہ بیم ہراسان نمیشود

ناکامیاں گو گزرتی ہیں دل پہ شاق | رہتا نہیں ہے درس کا پہر نا اشتیاق
پہلے تو غور رہتا ہے ہوتا ہی پہر مراق | لیکن جو ہین جری نہیں یہ بہی اک مذاق

اوکٹے نہ دل برا جو کبہی کوئی ٹلو ہو
جاتا کہان شکار ہے اک وار او ہو

گہبرا نجا و علم کی منزل ہی سخت ہے | یہ راہ ہے کڑی یہان ہر شے کرخت ہے
ملے اسکو جو کریگا وہی نیک بخت ہے | بعد اسکے تاج امن ہے راحت کا تخت ہے

محنت یہ اپنی رنگ کبہی لائیگی ضرور
دولت جو علم کی ہے تو کام آئیگی ضرور

ہان سیکہو علم قوم کی امداد پہر کرو | گزرے ہوے زمانہ کو تم یاد پہر کرو
قومی ترقیون سے ذرا شاد پہر کرو | بستی اوجڑ رہے پہ آباد پہر کرو

لوٹین وہ روز رجعت خورشید کیطرح
ہو رات شب برات تو دن عید کیطرح

ہان ڈوبتے جہاز کا بیڑہ سنبہال تو | کہویا نہیں ابہی در مقصد نکال تو
طوفان آرہا ہے نہ سرپہ وبال تو | ساحل بہی ہے قریب ذرا دیکہہ بہال تو

یابی ذر مراد و سے جد و کد شود
ہمت زمانہ یار تعالے مدد شود

بس التجا سبہون کی یہی صبح و شام ہو | ختم اوسکو کیجیے دہر مین جو اپنا کام ہو
ہاتہو نمین اختیار کی جنکے لگام ہو | سن لین وہ پند یہ تو دنیا مین نام ہو

حاکم وہ ہون کہ جنکے دلو نمین ترس ہو کچہ
عقل سلیم یا دین جنہین دسترس ہو کچہ

راقم
اس - اے -

ساقی نامہ بہاریہ

ڈیر بیج - بندگی - خدا کے لئے آپ مجہسے یہ سوال نکیجئے کہ کہ تو اتنے عرصے تک کہان رہا اسواسطے کہ میرے پاس اسکا کوئی معقول جواب نہین ہے سوا اس بات کے کہ زمانہ حال کے موافق کچہہ جہوٹی سچی حکایت بیان کرکے ٹال دون یا کوئی اور بہانہ ڈہونڈہون اور نہین تو زمانہ کی شکایت تقدیر کا شکوہ معمولی اخبار تو کہین گئے نہین جواب عذر مین داخل ہو گئے ہین خیر -

آپسے اگلے سال مین رخصت ہوکر ادہرادہر کی ہوا کہاتا ریاستون کا رنگ دیکہتا ہوا خدا جانے کہان سے کہان پہونچگیا اور اب بہی خدا جانے کہان ہون صرف اسقدر یاد ہے کہ اسوقت ایک سرسبز پہاڑی کے دامن مین ہون اور عجائبات دنیا کا مشاہدہ کر رہا ہون اور صانع مطلق کی حکمت اور قدرت پر جان و دل سے فدا ہون اور ہو رہا ہون جو میرے پیش نظر ہے -

دنیا کی تمام چیزین ایک دم مین اگر ہولا دینے والا ہو سکتا ہے تو صرف یہ پہاڑ کا سین ہے جسپر ایک چہلتی ہوئی نگاہ ڈالنے سے انسان بیخود ہوجاتا ہے اور وہ لطف میسر ہوتا ہے کہ اگر ایک نہین سو چمن ہون اور ہزار تختے پہولو کے آراستہ ہون تو وہ بہی اُسکے مقابل ہیچ ہے -

یہ وہ جگہہ ہے جہان انسان خود اپنے آپکو بہول جاتا ہے نہ کہ دوسرے کو پہر اگر مین آپکو بہولگیا تو کوئی تعجب کا مقام نہین ہے - گو درحقیقت مین آپکو بہولا نہین ہون بلکہ ہر وقت یاد کرتا ہون کیونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ خوشی کے وقت اکثر دوست یاد آتے ہین اور آپ تو میرے قدیم عنایت فرما ہین - آپکو کیونکر بہولتا - واللہ جسوقت ذرا بہی یاد دل آجاتا ہے تو اندر دل بیچین ہوجاتا ہے اور اس بیچینی کا سبب صرف یہی خیال لفرمائیگا کہ ہا دل اپنا رنگ جما دیتا ہے نہین اسوقت کا پیارا آسمان اور خوشگوار ہوا خدا جانے کیا دلفریب سامان کو یاد دلاتا ہے مگر اُسوقت آپ بہی یاد آجاتے ہین اور دلفریب صورتین بہی آنکہون کے سامنے آموجود ہوتی ہین اب خدا کیواسطے آپ ہی اپنے دل پر ہاتہہ رکہکر دیکہئے کہ میری بیتابی اور بیچینی جا ہے یا بیجا - اور یہ بہی آپکو معلوم ہے کہ آپکا نیازمند کوئی زاہد خشک تو ہے نہین کہ ایسے موقعے پہلی جاے اور زبان پر ذکر بہی لائے یہان ٹہرے رند مشرب لین ہی کبہی نہ چوکے تو اب بہلا موقع پر فوراً قلم دوات اوٹہا کر ایک مختصر سا ساقی نامہ آپ کے لئے نظم کر دیا -

بسم اللہ ملاحظہ ہو اگر کوئی شعر ناپسند ہو اور ناموزون تو آپکو اختیار ہے جی چاہے بنا دیجئے اور نہین تو کاٹ دیجئے - بس یہ ہمکو منظور ہے -

وہو ہذا

کیا بتاؤن تجہکو ساقی آج کیون ہین شادمان | خوشیان ہم رو برو تیرے کرین کیونکر بیان
بوے نازک سے چمن سارا مہک اوٹہا ہے کچہہ | چہوٹے چہوٹے سبز پودونکا نیا حسن ہے
سبز مخمل کا بچہا ہے فرش گلشن مین تمام | کیا خبر کی بوٹے یہ جوبن پہ قیامت بپا
درد ہو گر دلمین تیرے دیکہہ رنگ بوستان | کیا مزا دکہلا رہا ہے اندنون یہ گلستان
عطر کے گٹر کہلے مین سکا ہوتا ہے گمان | نونہالان چمن سے ہین ساری کیاریان
صانع مطلق کی ہین اسپہ کیا گلکاریان | آتش رخسار سے اوٹہتی ہین کیا چنگاریان

یونان - انکو بکنے دو حباو بھی

تازگی کو دیکھکر گلشن کے دل ہوتا ہے خوش
دیکھکر چھایا ہے صبا کے دلمین کیا آتا ہے جوش
ہر طرف پھولونکے گلدستونکا اک بازار ہے
دیکھکر جوبن کا عالم گوہر دل پھنس گیا
رند مشرب کے لئے سامان اکٹھا ہے بہت
تاکہ یہ ارمان دلمین نہ رہجائے یار
لطف کی ہے پھر نظر ہو تیرا ہم ممنون ہون
آج کیون بھٹکا ہوا ہے تھر کیسا ہے خیال
جوش ہے گر دل مین تو پھر مطلع ثانی سنا
آج پھر گلشن مین ساقی ہین گھٹائین پھیلین
ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی ہے آج کیا پیاری ہوا
راستہ روکے کھڑے ہین ہر روش پہ گلعذار
ہین قیامت کی ادائین اور پھر جور و ستم
دلفریبی کا نرالا ڈھنگ دکھلاتے ہین زر
انکے لب معجز نما ہین ہمنے سوسن سے سنا
ساحری ادنے صفت ہے چشم فتنہ ساز کی
کیا ہو تیغ نظر سے ایک عالم ہے شہید
زلف کا کس بل لٹکا دیتا ہے سے پیچ و خم
سرد بازاری ہوئی گلزار مین ہر شوخ کی
گل سے رخسارونکی تابش نے کیا انجم کو گرد
سبزہ خط نے مٹایا حسن گلشن کا غرور
حسن کا عالم مین شہرا ہو رہا ہے آجکل
اک نئے انداز سے ساون سجا ہے باغمین
کسقدر دلکش صدا کانون مین آتی ہے مرے
بوندین کچھ پڑتی ہین بجلی کی چمک مرغوب ہے
لہرین دریا لے رہا ہے جوش پر ہے آب
اب نہین باقی تحمل صبر دل کا تور ہے
ہان اوٹھا دے مہر کو ساقی کوئی شیشہ بھرا
پردہ داری بے محل بدنام کردیگی تجھے
بادہ کش مشتاق ہین سب العطش ہو غل
تیرے دم کی خیر دل سے چاہتی ہین تشنہ کش
ہان ذرا انصاف کر مداح تیرے ہم بھی ہین
ہو ترقی تیرے دم کی سب ہی کی ہے اب دعا
ہان نہ لگجائے نظر حاسد کی اسکا خوف ہے

رنگ مینا کار پر ہے چتر کھولے آسمان
خار و خس سے کر رہا ہے پاک گلشن باغبان
لائے مرغان چمن پھولون کی نازک ڈالیان
ہے ادا ستانہ عالم کر رہی ہے ہیجان
التجا ہے تجھسے ساقی آج تو ہو مہربان
راز سے واقف ہو تو تجھسے نہین کچھ بھی نہان
روبرو دستے کھلے ہون مے کی پیاری کشتیان
سچ بتا کیون جوش پر ہے خامۂ عنبر فشان
تاکہ ہم بھی دیکھ لین ہے کسقدر سحر البیان
رنگ لاہی چمن کا کیا ہی پیارا ہے سمان
کر رہے ہین آ بہوش گلشن مین کیا اٹکھیلیان
سب حسینان چمن دکھلا رہی ہین شوخیان
دلبرانہ ہین کرشمے اور وہ بھر دلستان
پھر رہا ہے آج دم عالم مین ہر سرو جوان
نرگس شہلا کا جادو آنیہ چلتا ہے کہان
نام سے شور قیامت پڑھ رہا ہے الامان
عالم ہستی مین کشتونکا نہین ملتا نشان
شوخیان سنبل کی لیتی ہین جگر مین چٹکیان
شاہد گل نے گریبان کی اڑائین دھجیان
غنچۂ نوخیز بھولا اپنی سب سرگوشیان
ماہر و صیاد پر کستے اسدم پھبتیان
بلبلین مدحت سرا ہین غنچے کھولے ہین زبان
ہر طرف شادانیہ گاتی ہین ملکر قمریان
چرخ پر چھایا ہے بادل ابر ہے گوہر فشان
قوس کچھ نکلی ہے اسدم کچھ کھلا ہے آسمان
لطف ہی کچھ اور دیتا ہے تقاطر کا سمان
ساقیا لازم نہین اسکا سبب ہین ناتوان
زر کو پردے مین چھپایا ہے بتا آخر کہان
پھر اسی کسطرف ساغر کا ہمکو دے نشان
ہم غریبونکا فقط تو ہی تو ہے راحت رسان
حال ہے جو دلکا اپنے تجھپہ ہے وہ سب عیان
کسنے کی یہ سنائی ہمنے تجھکو داستان
ہو ترا اقبال روشن اسپہ ہی روشن جہان
روک لے اے تھر خامہ اب کر شوخیان

راقم م۔ ش۔ تھر کاکوروی

تازہ ستی

روز ازل سے دولت عشق جنکی تقدیر مین لکھی گئی ہے وہ کبھی نہ کبھی شہرت کا لباس زیب تن ضرور کرتے ہین اور جنکے رگ رگ مین سوز محبت کا اثر روز اول رکھا گیا ہے۔ وہ ایک دن ضرور۔ العشق نار یحرق ماسوا المعشوق کا دم بھرتے ہین۔

عشق ہے تازہ کار تازہ خیال ٭ ہر جگہ اسکی اک نئی ہے چال

اس خانہ بر انداز عالم نے اسی ہفتہ مین ایک طرفہ شعبدہ اہل میرٹھ کو دکھایا اور اس خانمان برباد جہان نے ایک نادر نیرنگ کا نقش جمایا یا بابو مرلیدھر نامی ایک شخص پورب کے باشندے پولیس مین کورٹ انسپکٹری کے علاقہ پر ممتاز تھے کئی مہینے کی علالت کے بعد اس سرائے فانی سے آزردہ دل ہوکر عالم جاودانی کی جانب چلنے کا دھیان باندھنے لگے ابھی طایر روح قفس عنصری مین پھڑپھڑا ہی رہا تھا اور ابھی جامۂ حیات مقراض مرگ سے قطع ہونے پایا تھا کہ اونکی ہمخوابۂ باوفا اور محبوبۂ مروت ادنے یہ حال زار دیکھکر گوشۂ تنہائی مین تمام جسم پر مٹی کا تیل ملا اور دو چار ہی منٹ مین پروانہ کے مانند شعلۂ شمع محبت سے اپنے آپ آپکو جلاکر خاکستر کر دیا جب سبکو اُسکے جل جانے کی آگاہی ہوئی اور شور واویلا کی صدا بلند ہوئی بابو صاحب نے بھی اپنی مشت خاک کی محبت چھوڑ دی اور خاک مین ملگئے شور غل رنگ لایا کہ نئے انداز سے ستی ہوئی عشق کامل نے اثر دکھایا محبت کا جوش تازہ تماشا لایا۔

سچ ہے یہ عشق ہے عجب اوستاد ٭ لاکھون صورت کی مکر ہین اسے یاد
قابل یادگار ہے یہ خبر ٭ چاک جس سے ہوا جہان کا ہوے جگر

راقم
م۔ خ۔ آبر از میرٹھ

انقلاب

گردش فلکی کے شعبدے اور چرخ سپہر تیزبری کے عربدے کس زبان سے ادا کئے جائین اور کس بیان کی میزان مین تولے جائین دن ہی تو اس بے مہر کی بے مہری شور اشوری کا شور ہو رہا ہے تو اس فتنہ پرداز کی فتنہ سازیون کے غلغلہ کی دھوم ہے ابھی سُنا تھا کہ دو مہینے ہوے ریل کے حادثہ پر بہت سی مخلوق خدا ناکردہ گناہ آگ کے شعلون مین خاک سیاہ ہوگئی کسی کے استخوان سوختہ کا نشان تک بھی نہ ملا۔ اب پھر سنا ہے کہ حال مین خاص شہر دہلی کے قریب ریل سے ریل ٹکرائی مسافرون کے سر بلا آئی مسافر بیچارے کہے دبے جان سے گئے گور نہ کفن نہ کوئی پرسان حال نہ غمخوار

اور نہ کوئی دادرس نہ آگاہ کار - قدرت کا تماشا خدائی کی شان کس کس فکر مین مخلوق تہی اور کس بیکسی کی حالت مین اور کس ناچاری کی صورت مین راہی ملک عدم ہوئی -

یہ بہی نہ پوچھا کبہی صیاد نے + کون رہا کون رہا ہو گیا

ہر جا بطرف یہی چرچا ہے ہر طرف سے یہی شور و بکا ہے -

اسی طرز پر گرہے رفتار ریل + رہے گرم کب تک یہ بازار ریل

خدا جانے آفت ہو گیا دہ بد و + بنے دشمن جان آثار ریل

راقم

م - خ - آبر - از میرٹھ

بقیہ سرگزشت حاجی بغلول

تتمہ اودہ پنچ مطبوعہ ۳۰ جولائی ۱۸۹۶ء

باب نہم

سنکہ ملول گشتہ از نفس فرشتگان

قال و مقال عالمے میکشم از برائے تو

راویان مصائب حاجی بغلول - دل لگی بازان ظریف وشمول کا بیان ہے کہ مبتلائے مرض تعشق و فدائے حسن روستا بعد اس معرکہ ہوش ربا دوقوع سانحہ درد افزا خلاف عادت - آہ و نالہ مین زیادہ مصروف - فریاد و بکا مین سوا مشغول رہنے لگے - اگرچہ وثوق کے ساتھ کوئی نہین کہ سکتا تھا حتی کہ میان جرنہ ریورٹی کی شہادت بہی مبہم ہے کہ یہ بات عمل خوانی نے پیدا کی تہی یا درد دل سارے جسم مین لہو کے ساتھ جاری و ساری ہو گیا تھا - مگر یہ بات ضرور تحقیق ہو گئی تہی کہ اوس دن سے حاجی صاحب بہت ہی خستہ بہر بہرے ہو گئے تھے - کمر کے درد سے ثابت نہا کہ دل کمر مین آنت کی طرح اوتر آیا ہے - ابتدا مین تو ہر پہلو ہر کروٹ درد ہی درد تہا تمام اعضا مین بخشش ہو گئی تہی ایک تو خوبصورت پہلے ہی سے تھے اب مارے فاقون کے بالکل چھوہارا ہو کر رہ گئے - جو کچھ طوبت پہلے سی جمع تہی وہ بہی ٹوٹے بدھنے کی طرح آنکھون کے سوراخون سے نکل گئی -

اب تک فراق یار مین آہ و نالہ - فریاد و فغان سے لب و زبان ناآشنا تھے اور شاید اسکی وجہ یہ تہی کہ آپ نے کبہی اس جانب خیال نہ کیا ہو گا کہ اس کم بخت عاشقی مین اسکی ضرورت زیادہ ہوتی ہے - مگر اب آپکو مناسب یہی معلوم ہوا کہ اس سہل طریقے سے بخار نکالین - دل ہلکا کرین -

ناظرین ذرا چلئے تو اسوقت تنہائی مین حاجی صاحب پڑے کراہ رہے ہین کان لگا کر سنین تو کیا کر رہے ہین - مگر دیکھئے دور ہی سے سنئے گا - نزدیک گئے اور سارا کھیل بگڑ گیا آپ کہ رہے ہین

"ہاے بی نیک بخت - افسوس آپ کو اسکی خبر نہین کہ کوئی جان تمہارے یون دم توڑتا ہے - اب تو اپنے تماشے مین جی بہلاتی ہون گی - مگر سوکھ سوکھ کر بیابان عشق کی دہوپ مین ہم کنڈا ہوے جاتے ہین - تم کو کیا نام کہ جاننا چاہئے ہم بے نوا کنڈے ہین جنکی آگ ایسی تیز ہوتی ہے کہ چالن تیز مین تیل اور رعرق اوسی سے نکل سکتا ہے کیمیا کے نسخے اسی سے تیار ہوتے ہین ہاے افسوس - کیا نام کہ حضور کی محبت مین کیسے کیسے صدمے اوٹھاے - ٹھاکر لوگون کا ارہر کے کھیت مین لیجانا گھوڑی پیسے گرنا - عمل خوانی مین کرنے سہنا مگر حاجی عاشق صادق ہے جو تسلیم و رضا کی سپر لگائے سب چپ مین اوٹھاتا ہے - ورنہ کیا نام کہ مجال تہی کسیکی کہ اونگلی تو دکھاے - ایسے ہون کے تہس نہس کر دیا ہوتا مگر نہین - عاشقی کے ضابطے کے خلاف یہ بات تہی - کہ جس گاؤن کو تم اپنے جلوے سے رشک ارم بناؤ - وہان کا گدہا اور سور براق اور دنبہ ہے - اور آدمی تو ہماری آنکھ مین حور اور غلمان ہین - دم بہر کو آدمی سسرال جاتا ہے چہ تی کھیلی جاتی ہے ہم یہی سمجھے کہ ہوتی کھیلی اس کوچے کی خوب سیر آنکی جوتیون کے صدقے مین کر لی - بہلا ہے کوئی مرد آج اس میدان مین جو عشق بازی مین آپ کے حاجی کا مقابلہ کر سکے - ہاے مین آج کو ہوتا اور جس گوبر کو تم تہاپتی ہو اوسکو تمہارے آگے گریدنا او تم نکالنے اوٹھتین اور ہم فاؤن قا ون کرکے تمہارے سر پر آبیٹھتے ہاے تمنا ہے کہ ہم تمہاری گاے بنین اور کیا نام کہ تم ہمارے گلے مین رسی باندہ کر چرانے لیجاتین تہون پر تمہارے نازک ہاتھ پہرتے - تم دودہ دوہتین اور ہم تم کو چاٹتے ہوتے - کیا نام کہ اگر کہو تو بہی چلین - ابتو ہم آپکے عاشقون مین ہو گئے -

آج تک کبہی یہ چوٹ نہین اوٹھائی - مگر قسمت کا لکہا -

ابتو ہم دنیا مین تمہارے عاشق مشہور ہو گئے - سب پر بہید کہل گیا لوگون نے اسکا گڈا بنایا - آہ یہ کمر کا درد نہین - تمہارے عشق کی چوٹ ہے جو سارے جسم و جان مین پہیلی ہوئی ہے افسوس

سوختیم و سوزش ما کیا نام کہ کسی پر ظاہر نشد

چون چراغان شب مہتاب بیجا سوختیم

ہاے - سینے مین الاو لگا ہوا ہے - بہس کی آگ کی طرح اندر ہی اندر دل سلگ رہا ہے -

لمغاولہ

لوگون کو گرچہ واقعہ یہ کہیل ہو گیا	ہان امتحان عشق مین دل فیل ہو گیا
تن ہو گیا ہے سوکھ کے کانٹا ببول کا	عاشق کے حق مین عشق ہلاہل ہو گیا
اسٹیشن عدم کو چلے ہم فراق مین	جانی تمہارا ہجر ہمین ریل ہو گیا
جوتین گرکمیت کسانی ہی ہم یہان گئے	کاٹین گر گنیا تمے اگر سیل ہو گیا
دیوانی فوجداری کرین کی ضرور ہم	پروا ہو گی حاجی کو گر جیل ہو گیا

اگرچہ ابہی تک حاجی صاحب کو اس مشغلہ سے ظاہر ناک پر کوئی فائدہ ظاہر

باطنی نہ ہو جاتا تا اگر یہ تحریر غزل شکر البتہ احباب کو مسرت ہوتی اُنہیں بھی کبھی کوئی شعر موزون نہ پڑہ سکتا تہا سعدت غم و محن میں تہیہ بار تو لینے لگا - طرز کلام سے یہ بھی امید پڑی کہ اگر یہی عارضہ کچھ دنون رہا تو کیا عجب کہ زمانے مین حالی کا ایک نام لیوا پانی دیوا ضرور رہ جائے گا -

اب صلاح یہ ٹہری کہ اس کار خیر مین کسیقدر مدد دینی اور اس بیچارے کی کسی نہ کسی ترکیب سے درجانان تک رسائی ضرور چاہئے -

میان حرفہ ریوڑی ابتک کماحقہ اس مسئلے مین درپئے آے تہے اگرچہ تقاضائے فطرت بار بار اوبہارتا تہا مگر اورون کی ہاہی اور دعوی خیانت سے کسی طرح گنجایش ہی نہ ملتی تہی - مگر جب معاملے نے یہانتک طول کہینچا تو ان سے بہی ضبط نہو سکا - کمر ہمت چست باندہی کہ اس راہ مین سطرح نہ سہی رسوخ حاصل کرنا چاہئے - آخر تخلیے مین ہمدردی کر کے منصوبون مین اعانت کا ذمہ لے - آپ ہی کارروائی پر مستعد ہو گئے - اور ایک دن حاجی کو سبز باغ دکہا گہوڑی پر سوار کرکے اوڑے اوسی گاؤن کی طرف - اور جا اوتارا گاؤن کے باہر والی گڑہیا کے کنارے گہوڑی کو تو باندہا ام کے درخت مین اور نکال کر ہینگ کی پڑیا حاجی صاحب کے ہاتہ دہری کہ بیا کہ کے عدسے پر ہینگ بیچنا شروع کر دیجئے - اس ترکیب سے گاؤن مین بخیر و عافیت تمام داخل ہوے مگر بری وقت یہ واقع ہوئی کہ استداد زمانہ سے کہ رون اور بہورون نے انتقال مکانی قبول کر لیا تہا کہ ہتیون کی بہی شکل بدل گئی تہی نہ وہ ابر ہے کا کہیت پہچانا نہ مرگہٹ کا پتا لگا - اب درجانان ذہن شوق کی طرح جانے سے غائب ہو گیا - ادہر ادہر چکر لگاتے ہین مگر معشوقہ جلوہ ہی نہین دکہاتین اتو میان حرفہ ریوڑی کے بہی ہاتہ ن کے طوطے اوڑ گئے - اور حاجی صاحب بہی بآہ سرد دل پر درد پڑہنے لگے - ؎

قسمت کی خوبی دیکہیے ٹوٹی کہان کمند ✤ دو ایک ہاتہ جب کہ لب بام رہ گیا

پہونچا جب انکے گاؤن مین اور نہ مل سکے ✤ مستہ کہوے غم سے یا یہ بغلول بکیا

حسرت و اندوہ سے ایسے مضمحل پراگندہ دل ہوے کہ ناشاد نامراد ہاے کی نعرے آہستہ آہستہ لگاتے بدقسمتی پر بسورتے - یہ شعر پڑہتے آہستہ آہستہ واپس چلے - ؎

نالہ یون ہم نے بطرز دگر ایجاد کیا ✤ ساتھ سائیس کو اُس گاؤن مین فریاد کیا

اب اُس گڑہیا کے پاس پہونچے جہان گہوڑی باندہ دی تہی - مگر عجب اتفاق ہوا کہ عالم تنہائی مین گہوڑی کا جی گہبرایا اس نے باگ ڈور تڑا قریب کے کہیت مین گلگشت شروع کر دی تہی - کہین کہیت والے کی نظر پڑ گئی اوس نے گرفتار کر کانجی ہوس کی راہ لی اب یہ دونون جو پہونچے تو سواری ندارد - بہت کچہ ادہر ادہر تلاش کی کہین پتا نہ چلا - ایک تو یونہین حاجی مایوس اور مغموم ہو رہے تہے اوسپر یہ نقصان مایہ - دل بہر آیا اور گڑہیا کے کنارے لگے پہوٹ پہوٹ کر رونے لگے سعدت گریہ اور وفور غم سے آنکہ نہ ہلائی کہ ایسی زندگی سے مرنا ہزار درجہ بہتر ہے اور پہر اوسی گاؤن کی کہا ہے جہان معشوقہ رہتی ہے بہت بڑی خوش قسمتی کی بات ہے -

اب بس دیر نہ کرو عبا کے دامن سمیٹ جسم سے اسمین کود ہی پڑو فرہاد نے تیشہ مار کر جان دی - مجنون لیلےٰ کے عشق مین دیوانہ مرا - اور ایسے معشوقون کے پیچہے جو اور عاشق بہی رکہتے تہے - تمہارا معشوق تو بنایت الہی اچہوتا - تم ہی اوسکے عاشق بس اب سوچنا کیا -

ارے میان اُٹہو بہی -

اکبارگی حرفہ ریوڑی نظر اوٹہا کر جو دیکہتا ہے تو عمامہ سبز کائی لگے گٹہرے کی طرح پانی پر تیر رہا ہے اور حاجی چنیا بطخ کی صورت شپاپ کرتے ڈبکیان کہا رہے ہین پانی چونکہ تہوڑا کیچڑ بہت تہی یہ بلا تامل و لحاظ لنگوٹی جسم سے کود ہی تو پڑا اور عبا کے دامن پکڑ اسطرح حاجی کو گہسیٹ لایا جسطرح گہوڑی کو اکثر چہلے سے نکال لاکرتا تہا -

خیر خدا خدا کر کے بجد و جہد بسیار ڈوبا ہوا مال واپس ملا - بلکہ کہی سو جونکین ہاتہ پاؤن - گردن چہرے مین چمٹی ہوئی بطور سود رقم بالائی الطین - اب تو سچ حاجی لہو کے آنسو رونے لگے جہان سے جونک چہوٹی خون کا فوارہ جاری ہو گیا - تہوڑی دیر مین اہل دیہہ جمع ہو گئے اور آپ رو رو کر یہ شعر پڑہنے لگے

ہوئے سچ کہ ہم جو رسوا ہوئے کیون نہ غرق دریا ✤ وہین رہتی شل منیٹک وہین عابیٔن غائیں کرتی

(باقی)

شوق

دم آتمر ہے دم تحریر

تیغ اگلتا ہون مین برنگ نیام

اس نام کا ایک رسالہ بسرپرستی جناب حکیم محمد علیصاحب اڈیٹر مرقع عالم باہتمام بندہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۶ء سے ہر مہینہ کی ۲۰ تاریخ کو چہپکر صفحو پر نہایت آب و تاب سے مرقع عالم پریس مین چہپکر سکندرآباد ضلع بلندشہر سے شایع ہو گا شروع سولہ صفحون مین مستند اور مشہور اساتذہ کا کلام درج ہو گا - سولہ صفحے ثانی مین اخلاقی تاریخی تمدنی نیچرل دلچسپ خیالی مضمون عملی جادو نگار انشا پرداز دل ہرد لعزیز سپیکرز کی شایع ہون گی آتہ صفحون مین ایک زور تاریخ ہو گی جسمین گزشتہ حالات پر مغز واقعات نظر آئین گے جسکے مصنف ہمارے ایک لائق نوجوان منشی سجاد حسین صاحب سکندرآبادی ہین مضامین کی دلچسپی زبان کی سادگی کلام کی فصاحت دیکہنے پر منحصر ہے باین ہمہ قیمت صرف ۱؎ سالانہ معہ محصول مقرر ہے دو سو درخواستین بقیمت نقد یا باجازت دیلوپےایبل جلد آنی چاہئین طرح بابتہ ماہ ستمبر ۱۸۹۶ء (رند دیتین دخت رز کا لقب جامن ہوا) طرح ہذا پر غزلین یکم ستمبر ۱۸۹۶ء تک پہونچنی چاہئین -

المشتہر

سید عزیز الحسن آزاد اڈیٹر رسالہ شوق سکندرآباد ضلع بلندشہر محلہ ساداران

۱؎ حاجی صاحب تذکیر و تانیث مین کبہی کبہی غلطی کر جاتے تہے - ۱۲

من نمبر فن قرارداد امور تنقیح طلب

(دفعات ۱۴۶ و ۱۴۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

[illegible]

دستخط حاکم

مضامین غیر

تمناے حیات

آہ زندگی کسقدر پیاری ہے! عمر جو لطف حیات کم دیتی ہو خواہش حیات اور بڑہا دیتی ہو وہ ہولناک آفتین جن پر موسم شباب مین ہم ہنسا کرتے تھے اختتام عمر کے ساتھ اور بھی مہیب شکلین پیدا کرتی جاتی ہین جون جون عمر کا دور ختم ہوتا جاتا ہو ہوشیاری بڑہتی جاتی ہے خوف آخر کار دلکو اپنی مٹھی مین لے لیتا ہو اور زندگی کا آخری سرمایہ ایسی عمل کوششون اور تدبیرون مین صرف کیا جاتا ہو جنسے ہمیشہ جینے کی آس بندہے اور قابض روح کے بیدرد ہاتھون کا اثر ہم تک نہ پہونچ سکے - آہ ایک عجیب رنگ تغیر ہماری فطرت مین نظر آتا ہے جس سے علم اور عقل والے بھی خالی نہین - اگر ہم اُس حصہ عمر پہ نظر کرین جو پیش پا افتادہ ہو اور اُسکا اس تتمہ حیات سے مقابلہ کرین - جو دبے پاؤن رخصت ہو چکا ہو اور جسکا وصال بالکل محال ہے تو پہر زندگی بہت بد رونق اور ایک عجب حالت کشمکش مین نظر آئے گی - تجربہ بختگی کے ساتھ کہہ رہا ہو کہ میرے گذرے ہوئے عیش نشاط میری پچھلی انجمن آرائیون میری خواب آلودہ زمزمہ پردازیون نے کچہ بہی خوشی کا حصہ ندیا - عقل سحر کار یقین دلوا رہی ہے کہ جو کڑیان ہمنے اٹھائی ہین جو سختیان ہمنے جھیلی ہین اُنسے زیادہ ابہی اور جھیلنی ہین - عقل اور تجربہ اکثر ہمین دام مین لاتا ہے -

امید جوان دونون سے زیادہ زبردست اور قوی ہے وہ ایک نقاب گلرنگ چہرہ پر ڈالکر آموجود ہوتی ہے اور اپنے تار زلف پرشکن سے دلکو خوب کس کر باندہ لیتی ہو اور سہارا دیتی ہو کوئی دم افتادہ حسرت پہر دنیا طلبی پر ابھارتی ہے اور ایک بدقسمت اور ناکام شکاری کی طرح ہر نئی ناامیدی ہمین شوق صید افگنی کی طرف اور مائل کرتی ہے - آہ - یہ جینے کی خواہشیان جو زوال عمر کے ساتھ اور ترقی کرتی جاتی ہین - آہ مرنے سے اسقدر نفرت بلکہ زندگی اور وبال جان ہوتی جاتی ہو - کیا نیچر جسنے عالم کی حفاظت اور سرپرستی کی قسم کہالی ہو اُسنے یہ شوق دلوا رکہا ہو اور پہر جب ہماری خوشیون کو اپنی طرف سمیٹتا جاتا ہو - زندگی کا بہاری پتھر ضعیف آدمی سی اُٹھ نہین سکتا جو مصیبتون مین تکلیفون مین ڈوبا اور اپنے غمونکا آپ اسیر ہو سر وبال دوش ہو جان سی بیزار ہو وہ چاہتا ہو خودکشی کرلون گلے پر چھری پہیر لون سررشتہ عمر قطع کر ڈالون مگر وہ کونسی چیز ہو جو اُسے روک رہی ہو ؟ آہ وہی پیاری زندگی اور اُسکے دلفریب وراحت رسان سامان جس سے ہم دم واپسین تک تعلق رہتا ہو - ایک فلاسفر کا قول ہو - "مین نہین چاہتا کہ ایک پرانا ستون ڈھا دیا جائے جو میرے ایوان عمر مین ہمیشہ نصیب رہا ہو"۔ اسباب دنیا برابر دیکھتے دیکھتے اور اُنکے پہلو مین رہتے رہتے روح محویت کے ساتھ اُنسے محبت کرنے لگتی ہو اور اُنسے جدا ہوتے وقت بہت کڑہتی ہو - بوڑھا اسلئے زندگی کا زیادہ طماع ہو اور وہ دنیا اور اُسکے لیل ونہار کو للچائی ہوئی آنکھون کی پیاری گردش سے دیکھتا ہو وہ زندگی سے اپنی آرزو تمناؤن اور حوصلون پر جان دیتا ہو نہ اس خیال سے کہ ان چیزون سے لطف کا کوئی حصہ پایا ہو بلکہ اس نظر سے کہ وہ آغاز عمر سے اُنکے ساتھ محبت کرتا آیا ہو -

چینونگ سپٹ جب تخت چین پر جلوہ افروز ہوا تو اُسنے حکم دیا کہ جتنے قیدی جابرانہ طور پر اگلے بادشاہون کے عہد مین اسیر ہوئے تھے - وہ رہا کردیے جائین - اس گروہ سے جو ایسے مبارک موقع پر اپنے رحمدل بادشاہ کا شکریہ ادا کرنے آیا ایک قامت کشیدہ پیر مرد بہی تہا - وہ آنے کے ساتھ ہی بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا دامن آنسوؤن سے تر کرکے عرض کرنے لگا اے چین کے صاحب قدر اور پرورش کرنے والے باپ ایک بوڑہے کی جانب نظر شفقت اٹھا کر دیکھ جو اب قبر مین پانون لٹکائے ہو اور جو بائیس برس کی عمر مین قید خانہ مین جھونک دیا گیا تھا - مین بے گناہ اسیر کیا گیا تھا - مین پچاس برس سے زیادہ تیرہ وتار تنہا قید خانہ مین گذار چکا ہون اور اب اپنی مصیبتون اور غمون کا عادی ہوگیا ہون - مین زندان سے نکلکر آفتاب کی پھیلی ہوئی دھوپ مین گلی کوچون مین مارا پہرتا ہون کہ کوئی آشنا مل جائے کہ مجھے بڑھاپے مین تشفی دے مگر میرے احباب میرے عزیز میرے پیارے بچے سب کے سب خاک مین دبے پڑے ہین اور میرا کوئی پوچھنے والا نہین -

اے عادل بادشاہ حکم دے کہ مین اپنی رہی سہی عمر کسیطرح مرکب کر گوشہ زندان مین کاٹ دون - قید خانہ کی دیوارین مجھے تماشاے چمن سے بہی زیادہ جانفزا معلوم ہوتی ہین - مجھے زیادہ جینا نہین میری ابہی گذر جاتی اگر مین اپنی عمر کا آخری المناک حصہ اُسی جگہ گذار دون جہان مینے اُمنگ بہری جوانی اور شباب کی راتین گذاری ہین یعنی اُسی زندان مین جہان سے تونے رہائی کا حکم بخشا ہے -

آہ یہی مثال ہماری زندگی کی ہے - ہمکو قید خانہ سے کچھ اُنس ہوگیا ہو - ہم گو بیدلی سے چارون طرف دیکھتے ہین - ہمین گہر سے وحشت ہوتی ہو - مگر طول میعاد ہمارے شوق اسیری کو اور بہی بڑہاتا جاتا ہے درخت جو ہمنے لگائے ہین خوشنما اور طرحدار عمارتین جو ہمنے بنائی ہین پیاری صورتین جو ہمارے آغوش خیال مین ہین اُنکی قاتل محبت ہمین دنیا سے علیحدہ نہین ہونے دیتی اور صدمۂ فراق کو تلخی مرگ سے زیادہ جان ستان بنا دیتی ہو - زندگی جوان آدمی کے نزدیک ایک آشنائے تازہ ہو - اُسکی صحبت اُسے پسندیدہ معلوم ہوتی ہو اُسکی باتین اُسے خوشگوار معلوم ہوتی ہین اُسکی تمام عادتین اُسے بہلی نظر آتی ہین تاہم اُسکی ایسی قدر نہین کیجاتی - بلوڑہا اپنی زندگی کو ایک رفیق قدیم سمجھتا ہے جسکے کہنہ مذاق اور خوش کلامیون سے اُسکے کان بہرے ہین وہ اب ایسی داستان نہین چھیڑتا جس سے اُسکے خشک لبون پر ہنسی آجائے کوئی ایسی چیز اختراع نہین کرتا جس سے اُسکو تحیر ہو اسپر بہی وہ زندگی پر دلدادہ ہو - دامن گلہاے عیش سے خالی ہین اسپر بہی وہ وارفتہ ہے -

افسوس ہم خیال تھے کیسے ضائع ہو گیا ہے نزاکت کو روز افزون اولوالعزمیون کے ساتھ بید بلیغ صرف کرتے ہین مگر وداع جسم وجان کیوقت دلمین ٹیس اٹھتی ہے اور اسوقت ہم اُسکو جان خراش صبر کمال حسرت و پشیمانی کے ساتھ دلسے لگائے ہوئے مجبورانہ رخصت ہو جاتے ہین - افسوس - افسوس - !! ہائے ہماری زندگی !!! -

خواب

مائی ڈیر مولانا اودھ پنچ - اداب بندگی تسلیم تکریم - تعظیم یہ سب آپکی خدمت مبارک مین پیش کش ہین - یا اور کچھہ چاہئے - اب رہی ملاقات اُسکی یہ صورت کہ ؎

تمہین غیرون سے کب مہلت ہم اپنے غم سے کم خالی
چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

مہینون برسون گزر جائین مگر آپکو اسجانب کا خیال ہی نہین آتا -

ارے میان وہ دن یاد کرو جب ہم اور آپ مچھلیون کے شکار کو لانبی لانبی چھڑین لیکر گھر سے جاتے تھے اور دن دن بھر کہیر کو نہین آتے تھے - یا وہ دن یاد آتے ہین جب ہم نے اور آپ نے چھوٹی عمر سے کلیان اٹھائی تھین کیا کیا لطف کی باتین اور آپس مین چہلین ہوا کرتی تھین - مگر وہ وقت اور وہ زمانہ کہان - خیر کبھی کبھی تو اسطرف بھی آنکھ اوٹھا کر رحمت کی نگاہ سے دیکھا کیجئے -

کل رات کا ایک عجیب واقعہ آپکو سناتا ہون لیکن یہ شرط ہے کہ ہنسئے گا - اگر آپ ہنسنے سے کب باز آئین گے ہنسی دل لگی تو آپ کی گھٹی مین پڑی ہے آپ کے آگے بات کہکر اپنے تئین ہنسانا ہے - اسلئے اب کہین کچھ

پنچ - آئین یہ کیا کہا - نہین نہین ضرور کہو -

ہم - ارے میان جانے بھی دو -

پنچ - لاحول ولا قوہ - اگر آپکو کہنا منظور نہ تھا تو آپنے اسکا ذکر ہی کیون کیا

ہم - اچھا آپ اگر نہین ملتے تو ذرا میرے پاس ہٹ آئے اور کان لگا کر سنئے مگر یاد رکھئے جسوقت سنئے گا پچھتائیے اور ہاتھ ملکر رہ جائیے گا

کل رات کو ننھی ننھی بوندین برس رہی تھین اور ہوا سن سن چل رہی تھی - اسجانب ایک پلنگ پر لیٹے ہوئے خراٹے لگا رہے تھے - کیا خواب دیکھتے ہین کہ ایک حسین مہ جبین جسکی تیرہ چودہ سال کی عمر ہوگی چھم چھم کرتی ہوئی دونون پائنچے چٹکی سے اوٹھائے دوپٹے کا آنچل سر پر ڈالے میرے سامنے آئی اور میرے پلنگ پر دراز ہوگئی - مین گھبرا کر اٹھ بیٹھا - پوچھا آپ کون ہین اور یہان کیونکر آنا ہوا - ہم سے آپ سے تو کبھی کی جان پہچان بھی نہین اور نہ کبھی اسطرح آپنے ہمارے پلنگ کو تکلفاً سرفراز کیا - آخرش آپ ہین کون اور آپکا کیا نام ہے -

ف - ہمکو کون ایسا ہے جو نہین جانتا ہمارا نام ہفت اقلیم مین مشہور ہے ہمارا سکہ ملکون ملکون پر پڑا ہوا ہے -

ہم - ایسا ہی ہو - مگر ہم آپکو نہین جانتے - کہ آپ کون ہین - ہمکو آپ اپنا نام بتلائے -

ف - ہمارا فتنہ گر نام ہے -

ہم - بہ خوش - ہم فتنہ گرون سے کوسون سرلون دور بھاگتے ہین - خدا کے لئے آپ تشریف لیجائیے -

ف - پیارے اتنا خفا کیون ہوتے ہو - آنکھین کھولو - صورت دیکھو خال و خط جانچو - ہم وہی ہین جنکو تم یاد کیا کرتے تھے سمجھ جاؤ - ہائے ایسے آنکھون پر غفلت کے پردے پڑ گئے -

ہم - اُف اُف اہ اہ !! بڑا ہی مجھسے قصور ہوا - معاف فرمائیگا آپ ہی کو میرا جذب دل یہان کھینچ لایا -

ف - اخاہ - کیا پوچھنا آپ ایسے ہی تو تھے نا - عاشق صادق

ہم - آئین عاشق صادق کیا معنی - کیا ہم تمپر نہین مرتے کیا ہم تمہارے عشق کی ہوڑ مین نہین رہتے -

ف - جی ہان کیون نہین -

ہم - پھر وہی بات کہی کیا اسمین کچھ شک ہے - ایلو ہم ابھی تمپر جان دئے دیتے ہین ہمکو تو ایک ایک دن دنیا ہی ہے پھر ترسنے تڑپنے سے کیا فائدہ -

ف - ارے چپ چپ مشکین کسوا دو گے جیلخانہ مین پڑکر سڑ جاؤ گے ایسی بات زبان پر پھر نہ کبھی لانا - ہان اگر مر گئے تو گرانی خاطر کی وجہ خدا کے لئے مجھکو بدنام نہ کیجئے -

ہم - ہمتو آپ ہی کی جان نثار ہین آپ مانین یا نہ مانین

ف - مسکرا کر - کیون نہین - تمہارے سوا اور کون ہوگا - یہ کہکر میرے گلے سے لپٹ گئی - دفعتاً آنکھ جو کھلی تو ایک بکری کا بچہ میرے پلنگ کے سرہانے "مین مین" کھڑا کر رہا ہے -

پیارے ناظرین ذرا اس خواب کی تعبیر کو غور کے ساتھ سمجھ فرمائے گا -

راقم
م - پ لکھنوی

پہلے تلی پڑتی تھی اب خم ہی پڑنے لگے

سچ تو یہ ہے کہ ہندوستانی بڑے مکار - بات کا تبنگڑ - رائی کا پہاڑ اور بال کا پہاڑ بنانے والے ہوتے ہین - شاعری و اعری مین مبالغہ تو خیر بے ضرر گناہ ہے

خدا ہی اس دلدل سے نکالے

جسکا جتنا جی چاہے صرف کرے اس سے کوئی سوشل یا پولیٹکل خرابی برخاست پیدا نہین ہوتی۔ گر ستم تو یہ ہے یہ لوگ مقدمات معاملات مین بہی اپنی صفت دکہاتے اور اس سے بڑے بڑے نقصانون کا اندیشہ پیدا کر دیتے ہین وہ تو کیٔے لوگ انکو سمجہ گئے ہین اس مارے انکی کچہہ چلتی نہین۔ اب ایک اسی بات کو دیکہیے کہ جہان کسی گورے یا صاحب بہادر نے انکو ٹہونکا۔ ذگ مارا یا ٹہوکر لگائی۔ یا کسی ہتہیار سے زخم لگایا۔ بس یہ فوراً مر گئے۔ اور اوس بیچارے پر مقدمۂ خون قایم کرادیا۔ یہ مانا کہ اکثر ملزم چہوٹ جاتا یا خفیف سی سزا پاکر خاطر خواہ کیفر کردار کو نہین پہونچتا مگر انصاف شرط ہے آخر اس کو چند روز بیعرہ جا مین رہنا۔ مقدمے کی کشاکش جہیلنی عدالت کو تکلیف اوٹہانی تو پڑتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ واہ صاحب پرائے شگون کو کوئی اپنی ناک تک توڑتا تا نہین۔ جان دیدینا تو بڑی بات ہے تو عام فطرت انسانی اور جان کی قدر دانی دیکہتے قرین قیاس بات معلوم ہوتی ہے مگر خودکشی۔ یا خاص ہندوستان مین ستی کی جانب رجحان۔ یا برہمہ راکشس بنے کا ارمان کو دیکہتے کوئی نرالی بات نہین معلوم ہوتی بعض دفعہ انسان اپنی جان کی کچہہ پروا نہین کرتا اپنے ہاتہون اپنی جان دیدیتا ہے ستی محض اسوجہ سے شوہر کی لاش کے ساتہہ جل بہن جاتی تہی کہ اُسکو اپنے شوہر کے بغیر دنیا مین رہنا موت سے بدتر معلوم ہوتا تہا۔ برہمن دیوتا کو جب کوئی بہت ستاتا تہا اور جیتے جی کسر نہین نکال سکتے تہے تو جس ترکیب سے بن پڑتا جان دیدیتے راکشس کر یا کراکے برہمہ راکشس بنجاتے اور دشمن کے خاندان بہر کو ستاتے کینہ نکالا کرتے تہے پہر اگر اب بہی کوئی ہندوستانی محض از راہ شرارت ذرا سے گہونسے یا ٹہوکر سے مرجایا کرتا ہے تو کون تعجب کی بات ہے ترکیب صرف اتنی کرنی ہوتی ہے کہ یہ لوگ تلی بڑہائے رکہتے ہین۔ جہان ٹہوکر لگی وہ شیشے کی طرح اوہر ٹوٹی اودہر جام حیات لبریز ہوگیا۔ خیر یہ ترکیب تو مدت سے جاری تہی اب چالاکی مقدمات مین جنمین زخم کے ذریعے سے موت بیان کیجاتی ہے یہ بہید کہلا کہ زخم تو لگتا ہے تہوڑا سا اور ہندوستانی صاحب مرجاتے ہین پورے طور سے پہر نعش پر زخم اتنا بڑہا دیا جاتا ہے کہ معلوم ہو زخم ہی سے مرے ہین۔ بہلا پوچہو کہ اس مبالغے کا کوئی ٹہکانا ہے۔ متوفی کے پس ماندون کی شقاوت تو دیکہیے کہ مردے کی لاش کے زخم بڑہانے مین انکا ذرا بہی دل نہین دکہتا۔ اور محض گوردان اور صاحب بہادرون کے پہنسانے کیواسطے وہ کر گذرتے ہین جو سنگدل سے سنگدل اور دشمن سا دشمن نہین کرسکتا۔ چنانچہ حال مین ایک صاحب بہادر نے لاہور مین دہوبی پر کندی کی دہوبی نالایق کو دیکہو کہ جہٹ جامۂ ہستی چہوڑ عدم کے گہاٹ اوتر گیا۔ دوران تحقیقات مین یہ عذر ہوا کہ جو زخم لگے تہے وہ بعد موت بڑہا دیے گئے ہون گے دہوبی کے معاملے مین یہ بات بعید بہی نہین معلوم ہوتی کیونکہ یہ لوگ اکثر کپڑے پہاڑنے کے عادی ہوتے ہین اگر اپنا جامۂ جسم ہی چاک کرڈالا ہو تو کیا عجب خیر قصہ مختصر ملزم صاحب کو دو سال دس مہینے کی قید اس وجہ سے ہوگئی کہ انہون نے مار ضرور تہا اگرچہ قتل کی حد تک جرم نہین پہونچا۔ ہم سمجہتے ہین دہوبی صاحب کربہت پچہتاتے ہونگے۔

زُہرہ کی تال اور نظر باز کی دیکہہ بہال

چوٹی کی شاعرہ بی زُہرہ بائی۔ دربنگے کی نوکر۔ خدا جانے کہان کی رہنے والی۔ ایسی ویسی۔ صورت نجانے کیسی۔ نام تارا سا چمکتا ہوا شاعری کے سرون مین بہرین۔ تو غزل کی تانین۔ نہین تو بہت تانگین توڑتی ہوئی "ورد گلچین" کے دیس مین آبسین۔ اب یارون سے کہان چہپ سکتی ہین۔ ٹٹول ٹال آخر دیکہہ بہال لیا۔ آؤ تو جاؤ کہان۔ ذرا مین ہیکمہ کی نہین بدی ہے۔ اور یہہ کسمسانا کیسا:

سُنیے سُنیے۔ آپ بہی گجل (غزل) الاپتی ہین اور بلا مدد غیرے یون شعر پر شعر نکالتی چلی جاتی ہین جیسے بلی بچے جنے ؎

آپا در شعر و سخن کا راگ مالا۔ جی نہین
شاعری طبلہ۔ مجیرا ڈہول سارنگی نہین

ہویا نہو۔ آپ شاعرہ ہین۔ شاعری مین نہ تال نہ سم۔ پہر شکل ہی کیا ہے۔ اور بی زُہرہ سے جنکی بلند پروازی آسمان سے سفا مین سکے تارے توڑ لائی۔ آپ کی شاعری کیا ہے۔ جادو ہے۔ سحر ہے۔ طلسم ہے۔ یہ ہے۔ وہ ہے غرض جو ہے سو ہے۔ کہتی کیا ہین ؎

لاش پر آنا لحاظ اے صاحب ماتم رہے
شرم کے پردے مین پوشیدہ ہمارا غم رہے

ادہو ہو ہو۔ اتنی اونچی گیٔین کہ شاعری کا تکیہ چہوٹ گیا۔ مضمون کا سر ملتا ہی نہین۔ آخر "صاحب ماتم" کا مشار الیہ کون ہے۔ کیا معشوق؟ مگر بزم ماتم مین جو ہے وہی "صاحب ماتم" ہے۔ تخصیص کی تان کہان سے نکلی۔ اے لیجیے۔ شاعری تار بے تار ہوئی جاتی ہے۔ ارے صاحب الہخانہ کو "صاحب ماتم" بنایا ہے۔ جی درست۔ مگر آپ ٹہہرین مونث تو آپ کا اہلخانہ مذکر ہی ہوگا۔ ہاے۔ مین کیون نہوا۔ ہان۔ بی صاحب۔ یہہ شرم کے پردے مین غم کو پوشیدہ رکہنے کی کوئی ضرورت آپنے بتائی ہی نہین۔ دیکہیے پہر آپ بے سُری ہوئین۔ شرم تو آپ مین سے ہی۔ اسکے لیے وجہ کی ضرورت ہی کیا تہی۔ البتہ بے شرمی کے لیے وجہ ہونی چاہیے۔ نہین تو کوئی شرمیلا آدمی (جیسا مین ہون) ننگا بوچا کیون ہو۔ اب مین غلط پاکے صحیح کرون تو ناک بہون نہ سکوڑیگا۔

سرزمین سخن تو موجود ہی ہے۔ وہ ٹہوکر پہ ٹہوکر ہوگی کہ آپ کی شاعری کی کمر ٹوٹ جائیگی۔ آپ کو واللہ ہے۔ انصاف کیجیۓگا

مین بھی کیا کرتا شاعر ہون کہ جس بیت پر جم بیٹھتا ہون - شاعری کی چولین ڈھیلی کر دیتا ہون غیر صاحب - آپکا مطلع درست کئے دیتا ہون - اپنی غزل مین یون لکھ لیجئے - نہین تو کٹوا لیجئے -

شرم کے گھونگھٹ مین پنہان صورت ماتم رہے
غیر پر ظاہر نہو در پردہ میرا غم رہے

آگے چلئے دوسرا شعر -

وصل عاشق مین ہنسے - روئے فراق یار مین
چار دن کی زندگی مین کچھ ہنسی کچھ غم رہے

"دندان تو جملہ در دہانند" مگر خیر - آپ نے بہتون کو دیکھ بھال کے تجربے کی بات لکھی - ہمین اسپر اعتراض کا نکتا جانے کی وجہ ہی کیا ہے - مگر یہ تو بتائیے کہ پہلے مصرع مین "ہنسنا - رونا" آپ دکھا چکی ہین پھر دوسرے مصرع مین "ہنسی" کا لفظ کیون لایا گیا - آپ تو بے جوڑ تک ملاتی ہین "ہنسی" کے بدلے "خوشی" کا لفظ کہئے - چلئے ٹھیک - خوشی اور غم کا جوڑ ہوگیا - کیون بی بی زہرہ صاحب - ذرا ہمین تو کھل جائین -

اور چلئے تیسرا شعر -

انکے کوچے سے کبھی اٹھے نہ مثل نقش پا
ہائے پامال خرام ناز برسون ہم رہے

دیکھئے - ایجاب کہین قصے مین آکے یہ تالا نہ بجا ہیلین - پہلے مصرع مین - "کبھی اٹھے نہ مثل نقش پا" آپ لکھ گئین - اس سے ظاہر ہے کہ ہمیشہ کے لئے یہی حالت قایم ہوگئی - اور دوسرے مصرع مین "برسون" کے لفظ سے حصر کردیا - یہ کیا معنی پہیلیں تو ایسی اور بیٹھین تو ایسی - آپ بھی شاعری کے کوچے مین انیلی ہی نکلین - بی صاحب یہ شاعری ہے - گھنگرو نہین ہین کہ پانون مین باندھے اور چھم چھم بجا دئے - سنئے یہ ہائے ہوئے بھی یہان کچھ مزے سے نہین بیٹھتی ہے - اس کو یون ٹھیک کیجئے -

انکے کوچے سے کبھی اٹھے نہ مثل نقش پا
جبکہ پامال خرام ناز جانان ہم رہے

اور ٹرہئے چوتھا شعر

سیر بیتابی اگر ہنس ہنس کے تم دیکھا کرو
بیقرارون کا تمھارے اور ہی عالم رہے

وہ عالم کون ؟ عالم لاہوت - یا ناسوت ! المعنی فی بطن الزہرہ - "اور ہی عالم" سن لیا - کہ چلین شاعری کمبخت بھی کہان ٹہٹے گانے گئی ہے - بے زہرہ کے پاس - اور یہ خبر ہی نہین کہ یار لوگ تکنی کا ناچ نچانے کو تلے بیٹھے ہین - اے بی زہرہ بیٹی ہو - کچھ تمہین نہین - اس قافیے کی مٹی تینون نے بے سمجھے بوجھے خراب کی ہے - وہ بھی تمہارے جوڑی دال نے - چلو سنگت خوب نبھیگی - اچھا لیجئے - آپ بھی کیا یاد کرینگی کہ کس سے پالا پڑا تھا -

آپکی اس طبعزاد کو بھی ہم ٹھیک ہی کردین - یہ دیکھئے -

سیر بیتابی اگر ہنس ہنس کے تم دیکھا کرو
دم نہ لین بیتاب بیتابی سے جبتک دم رہے

پانچوان شعر اور چھٹا شعر دونون اچھے اور مقطع غنیمت - دوسری غزل پر پھر دوسرا وار ہوگا - آنکھون کے دروازے کھولے انتظار مین رہئے -

بی صاحبہ چلتے چلاتے اتنا مین اور کہے دیتا ہون کہ کہین جھینپ کے رہ نہ جائیگا کبھی کبھی گھسین ہی کی زمین پر آجایا کیجئے کچھ نہ سہی - دل لگی ہی سہی - یہ کیا کم ہے کہ چمک جائیگا -

راقم

نظر باز

سرگذشت حاجی بغلول

بقیہ باب نہم

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۶ - اگست سنہ ۱۸۹۶ء

چونکہ اسدفعہ اس مہم کی ابتدا - اس حملہ ثانی کا آغاز حرفہ ریلوٹی کی ہتھکنڈی اور ذمہ داری سے ہوا تھا - اس مین حاجی بیچارے کی حماقت یا عقلمندی کا کوئی جزو شریک نہ تھا - لامحالہ اوسکی تمام جزوی و کلی کارروائیون مین انہین کی رائے صائب اور تدبیر کو دخل در معقولات کا استحقاق تھا اور ضرورت بھی ایسی ہی واقع ہوئی تھی کہ یہی ذات شریف توجہ خاص فرماتے حاجی صاحب تو سمجھ لیجئے محروم کیا اپنے ہاتھون مرحوم ہو چکے تھے - انکو کچھ کہنے سننے کا یارا - ہاتھ پانون ہلانے کی طاقت ہی کب تھی - زبان فشان کام مین لاسکتے نہ جریب زیتونی کے زبانی جوہر دکھا سکتے تھے - غرضکہ حضرت بھیگے ہوئے جنگلی چوہے کی طرح گرتہا کے الگ بیٹھے رہے مگر حرفہ ریلوٹی سلمہ نے ڈانٹ ڈپٹ شروع کی کہ حبطرح بنے تم لوگ گانون والے گھوڑی حاضر کرو یہ ہینگ والے صاحب ہین - بڑے آدمی ہین - افیم والے صاحب سے سارے ہندوستان مین ہینگ بیچنے کا ٹھیکہ لیا ہے - ملک ملک شہر شہر دورہ کرتے ہین اگر ذرا سا بھی نقصان ہوا تو پورا گانون جلا دیا جاوے گا - تھوڑی دور پر انکا ڈیرہ خیمہ نوکر چاکر عملہ سب ہے - اگر خبر ہوگئی تو سب گانون لٹ جائیگا اور سرکار ڈانڈ دلائے گی وہ الگ اور پچاس روپے کی ہینگ اس گرٹیا مین کھل گئی ہے - تم لوگون کو برسون ہینگ کی ضرورت نہوگی - اسکا روپیہ الگ دو گانون بھر - بہت نہین دو دو روپیہ جرمانہ دو - اور جو کچھ کسر رہ گئی تو ابھی مرمت کردی جائے گی - سبکی ٹنڈیان کس جائینگی - جاؤ بھلا چاہو تو لاؤ - ابھی کچھ نہین گیا - نہین تو دیکھو پھر گلہ نہ کرنا - تم کو سمجھا دیا مجھ کو کہنا نہ

بڑے صاحب انکے بڑے دوست ہین اگر ایسی ہی باتین تو آفت جوتے ہین کوئی ایسا ویسا دیڑو گستہ و سمجھ لیا ہی اپنا بھلا چاہو تو بات مانو۔ نہین اپنا سر کھاؤ ہمنے تمکو سمجھا دیا ہے۔ ابل دیہہ بیچارے ایک مقدمۂ ڈاکہ زنی سے سہم ہوے تھے جسمین انکو پانچ سال تک تین نذیر جو کیدار ونکا خرچہ دینا پڑتا تھا اور ایک ستارکے بیٹے کو بدمعاشی مین سال بھر کی سزا ہو چکی تھی سمجھے کہ کہین ایسا نہو یہ فیل لائین اور کچہری کی دوڑ دہوپ کشاکش مین حیران جدا ہون اور کھیتی باڑی کے کام مین ہرج ہو۔ بیچارے گردن نوڑاے کان پکڑا اپنی اپنی جھونپڑی مین چلے گئے اور لگے روپیہ کی فکر کرنے کوئی لال مین بشر بہونچے کی دوکان پر پہونچا کوئی ہیرا تیلی کے ہان گیا کسی نے تو نیا تھالی رکہی کسی نے سوائی ڈیوڑھی پر روپیہ ضلیدا ہستے لیا اور حاضر ہوے کہ لیجیے صاحب جو کچہہ ہو سکا حاضر ہے۔ اس ترکیب سے قریب پچاس کے روپیہ اوسیوقت جمع ہو گیا اور ایک بچھیری گھاتے مین پائی۔

اب ہمارے عاشق تن مولنیا حاجی بغلول کی بخوبی تمام اشک شوئی ہو گئی جتنی لہو نہ نکلا ہوگا اوتنا آنسو چھیری اور رسالۂ بعض علیہ السلام کی بدولت مڑہ گیا معشوقہ ممتع کا امید ذمہ تھا وہ ملا۔ اسکے داغ حسرت نصیب ہی نہ ہوا تو کیا ہوا۔ روپ درشن نے تو آنکھون مین نور دل مین سرور پیدا کر دیا طاقت سلب شدہ مثل آب رفتہ باز بجوے بار آمد روپیہ کی جھنکار نے قوت برق کا کام یا کٹھ پتلی کی طرح بے خواستہ اوٹھ کھڑے ہوے۔ اور عمامہ و جریب سے لیس ہو۔ پیدل چل کھڑے ہوئے۔

آپ جانئے جب اچھے دن آتے ہین بگڑی باتین بن جاتی ہین۔ مدتون کی آرزوئین برآتی ہین۔ گاؤن سے نکلتے ہی تھے کہ سامنے سے دیکھتے کیا ہین معشوقہ نیک خصال۔ الہڑ پن کی خاص ادا کے ساتھ بھینس کو ہنکاتی۔ اک لاپروائی سے ٹھوں پر ایکبار ہر کی لکڑی سے ہلکی ہلکی ٹھوکین لگاتی سر سے اوڑہنی ڈھلکی ہوئی عجب بھولے پن سے بے تکلف چلی آتی ہین حاجی خدانخواستہ کیون پہچانتے مگر حرفہ ریوڑی نے عباے مقدس کا دامن پکڑ کر آہستہ سے کہا حاجی صاحب حاجی صاحب وہ دیکھیئے سامنے چلی آتی ہین۔

یہ سامان۔ یہ سمان۔ یہ استغراک۔ اتنے دن کا فراق ایسا نہ تھا کہ حاجی کے ہاتھ مین ضبط کی باگ رہنے دیتا۔ خفاش وحید کو نظارہ رخ مہ الو سے یہ لطف کبھی نہ حاصل ہوا ہو گا ابابیل و گنجشک شمع کی روشنی مین پھڑ پھڑا کر گدا گدنہ گری ہونگی جسطرح ہمارے حضرت ایکبار ننھی ننھی چیان آنکھین کھول۔ عباے نظر مین معشوقہ کو ملفوف کر زبان حال سے ارنی گویان اسطرح ڈھیر ہو گئے جسطرح چھاپے کی روشنائی سل پر یا تمیا کو کا تیلا دھوپ مین۔ حرفہ ریوڑی لاکھ ہان ہان۔ میان سنبھلئے سنبھلئے۔ جی کو تھامیئے پکارا کیا۔ مگر توبہ کیجیئے خدا خدا کر کے آج تو یون آپے سے باہر ہو

ہین۔ اب بھلا کسی کی کاہے کو سنتے والے ہین۔ خدا جانے یہ سب حسن دل عشق یا محض دکھلانے کی غرض سے (اسکا تصفیہ حاجی اور ان کی معشوقہ کر لین) مگر یہ صحیح ہے کہ اس روز ریشہ خطلی ہو جانے کا واقعہ ضرور ہوا تھا نہین معلوم راستہ وہی تھا یا جس قاعدے سے سیاہی منور شعاعون کو اپنی طرف کھینچتی ہے اوسکی رو سے بالمحق ایک عجیب الخلقت کی اس نرالی حرکت کے سبب۔ بہرکیف کسبوجہ سے وہ برق دمان۔ حاجی کے خرمن صبر و استقلال کو خاک سیاہ کرنے والی بلا سے بے درمان لب جھپ مسکراتی نکل گئی۔ حاجی صاحب آنکھین بند کئے۔ جریب زیتونی ہاتھ مین لئے وہین بیٹھے حرفہ ریوڑی پاس بیٹھے ہین گویا مری بھینس کے قریب چمرگد۔

آخر بنہمالش بسیار و خوشامد بے شمار اٹھے اور گھر کی طرف چلے۔ راستے مین دوسرے نورچشمی گھوڑی نظر آئی۔ خود تو خلقی عذر دوسرے خستگی تیسرے فرط مسرت سے دوڑ نہ سکتے ہین حرفہ ریوڑی البتہ لپکا اور گھوڑی کو جا گرفتار کیا۔ جب کاشتکار نے سنا کہ ہینگ والے صاحب کے سائیس کی گھوڑی ہے وہ بیان گھاس کھودنے آیا ہے۔ بیچارے نے فوراً چھوڑ دی۔ اب ہمارے حاجی صاحب تو اپنی پرانی نورچشمی پر اور حرفہ ریوڑی کچہری پر سوار ہو کر جلو مین در دولت پر بخیریت تمام پہونچ گئے۔

صبح گئے سلامت آئے
جان بچی اور لاکھون پائے

(باقی)

توکل علے الرحمۃ

ادہر تو برسات نے اس بلا کی گرمی دکھائی بقول شخصے نادین خاک اوڑائی کہ معلوم ہوتا تھا ساون بھادون اور جیٹھ بیساکھ مین ادلا بدلی کی ٹھہر گئی۔ خس کی ٹٹیون کی نئے سرے ضرورت ہوئی۔ پھر پچھلے تک برف کی پکار مچنے لگی۔ ادہر میان ہیضہ خانصاحب نے موقع خالی پاکر گرد ہاتھون بزن بولنا شروع کر دیا۔ جو کچہہ گرانی اور گرمی کی دست برد سے بچے تھے انکی خبر لینی شروع کر دی۔ ذرا دن گولا چلنا شروع ہوا بارے ہفتے کو ابر آیا ہواے خنک چلی اور بوندا باندی شروع ہوئی اوسدن سے کسیقدر امن ہے۔ مگر فصل کو ... نقصان پہونچ گیا ہے کہ اس اتنک شوئی سے کچہہ غلے کے نرخ پر اثر پڑتا معلوم نہین ہوتا۔

مضامین نحیر

آسمانی سقا

(از جناب مولوی سید علی سجاد صاحب دہلوی العظیم آبادی)

لاتا دریا سے ہون مین پانی — کرتا ہون چمن پہ درفشانی
گل سوتے ہین جبکہ دوپہر کو — منہ پر لئے سایۂ شجر کو
لو ن چلتی ہے جبکہ گری ستم کی — ڑپاتی ہے پیاس دمبدم کی
سایہ کرتا ہون مین چمن پہ — نخل نسرین و نسترن پر
منہ دھوتا ہون مین گلون کا ہیم — ہوجاتی ہے تازہ روح عالم
مشہور ہے میری آبیاری — دیکھے کوئی رنگ سحر کاری
جان دیتا ہون آکے مین چمن مین — خوشبو گلہاے یاسمن مین
ہے مجھسے بیچ و تاب سنبل — ہے مجھسے بہار لالہ و گل
وہ شوخ نسیم عنبرین دم — دیتی ہے مجھے دعا ہین پیہم
دہقان مجھکو پکارتے ہین — دریا مجھکو اُبھارتے ہین
ہین میرے امیدوار میکش — وارفتہ و بیقرار میکش
کعبہ سے کبھی امنڈ کر آیا — آکر کبھی میکدے پہ چھایا
میکش گرتے ہین پھر سبو پر — مینائے شراب مشکبو پر
میخانے مین غل بپا ہین چھپے ہین — شورش ہے جنون ہے دلولے ہین
طوفان سے جلال ہون دکھاتا — موتی آنکھون سے ہون لٹاتا
افراط گہر سے دشت و صحرا — دکھلاتے ہین اخترون کا دریا
کرتی ہے ہوا جو انکو پانی — یہ بھی میری ہے حکمرانی
چاہون کچھ زور اگر دکھانا — پانی پانی ہو اک زمانہ
جو کوہ سفید برف سے ہین — معدن میرے وہ فیض کے ہین
ہوتے ہین بلند لپٹ مجھ سے — تھراتے ہین فیل مست مجھ سے
گو میرمین خوش نہ آئے سونا — ہے نرم ہوا مرا بچھونا
ہے رعد جو ہمدم یگانہ — برق سوزان ہے تازیانہ
پُرہول گرج کی وہ صدائین — جو کوہ کے قلب مین درآئین
لرزہ اندام مین جو ڈالین — سر پہ ابھی آسمان اُٹھالین
ڈر جائین دلیر ایسی آواز — دل خون کُن شیر ایسی آواز
سوکھے پودے ہرے کئے ہین — مردے مین نے جلا دئے ہین
دریا پہ کبھی تو باغ پر ہون — جھیلون پہ کبھی تو راغ پر ہون
گہ سیر کنان خیال پر ہون — گہ سایہ فگن نہال پر ہون
مل جاتا ہے راستہ جدہر کو — جاتا ہون مین شوق سے ادہر کو
ہے اہل جہان کو مجھسے الفت — کہتے ہین مجھے خدا کی رحمت
رہتا ہون سرون پہ سایہ گستر — پہچانتے مجھے بشر نہ کیونکر

جب ڈوبتا ہے سحر کا تارا — ہوتا دنیا مین ہے اُجالا
وہ پردہ کشائے عارض صبح — آئینہ نمائے عارض صبح
پھیلاتا ہے نور کا جو دامن — دکھلاتا ہے سیر دشت و ایمن
یعنی خورشید عالم افروز — جس سے دنیا ہے بہرہ اندوز
زینت وہ دوش ہے وہ میرا — آویزۂ گوش ہے وہ میرا
جب ڈھلتا ہے روشنی دکھا کر — بجھنے لگتے ہین اُسکے تیور
اور آتی ہے شام اس ادا سے — سر پر چادر سیاہ ڈالے
وہ جان جہان دلون کا پیارا — آنکھون کا فلک کی ہے جو تارا
پھرتا ہے جو اپنی روشنی مین — جو شمع ہے محفل خوشی مین
سب کہتے ہین ماہتاب جسکو — ہوتا نہین میل خواب جسکو
ٹھنڈک دیتا ہے جو دلون کو — روشن کرتا ہے ساحلون کو
سینہ پہ مرے وہ لوٹتا ہے — جو اُسکی ادا ہے خوشنما ہے
جب رات زیادہ بھیگتی ہے — پھیلی ہر سمت چاندنی ہے
ہوتا ہون ہوا سے جب پریشان — چھنتی ہے شعاع ماہ تابان
عریان پھر جھانکتے ہین تارے — گورے گورے وہ پیارے پیارے
جیسے گل راز تی چمن مین — یا بندے ہون گوش سیمتن مین
کھولے ہوئے آنکھ جاگتے ہین — مین دوڑتا ہون وہ بھاگتے ہین
دیکھے تصویر کوئی میری — ہے شکل مہیب کیسی میری
جیسے گردون پہ دیو کالا — جسکا خورشید اک نوالا
ظاہر مین سیاہ ہون مین لیسا — لیکن باطن ہے صاف میرا
دُرریز و دُرفشان دہن ہے — مجھسے آباد ئے عدن ہے
چاہون تو بجھا دون شمع خاور — گل گردون چراغ ماہ انور
لاتا ہون مین جوش پہ سمندر — موجین جاتی ہین آسمان پر
پڑتے ہین وہ دم بدم تھپیڑے — تھمتی نہین ناؤ ناخدا سے
دکھلاتا ہون سیکڑون تماشے — اک گردش چشم سرمہ سا سے
جسوقت کہ برق کوندتی ہے — دہشت سے دلونکو روندتی ہے
ڈرجاتے ہین سب گرج چمک سے — اُس شعلہ فشان کڑک دمک سے
کوئی کمرہ مین جا چھپا ہے — سجدے مین کوئی جھکا ہوا ہے
کانون مین کسیکے انگلیان ہین — بودے مین کی نشانیان ہین
آنکھون پہ دھرے ہے ہاتھ کوئی — ہنستا ہے کسیکے ساتھ کوئی
ڈرپوک بڑے ہین کچ دلے ہین — دیکھو کسطرح سے پڑے ہین
کرتا ہون بساط امن برہم — دیتے مجھے ہین اہل عالم
رکھتا ہون رفیق فتنہ سامان — اولے گوئے تفنگ طوفان
جانین لاکھون ہلاک کردون — چاہون دنیا کو ناک کردون
لیکن ہے کرم کی مجھکو عادت — ہے سایۂ دامن سعادت

ابر بھاگا ہوا جاتا ہے خدا خیر کرے
آج بدلی نظر آتی ہے گھٹا ساون کی

شوخی ظرافت کے آسمان لیاقت فصاحت کے چاند سچائی اور آزادی کے تارے بیدل عزیز بکو بہادر مولانا پنچ یون تو آپکے اخبار مین دنیا بھر کی خبرین جہان بھر کے حالات طرح طرح کے مضامین شایع ہوا کرتے ہین کبھی سرحدی معاملات پہ رائے زنی کبھی انتظام ملکداری کی اصلاح کبھی سوشل ہال کے واقعات اور نہین معلوم کیا کیا الم غلم مضامین تحریر ہوا کرتے ہین اور بادل پر کوئی ارٹکل شایع نہین ہوا آخر کا مجبور ہوکر اپنی جیب شریف کا شعر پڑھا کرتے ہین۔

آمدم بر سر مطلب آپ جانئے یہ اصول ہمیشہ سے جاری ہے کہ جس چیز کی ذرا بھی خواہش ہوئی وہ کمیاب نایاب ہوگئی چڑیا کا دودھ بھینس کا انڈا ملنا ممکن مگر اس چیز کا ہاتھ آنا محال ایکی مرتبہ جو ذرا بی برسات کی چاہ ہو چلے کئے گئے اور پانی کی خواہش ہوئی تو آپکا دماغ ہی گھنٹا گھر کی گھڑی پہ جا رہا بادل خان نے نہ دیکھا اور نہ دیکھا تاؤ لگے شتر غمزے دکھانے بے تکے پن کی انتہا ہی نہین یا تو یہ ابن شوا شوری یا یہ ابن بے تکی ہی مثل کہ گھڑی مین گھڑیال پلک مین دریا بلکہ سمندر جو چھینٹا جو پڑتا ہے تو لے میرے بھائی جل تھل بھر گئے نالے دریا ہو گئے سیکڑون جھوپڑونکو اسطرح بہا دیا جیسے سیلاب کے ریلے مین چیونٹی دیوارین سربسجود ہوکر حقا کی آواز دینے لگین مکانون نے استغفار داخل کرکے سجدہ شکر ادا کیا ادرا بھے ساتھ گھر والونکا چالان عدم آباد کو روانہ کیا چلتے رستے بھولی غریب غربا دہائی دینے لگے شہر بھر مین طوفان کا عالم یا ایک مرتبہ یہان بادل خان دم اوٹھا کے قرنا جو کرتے ہین تو اسطرح غائب جیسے بادل کا پائلٹ کے موکل صاحب بارہ بارہ جو بیس کوس پتہ نہین لاکھون منتین ہزارون ٹونے ٹوٹکے ہوتے ہین لڑکیان چھلنی مین پانی چھانتی ہین کسان گلی گلی غل مچاتے پھرتے ہین گگری جیوجی جیل پیاسا کانے میگھا پانی دے" مگر ایکا دل ذرا نہین پسیجتا اگر کبھی کچھ مذاق سوجھا تو کہین ٹامین ٹوئین دکھائی ہی دے گئے اور للچائی ہوئی نظرونکو ترسا کے غریب کسانون کی آرزونکا خون کرتے نو دو گیارہ ہوے اب سورج دیوتا کی بن آئی یا تو آپکی نشیت اس جہانکی طرف تھی یا منہ ادھر پھیر کے سیدھے ہو گئے اب کیا پوچھنا گرمیکا وہ عالم کہ آسونکی طرح سے پکے جاتے ہین آدھی فالودہ ہو گئے پنکھا قلی کی قایم مقامی کی دنیا و مافیہا سے ہاتھ اوٹھایا۔ پانی پیتے پیتے نچومرہ ہو گئے غلہ کا نرخ ایک تو یون ہی سلامتی سے بڑھا کنکوے کی طرح سے دن بدن اونچا ہوتا جاتا ہے اوسپر طرہ یہ کہ بارش ندارد وہی مثل کہ مرے کو مارین شاہ مدار۔

راقم

ایک کسان تقلم ص ق

پنچ ل خدا خدا ل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ ۲۰ اگست ۱۹۰۹ء

مکے گئے مدینے گئے کربلا گئے جیسے گئے تھے ویسے ہی چل پھر کے آگئے

یورپ کے محققون کو مدت سے قطب شمالی کا خبط ایسا جا ہوا ہے کہ قطبین کا برت ہی بات ہے ناکامی کا آفتاب کیسی ہی تیز شعاعین ڈالے۔ مگر یہ ظالم گھٹنے والا نہین بعض فرانکلن سے لیکر آج تک کوئی نہ کوئی ایسا سنہ خدا دس بیس سال کے بعد اوٹھ کھڑا ہوتا ہے کہ اپنے ساتھ سو دو سو آدمیون کو جہاز پر لاد لاد وہان جھپٹ چڑھا آتا اور خود بھی اکثر مع جہاز و کشتی کفن برف مین ملفوف ہو۔ ساحل عدم سے پہونچتا ہے۔ حال مین ناروے کے ایک ڈاکٹر ناسین ہی اسی دہن مین گھر سے نکلے تھے۔ مدت تک تو آپکا پتا ہی نہ چلا کہ کدھر کو کھسکے چل گئے مگر کچھ عرصہ ہوے کہ ایک غلغلہ مچ گیا۔ ناسین صاحب قطب شمالی پہونچ گئے رسید بھی آگئی۔ وہ مارا پالا۔ واہ وا کیا کہنا ہے۔ واللہ وہ بڑا معرکہ مارا کہ آج تک کسی سے ہو ہی نہ سکا اب کیا ہے جہاز رانی کا راستہ کھل گیا یہ یورپ ایشیا بھر کے گرد صدقے ہوکر چین جاپان وغیرہ جاتا۔ ساری دنیا کا چکر لگانا سب موقوف قطب شمالی قطع کیا اور ادہر بیرنگ مین کٹ سے موجود ناسین صاحب ایسے اور ویسے اور مرد ساہی چاہیے۔

این کار از تو آید مردان چنین کنند

اب کوئی یہ نہین دیکھتا کہ آخر ایسی جگہہ جہان آج تک کوئی نہین گیا ناسین کا پہونچنا معلوم کیونکر ہوا۔ جب تک ڈاکٹر صاحب خود بہ نفس نفیس واپس آئین اور ساری داستان سنا کر مطمئن نہ کرین تب تک اعتبار ہی کیونکر ہو سکتا ہے۔ خیر صاحب انتظار کرتے کرتے آنکھین پتھرا گئین قطب شمالی تک پہونچنے کی داستان ہی قصہ پارینہ ہوگئی۔ کہ اکبارگی اب خبر آئی کہ ناسین صاحب صحیح سلامت ناروے پہونچ گئے ارے بھئی کیونکر کیسے کس حالت مین۔ کامیاب یا ناکام۔ جی کچھ بھی نہین۔ قطب۔ غوث ابدال کسی سے مڈبھیڑ نہوئی۔ ڈاکٹر صاحب بیک بینی و دو گوش ایک ساتھی اور ہمراہ لئے گھر پہنچ گئے فرام نامے جس جہاز پر گئے تھے اوسکو بھی خدا جانے کہان چھوڑ آئے ہارس ورنہ کی مہم کا ایک جہاز ڈنڈورتھ آنکھو لادلایا۔ آپ فرانز جوزف لینڈ مین پڑے ہوے تھے آپکا جہاز ۸۶ درجہ طول البلد تک پہونچ کر زمین سے لگ گیا۔ اڑیل ٹٹو کی طرح ایک انچ آگے نہ بڑھ سکا۔ اوسکو وہین چھوڑا اور آپ کو گیلو آیا سیدھے ہی وارث جیمی کی طرح واپس آگئے۔ اب جہاز کی نسبت تشفی کیا دیتے ہین کہ اسپٹسبرگن زدار السلطنت ناروے کو آپ ہی بہ آئے گا۔ واقعی اگر اوسکو بھی ڈاکٹر صاحب کی طرح گھر کا رستہ یاد رہا تو کیا عجب ادھر ادھر ٹکراتا کٹے کنکوے کی طرح چھپتا آجائے۔

ہمارے نزدیک ڈاکٹر ناسین فضول اسقدر تکلیف اوٹھائی انگلوسی ہی

یہ خفیہ چالین اور سمے !

پہلے کھلی بازی کرتی تہی تو یہان ہندوستان دلی مین چلے آے ہوتے قطب صاحب کی لاٹ کی زیارت کرکے واپس جاتے قطب صاحب نہ ملتے اونکی لاٹ تو ملجاتی -

اسکو بھولا نہ چاہیئے کہنا جائے جو صبح اور آے شام

ہمین ایشیا مین چوٹی کی سلطنت تہی - کیا وجہ کہ اول تو آباد دستکار صناع - دولتمند - دوسرے لمبی چوٹی سر پر رکھنے والی - مگر ادہر جب سے جاپان نے یورپین اور امریکن تہذیب و ترقی کی مدد سے اس بیچاری کی کوریا کے معاملے مین دم کترلی اور تو کیدم پانی باہر بگادیا تہا تب سے اندیشہ ہو چلا تہا کہ اب افیونی سلطنت زوال اور انحطاط کی پینک مین آئی ہے جسکا نکلنا محال ہوگیا ہے -

مگر ہمین صاحب شکست کہاتے ہی اسکی آنکہین کہلی ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنی دم سنبھالے رہیگا - اس نے جھٹ پٹ اپنے میر اسنے خزانے وزیر لی ہنگ چانگ کو یورپ بہیجدیا یہ شخص بہی اپنے وقت کا گلیڈاسٹن اور بسمارک ہی اس نے جرمنی فرانس انگلستان کی خوب سیر کی - اور جابجا جہازون اور سلاح کی فرمایش بہی دی ہے - اسکے ارادون سے معلوم ہوتا ہے کہ بحری طاقت کو ترقی دے گا جنگی جہاز یورپین طرز پر طیار ہون گے سلاح یورپین ڈہنگ کے استعمال ہون گے اور تجارت کیواسطے چین مین ریلین نکلین گی اگر واقعی یہ سب سامان لیس ہوگیا تو سمجھ لینا چاہیے کہ چین مین پہر وہی دم خم آجائے گا جسکی شہرت مدتہاے مدت سے تہی - خیر یہان تک تو مضایقہ نہین ہم خوش ہمارا خدا خوش مگر ہم کو اپنی جگہ ایک تردد البتہ پیدا ہوا ہے یعنی کہین خدانخواستہ ایسا نہو کہ یہ چین افیون بہی اپنے ہان اسقدر بونے لگے کہ ہمارے ہندوستان سے اس مال کا جانا موقوف ہوجاے آپ جانئے اس سے بہت بڑا فائدہ ہندوستان کے خزانہ کو ہوتا ہے - اور اُسی کی طمع مین افیون کمیشن مین - خدا جانے کن کن کوششون سے پادریون کو زک دی گئی - پہر اگر بعد خرابی بصرہ - اور باوجود بدنامی افیون کا کاربار کم ہوگیا تو سارا نزلہ کم بخت ہندوستان پر گرے گا یہین سے تمام مصارف لئے جائینگے ٹکس بڑہے گا - ابواب نکالے جائین گے - رعایا ایک تو یون نہین سوکھ سوکھ کے چھوہرہ ہوگئی ہی اگر یہ آفت چین نے نازل کی تو پہر کہین ٹہکانا نہوگا پس یا - لی ہنگ چانگ سب کچھ ہو مگر ہمارے ساتھ یہ کھلی بازی نہ کرنا - کیا کہین تم ہندوستان آوگے نہین ورنہ زبانی تم سے عرض کرتے - اور اپنے نوابون دستبجہ دارون کو دکھاتے کہ تم ذرا سی چوٹ پر یون چونک پڑے اور ایک یہ ہین کہ اس افیون کی بدولت خدا جانے کن دہاڑون کو پہونچے ہین اور ایک اوہ جی کہہ کر ساری دنیا کے مصائب ٹال دیتے ہین -

سرگذشت حاجی بغلول

باب دہم

تتمہ اودہ پنچ مطبوعہ ۱۳ اگست ۱۸۹۶ء

یہ واقعہ عاشقی - حادثہ فریفتگی دنیا مین ایسا نہ تہا کہ صرف حاجی صاحب کے سر ہا رہتی بلکہ انکے یاران بے تکلف اور نیازمندان قدیم کو بہی ایک طرح کا خبط ہوگیا تہا - اب کوئی مجمع کوئی جلسہ ایسا نہوتا کہ اسکا چرچا نہوتا اور گفتگو ن دلچسپی نہ رہتی - پہر آپ جانئے جس بات کا یون تذکرہ رہے گا - اسمین خواہ مخواہ شاخین نکلتی ہی چلی آئین گی -

پہلا اثر تو یہ ہوا کہ میر ناظر حسین اور انکے دو چار ساتہیون نے کمر ہمت باندہی کہ جسطرح ہو اس حاجی ربا معشوقہ کا پتا لگانا چاہیے -

دوسرے چند وثیقہ دار جنکی تہوڑی تہوڑی تنخواہین تہین - اور رحانیت صاحب جنکو وصول کیا کرتے تہے وہ بیچارے بہت ہی گہبرائے - کہ حاجی کا اب ٹہیک نہین معلوم ہوتا - کوئی دوسرا بندوبست چاہیئے ان لوگون کے ہان ہوا پانی - غذا - پوشاک کی طرح قرضہ بہی حوائج ضروری مین ہوتا ہے اور چونکہ تنخواہ حاجی صاحب کے ہاتھ تہی اسوجہ سے اسکا سرانجام ہی جیب چہاتے انہین کے ہاتہون ہوتا تہا کبہی کسی مہاجن سے معاملہ ہوتا اور کبہی خود حاجی صاحب بنفس نفیس جیب خاص سے دیدیتے مگر اس جھگڑے سے واقف ہونے کی وثیقہ دارون کو چندان - افیون بٹیر بازی کی بدولت مہلت نہ حاجی کے نزدیک فنا ہے حال کی مصلحت معاملہ گول گول چلا جاتا تہا -

ادہر حاجی کو بہی اب وثیقے کے دفتر کے جہگڑون مینے - بہن ہر چلچلہ ایک دن بسر کرنے کی فرصت نہ تہی - یہ بہی برداشتہ خاطر - گو معاملات کا الجہاؤ ایسا کچھ تہا کہ تصفیہ پانا - اور سمجہوتہ ہوجانا دو ایک دن کا کام نہ تہا جسقدر زمانہ گذرتا جاتا اوسیقدر گتہی اور بڑہتی جاتی - آخر نوبت یا نیجا رسید کہ ایک مہاجن نے نواب گسیٹا پر نالش دائر کردی - حاجی کی پیروی آئین ضروری تہی مگر انکو اب مہلت کہان - نواب صاحب ایسی باتون پر توجہ کرنیوالے پیدا ہی نہین ہوے - آخر جس دن حاجی صاحب دیدار معشوقہ مین محو - ارنی اور لن ترانی کی بحث مین مشغول تہے - یہان مقدمے کی پیشی ہو کر عدم پیروی مین چارسو تیرہ آنہ ۹ پائی کی ڈگری ہوگئی - حاجی صاحب کو یاد نہ مدیون صاحب کو اسوقت تک خبر جب تک ڈگری کا اجرا اور قرقی کے پیادے کا سامنا نہوگیا - یہان کیا دہرا تہا سارا غصہ حاجی صاحب پر آگیا - نواب صاحب نے بدہو دربان کی معرفت حاجی صاحب کو طلب کیا اور سارا قصہ کہہ سنایا -

ہمارے حضرت اگرچہ قانون قاعدہ کچھ بہی نہ جانتے تہے مگر اپنے نزدیک کم سے کم اصول قوانین سے اسقدر ضرور واقف تہے کہ نہتم صاحب کو دس برس سبق پڑہاتے - آپ نے چپراسیون سے حجت اور رد دلیل شروع کردی

مزاج میں چھلاپن تو حد سے زیادہ تھا۔ لیکن حریف حرکات اضطراری میں چہل پہل کی یاد ن سے لگ گئی یا وہ سنے بخیال فوجداری کمک طلب کر کے گھر بر گھیر لیا۔ اور تین چار گھنٹے کی جھائیں جھائیں ہشت مشت تھکا تھکی کے بعد جب نواب صاحب کا تمام اسباب قرق و ضبط ہو چکا تو حاجی صاحب کو بمصالح مختلف یہی مناسب معلوم ہوا کہ جسطرح ہو سکے روپیہ دیکر اپنے معاملات سنبھالیں ورنہ آج ہی سر ہوا بگڑ جائے گی۔ نقصان مایہ کے علاوہ وجہ معاش کی سر بند کتاب کا ورق الم نشرح ہوگا۔ آپ نے فوراً گھر پر پہونچ روپیہ اور نوٹ رومال میں باندھ حوالے کئے اور نواب صاحب سے جو خدا کے ہان سے پرونوٹون اور تمسکون پر دستخط کرنیکا ٹھیکہ لیکر آئے تھے پرونوٹ لکھا بخیر و عافیت گھر کا رستہ لیا۔ اس واقعے نے ہمارے حضرت کو بساط معاملات سمیٹنے پر آمادہ کر دیا اور صبح ہوتے ہی عدالت جا سیٹھ جی کے نام ادلی حساب فہمی کی نالش دایر کردی۔ کہ اپنا حساب سمجھائیں جو ہمارا نکلتا ہے ہمکو دین اور دوسرا مختار مقرر کرین۔

آپ جانئے عرائض نویسون کو مقدمے کی اصلیت پر غور کرنے کی ضرورت ہی کیا پڑی تھی۔ ایک بیدردنے ایک ہی عرضیدعوے مین سبکو مدعی علیہ لکھدیا کہ حساب فہمی کرا دیجائے۔ ابھی تک کسی وکیل سے اسوجہ سے مشورہ نہ لیا تھا کہ حاجی کو اپنے ایسے معاملات مین اخفا کا بیحد اہتمام رہتا تھا مگر جب سنا کہ دوسرے فریق کے لوگ بیرسٹر کرنے والے ہین تو آپ بھی ایک ٹیا بوچ بیرسٹر کے پاس کاغذات لے گئے۔ یہ بیرسٹر صاحب بھی سلامتی سے وہ تھے جنکو معاملہ فہمی اور قانون دانی سے اوسیقدر واسطہ تھا جسقدر کوٹ پتلون ہیٹ سے ظاہر ہو سکتا تھا باقی علو خیالات کیوجہ سے ہندوستان کے وحشی معاملات مین نہ کبھی دلچسپی ہوئی نہ آیندہ کی امید تھی۔ آپ نے پانچسو روپیہ پیشگی اور پانچ بعد فیصلہ پر مقدمہ لے لیا اور ہمارے نزدیک بھی ضرورت ذاتی دیکھتے مناسب بھی یہی تھا۔

جب پیشی کا دن قریب آیا تو طوعاً کرہاً بیرسٹر صاحب نے مسل ملاحظہ کو نکالی۔ خیریت یہ تھی کہ نہایت مختصر تھی۔ صرف عرضیدعوے کا مسودہ اور ایک فرد حساب جسمین کچھ اس سیاق سے حساب تحریر تھا کہ خود حاجی صاحب بھی مشکل سے سمجھ سکتے اور اسیوجہ سے حافظے کے بھی کھاتے سے زیادہ کام نکالا جاتا تھا۔

اب حاجی صاحب سمجھاتے ہین کہ حساب فہمی سے مطلب یہ ہے کہ مدعا علیہم آنکر اپنا حساب ہمسے سمجھ جائین اور بیرسٹر صاحب سمجھتے ہین انکو حساب سمجھنے کا انسے دعوے ہے۔ ادہر انکو دعوے کہ ہمارا مقدمہ ہم سے زیادہ کون سمجھتا ہوگا ادہر اونکو غرہ کہ ہم سے زیادہ قانون کسکو معلوم دونون مین خوب گلخپ ہوئی اور آخر کار بیرسٹر صاحب نے مقدمے سے پہلے ان کو اپنی کوٹھی سے خارج کیا۔ چلتے وقت کتون نے دامن عبا شہید کیا۔ انہون نے حریف جو ماری صاحب کا سر سر کتا جو بہت منہ لگا (یعنی منہ چاٹ لیا کرتا تھا) زخمی ہوا۔ طرفین سے فوجداری کی نالش کی نوٹس دی گئی حاجی صاحب تو یہ کہتے گھر آئے کہ "شکر اللہ کہ بچا مین نے بڑا لحاظ کیا ورنہ اسیوقت کتے کا لہو پی لیتا" اور صاحب بہادر یہ کہتے کوٹھی مین گھس گئے کہ "ول تم عجب کتا آدمی ہے۔ ہم پاگلخانہ بھیجے گا"

جب حاجی صاحب نے دیکھا کہ سالیکہ نکوست از بہارش پیداست پہلی ہی بسم اللہ غلط ہوئی جاتی ہے مقدمہ عدالت سے باہر ہی کھٹکھٹا ہوتا ہے اور دو چار واقف کار زمانہ نے جب سنا تو سمجھایا کہ اے میان یہ دعوی ہی فضول ہے جسکو غرض ہوگی آپ حساب سمجھ لیگا۔ ادہر وہ بیچارے وثیقہ دار بھی بہت ہی پریشان تھے۔ ایک عرائض نویس صاحب نے درمیان مین پڑکر سمجھوتہ کرا دیا۔ سود کی رقم کچھ حاجی صاحب نے چھوڑ دی۔ اور دوسرے لالہ گندھی لال مختار بھی مل گئے۔ چلئے فرصت ہوئی۔

(باقی)

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

انسان لاکھ بلند پروازی کرے۔ آسمان مین تھگلی لگائے مگر آسمان والے پھر بھی کھلی بازی پر جب آجاتے ہین تو بلا کی دل لگی کرتے ہین۔ پانی داتی کا رونا تو آئے دن رہا ہی کرتا ہے۔ تازہ خبر سنئے کہ سورج گرہن حال مین ہونے والا تھا یورپ اور ایشیا کے منجمون نے ساری دنیا بھر کے سامان یکجا کئے تھے۔ لاکھون روپیہ کے آلات جمع ہوئے تھے اور بڑے بڑے کھیل بڑے بڑے تماشے مشہور ہوئے تھے۔ دور دور سے ناروے اور جاپان مین لوگ جمع ہوئے تھے۔ مگر میان ابر صاحب کو دل لگی جو سوجھی تو آپ نے آفتاب کے چہرہ منور پر اپنا دامن ڈال دیا۔ اور اسی پردے مین گہن کی کارروائی ہوگئی چلئے یہان دوربین لگائے آنکھین پھاڑے منہ کھولے کے کھولے رہ گئے۔

لاحول ولا۔ یہ ابر بھی عجب واہیات چیز ہے اسکو نہ کاشتکارون پر رحم آتا ہے نہ منجمین کی خاطر کرتا ہے۔ ظاہر مین تو پانی کے ابخرات کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے مگر آنکھ مین نام کو سیل نہین۔ عجب سنگدل چیز ہے۔ اب ہمارے نزدیک زمین آسمان کے قلابے ملانے والون کو لازم ہے کہ اس ظالم کا بھی بندوبست کرین پھر اور آسمانی باتون پر متوجہ ہون ورنہ یہ تو اسی طرح رنگ مین بھنگ۔ دہی مین موسل کیا کریگا اور یہان یونہین محنت اکارت ہوا کرے گی۔

لوکل علیہ الرحمتہ

ایک نامہ نگار صاحب کیننگ کالج لکھنو کی نسبت لکھتے ہین۔

"طلبا کے حال پر کسقدر کالج متوجہ ہے خصوصاً ایکی توجہ نے خاص تعلیم کا حال بخوبی آشکارا کر دیا ہے - اب ذرا دل لگی سنئیے کہ بی اے کلاس کے طالبعلموں سے کیسی محنت لیجا رہی ہے اور انکو گھر پر یاد کرنے کا کتنا موقع دیا جاتا ہے -

جو طلبا قانون کے لکچر سنتے ہین انکو نو بجے کالج مین حاضر ہونا پڑتا ہے اور تین بجے کالج سے فرصت ہوتی ہے یعنی چھ گھنٹہ برابر یہ صدر سری کرنا پڑتی ہے ایسی حالت مین وہ طلبا جو کالج سے ذرا فاصلہ پر رہتے ہین اور جنکو آٹھ بجے گھر سے چلنا پڑتا ہے اور چار بجے گھر پہونچنا ہوتا ہے پورے نو گھنٹہ محض دوا دوش اور سر مغزن مین صرف کرتے ہین - اب آپ ہی فرمائی کہ گھر پر بہلا کیا خاک پڑہ سکتے ہین انکو تو وقت ہی کب ملتا ہے کہ پڑہین - رات کو اس گرمی اور فصل کی خرابی کی حالت مین پڑہنا صحت کیواسطے نہایت درجہ مضر کیسیکو طلبا کی حالت پر بہلا رحم کیون آنے لگا تھا کہ وہ کوئی ایسی راہ نکالنے کی فکر کرتے کہ جس سے اونکے پڑہ جائین اور زندہ رہین حضرت انکو لڑکو نکی جانین جاہئین عزیز ہون مگر ہم تو جانون کی خیر منانے والے ہین - پڑہنا لکھنا ایک طرف - جان ہے تو جہان ہے -

ذرا آپ ہی کسی طرح یہ امر پرنسپل صاحب کے گوش گزار کر دیجئے کہ یہ کیا دشمنی طلبا کے ساتھ کر رہے ہین بات یہ ہے کہ تعلقدارون کا گروہ انیغافل اور المست ہے کہ اوسے مطلق کالج کے نام و نمود کی پروا نہین -

اس کس مپرسی مین دیکھئیے کالج کو کون روز سیاہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے -

گر ہمین مکتبست و این ملا
کار طفلان تمام خواہد شد

راقم ———

رپورٹر

اس ہفتے مین خدا خدا کرکے میان ابر صاحب نے ہمارے شہر پر مہربانی فرمائی بندگان خدا کے آہ و نالہ سے دل پسیجا - کبھی کبھی - بوندا باندی - ترشح - کی ٹہر جاتی ہے - گرمی البتہ کم ہوگئی ہے اور زراعت جو کسیقدر بچی بچائی تہی ہری ہوگئی مگر آپ جانئیے -

بہوک گئے بہو جن ملے اور جاڑ لگے قباے
جوبن گئے ترپا ملے تینون دیو بہاے

جب مدت تک سوکہی سناسنا کے ہرے بہرے کہیت زعفرانی ہوگئے - دہانون کے کہیتون پر برف خانے کی کیاریون کا گمان ہونے لگا - تو اب یو چہئیے اس پانی کو لیکر کوئی کیا کرے ہان قدرے قلیل اشک شوئی ہوگئی ہیضہ خانصاحب بہی اپنا قرار واقعی سکہ جما گئے - بہت سے بندگان خدا کو عدم آباد روانہ کر گئے غلے کے نرخ کا وہی حال ہے - تہرمامیٹر کے پارے کیطرح اوپر ہی چڑہتا چلا جاتا ہے - بندگان خدا مارے فاقون کے بالکل سوکھے اچور ہوے جاتے ہین - اور نہ تحریف کی پیداوار سے امید ہوتی ہے

کہ آئندہ کچہ ارزانی ہو دیکھا چاہئیے یہ سال کس مصیبت سے کٹتا ہے کون بچتا کون فاقون کی معرفت خدا اگنج سدہارتا ہے -

سنا گیا ہے کینگ کالج کے طلبا نے ایک عرضی تعطیل کیواسطے دی ہے کہ ہیضہ خانصاحب بیڈ ہیب پیچہے پڑے ہین - روز واقعات ہوتے ہین اگر پرنسپل صاحب نیکی کے دم مین ہوے اور طلبا کی جان عزیز سمجہے تو کیا عجب علی گڑہ کالج وغیرہ کی طرح تعطیل منظور کرین -

آج کل شہر مین ایک مقدمے نے فی الجملہ چہل پہل پیدا کر رکہی ہے پولیس سرگرم تحقیقات ہے دیکھا چاہئیے کچہ پتا چلتا ہے یا معاملہ ٹائیں ٹائیں فش کے رہجاتا ہے - یعنی چند روز ہوے ایک مفلس نواب زادے اٹھارہ انیس برس کے بعد حیدرآباد دکن سے خدا جانے محبت وطن یا مٹی کی کشش سے گہر آئے تہے - دولت ثروت تو نہ یہان تہی نہ وہان ملی مگر نہین معلوم کیا سبب ہوا کہ ایکشب کو چند آدمیون نے ایسا مارا کہ زبان بند ہوگئی - سر مین ایسا صدمہ پہونچا کہ تکلم سے معذور ہوگئے - دو تین روز کے بعد چل بسے افواہاً سنا گیا ہے کہ یہ جب سے دکن گئے تہے گہر بار سے خبر ہی نہوے آپکی بیگم صاحبہ جو سلامتی سے چالیس روپیہ کی وثیقہ دار تہین کسی بہلے آدمی سے اٹک گئین کہ "ہنستے ہی گہر بستے ہین" کی مثل پوری ہوئی یہان جب یہ پہونچے تو وہی شعر حسب حال پایا

بہاگے جہان جہان سے برز دریکٹ ملا
لٹ پٹ کے گہر کو آئے تو گہر کا ٹکٹ ملا

خیر جیلے روزی بہانے موت تو مشہور ہی ہے کچہ ہی سبب ہوا تنا فائدہ تو ہوا کہ اب صیح صلالہ نکاح گلوگیر ہو سکتا ہے -

---

افسانہ نادر جہان

عریفہ طاہرہ حصہ اول - صحیفہ نادرہ - حصہ دوم ضخامت ۵۰۰ صفحہ کاغذ سفید قصہ بے مثل نثر معقول چال چلن پاکیزہ - عورتون کے اخلاق درست کرنے کا معقول ذریعہ قیمت عمہ

المشتہر

فرخ حسین
حیوائی ٹولہ شہر لکہنو -

آفتاب

ہفتہ آج کلکتہ فخر کرتا ہے انکا کلام اسی پرچہ میں چھپتا ہے مصنفہ منشی خورشید لکھنوی سے باکمال کا لکھا ہوا ناول ہوتا گر جب تو چار برس مین تصنیف تک پہونچ گیا۔ قیمت عام سے کی ہے اور مجموعی کی سالانہ مع محصول ڈاک ہے مسلم دوست حضرات اسکی اعانت فرما کے یورپ تک نام روشن حاصل کر سکتے ہین۔

المشتہر
مہتمم آفتاب پنجاب

اُردو دلچسپ ناول

سہ ماہی قیمت ۔ سالانہ ۲/۱

جو دفتر ایجنسی منشی موہن لال صاحب محلہ قلعہ شہر لکھنؤ سے درخواست آنے پر ملسکتے ہین

انقلاب کنور کلیان سنگھ اور راجکنیان اودھ اور ان کا عشق پرتھی راج کی بہادری شہاب الدین غوری کی قدیمی فتح چند ریت اور بہادری کی درد انگیز دامی نظارہ قیمت عہ

سلطان نازک ادا - اور بخیل ناول عفت اور عصمت زمانہ کی بیوفائیونکا دلکش فوٹو ۶ر

مشتاق و زہرہ محمد واجد علیشاہ اودھ کے حالات غدر کے عبرت خیز واقعات ۸ر

شادی و غم جمین قلعہ چتوڑ پر شہنشاہ اکبر کی چڑھائی اور اسلامی بہروپ کے ساتھ ہی جکمل راجپوت کا اپنی جان دیکر قومی بات رکھ لینے کے واقعات۔ ۸ر

دلکش ہر دو حصہ - ان طالب علمون اور کالج کے اعلے تعلیم یافتون کے حال کا نقشہ دلچسپ ناول کے پردے مین کھینچا گیا ہے جو اپنے والدین کی آنکھون سے دور کالجون اور اسکولون مین منچلاپن کرجاتے ہین۔ ۱۴ر

دلچسپ - ہر دو حصہ - دلگداز عشق اور دلی جذبات کی تصویر ہندوستانی مردون کے بولے عورتون کی بے بسی۔ ۱۴ر

درگیش نندنی - شاہنشاہ اکبر اور قتلو خان والی بنگال کی لڑائی کے ضمن مین تلوتما کے حسن اور کنور جگت سنگھ کے عشق کی حیرت ناک سرگزشت ہے۔ عہ

منصور اور موہنا - سلطان محمود غزنوی کا جوش اسلام اور ہندو راجہ اجمیر کی بہادری۔ ۸ر

مہر چمپا - ایک دلچسپ ناول - ایک شریف باعصمت راجپوت کی سرگزشت ۸ر

راز و نیاز - سجاد حسین ناولسٹ مسٹر رینالڈ کا دلکش ناول حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۸ر

رزم و بزم - قنوج کی مشہور لڑائی سلطان شہاب الدین غوری کی فتوحات اور دلیران راجپوت کی اصل دلاوری قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ ہر دو حصہ ۶ر

وقائع نادری - سوانح عمری نادر شاہ۔ ۶ر

رومیو جولیٹ - ترجمہ ناٹک شکسپیر عشق و محبت کے کرشمے۔ ۱۲ر

اتھیلو - محبت شجاعت رشک حسد کی تصویر مع مثنوی بہار۔ ۱۲ر

دل افگار - ناکامی از حصول مراد کی تصویر۔ ۸ر

جہانگیر شکسپیر کے مشہور پلے ہملٹ کا ترجمہ ۱۲ر

نشتر - ایک فارسی زبان کے نیچے قصے کا پر اثر اور فصیح اُردو مین ترجمہ کیا گیا عہ

طلسم ہوش افزا - داستان امیر حمزہ کے متعلق ایک نیا دفتر طلسم و عیاریان وغیرہ سب کا ڈھنگ نیا۔ ۱۲ر

خاتون و عثمان - ایک حیرت انگیز ڈراما نظم و نثر۔ ۱۴ر

صورة الخیال - مرسہ جلد یہ کتاب ہر مذہب کے ہر شخص کے گھر مین ہونی چاہئے جیسے شرفا کی لڑکیون کی آمائیں تصور کرنا چاہئے ناول کے پیرایہ مین پردرد قصہ عہ

پنڈت رتن ناتھ سرشار کے لاثانی ناول

شمشو - ہنسنے ہنسانے کا کشت زعفران ۶ر

کامنی - ایک پاکبار اور حیا پرور راجپوت کی لڑکی کا قصہ ۸ر

کرم دہم - جسکے ڈنکے بجے ہوے ہین۔ ۸ر

بچھڑی ہوئی دولہن - عصمت اور عفت کا فوٹو۔ ۱۰ر

پی کہان - اسمین بروگ اور ماتم کی تصویر کھینچدی ہے۔ ۸ر

طوفان بے تمیزی ۸ر

پربھاوتی - ایک وزیر کی شرارت - بہادر چھتریون اور انکی باعصمت عورتون کا تذکرہ۔ ۱۰ر

شہرہ مریض صحت پاچکا

سند یافتہ دوائین

یہ ادویہ شرطاً تا حصول صحت بادلے نقد قیمت دیجاتی ہین اور ہمارا دعوی ہے کہ ان امراض کے مریض جسقدر ہم اچھے کرتے ہین دوسرا طبیب نہین کرتا اسکے خلاف اگر کوئی ثابت کرے تو ہم پانسو روپیہ دینے کو تیار رہین۔ اگر انواع امراض کی کیفیت و اسباب پیدائش جو آجکل کے لوگون کا فوٹو اور تعلیم یافتون کا فالنامہ ہے ملاحظہ تشخیص مرض معہ محصول کے لئے ایک آنہ بھیجئے - پتہ دار الشفاء انگریزی و یونانی حکیم غلام نبی زبدة الحکماء ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور مصنف رسالہ آتشک - سوزاک - جریان - جوانی دیوانی - مزید العمر - حافظ صحت تفیح الدم سل دق - علاج مونثی بواسیر وغیرہ جنتری ہر سال مفت رسالہ حافظ صحت مہینے مین دو بار قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱۲ر

نام دوا	مختصر فواید	قیمت
[illegible]	قوائے سب شدہ کا اعادہ کمزور مثانہ - دل و دماغ اعصاب معدہ کی قوت بحال - کہنی منظور ہے بیکری سے بڑھاپے مین جوانی اور جوانی مین لازوال لطف کو دل چاہتا ہو تمام اسکو بیکار اور سقایہ کے لئے مستحکم کرتا ہے۔	شیشی للعہ ر
[illegible]	خارجاً لگانے سے ان بیچارون کا چارہ ساز ہے جو جوانی مین اپنے ہاتھون راہ راست چھوڑ کر قوا ضائع کر چکے ہون۔	للعہ ر
حب دافع سوزاک و قسم دوم	درد کمر - رقت سستی - اوداسی - نسیان اعضا شکنی دور - گھنٹہ مین درد ریم جلن وغیرہ شکایات دور - دل کو فرحت جسم مین طاقت دیتی ہے اس مرض کا حکمی علاج ہے۔	شیشی عہ نمبر ۲ عہ ے ر
حب آتشک	بلاشبہ دست مرض دور - دوبارہ نہین ہوتا۔	ہفتہ عہ
[illegible]	ہلتے دانت کو مضبوط - موتی کی طرح چمکدار - بدبو گوشت خورہ میل دور کر کے مسوڑونکو درست کرتا ہے۔	۴ تولہ عہ ر
سرمہ کرامات مع سلائی	دائمی استعمال - حافظ بینائی - مقوی بصر - پانی دھند دھالا پھول ناخونہ کو روکتا ہے - اور گکرے کو دور کرتا ہے۔	تولہ ۶ ر
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ بال سیاہ کو سفید نہین ہونے دیتا - نزلہ درد سر ضعف بصارت و دماغ کو دور کرتا ہے بالونکو بڑھاتا ہے۔	شیشی ستہ
حب بواسیر	خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی مستون کی ٹیس درد دفع	۶ ر
حب ایام حیض	یرقان - ورم جگر سول - درد شکم - درد گردہ - ورم رحم - خرابی ایام حیض - بنگین یا تپش دل ہول دل خواب متوحش کے لئے۔	۲ درجن ۸ ر
حب طحال	تاپ تلی دور کر کے بھوک لگاتی ہے جسم کا رنگ بہتر بناتی ہے۔	۶ ر
حب ہیضہ مقام افسیون	چاند و بغیر تکلیف و آزار چھوٹ جاتا ہے خواہ کتنے سال کا کھاتا ہو - صحت و تندرستی کی ضامن ہے - رنگ سرخ ہوتا ہے۔	تولہ عہ ر
[illegible]	برسوں کے پرانے زخم بھر دیتا ہے - ناسور - بھگندر - نوزہ سر کا علاج تو یہ ہے کہ بدبو کثرت پیپ جب تنگ ہو تو اسکو آزماؤ - کاربنکل کا اگر کوئی علاج ہے تو یہ ہے	۲ تولہ ۶ ر
[illegible]	تشنگی اور کمزوری اور شکم و معدہ کے کار نکل ہونے سے روکتی ہین جگر معدہ کی جلن دور پیشاب کی کثرت کا غور	تولہ عہ
[illegible]	جوانی کی غلط کاریون کا علاج ہے تو یہ ہے حافظہ کو بحالی ہین نسیان کو دور کرتی ہین تیز ہو جسمین امتحان پاس کرنے کے لئے عمدہ ہمدرد دور رطوبت کے خارج اور کثرت محنت کے بعد کی خرابیون کا علاج۔	عہ ر
خارش خشک و تر	دانے ہون یا سوکھی جب رانون مین جڑ موٹا اور سیاہ ہونے پہ تکلیف ہو تو بلا خطر بادون اور تمام جسم کی کھلاہٹ دور کرتا ہے۔	عہ ر
حب لطف	ناکامون کو کامیاب کنندہ گولیان - ایک درجن	عہ ر

مضامین غیر

انگریزی طلبا کا کریما

کریما بخشاے بر حال ما
نداریم غیر از تو فریاد رس
نگہدار ما را ز راہِ خطا
زبان تا بود در دہان جائے گیر

کہ ہون فیل مین امتحان مین ہوا
کہ دل مین مِنین ممتحن کے ترس
نہو نیدے اب فیل پھری خدا
رٹونگا کتابین جو ہین دلپذیر

اشارہ بنفس

چہل سال عمر عزیزت گذشت
ہمہ با ہوا و ہوس ساختی
مکن تکیہ بر عمر ناپایدار

پڑھے شوق فٹ بال و کرکٹ کا سخت
نکی کچھ ریاضت نکچھ اشتغالی
بس اب کر کے محنت تو اے ہوشیار

صفت سخاوت

سخاوت کند نیکبخت اختیار
سخاوت بود کار صاحب دلان
نشو ناتوان از سخاوت بری
تواضع زیادت کند جاہ را

سن اے ممتحن گر تو ہے ہوشیار
تو نمبر دے تا ہم نہ بنین نا لیان
کر اے ممتحن ہو تری بہتری
تو دے ہم کو نمبر تو ہم دین دعا

مذمت تکبر

تکبر مکن زینہار اے پسر
تکبر بود عادت جاہلان

تو ہو پاس بھی امتحان مین اگر
نگر تجھکو حاصل ہو ہون ڈگریان

فضیلت علم

کسے را کہ سند در ازل بختیار
طلب کردن علم شد بر تو فرض
برو دامن علم گیر استوار
میاموز جز علم گر عاقلی

تو انگریزی پڑھنا کیا اختیار
ارے یار سن شیخ سعدی کی عرض
مڈل کم سے کم پاس کر لے تو یار
تو بعد اوسکے ہو جائے نیکنامی

فضیلت عدل

چو ایزد ترا این ہمہ کام داد
چو نوشیروان عدل کن اختیار
اگر خواہی از نیکبختی نشان

اگر انصاف ہے امتحان لیکر شاد
تو پھر ممتحن کو ہے کیا آئین عار
تو آسان کر دے مرا امتحان

مذمت ظلم

خرابی ز بیداد بیند جہان
مکن بر ضعیفان بیچارہ زور
بہ آزار مظلوم مائل مباش

ترقی پہ ہے دقت امتحان
کہ طلبا ہوے جاتے ہین بائگور
نہ کہا جائے تجھکو میری آہ کا تاش

بیان حرص

ہر آنکس کہ در بند حرص اوفتاد

تو ہر سال تین ممتحن نہ گا شاد

چرا میگناہی ز سود اے زر
اگر دور باشی ز فسق و فجور
بیاران شراب چو آب حیات

نہ بن ممتحن سخت اے بے خبر
تو کر پاس تو امتحان مین ضرور
اپنے ممتحن سے مگر واہیات

صبر

ہر اگر صبوری بود دستیار
صبوری کشاید در کامِ جان

نہ تو۔ و جو ہو فیل اے ہوشیار
نہ دے ممتحن کو کبھی گالیان

راستی

دلا راستی گر کنی اختیار
دم از راستی گر زنی صبح وار

نکر نقل اورون کی تو زینہار
تو لکھ دے جو کچھ یاد ہو تجھکو یار

راقم۔ ا۔ ج۔

کبھی جو حال پہ اپنے مین خستہ جان رویا

زمین روئی مرے ساتھ آسمان رویا

انسان کی گریہ وزاری اور رنج و بیقراری شاعرانہ خیالات کی رو سے نقطۂ عشق و محبت کے ساتھ محدود ہے مگر ہمارا دماغ اس تخیل فاسد سے بالکل خالی ہے اور ہم نقطہ اون نوایب مصایب کو باعث گریہ جانتا ہون جو ہمیرے بنی نوع پر متواتر نازل اور وارد ہوئے جاتے ہین - یہ بات تو بدیہی ہے کہ انقلاب فلکی نے جملہ اغنیا اور دولتمندان قدیم کے گھرون مین جہاڑو پھیر دی اور وہ حاجتمند اور غربا جو اونکی دولتون سے مستفیض ہوتے تہے ایسی حالتون مین گرفتار ہوگئے کہ اونکی پشتہا پشت کی عزت خاک مین ملگئی - اور اونکی بینوائی اس حد تک پہونچگئی کہ خیرات خانون مین بھی اونکی گنجایش نہین ہزار ہا آدمی اس اودھ کے آوارۂ صحرائے غربت ہوکر بے نام و نشان ہوگئے اور ہزار ہا ایڑیان رگڑ رہے ہین - ہزار ہا کی نوبت چلملگئی ہے - اوسپر طرہ یہ کہ دو سال کی مسلسل بارش نے پہلے اونکو گرداب صعوبات مین پہنسایا اوسکے بعد گذشتہ سال کی خشک سالی نے دیوالیہ بنا دیا - اولاً تو سرمایہ ہی کیا باقی تہا لیکن خیر جو کچھ اثاث البیت تہا وہ بھی بیچ کہو چکر نذر شکم کیا اور اس امید پر دلکو تسلی دیکر بیٹھے خدا ارحم الراحمین ہے غالباً امسال برسات اعتدال کے ساتھ ہو کیونکہ افراط اور تفریط دونون کی مدارج طے ہو چکے - اگر فصل خریف عمدہ ہوئی تو اور غلہ نہ سہی گو ہان تو ارزان ہونگے آٹا نہ ملیگا نہ سہی چاول ہی کہا کر دن کاٹین گے -

جیٹھ بیساکھ خوب تپا اون چلی گرد زمین فلک تک پہونچی جتنے آثار و علامات شروع بارش کی خبر دیتے تہے مابین زمین و آسمان نظر آنے لگے - بعد انتظار مزید پہلا دونگڑا پڑا کاشتکارون کے دلیر عدم

نہ پیدا ا ... کی جو گرد و غبار جمی ہوئی تھی فی الجملہ دہ گئی - تہ ... ق لائق زمین کو قابل کہ ... ت طیار کرکے تخم ریزی کی ہی تو دی - دو سرا دونگڑا پڑا اور قوت نامیہ کو تحریک مین لایا - کہ دفعتاً فصل کا رنگ بدل گیا - مین برکا نام نہ گھٹا کالی گھٹا آسمان آئینہ کی طرح صاف - آفتاب کی تپش اور بھی دو نی ہوگئی - کیونکہ فی الجملہ گرد و غبار در خطوط شعاعی کے درمیان مین حایل رہتا تھا وہ بھی باقی نہ رہا - وہ انکھین جو مدت کے لیے زمین کی طرف متوجہ ہوئی تھین پھر آسمان سے لگ گئین -

بجز نفس سرد کے ٹھنڈک کا وجود زمانہ سے مفقود تھا - دس بیس روز تک اور زیادہ انتظار رہا آخر الامر مایوسی نے قحط سالی کا حکم لگا دیا - اور بقالون نے حسب دلخواہ گرانی شروع کردی -

چونکہ تعب گرسنگی تیزی کے ساتھ سلسلہ حیات کو قطع نہین کر سکتا تھا اسوجہ سے فصل وبا نے بھی سبقت کی اور جلد جلد اجل رسیدونکا فیصلہ ہونے لگا مگر شاید یتیمونکی جزع فزع اور بیواؤن کی آہ و نالہ پر خدا کو بھی کچھ رحم آگیا اور کارکنان قضا و قدر کو حکم ہوا کہ دونون سزائین ایک ہی ساتھ نہ دیجائین اور نہ بعض تسکین خاطر کیواسطے جابجا پانی برسایا جاے - مگر اس شرط کے ساتھ کہ اگر اس محلہ مین برسے تو دوسرے محلہ والونکو خبر نہو - چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی اور جابجا بارش تو خیر مگر گلاب پاشی ہو رہی ہے پانی کا بھیکو برتا ہے آسمان سرگردانی اور خلق خدا کی پریشانی پر روتا ہے - فصل خریف کا دارانیارا جو ہونا تھا ہوچکا - بارانِ بیوقت سے قحط آب کی شکایت تو دفع ہوسکتی ہے مگر غلہ کی گرانی کا بندوبست دشوار ہے - دیکھئے مفلس ونکا بیڑا کیونکر پار لگتا ہے اور ان افلاس زدون کی حیات کا مسبب الاسباب کیا سبب پیدا کرتا ہے

راقم

حضرت دماغ فتحپوری

سرگذشت حاجی بغلول

باب یازدہم

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۰ - اگست ۱۸۹۶ء

پہنچا ہے ہوم ہر بغلول کی الفت کے چرچون کی
کوئی سنتا نہین اب لیلی و مجنون و فسانہ

لیلے مجنون - شیرین فرہاد - وامق عذرا - ہیر رانجھا - نل دمن - بکاولی تاج الملوک - بے نظیر بدر منیر - رومیو جولیٹ - انٹنی کلیو پیٹرا - کے عشق کے چرچے سب گرد - چاند چکور - گل بلبل - کاہ کہربا - آہن مقناطیس کی کشش سب نسیا منسیا - اب تو حاجی بغلول کے عشق کا شہرہ شہر بھر مین مچا ہوا ہے - میان "فریاد رس الٰہی" نے بی نظیر کی محبت مین کیا نام پیدا کیا ہوگا جو آج ان حضرت کو اپنی بغلولیت - یارون کی تشہیر - دنیہ ریوڑی کی منادی سے حاصل ہوگیا - حاجی کو صورت و سیرت مضحک کے ساتھ خدا نے کریلے اور نیم سے زیادہ کڑوا بنایا تھا - اُنکے بارے ممکن نہ تھا کہ کوئی کچھ گستاخی کرے اور آپ بھپر نہ جائین مگر اس عشق و محبت نے ایسا تغیر و تبدل مزاج مین پیدا کردیا اور رسوائی نے ایسا منکسر مزاج بنادیا تھا کہ اب کوئی لاکھ کچھ کہے کسی طرح پیش آئے - بشرطیکہ یہ یقین کرادے کہ عاشق و شیدا سمجھکر اس طرح پیش آتا ہے آپ ان سب بلاؤن کو خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کرتے اور دل مین خوش ہوتے کہ اس کٹھن راہ کو خوب طے کرتے جاتے اور آج کل کے عشاق کو اس گھوڑدوڑ مین ہراتے جاتے ہین -

آپ تو اس خیال مین مگن تھے کہ یہان ایک اور سامان دلگی کا یارون نے مہیا کردیا - یعنے خود حضرت کی برزخ شریف کی ایک معشوقہ پیدا کردی اور وہ بھی کون جسکی صورت دکھائی دیتی نہ شکل معلوم ہوتی - ہان اکثر آواز البتہ سنی جاتی - اور پھر وہ بھی راستے گلی مین - گھر مین - دوپہر کو - بارہ بجے رات کو جب دیکھیے اظہار تعشق کر رہی ہے -

ایک شب میرزا ناظر حسین کے ہان حاجی صاحب بیٹھے دردِ دل کی داستان سُنا رہے تھے - رات بھی زیادہ آگئی تھی - سڑک پر اندھیری سناٹے کا عالم - راہرو بھی اکا دکا چلتا تھا - اک دفعہ منمناتی ہوئی آواز آئی "حاجی صاحب - حاجی صاحب"

حاجی صاحب - کون ہے بھئی -

آواز - مین ہون - آپ کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے یہان تک آئی ہون آپ مجھ سے کیون خفا ہین -

حاجی - ارے کون ہے بھئی - ادھر سامنے آ -

آواز - مین سامنے نہین آسکتی ذرا اپنی پیاری صورت دکھا دیجیے مین چلی جاؤن - آج دن بھر نہین دیکھی دل بے چین ہے -

ناظر حسین - واہ وا - این گل دیگر شگفت - ارے نیک بخت تو کون ہے -

جواب دارد -

حاجی - ارے ہان بول کون ہے تو -

آواز - مین تمھاری عاشق ہون - تمپر جان دیتی ہون اور تم کچھ میری پروا نہین کرتے - مین کچھ نہین چاہتی - خالی صورت دیکھنے پر مرتی ہون -

حاجی - (متعجب ہوکر) مین دیکھون تو سہی یہ کون ہے -

یہ کہکر آپ کمرہ سے سڑک پر نکل آئے - وہان کوئی آس نہ پاس اور آواز بھی بند - ادھر دیکھا ادھر دیکھا - کچھ جی مین خوف بھی کھاتے جاتے ہین - کچھ معشوقیت کے خیال سے ریش مقدس پر

مکّار لونڈا

سلاطین — "جا جو ہمارا کہنا نہین مانتا تو جا اپنا سر کہا"—

ہاتھ پھیرتے جاتے اور جریب کو کبھی اس ہاتھ اور کبھی اُس ہاتھ مین لیتے جاتے ہین۔ اتنے مین ایسا خوف طاری ہوا کہ دبے پانون پھر پلٹ آئے اور وہین سے بولے۔

حاجی:۔ جب تک کیا نام کہ معلوم نہ ہوگا کون ہے تب تک ہم جواب نہ دینگے۔ تیرا نام کیا ہے؟"

آواز:۔ میان میرا نام رکمن ہے۔ مین سامنے آکر کیا کرتی۔ مین ناک مر گئی تھی۔ مگر تم کو ان باتون سے کیا مطلب ذرا صورت دکھا دو"

حاجی:۔ اچھا اچھا جاؤ پھر آنا"

اب تو ایک نیا ہی شگوفہ کھلا۔ ہمارے حاجی صاحب ایک نئے ہی خبط مین گرفتار ہوتے۔ ایک تو خود آپ کی عقل اور فہم کیا کم تھی کہ اسپر لوگون نے حاشیہ چڑھا تا بات کو بڑھانا شروع کیا۔ کوئی خوش قسمتی پر رشک کھاتا۔ کوئی طرح طرح کے فوائد مافوق العادت پر للچاتا۔ کوئی چلکر چڑیل کا معشوق بناتا۔ کوئی اس مناسبت طبیعت پر آوازے کستا۔ مگر ہمارے حضرت بھی جی ہی جی مین خوش۔ اپنی خوبصورتی پر مغرور۔ جامے مین پھولے نہ سماتے۔ اب جون جون رات زیادہ گزرتی جاتی ہے دل مین بھی خوف سماتا جاتا ہے کہ نہین معلوم راہ مین کیا واقعہ ہو۔ اگر تنہا پاکر چمٹ گئی تو کیا کرین گے۔ جن راہون سے بے دھڑک آتے جاتے تھے اب وہ خوفناک معلوم ہونے لگین۔ مارے شیخت کے آپ کچھ کہہ بھی نہین سکتے۔ کاٹھ مارے بیٹھے ہین گویا مکان کا قبالہ لکھا کر اُٹھین گے۔ آخر لوگ اپنی اپنی طرف کھسکنا شروع ہوئے۔ حقہ اُٹھ گیا۔ خاصدان کی گلوریان ختم ہوگئین۔ میر ناظر حسین نے جمائیان لینی شروع کین۔ جب اتنی کسر باقی رہی کہ حاجی صاحب ہاتھ پکڑ کر نکال دیے جائین تو آپ نے جبراً قہراً گھر کی راہ لی۔ مگر مارے خوف کے داہنے بائین بھی نظر نہین کرتے پس پشت کیا معنے۔ ایک نکڑ پر پہونچے ہی تھے کہ آواز آئی۔

آواز۔ حاجی صاحب۔ پھر اب مین جاؤن۔ صورت نہ دکھاؤ گے۔

اسکا سننا تھا کہ حاجی صاحب کی روح تن سے نکل گئی۔ سناٹے مین آکے گھگھی بندھ گئی۔ سمجھے کہ آکر اس بلا نے دبوچ ہی لیا۔ قریب تھا کہ جوتا پاؤن سے نکل جاے۔ جریب زیتونی چھوٹ گرے۔ انگرکھے کے بند۔ پاجامے کا کمربند۔ حاجی صاحب کی طرح ڈھیلے ہوگئے۔ پسینہ آگیا دل دھڑکنے لگا۔ پاے رفتن نہ جاے ماندن۔ پھر سنائی دیا کہ۔

آواز۔ اچھا جاؤ۔ ناراض کیون ہوتے ہو۔ مگر مین عاشق ہون تمھاری۔

اب حاجی صاحب نے باوجود عذر لنگ لمبے لمبے ڈگ رکھتا شروع کیے اور ہانپتے کانپتے گھر پہونچے۔ دروازہ پہلے ہی سے منتظر تشریف آوری آغوش کھولے تھا جھٹ پٹ داخل ہو زور سے کُنڈی لگالی۔

اے لیجیے ضرورتون سے فرصت کر پلنگ پر دُلائی اوڑھ لیٹے ہی تھے کہ پھر آواز آئی۔

"میان۔ حاجی صاحب۔ حاجی صاحب۔ اب بھی مان جاؤ۔ مین ستاؤنگی نہین مگر دُلائی تو منہ سے ہٹاؤ"

مگر توبہ کیجیے۔ حاجی اوندھے منہ ایسے دم بخود ہوئے کہ صبح ہی کو خبر لی۔

اب اُسدن سے حاجی بیچارے دوہرے عذاب مین گرفتار ہوئے عاشقی کی آگ مین جلین یا معشوقیت کے چھینٹون سے ٹھنڈے ہون۔ بی رکمن کا یہ حال کہ میر ناظر حسین کے ہان نشست ہوئی اور یہ نیک بخت آموجود ہوئین خود تو چہرۂ ناپاک دکھاتی نہین مگر حاجی صاحب سے عشق جتائے جاتی ہین۔ اب انکو بھی مزا ملنے لگا۔ سو کام چھوڑ کے ہزار ضرورتین ہرج کر کے شب کو میر ناظر حسین کے مکان پر پہونچنا اور عاشقہ کے اشتیاق کی داستان گوش توجہ سے سننا۔ اُدھر معشوقہ کا خیال اپنی طرف گھسیٹتا۔ رہ رہ کے عشق کا مروڑ اپیٹ مین اُٹھتا تھا۔ دنیا مین اگر عشق آدمی کو پاگل بنانے مین کب کسر چھوڑتا ہے اور یہان تو سلامتی سے میمنہ اور میسرہ دونون جانب سے عشق نے حملہ بولدیا تھا عاشقی آگے کو تو معشوقی دُم پکڑ کر پیچھے کو گھسیٹتی۔ بیچارے عجب کشمکش مین پڑے۔ آخر ایک روز لوگون کی صلاح سے آپ بی رکمن سے فرمایش کر ہی بیٹھے کہ اچھا اگر تم ہماری سچی عاشق ہو تو ہمارا ایک ضروری کام کردو یعنے ہماری معشوقہ کو کسی طرح ہم سے ملا دو۔

یہ سنتے ہی بی رکمن بہت ہی چراغ پا ہوئین۔ ہزارون صلواتین سُنائین اور دھمکا گئین کہ تو میرا نام رکمن جو اُسکو کچّا نہ کھا جاؤن۔ اب حاجی صاحب کی سخت بدحواسی نہ پوچھیے بہت ہی حیران کہ اب کیا کرین۔ لینے کے دینے پڑ گئے۔ ایک ایک مُلّا۔ سیانے کے ہاتھ جوڑتے پھرتے ہین کہ کوئی تعویذ بھوت۔ پریت۔ چڑیلون سے محفوظ رہنے کا دیجیے یارون نے اس بہانے سے خوب چٹکیان لین اور بی رکمن اُسوقت تک ٹھنڈی نہ ہوئین جب تک ایک سیر تیل کے اندرسے کی گولیان پانچ سیر گڑ۔ دس سیاہ تل کے لڈو۔ سوا سیر کڑوا تیل۔ پانچ روپیہ منگل کے دن نالے کے پل کے اندر نہ رکھدیے گئے۔

چند ہی روز گزرے تھے کہ میان حرفہ ریوڑی نے رپورٹ بولی کہ گھسیارے کی زبانی معلوم ہوا حاجی صاحب کی معشوقہ پر کوئی چڑیل آنے لگی۔ اب اُسکا بہت بُرا حال ہے۔ رات دن جلی جلی پکارا کرتی ہے

آنکھون پھر بھوت اور چڑیلین آنکھون کے سامنے پھرتی ہین اور کہتی ہین کہ ہم تم کو سنگ جائینگے۔

حاجی بیچارے اس خبر وحشت اثر سے بہت ہی گھبرائے۔ فوراً یقین کرلیا کہ ہونہ ہو اس ڈرکن کا کام ہے مارے جلاپے کے اسی نے بیچارے کو ستانا شروع کیا ہے۔

انقلاب زمانہ اور انسان کی طبیعت کا ضعف دیکھیے کہ وہی حاجی جو عمر بھر اس طرح کی باتون کا اعتقاد ہی نہ رکھتے تھے اب سارے سارے دن اسی دوڑ دھوپ مین رہنے لگے۔ ایک طرف عاشقی اور دوسری طرف معشوقی کا سلسلہ ایسا لاحل ہوگیا کہ دوستون احباب کے جلسون مین بحث ہوتی ہزارون تدبیرین سوچی جاتین مگر ایک بھی نہ چلتی۔ (باقی)

تدبیر معاش

مائی ڈیر مولانا پنچ صاحب۔ تسلیم۔ ماشاءاللہ ہمارے ملک کی سوجھ بوجھ زمانہ قدیم سے مشہور و معروف ہے۔ اور اس گرانی کی حالت مین بھی گو سیکڑون ہزارون۔ لاکھون کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں تاہم وہ وہ سوجھتی ہے کہ واہ جی واہ۔ دو صاحبون کا مکالمہ سننے کے لایق ہے۔

ا۔ کیون بھئی۔ اب کچھ فکر معاش ہونی چاہیے۔ یہ خواب غفلت کب تک۔ ہمارے ہم عمر یا وابستگی ہی اپنے اعزا کے بسر کر رہے ہین اور ہم ہین کہ ابا دین تو خرچ چلے۔

۲۔ واللہ آپ بھی خوب آدمی ہین "پیش از مرگ واویلا" آپ ہی ایسے آدمیون کا کام ہے۔ اجی جب تک آپ کے اور ہمارے اماں ابا موجود ہین فکر کرے ہماری بلا۔ انکا فرض ہے کہ وہ ہماری پرورش کرین سچ کہا ہے کہ

"فکر شنبہ تلخ دارد جمعۂ اطفال را"

یہ دن ہمارے چین کے ہین۔ جب سنیچر آئے گا دیکھا جائے گا۔

ا۔ بھائی صاحب یہ پیش از مرگ واویلا نہین بلکہ یون کہیے کہ

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

والدین کو ہمارا پرورش کرنا ایک درجہ تک ضرور فرض ہے۔ اور اسی طرح پر ہمارے بھی فرائض ہین۔ کیا آزادی سے بسر کرنا کسی شخص پر بار نہ ہونا ہمارا فرض نہین۔ "فکر شنبہ تلخ دارد" کی بھی آپ نے ایک ہی کہی۔ اسکے یہ کب معنے ہین کہ شنبہ کی فکر نہ کرنی چاہیے۔

۲۔ اس مین شک نہین کہ آپ بڑے بکی ہین۔ اجی جو بات ہونی ہے ہوگی۔ نفول ہائے ہائے کرنے سے کیا فائدہ۔ مین جانتا ہون کہ آپ کو اپنی لیاقت کا زعم ہے۔ لیکن گستاخی معاف۔ آپ کسی قدر مس فرور ہین۔ اللہ چاہے جو بات آپ گھنٹون مین غور کرکے نکالین وہ یہان ایک منٹ مین حاصل ہو۔

ا۔ تقدیر کا تو بھائی صاحب مین بھی قایل ہون۔ لیکن محض تقدیر پر بیٹھے رہنا اور کوئی تدبیر نہ کرنا یہ بھی خلاف عقل ہے۔

۲۔ اچھا لو بھئی تم کہو گے برسون کی ملاقات تھی۔ اس مین ساتھ دیا۔ بھاگ نکلے۔ لو حاضر ہین۔ تمھارے شریک ہین۔ جو راے ہو۔ مگر معاملہ ذرا غور طلب معلوم ہوتا ہے۔ مین نے جو ایک سرسری نگاہ ڈالی تو اس مین بہت سی شاخین نظر آئین۔

ا۔ ہان صاحب بہین پر طبیعت داری اور فکر رسا کی ضرورت ہے یہ تو آپ جانتے ہین کہ نہ مین مڈل پاس نہ آپ۔ سرکاری نوکری ملنے سے رہی۔ وکالت انجنیری وغیرہ وغیرہ جتنے اعلے عہدے ہین سب مین پاس کی بخ لگی ہوئی ہے۔ کوئی صنعت دستکاریگری مین دخل نہین رکھین تو کیا کرین پھر جتنے کام ہین ان مین ذمہ داری کی وہ کرائکی بچڑ لگی ہوئی ہے کہ ہر وقت خون خشک۔ خواب و خور حرام۔ ہر وقت یہی دعا کہ یا اللہ آبرو رہے کوئی کام بگڑ نہ جائے۔ درست میری راے یہ ہے کہ اپنے اور اخراجات کم کرکے ایک بکس ہومیوپیتھک ادویہ کا اور اسکا ایک رسالہ منگا لین اور خوب دوا تقسیم کرین۔ ابھی ماشاءاللہ والدین حیات ہین کوئی چندان فکر بھی نہین۔ رفتہ رفتہ جب پریکٹس بڑھجاویگی دو چار سو زندہ مردہ بنا چکین گے۔ خواہ مخواہ معقول آمدنی ہوجاویگی۔ اس مین "پاس" کی بھی ضرورت نہین ہے۔

۲۔ واقعی آپ نے یہ بہت اچھی تدبیر نکالی۔ لیکن دیکھیے ایک نقص رہگیا۔ آپ نے اس پیشے مین ذمہ داری سے کیا بچاؤ رکھا۔ ڈاکٹری نسخہ جب لکھیے گا کم سے کم اوپر نام مریض نیچے اپنے دستخط ضرور کیجیے گا۔ رواج کے خلاف لکھنے نہ پائیے گا۔ سب ڈاکٹر یہی کرتے ہین۔ انسان "مرکب الخطا ہے" ممکن ہے کہ تجویز و تشخیص مین غلطی ہو کچھ کی کچھ دوا دیجا وے۔ مریض کو نقصان پہونچے تو وہ خود یا اُسکے اعزا آپ سے بازپرس کرسکتے ہین۔ اور جب آپ کے دستخط موجود ہین اور نام مریض بھی لکھا ہوا ہے تو بجز خطاوار ثابت ہونے کے آپ کے پاس اور کیا علاج ہے۔ جب حکمت ہی کرنے آئے تو آئیے یونانی حکیم کیون نہ بنین کہ نہ نام مریض لکھنے کی حاجت نہ اپنے دستخط کی ضرورت۔ اگر کوئی بات بگڑ بھی گئی تو کہدیا کہ یہ ہمارا نسخہ نہین ہے۔ کیا کچھ ہمارے دستخط ہین جو کوئی ہمین پکڑیگا۔ اگر بالفرض سواد خط سے یہ ثابت بھی ہوا کہ نسخہ ہمارے قلم کا لکھا ہوا ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ ہمارا لکھا ضرور ہے لیکن یہ ہم نے ایسے مریض کے لیے نہین لکھا تھا۔ کیا معلوم کس کا نسخہ ہے اور انکے ہاتھ مین کیسے آگیا۔ اگر بالفرض ثابت کردیا جاوے کہ یہ مریض ہمارے

قابل دید تصنیفات

(۱) **باسی ہار** - ایک مجموعہ اشعار دو نیچرل نظم جسمین پھولون کے ہار کی مختلف حالتین و کیفیتین بڑے لطف کے ساتھ بیان کی ہین - قیمت معہ محصول ڈاک ۱؎

(۲) **یادگار شرر** - اسمین انگریزی شعرا کی منتخب اور دلچسپ نظمون کا منظوم ترجمہ و دیگر نیچرل مضامین مثل پیاری برسات صبح گلگون سہانی شام وغیرہ ہین قیمت معہ محصول ۵۰ر

(۳) **مضامین اڈیسن** - انگلستان کے مشہور و معروف اخلاقی انشاپرداز اڈیسن کے چیدہ مضامین کا سلیس و بامحاورہ اردو مین ترجمہ قیمت معہ محصول ۱۲؎ر

۲۰- جلدون سے زیادہ کے خریدارون سے ۵ روپیہ فیصدی کی رعایت کیجاے گی-

نوٹ - جو صاحب ان تینون کو ایک ساتھ خرید کرینگے اُنسے مجموعی قیمت ایک روپیہ معہ محصول لی جاے گی -

المشتہر

مالک اودھ پنچ و آزاد - پل جھاؤلال ڈاک خانہ امین آباد لکھنو

افسانہ نادر جہان

عریفیہ طاہرہ حصہ اول - صحیفہ نادرہ - حصہ دوم ضخامت ۵۰۰ صفحہ کاغذ سفید تہذیب مثل نثر معقول بول چال پاکیزہ عورتون کے اخلاق درست کرنے کا معقول ذریعہ قیمت عصہ ر

المشتہر

فرخ حسین - جھوائی ٹولہ - شہر لکھنو

انتخاب

جنپر آج لکھنو فخر کر رہا ہے اُنکا کلام اسی پرچہ مین چھپتا ہے حصہ نثر مین خورشید لکھنوی سے باکمال کا لکھا ہوا ناول ہوتا ہے جب تو چار برس میں قسطنطنیہ لندن تک پہونچگیا - قیمت عام ہر قسمے کی عہ ر ادر مجموعی عہ ر سالانہ معہ محصول ڈاک ہے علم دوست حضرات اسکی اعانت فرماکے یورپ تک ناموری حاصل کرسکتے ہین -

المشتہر

منیجر انتخاب - پٹنہ نالہ -

فیض صحت پنجاب

شفا یافتہ دوائین

یہ ادویہ شرطیہ تا حصول صحت یا دولے تقویت دیجاتی ہین اور ہمارا دعوی ہے کہ ان مرض کے مریض جسقدر ہم اچھے کرتے ہین دوسرا طبیب نہین کرتا اسکے خلاف اگر کوئی ثابت کرے تو ہم [illegible] روپیہ دینے کو تیار ہین - اکثر الوقوع امراض کی ماہیت و اسباب پیدایش جو آجکل سیکڑون [illegible] خود اور تعلیم یافتون کا قابل رسالہ ہے - اور خام تشخیص مرض مفت محصول کے لیے ٹکٹ بھیجیے - پتہ دارالشفا انگریزی و یونانی حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما و ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور و مصنف رسالہ آتشک - وسوزاک - جلق - جوانی دیوانی - مزید التمر حافظ صحت نفع المدام سل دق - علاج ہولیسی - بواسیر غیر جبری ہر سال مفت رسالہ حافظ صحت بھیجین معہ قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱؎ ر

نام دوا	مختصر فواید	قیمت
[illegible]	قوار سلب شدہ کا اعادہ - کمزوری مثانہ دل و دماغ اعصاب معدہ کی قوت بحال رکھنی منظور رہے بیفکری سے بڑھاپے مین جوانی اور جوانی مین لازوال لطف کو دل چاہتا ہو تمام آفتون پر قادر و مقابلہ کے لیے مستعد کرتا ہے	شیشی للعہ ر
[illegible]	خارج لگانے سے ان بیچارون کا چارہ ساز ہے جو جوانی مین اپنے ہاتھون راہ راست چھوڑکر قوار ضائع کر بیٹھے ہون -	للعہ ر
حب دافعہ سوزاک و قرحہ	درد کمر - رقت سستی - اوداسی - نسیان اعضا شکنی دور - کنٹہ مین ورد ورم جلن وغیرہ شکایات دور - دل کو فرحت جسم مین طاقت دیتی ہے اس مرض کا حکمی علاج ہے -	شیشی ۲ ر نمبر ۲ عہ ر سے ر
حب آتشک	بلا ہند وسے دو دست مرض دور - دوبارہ نہین پھوٹتا -	ہفتہ للعہ ر
[illegible]	ہلتے دانت کو مضبوط موتی کی طرح چمکدار بدبو گوشت خورہ میل دور کرکے مسوڑونکو درست کرتا ہے -	۲ تولہ عہ ر
سرمہ کرامات مع سلائی	مدامی استعمال - حافظ بینائی مقوی بصر - پانی دھندہ جالا پھولہ موتیا کو روکتا ہے - اور [illegible] دور کرتا ہے -	تولہ ۲ ر
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ بال سیاہ کو سفید نہین ہونے دیتا - نزلہ درد سر ضعف بصارت و دماغ کو دور کرتا ہے بالونکو بڑھاتا ہے -	شیشی سے ر
حب بواسیر	خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی مسون کی ٹیس درد دفع	۲ ر
حب دایمی قبض	یرقان - ورم جگر سول - درد شکم - درد گردہ - ورم رحم - خرابی ایام حیض - بیکین یا تپش دل ہول اضطراب متوحش کے لیے -	۲ درجن عہ ر
حب طحال	تاپ تلی دور کرکے بھوک لگاتی ہے - جسم کا رنگ بہتر بناتی ہے -	۲ ر
حب قایم مقام افیون	چاندو بغیر تکلیف و آثار چھوٹ جاتا ہے خواہ کتنے سال کا کھاتا ہو صحت و تندرستی کی ضامن ہے - رنگ سرخ ہوتا ہے	تولہ عہ
[illegible]	بر ہونکو بھرکے زخم بھر دیتا ہے - ناسور - بھگندر - خواسیر کا علاج تو یہی کیڑے بدبو کثرت پیپ جب تنگ ہو تو اسکو آزماؤ - کار نیکل کا اگر کوئی حکمی علاج ہے تو یہی	۲ تولہ ۴ ر
[illegible]	تشنگی اور کمزوری اور رشکر دور کرکے کار نیکل ہونے سے روکتی ہین جگر معدہ کی جلن دور پیشاب کی کثرت کافور	تولہ ۵
[illegible]	جوانی کی غلط کاریون کا علاج ہی قوت ہے حافظہ کو بڑھاتی ہین نسیان کو دور کرنے مین تیر بہدف ہین امتحان پاس کرنے کے لئے عمدہ سہدرد و رطوبت کی خارج اور کثرت محنت کے بعد کی خرابیون کا علاج	عہ ر
خارش خشک و تر	دانے ہون یا سوکھی جب رانون مین چہرہ ہوتا اور سیاہ ہونے سے تکلیف ہو تو ہاتھ پاؤن اور تمام جسم کی کھجلاہٹ دور کرتا ہے -	عہ ر
حب [illegible]	ناکامون کو کامیاب کنندہ گولیان - ایک درجن -	عہ ر

مضامین غیر

دکن کے فصیح الملک

اس دکن کے فصیح الملک وہ جہان سو کہہ نہین وہان ارنا رو کہہ مینے نواب مرزا خان داغ کی ایک غزل بالفعل میری نظر سے گذری۔ مین حضرت داغ کی قابلیت اور شعرگوئی سے بخوبی واقف ہون۔ قابلیت کا لفظ اس جگہہ مین نے بیکار صرف کیا۔ کہین علماء اسراف کا الزام لگا کر مسرفین کی بحث نہ چھیڑ دین۔ بہرحال اس مین کچھ شبہہ نہین کہ حضرت داغ غزل اچھی کہتے تھے اور انکی طبیعت مین خدا دا شوخی ضرور تھی مگر اب دکن کی زمین پہ قدم رکھکر خدا جانے کیا سے کیا ہوگئے۔ نہ اُن کی غزل مین وہ شوخی ہے نہ چلبلاہٹ ہے۔ نہ وہ زبان ہے نہ وہ ادائین ہین جو دل کو کھینچتی تہین۔ شاید پیرانہ سالی نے دل کو سرد اور دماغ کو کمزور کر دیا ہے۔ اسکے سوا اور کیا کہنا چاہیے اس لیے کہ ایک کہنہ مشق آدمی جسنے تمام عمر غزل سرائی کی اور گو صرف غزل ہی سہی مگر ایک طرز سخن مین شہرت حاصل کی وہ غزل ہی مین ایسا پھیکا اترے کہ اگر تخلص کو چھپا کر کسی کو غزل دکھاؤ تو اُس کو اس بات کا یقین نہ آ سکتا ہو کہ یہ غزل اُنھین نواب مرزا خان داغ کی ہے جنکے دیوان آفتاب داغ اور گلزار داغ کے ناموں سے چھپ چکے ہین۔

یہ غزل جو اسوقت میری نگاہون کے سامنے ہے از ابتدا تا انتہا بالکل پھیکی۔ بے نمک۔ بے لطف۔ مختصر یہ کہ ایسی ہے جسے دیکھکر یہ کہنا چاہیے کہ قافیہ پیمائی کی اور خیر۔ مگر قافیہ پیمائی بھی جا بجا ایسے ناموزون اور ناہموار طرز سے کی گئی ہے کہ سوا دکن کے جہان ذخیرۂ فصاحت قرار پائے دلی مین کسی بازاری شخص کو بھی ان ترکیبون سے بولتے شرم آئے گی۔

میرا منشا یہ نہین ہے کہ حضرت داغ کو ہدف طعن بنا کر اُنکی غزل سرائی کو نظرون سے گراؤن۔ مین یہ صاف الفاظ مین کہتا ہون کہ وہ ہمارے اور ہمارے شہر کے واسطے فخر ہین مگر وہ جس پایۂ بلند پر پہونچے ہین آج صرف شاعری اور تغزل ہی کی بدولت پہونچے ہین۔ اگر اب وہ غزل کو بھی لطف کے ساتھ نہ کہین گے تو اُن مین کیا بات رہجائے گی۔ وہ یاد رکھین کہ دولت اور ملازمت یہ عارضی چیزین ہین اصل جو شے ہے وہ بقاے نام نیک ہے۔ یہ گھمنڈ کچھ نہین ہے کہ سرکار دکن سے فصیح الملک کا خطاب ملا۔ فصاحت کو ارباب فصاحت سمجھ سکتے ہین۔ دکنی کیا جانین ایسی حالت مین انسان اگر اُس مین فہم صحیح کا مادہ موجود ہے۔ خود اپنی ذات کے ساتھ انصافانہ فیصلہ کر سکتا ہے۔ قصہ مختصر میرے بیان کا ماحصل صرف اس قدر ہے کہ حضرت داغ غزل کہنے کے بعد ذرا پھر اُسکو دیکھ بھال لیا کرین مگر ایک معترض کی نگاہ سے تاکہ انپر یہ امر آشکارا ہوجایا کرے کہ جو کچھ اُنھون نے کہا ہے وہ شہرت کا سبب ہوگا یا تشہیر کا۔

اب مین کلام کو مختصر کرتا ہون اور انکی غزل کے اُس نقص کو کہ اس مین سوا فضول قافیہ پیمائی کے اور کچھ نہین ہے بالاے طاق رکھکر طرز بیان کے چند ذقالیص دکھاتا ہون۔ حضرات دکن جنکا دائرہ زباندانی بہت ہی تنگ ہے وہ سمجھین یا نہ سمجھین مگر وہ اہل فن اور ارباب سخن جو دلی کی گلیون کے چھاننے والے اور زبان کو فصاحت کی کسوٹی کے پرکھنے والے ہین ضرور سمجھین گے۔

وھو ہذا

دوسرا مطلع ؎

تم مرے گھر مین رہو مہمان ہنستے بولتے
خوب نکلین وصل کے ارمان ہنستے بولتے

مصرع اول ردیف عجیب بے ربط واقع ہوئی ہے اگر یہ مطلب ہے کہ ہنستے بولتے مہمان رہو تو مہمل اور اگر یہ مطلب ہے کہ لفظ مہمان بطور خطاب قرار پائے تو اور ہی مہمل۔ اگر یہ مطلع قید مطلع سے نکل جاے اور یون شعر بنے تو درست ہو۔ ؎

تم مرے مہمان اگر خوش خوش رہو دو چار دن
خوب نکلین وصل کے ارمان ہنستے بولتے

پانچوان شعر ؎

مجھکو مجبوری نہ تھی اُسکی زبردستی نہ تھی
لے گیا کافر مرا ایمان ہنستے بولتے

اہل فہم انصاف فرمائین کہ مصرعہ اول کس قدر اُلجھا ہوا۔ ناقص۔ اور بھدا ہے۔ قطع نظر ان عیوب کے ردیف مین ہنسنے بولنے واقع ہے اُسکا ثبوت "مجبوری اور زبردستی" کے دو الفاظ سے قرار دیا گیا۔ جن سے مفہوم اصلی پیدا ہی نہین ہوتا ہے خصوصاً اپنی مجبوری کے اظہار سے جسکا کوئی محل ہی نہین۔ بہرصورت مصرعہ اول ناقص ہے۔ اسکو یون بدلنا چاہیئے۔ ؎

دل لگی ہی دل لگی مین کام اپنا کر گیا
لے گیا کافر مرا ایمان ہنستے بولتے

ساتوان شعر ؎

عار آتی ہے انھین اب زہر دیتے بھی مجھے
پہلے دیتے تھے بنا کر پان ہنستے بولتے

اس شعر مین ردیف کے دو پہلو نکل سکتے ہین لیکن دونون نقص سے

پاک ہیں۔ ایک تھی سلاست یعنی "نہس بولکر" مگر اس صورت مین عار آنے کے بدلے مصرع اول مین اظہار رنج و کدورت وغیرہ کی ضرورت تھی۔ دوسرے معنے "ہنستے بولتے" کے ہم بھولتے پہ ... بدم "کے بھی ہو سکتے ہین یہ محاورے کے معنی ہین اور بے شبہہ زیادہ لطیف ہین مگر مصرع اول مین برسوں یا مدتون تک بیرخی و بے پروائی وغیرہ کے اظہار کی ضرورت تھی اور وہ نہین ہے۔ غرض یکہ لفظ "عار" جو مصرع اولی مین لایا گیا ہے اس سے کوئی رعایت لفظی نہین ظاہر ہوتی ہے اور بغیر اسکے دا ... ہونی پائی جاتی ہے۔ مین داغ کے مصرع ثانی پر جو صاف صاف سب چند مصرعے لگائے دیتا ہون۔ حضرات سخن فہم انصاف فرمالین یہ مصرعے مختلف پہلوؤن کے ساتھ ہین۔

زہر بھی مانگون تو اب وہ تیغ دیتے ہین جواب
زہر اب مانگون تو چڑہ جاتے ہین رودیتے ہین وہ
زہر اگر روکر بھی مانگون اب تو وہ دیتے نہین
اب تو ہے برسون تکلف کا بیان دینے مین بھی
دم نکل جائے مگر وہ اب تو پانی بھی نہ دین

نوان شعر ہے۔

چپ کھڑی روتی ہے تو اے شمع محفل رات بھر
کاش ہو مشکل تری آسان ہنستے بولتے

حضرت۔ اس شعر کی ردیف کا ماحصل میرے فہم مین نہین آیا اور مین خیال کرتا ہون کہ کسی کے فہم مین نہ آئے گا۔ شمع کی نسبت تمام شعرائے فارس و ہند رخاموشی کا اطلاق کرتے آئے مگر حضرت داغ نے "بولتے" کے لفظ سے ایک ایسی نئی بات پیدا کی جو کسی پہلو کسی مطلب اور کسی نسبت سے درست آتی ہی نہین۔ ردیف کا اول حصہ یعنی "ہنستے" تو شمع سے چسپان ہوتا ہے مگر بولتے یعنی چہ قطع نظر اس نقص کے آخر مطلب اس شعر کا کیا ہوگا۔ جب ہنستے بولتے شمع کی مشکل کے آسان ہونے کی خواہش ہے اور بولنے کی حالت کا وجود مانا ہی نہین گیا ہے تو سوا اسکے کہ شعر مہمل قرار دیا جائے اور کوئی صورت بن مین پڑتی ہے یا حضرت داغ ہی معنی بتائین اور اہل فہم کو سمجھائین۔

دسوان شعر ہے۔

وہ بلاتے بزم دشمن مین تو چپ رہتے نہ ہم
اور بری دل سے ہی تا امکان ہنستے بولتے

اس شعر کے قافیے مین جناب فصیح الملک صاحب نے وہ نقصان صرف فرمائی ہے جو انھین کے سے کہنہ مشق۔ قابل۔ لایق۔ سمجھدار۔ اور تجربہ کار کے ... تھی۔ اگر وہ انصاف فرمائینگے تو گریبان مین سر ڈال کر ... سے خود ہی تر ہو جائینگے قافیے مین لفظ "تا" سے ترکیب فارسی دیکر لفظ "امکان" کو "تا" سے متعلق کیا ہے اس صورت مین لفظ "امکان" کے نون کا اعلان مناسب نہ تھا۔ نون کے اعلان سے "امکان" کو ہندی یا یون کہیے کہ اردو بنایا مگر "تا" سے ترکیب فارسی بدستور رکھی اور یہ شکل درست نہین۔ اگر کوئی ناواقف۔ نو مشق یون کہتا تو خیر۔ مگر یہ غلط کسنے کہا ہے۔ حضرت داغ نے۔ یہ سخت حیرت کی بات ہے کہ جس نے تمام عمر غزل سرائی ہی مین صرف کی وہ قافیے تک کا خیال نہ رکھ سکے۔ اگر حضرت داغ صرف اہل دکن ہی کے لیے اس قسم کے اشعار کو مخصوص رکھتے تو خیر۔ مگر جب ارباب فہم و فراست اور واقف کاران سخن تک اس قسم کے اشعار پہونچین تو ان سے دو ہی باتین ممکن ہین یا بجائے خود ہنسکر چپ ہو رہین یا حضرت داغ کو آگاہ کرین اور کہین کہ خدا کے لیے ہنسائیے تو نہین۔

غزل کے اور اشعار بھی کچھ نہین ہین مگر ان مین ترکیب زبان کی خفیف خفیف لغزشین ہین۔ اس سبب سے مین ان سے قطع نظر کرتا ہون اور آخر مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ اٹھارہ اشعار جو چھپے ہین انمین سے سترہ بیہودہ اور ہیچ ہین۔ جو کچھ ہے صرف یہ ایک شعر ہے۔

اسنے میرے شعر مین وصف صنم سنکر کہا
ہم نہین اب تجھ سے بے ایمان ہنستے بولتے

اس شعر کے قافیے نے کچھ یونہین سا لطف دیدیا ہے۔

مین استدعائے معافی کے ساتھ حضرت داغ سے ہنستے بولتے یہ ضرور کہونگا کہ آپ اپنی بود و باش سے دلی کی نسبت کو چھوڑ دیجیے اور دکنی بن جایئے۔ پھر قسم لے لیجیے کہ ہم لوگ کچھ نہ بولین گے۔ مگر آپ کی ایسی لغزشون سے ہمارے شہر کی زبان پر حرف آتا ہے اس سبب سے ہمپر فرض ہے کہ آپ کو آگاہ کردین تاکہ آئندہ آپ سنبھلے رہین۔

راقم
ایک دہلوی۔ واردحال حیدرآباد

مزار شہدا

بادشاہ عالی شان مقبرون مین سو رہے ہین جنکے سرون پر بیش بہا تاج ہین جنمین انمول موتی ٹنکے رہتے تھے۔ دریا کے کنارہ میدان کے سرسبز اور لہلہاتے سبزون مین کچھ خاک کے تودے نظر آتے ہین جہان جرارون نے بڑی جوان مردی کے ساتھ اپنی جانین دی ہین جنکی معرکہ آرائیون سے دنیا غافل ہے جنھون نے مرتے وقت بھی ایک تحسین بھرا کلمہ اپنے کانون سے نہ سنا۔ جنھون نے اپنے وقت اور اپنی زندگی کو راستبازی۔ آزادی اور خدا کی راہ مین نثار کردیا۔ ...

دونوں دین سے گئے پانڈے - حلوا ملا نہ مانڈے -

رئیس - دل شدہ مبتلاے تو-

یورپین تہذیب - حلوا خوردن را روے باید۔

ساغر حیات مین تھوڑا سا زہر بھی انڈیل دیا تھا جس نے انکی زندگی کو تلخ اور جانگزا بنا دیا تھا جنھون نے خاموشی کے ساتھ اپنے نذر ایمان مصیبتون کا بار اپنے ذمہ لیا اور جنھون نے سر تسلیم موت کی تلوار کے آگے جھکا دیا۔ آہ اے خاک مجھے ٹھیک ٹھیک نشان بتا دے کہ یہ بیکفن شہدا کس مقام پر سو رہے ہین۔ اے زمین دیکھ نہ چھپا سچ کہہ کہ یہ غریب کہان پڑے ہین مجھے تو کسی سنگ مزار سے انکی شکستہ قبرون کا پتہ نہین ملتا۔ آہ نادان دُنیا والے تو لحد پر پتھر لگاتے ہین۔ تاریخین کھدواتے ہین نام و نشان پر مرتے ہین مگر افسوس اُن مسافران عدم کا کہین پتہ نہین۔ آہ وہ درخت کیا ہوا جسکے سایہ تلے وہ عبادت الہی مین اپنے تنہا اور خاموش راتین بسر کیا کرتے تھے۔ انکی بے گناہی خاک ایک جگہ پڑی ہے مگر کہان ہے یہ نہین معلوم۔ اے نقش قدم اُنکے لہو کی چھینٹین مجھے بتا مین کہ جنکو تم ... وہ جسمل یہان آرام سے سو رہے ہین۔ مگر آہ ان نابینا آنکھون ... دکھائی دیتا۔ مجھے معلوم ہے کہ مین انکے قریب ... بیگناہ یہین کہین سو رہے ہین مگر افسوس ... چمن کے ہرے ہرے پتے اور ... جھونکون سے ہل جاتی ہین یا وہ چشمے جنکے پانی کی آواز ... سایہ دار درخت کے تلے بیٹھکر سنا کرتے تھے شاید ... آسمان کے نیچے۔ ہمپر رحم کھا کر بتا دین کہ یہان اُن آسودگان خاک کا مدفن ہے مگر افسوس ہمکو ان سے اسکی بھی امید نہین ... چشمے اور صحرا چپکے رہین انکی گمنام قبرین نہ بتا مین ... انکا خیال اُنکی مبارک صورتین ہماری نگاہ کے روبرو نہ لائیگا کیا وہ ہمارے دل کو جان نثاری کا سبق نہ دیگا۔ کیا ہوا اگر کسی نے انکی خاک پر جا کر فاتحہ نہ پڑھی یا کوئی مرادین یا منتین لیکر نہ گیا یا کسی نے دو پھول بھی نہ چڑھائے یا ایک شمع بھی نہ جلائی۔ اُنکی قبرین ان ظاہری الفتون کی محتاج نہین۔ تم اُن خون مین نہائے لوگون کو اپنے حال پر چھوڑ دو وہ اسی طرح اپنے مزارون مین چھپے پڑے رہینگے۔ انکا سبزہ تربت آب رحمت سے ہرا اور خدا اُسکا نظارا گنان رہیگا جسکی راہ مین اُن مقتولون نے اپنی جانین قربان کی ہین۔

راقم

سید علی سجاد دہلوی العظیم آبادی

خواب متعلق ندوۃ العلما

اخبار کارنامہ کے پچھلے پرچہ مین محمد یونس خان صاحب ... کا ایک خط چھپا ہے جس مین اُنھون نے لکھا ہے کہ مین نے خواب مین ایک عالی شان محل دیکھا۔ اکثر علما صدر مین بیٹھے ہوئے تھے۔ پیغمبر صاحب بھی فرش کے ایک کونے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ صدر مین اس وجہ سے نہ بیٹھے کہ اُس مین کبر کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ خانصاحب سے پیغمبر صاحب سے بہت سی باتین ہوئین۔ ندوۃ العلما کی نسبت پیغمبر صاحب نے یقین دلایا کہ مولوی محمد علی صاحب گھبراتے نہ ساری مخالفین دور ہو جائینگی۔ خانصاحب کو پیغمبر صاحب نے دو مرتبہ توجہ دی خانصاحب کو خوب وجد و حال رہا۔ پھر توجہ چاہی۔ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ اب توجہ دونگا تو تم کسی کام کے نہ رہو گے حالانکہ تم کو ابھی دنیا مین بہت خدمت مسلمانون کی کرنی ہے وغیرہ وغیرہ۔

خانصاحب بلاشبہ بڑے خوش نصیب ہین۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ پاکیزہ خیال اور مذہبی بزرگون کو ایسے خواب بیشک نظر آسکتے ہین۔

لیکن میری رائے مین ان خوابون کو نذر کارنامہ یا شائع کرنا نہایت نامناسب ہے۔ اگر ترقی و تائید ندوۃ العلما کا خیال تھا تو اتنا لکھدیا جاتا کہ خواب مین ایسی بشارت ہوئی ہے لیکن تفصیل بالکل خلاف مصلحت مذہبی کے تھی۔ سلیقہ شعاری کا بھی اقتضا ہے کہ ایسے خوابون اور وارداتون کی اشاعت اور شہرت صرف مریدون کی زبان پر چھوڑ دی جائے۔

مین یقین کرتا ہون کہ سب مسلمان میری اس رائے سے اتفاق کرینگے خانصاحب کی باطنی ترقی مین خلل پڑیگا اگر وہ اپنے مکاشفات اور وارداتون کو نذر اخبارات کرتے رہین گے۔ ؎

کسے را درین بزم ساغر دہند
کہ دارو بے بیہوشیش در دہند

پھر ایسے خوابون کو اپنے نہایت عزیز دوستون کے سامنے بیان کرنا چاہیے نہ یہ کہ پبلک کے سامنے پیش کیا جائے۔ بہرکیف خود خواب دیکھنے والے کو احتیاط چاہیے۔ مریدون کا کام ہے کہ ان باتون کو جلوہ اشاعت دین۔

میرا یہ مطلب ہرگز نہین کہ خان صاحب نے صحیح بیان نہین فرمایا۔ مذہبی علم سینہ مین۔ عربی زبان پر۔ پاکیزہ خیالات دماغ مین تائید ندوۃ العلما دل مین۔ پھر کیا تعجب ہے کہ در دل عالم ملکوت کی طرف کھل گیا ہو۔

یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ یہ خواب خود مولوی محمد علی صاحب ... صاحب کو کیون نہ دکھایا گیا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ خانصاحب ان ... مقامات مین کہ عمر بھین ... ضلع علیگڈھ کے رئیس ہین۔ راقم۔ نامہ نگار ...

سزا یابی سب جج گونڈہ

اقبال علی پہ لائی ادبار
رسوائی کے ساتھ جیل پہونچے
شمیر صاحب کی پیروی تھی
مجتا میان آہ کہہ کے ایسے

رشوت کا الٰہی منہ ہو کالا
کچھ بھائی نہ کر سکا نہ سالا
آخر رہی بات اُن کی بالا
سید کو شمر نے لے ہی ڈالا

راقم
ا ـ ح

مبارکباد معہ تعزیت

حضرت فرزند نرینہ مبارک خداوند عالم اسکو آپ کے سایہ مین پروان چڑھائے - آپ کی پودہ امر بیل کی طرح بڑھائے - کیا عرض کرون کس قدر صدمہ ہوا کہ قابل بیان نہین - یہ آخر بہار ہی کیا تھی مین نے تو ابھی کلو حجام کے زبانی سُنا ہے حق تعالیٰ آپ کو صبر عنایت کرے اور مرحوم کو غریق رحمت ــــ

یاد حشت - ذرا ٹھہرے ہوئے - دشمنون کو مالیخولیا تو نہین ہے - اے جناب یہ کسی مجذوب کی بڑ ہے یا چمرو کی زٹل یا میان حالی کی شاعری جس کا اور چھور ہی نہین مبتدا خبر سب غائب یہ مبارکباد معہ تعزیت کیا معنے - ذرا طبیعت روکے ہوئے - ایسا نہ ہو پاگل خانہ کا چالان بول دیا جائے -

راوی - جہ خوش وخشکہ - دماغ آپ کا جل گیا ہوگا اور شاعری کو بندہ جھول سمجھتا ہے -

اے تو کچھ فرمایئے تو آخر ہوا کیا -

راوی - ہان تو یون آیئے - آپ تو پہلے خدا جانے کیا کیا اناپ شناپ - اونٹ پٹانگ اُلٹے سیدھے الفاظ لڑھکانے لگے - سُنیئے

چھوچھو کے واسطے نہ کھلائی کے واسطے
بیٹیا جنا ہے جوڑا ہو دائی کے واسطے

آپ جانیے نئے بگڑے جنکو مفت کی دولت یکایک چھپر پھاڑ کے مل جائے سلامتی سے اپنے وقت کے افلاطون تو ضرور ہوتے ہین مگر فرق اتنا ہے کہ جنکے مزاج مین کسی قدر آوارگی ہوئی اُنھون نے تو بٹیر مرغ - کبوتر - کنکوے یا نشہ باقی مین اُڑا دیا اور جو کسی قدر مقطع حقطع ہوئے اُنھون نے ٹٹی کی آڑ مین شکار کھیلنا شروع کیا بابے میان کے بالکے بن گئے دن بھر مین بلا مبالغہ سو پچاس نکاح متعہ تو ضرور ہوا چاہئین آم کے آم گٹھلی کے دام - دُنیا کا عیش بھی آخرت کا سرمایہ بھی - مگر آپ جانیے اجماع ضدین تو غیر ممکن ہے دولت ملے یا اولاد - اب سب کچھ ہے مگر گھر بے چراغ - صاحبزادے اس طرح غائب جیسے ریت مین ٹیان - گھر بسی چلے گنڈے تعویذ مین مصروف ملا سیانون کی آنکھین دیکھتی پھرتی ہین - میان نکاح متعہ مین مشغول روز سودے باسن والے کی طرح نیا پرانا بدلواتے ہین - بارے خدا خدا کر کے محنت ٹھکانے لگی - گور مین پھول آیا - ہٹے کے گھر بیٹا ہوا - کیچڑ سے بھینس نکلی ہاتھی کا بچہ رگیا بول سم پر آئے تال ٹھیک بیٹھی - اب حضرت کی خوشی کا کچھ حال نہ پوچھیے دانت ہر وقت مارے خوشی کے گھنگھرون کی طرح منہ کھولے ہوئے - حالانکہ آپ کے احبابون کو صاحبزادے کی حلت سے کسی قدر شبہہ ضرور تھا کیونکہ بجائے نو مہینہ کے سات ہی مہینہ مین برآمد ہو گئے تھے - مگر حضرت کے حساب سے ایام پورے ہو چکے تھے کیونکہ دو ماہ کا حمل گھر بسی اپنے گھر سے لائین تھین - قطع نظر بقول بعض رنگی بازون کے جنکا مقولہ یہ ہے کہ محلہ والون ہی کا ہو کر جیسے ایسی مہمل باتون کو کم خیال مین لاتے ہین ـــ

اب بیوی صاحبہ کے عزون کا کیا ٹھکانا کیسے سے آج تشریف لاتی مین نکل - ان بیچارے کو ناچ نچا دیا - مرتا کیا نہ کرتا لگی بڑی ہوتی ہے صبح شام جس وقت دیکھو دروازے پر کمرے کنڈی کھٹکھٹا رہے ہین - بڑی خانم صاحبہ کے گرما گرم فقرے کہ میان کے بڑے نصیب تھے جو ایسی حسین خوب صورت - سلیقہ وند لڑکی سے سابقہ ہوا جس نے یون نواز دیا - اللہ رکھے میرے اللہ آمین کے ایک ہی بچی مین سب رسومین تو ادا کرونگی - اُستاد کو جوڑا - نائی کو جوڑا - دائی کو جوڑا غرضکہ بقول بھانڈون کے یہ ہوگا وہ ہوگا حسین آباد کے تالاب کے برابر پلاؤ کے طباق ہونگے - خاک بلا بدتر سب ہی کچھ ہوگا - ان کو بغیر پورا اجبٹ منظور کیے کیا چارہ بقول شخصے ــ

ہر طرح آپ کی منظور مجھے خاطر ہے
دل اجی مال ہے کیا جان تلک حاضر ہے

آپ دیکھیے تو دو ہی چار روز مین ایک کیا دنیا بھر کی تولیت اور کل جائداد مین اسکے نام کیے دیتا ہون - غرضکہ یہان تو یہ اپنی موج مین بے سُرے الاپ رہے ہین مگر وہان گھر بسی کی کلینے نے حضرت کے گوہر گرانمایہ کی کشتی حیات کو دریائے فنا سے سوکھے گھاٹ اُتروا دیا یعنے حضرت عزرائیل سے مل جلکر صاحبزادے کا چالان عدم آباد کو کرا دیا اور گناہون کی لادی اپنے سر پہ لی - صاحبزادے بھیرین کی تان لگاتے ہوئے برامد ہوئے اور شام کلیان کے سُر الاپتے غائب -

راقم - حسرت اُن غنچون پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے -

لوکل علیہ الرحمۃ

ادہر بارش نے پہر سوکہی سُنانی شروع کی ہے۔ ہوا کچہ ایسی چلتی ہے کہ پانی کی طرف سے مایوسی ہوتی جاتی ہے۔ اور سچ پوچھیے تو اب برسات کا خاتمہ بھی قریب ہے۔ پیشینگوئی کی گئی تھی کہ شروع مین تو نہین مگر اواخر مین خوب پانی ہوگا۔ مگر اب تو وہ دن بھی گزرے جاتے ہین دن کو تو دھوپ تمازت کی پڑتی ہے مگر پچہلے کو اتنی سردی ضرور ہونے لگی کہ اگر بغیر کچہ اوڑھے سوؤ تو ہوا کی خنکی سے آنکہ کہل جاتی ہے۔ غرضکہ جاڑے صاحب کا پیش خیمہ چلا آتا نظر آتا ہے۔ چلئے یہ برسات تو یونہین امید انشا اللہ مین کٹی۔

فلک صاحب کا نرخ یہ رنگ دکہیکر آسمان پر کسطرح چڑہا جاتا ہے قحط اور گرانی کے مارے خلقت برباد اور تباہ ہو رہی ہے وہ تو کہیے شہر ٹہرا بیفکر اور نہ پریشانی اور بے اطمینانی کے سارے سامان مہیا ہین دیکہیے فصل کی تیاری تک ان مصیبت کے مارون کی کیا گت ہوتی ہے۔ دہات مین اب لوگون کو فاقہ کشی کی تکلیف بہت ستاتی ہے کیا سُنے کہ آم پہلیندا۔ شرشر جو کچہ تھا ختم ہوگیا موٹا اناج جو کسان اور مزدور سے کہاتے تھے وہ بھی اس سال کم ہوا۔ اسامی زمیندار سب حیران پریشان ہین۔ جوار وہان جو کچہ بویا تھا وہ خشک سالی کی بدولت بالکل خراب ہوگیا۔ غرضکہ جاڑو الطر چل پون بھی ہوئی ہے۔

میاں ہیضہ خانصاحب کچہ کم ہو چلے ہین۔ مگر تپ سے اموات کی وہی کثرت ہے۔

بیگناہ حیدر مرزا کے قتل کا مقدمہ سرد پا کے رہگیا۔ بیچارہ کہلے خزانے سر شام ابو تراب خان کے کٹڑے مین جہان گنجان آبادی اور بکثرت آمد و رفت رہتی ہے ایسا مارا گیا کہ تیسرے دن مرگیا۔ مگر قاتلون کا پتہ نہین۔ ایک شخص اجو کو پولیس نے مجسٹریٹی اور مجسٹریٹ نے سشن بھیجدیا تہا وہ بھی گزشتہ دوشنبے کو چھوٹ گیا چلیے چہٹی ہوئی۔ تھانے سے لیکر سشن تک باضابطہ کارروائی ہوگئی اب اگر شہر والون کو بجائے خود اضطراب و انتشار جان اور آبرو کی طرف سے فکر پیدا ہو تو کون تعجب کی بات ہے۔ ہمنے معتبر سُنا ہے کہ حاکم ضلع صاحب ڈپٹی بہادر مسٹر گرے کو اس مقدمے کی بڑی فکر ہے اور اُنکی نیکدلی انصاف پسندی کا تقاضا بھی یہی ہے مگر جب تک معمولی طریقے کی کارروائی تحقیقات اور سُراغرسانی مین کیجائیگی خاک تپہر کچہ بھی حال نہ کھلے گا۔ جس قسم کا یہ واقعہ پایا جاتا ہے اُسکے واسطے خاص کارروائی کی سخت حاجت ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ جرم بڑی بڑی تدبیرون اور گہرے منصوبون کے بعد کیا گیا ہے۔ مقدمہ بہت کچہ پیچیدہ ہوگیا ہے۔ اور اصلی مجرمون نے دُنیا کی کوئی جائز اور ناجائز تدبیر اخفا مین نہ اُٹھا رکھی ہے نہ اُٹھا رکھین گے۔

کثرت کے ساتہ لوگون کی زبان پر جو کچہ شہر مین مشہور ہے وہ حکام سے مخفی نہین رہ سکتا۔ مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ اصلی مجرمون کا کوئی کچہ نہین کر سکتا۔ بااینہمہ اب ظاہر کہا جا سکتا ہے کہ اگر آج کوئی امیر یا بڑا آدمی ہوتا تو کس طرح کی کوشش ہوتی۔ حیدر مرزا بیچارہ ایک غریب آدمی تھا۔ اُس کا مرنا جینا کیا تھا۔ مگر انسان اور جاندار ہونے مین تو امیرون کے برابر تھے۔ اگر سر انٹنی مکڈانل کی گورنمنٹ اس مساوات پر خیال کرکے توجہ خاص کرے تو البتہ کچہ اُمید ہو سکتی ہے۔

اشتہار عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ

مقدمہ اجرائے ڈگری بالگوبند رام و امین و مہری پرشاد ڈگریداران

بنام

غلام رسول مدیون ڈگری۔

بمطالبہ الصہ جائداد مفصلہ ذیل

بتاریخ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۶ء بمقام کوٹھی قیصر پسند باجلاس جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہوگی۔

تفصیل جائداد

۴ اسوانسی ۱۱ کچوانسی ۱۲ انوانسی برابر ہے۔ ۷ پائی کے موضع کسمنڈی کلان پرگنہ ملیح آباد۔ تعداد آراضی للعہ بیگہ۔ تعداد نکاسی ماصہ۔ تعداد مالگزاری حصہ تعداد گونگرحصہ سے ۴ تعداد منافع صہ۔ و تعداد آراضی جسمین یون ڈگری کو حق قبضہ داری حسب دفعہ ۲۵۔ ایکٹ (۸) ۱۸۸۶ء حاصل ہے للعہ بیگہ ۱۷ و ۲۷۹ و ۱۳۶ و ۳۰۰ و ۳۲۹ و ۵۰۱ جسکا لگان صہ ہے تعداد بار رہن اجودھیا دسیمہ ۱۴۰ باقبضہ۔ و اجودھیا صہ ۱۹ باقبضہ اجودھیا مالعہ ۵۵ و ۲۰۴ و ۳۲۱ تعدادی بیگہ سیمہ و آجکل محمد علی ملعہ ۳۹ و جانکی صہ ۲۰۰ باقبضہ۔ و جانکی ماصہ ۱۱۲ و ۱۲ تعدادی بیگہ سیمہ جاہ ۔

دستخط انگریزی

حاکم

مضامین غیر

ڈیر اڈیٹر میںنے حضرت داغ کو انکی ایک غزل پر جسکی زمین مین ان کا بیجا تعنرشین ہوئی تہین آج سے پہلے متنبہ کیا ہے شاید میری اس تحریر سے وہ اور بعض انکے نامنصف دوست چین بجبین ہوے ہون مگر مجکو فی نفسہ یہ خیال نہین ہے کہ مین بے سبب نوکوت البتہ اگر وہ دکنی بولی بولینگے تو ضرور ٹوکے جائینگے شاید کسی کم بین کو یہ گمان ہو کہ حاسدانہ کاوش کی گئی - حاشا - یہ بات نہین ہے - اگر حضرت داغ صرف ایک طرز غزل کے مشاق ہین تو ان پر وہ شخص کیا حسد کریگا جو چند در چند اصناف سخن پر قدرت رکھتا ہو - رہی دکن کی دولت اور ثروت جو اس بدگمانی کا سبب ہو سکتی ہے لیکن یہ نہیں خیال کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اُس کی وقعت تعریف ناشناس کی حد سے باہر نہین نکلتی ایسی حالت مین اہل سخن کو سچی فرحت کا حاصل ہونا معلوم - بہر نوع مین ان خیالات سے بہت دور ہون اور اسمین کچہ شبہہ نہین کہ جب حضرت داغ کا نیا کلام شائع ہوتا ہے تب اُسکو غور اور شوق سے دیکہتا ہون - اگر وہ اچہا ہوتا ہے تو دل داد دیتا ہے اور اگر وہ برا ہوتا ہے تو یہ افسوس ہوتا ہے کہ دکن مین جا کر رنگ بگڑ گیا لیکن مین سچ کہتا ہون کہ جسقدر مین حضرت داغ کو متنبہ کرنیوالا ہون اوسیقدر انکے شوخ کلام کی قدر کرتا ہون -

جس زمین یعنی "ہنستے بولتے" کی ردیف کے ساتھ حضرت داغ نے غزل کہی ہے - ایسی زمینین اکثر قافیہ پیمائی ہی کے لئے موزون ہوتی ہین - اگر اتفاق سے کوئی سیدھا اور مزے کا شعر نکل گیا تو نکل گیا ورنہ خیر - اب اگر کوئی شخص ایسی غزلون مین شاعری کا لطف چاہے تو زیادہ سے زیادہ وہ لطف اسیقدر ہو سکتا ہے کہ اگر سخن سرا کی طبیعت مین قوت اور بندش مین مشق کے ہونے سے صفائی ہے تو ردیف لپٹتی ہوئی اور بولتی ہوئی رہیگی اور اگر کوئی مبتدی ہے جسنے مشق سے زبان کو اپنے قابو مین نہین کر لیا ہے یا ایسا کمزور طبیعت کا آدمی ہے جسنے مشق تو بڑہالی مگر اسکا دماغ فہم صحیح کے ساتھ مفہوم صحیح کو ادا نہین کر سکتا ہے تو وہ پہیکا اتریگا اور اوس سے لغزشین واقع ہونگی -

مجھے اُس تحریر کے بعد جو اس سے پیشتر مینے حضرت داغ کی اصل غزل کے بعض اشعار پر کی ہے یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا حضرات ناظرین یہ خیال فرماوین کہ راقم کو صرف حضرت داغ پر حرف رکہنا ہی مدنظر تہا اور یہ خیال بہی ممکن ہے کہ آیا نکتہ چین مین اتنا مادہ اور اسقدر زور ہے یا نہین ہے کہ وہ اسی زمین مین خود غزل لکہکر حضرت داغ بلکہ حضرات ناظرین پر یہ بات ثابت کردے کہ "ہنستے بولتے" کی ردیف جسمین "ہنستے" اور "بولتے" یہ دو حالتین موجود ہین کسطرح ثابت کی جاتی ہے - لہذا مین ایک غزل آپ کی خدمت مین بہیجتا ہون براہ مہربانی اسے درج فرمائے -

مجھے امید ہے کہ حضرات ذی فہم انصاف فرمائینگے اور حضرت داغ جو ایک مشہور سخنگو ہین وہ تو انصاف کا خون کبہی نہ کرینگے - اگر وہ زبان سے داد نہ دینگے تو انکا دل ضرور ہی داد دیگا - مجھے امید ہے کہ حضرت داغ کی غزل اور یہ غزل دونون ایک ساتھ سامنے رکھکر ملاحظہ فرمائی جاوین اور اگر حضرت داغ چاہین تو وہ اس غزل کو بہی لے لین - مجھے نہ تکلف ہے نہ پروا -

وہو ہذا

جہوٹہے وعدے اٹہتے ہین پیمان ہنستے بولتے
قول ہنستے بولتے قران ہنستے بولتے

لے چکے تھے دل تو اور اک آن ہنستے بولتے
جان ہی لیتے جو پیرایجان ہنستے بولتے

کچہ نہین روتے ہین آج اور کچہ ہین کل صبح
کل نظر آتے تھے جو انسان ہنستے بولتے

گل پریشان حال ہین بلبل ہے نالان باغ مین
یہ سمجھے تو نہ یہ نادان ہنستے بولتے

نکلی جب شیشے سے مے تب ہنس کے مانگی یہ دعا
کاش نکلے تن سے یونہی جان ہنستے بولتے

اور تو کچہ بہی نہین ہے کیا طوطی مین مگر
کچہ نکلتی ہے تمہاری آن ہنستے بولتے

اس خموشی پر قیامت ڈالتی ہین چپکے سے جا
کیا ستم ڈہاتے ہو بے ایمان ہنستے بولتے

جل بجہی بجلی ادہر ڈوبا ادہر زہرہ کا نام
تم نے جیتا حسن کا میدان ہنستے بولتے

دو ہی ہے خون کے پیاسے ہو چپ ساد بیٹھے ہوے
بیٹھتے پہلو مین کہاتے پان ہنستے بولتے

آئے اور منہ بہی چڑہا یا گالیان بہی دے گئے
کچہ نہ کچہ کر ہی گئے احسان ہنستے بولتے

دل یہ بولا دیکہکر ظالم کے سوفار خدنگ
کاش یہ بنکر مرے مہمان ہنستے بولتے

جب کیا شکوہ خموشی کا تو بولے ناز سے
آپ ہی اور ہم خدا کی شان ہنستے بولتے

دانت بجلی ہوگئی آواز برچہی بن گئی
یار تمنے لی ہماری جان ہنستے بولتے

ہونٹہ اوسی کے سیتے ہین بچاتی ہین وہ جسے
ہم ہی بچجاتے اگر انجان ہنستے بولتے

دل لگی مین لیکے بوسہ کہہ چکونگا درد دل
کچہ نکل ہی جاوینگے ارمان ہنستے بولتے

ہنستے ہنستے کہو اوٹھا وہ غیر سے ملنے کا شوق
ہوے ہین گویا ہمارے کان ہنستے بولتے

راقم

داد طلب

چہپا رہیگا نہ احوال آسمان زنہار
شعاع مہر کے دوڑا ہے جب فلک تک تار

الف - توبہ توبہ - بہئی کیا ہی برا پہنسا تہا - سنتے ہو مولانا - اجی آپ سے فرماتا ہون اے توبہ عرض کرتا ہون اے ادہر دیکہئے سوناپنچ صاحب بہادر! عجیب حیرت انگیز داستان اور تعجب خیز بیان ہے -

پنچ - خیر سنئون تو سہی - کیا واردات ہے -

الف - بات یہ ہے کہ کل شام کو عجیب سہانا وقت تہا - اور دوسرے تیسرے آے دن چکر کرتے کرتے میان خورشید کو بہی غصہ آگیا - واقعی بیچارہ کہان تک دوڑے - کچہ حد بہی ہے - خیر اور سالون مین یہ ہوا کیا کہ اِس موسم مین آسمانی سقا کبہی کبہی ادہر توجہ کر دیتا تہا - کرہ خاک سے لیکر کرہ باد

لے بڑے بڑے حصوں پر ہیرہ کا وہ ہوا کرتا - مگر جب سے یہان پانی کا نل جاری ہوا ہے معلوم نہین کہ کل پانی اسی پیپ مین کہنچ آتا ہے یا کیا بات ہوگئی کہ شہر کے سقون کی طرح آسمانی سقا بھی خالی مشک کاندہے پر ڈالے ہوے مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق کیجانب پہرا کرتا ہے اور ادہر بیچاری مین اپنا سوکہا منہ کہولے ہوے تاک رہی ہے - مگر کم بخت ایک قطرہ بہی میسر نہین آتا کیا آفت ہے - اچہا - ادہر غلون کی فصل کو دیکہئے - اسیقدر تجربہ کار ہو رہی ہے کہ تمام فصل اب اپنے فن مین پکی ہو گئی - قاعدہ تہا کہ جب فصل تیار ہوئی کاشتکار آئے اور ایک سرے سے بیرحمی کے ساتہ قتل عام مچا دیا - کہیت کا کہیت صاف کرکے گہر بہر دیا - اب ربیع خریف سبنے اتفاق کرکے ایک عمدہ الایجاد کیا ہے - اب تک تو سب لوگ غلونکو کہایا کرتے تہے اب غلہ سبہونکو کہائیگا اور سچ تو یہ ہے کہ عدم کا سبزہ زار کچہ ایسا دلکش ہے کہ ادہر غلون نے زمین کے نیچے سے ذرا سر نکالا اور اس وحشت سرا سے گہبرائے - بیچارونکے آسمانی لیسا پہرجاتا ہے کہ پانی تک کو کوئی نہین پوچہتا اس - بدا بہار دنیا کو یاد کرتے مہجور عاشقون کی طرح زرد ہو ہو کر کہیتون مین ایسے مضمحل ہو جاتے ہین کہ چاہے کاشتکار بیچارے کتنا ہی چلائین سر دہنین - اون کی چاہ مین خود چاہ کہود کہود کر آبپاشی کرین مگر کون سنتا ہے -

پنچ سچ کہتے ہو یہی حالت ہے - بہائی! میان بیوی کی لڑائی مین یونہی خانہ بربادی ہوتی ہے - دیکہئے میان ابر تمام دنیا مین کہاتے تو پہرتے ہین مگر بی زمین کو کچہ لیتے دیتے ہی نہین - کبہی کبہی گہر کی دہن سمائی اور انکی معشوقہ ہوا انکو گہر کیطرف لائی تو خیر کچہ چلی کٹی باتین ہو جاتی ہین - اگر اتفاق سے کہین کوئی اولاد ہو گئی تو بی زمین کے پاس خرچ کہان جو پرورش کر سکین - چہوٹے چہوٹے معصوم بچے بہوک پیاس برداشت نہین کر سکتے - اور ادہر طرہ یہ ہے کہ ایک تو ام الصبیان کا نام سنا ہی کرتے تہے اب ایک دوسرے حضرت ابو الصبیان بہی نمودار ہوے - میان ابر کو لڑکون بالون کی فکر نہین بیچاری زمین کا کیا بس چل سکتا ہے بس میدان خالی ملا ابو الصبیان یعنی حضرت خورشید خان صبح ہوتے ہی نکلے اور اپنی سخت کرنونکا گرم گرم پانی پلاکر سب بچونکو جلا بہنا کر خاکستر کر دیا - اودہر بیچاری زمین اپنی اوجڑی ہوئی کوکہ پکڑے آفتاب کے گرد گہات مین لگی ہوئی چکر کر رہی ہے اور ادہر بیچارے کاشتکار اپنا پیٹ پکڑے ہائے ہائے کر رہے ہین - میان ابر کو کچہ پروا ہی نہین - بہئی خدا نکرے میان بیوی مین رنجش ہو بڑی خرابی ہوتی ہے - مگر ہوگا ہم سے کیا مطلب - ما را چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت -

الف جی ہان - کیون نہین میان پنچ چاہو برا مانو یا بہلا - ہم صاف گو ہین - اگر ہم بہی تمہاری طرح ہوتے تو ایسی ہی سناتے - تم کو تو منہ کہانے سے مطلب نہ پینے سے کام - ہم بہی ایسے ہی اولیا اللہ بلکہ فنا فی اللہ ہوتے تو اس سے بہی زیادہ دون کی سناتے - کم سے کم اگر یورپین افسر ہی ہوتے تو کچہ پروا نہ تہی - مگر بہئی اب تو - ہان یہ -

اچہا اب سنئے مرا اصل مطلب تو خبط ہوا جاتا ہے - چند روز ہوے - ایک بیچارے عابد و زاہد ایک ٹیلہ پر نماز شب پڑہ رہے تہے - رات کے دو بج چکے تہے نسیم سحری سوکر اوٹہ چکی تہی اور آہستہ آہستہ پہولون کی نازنین رخسارونسے شبنم کا پسینہ صاف کر رہی تہی آپ جانتے ہین اس خاص وقت کی فرحت غم دیدہ اور مرجہائے ہوے دل مین بہی تہوڑی دیر کیلئے تازگی پیدا کر دیتی ہے - قضائے کار ہمارے بڑہے زاہد کو غنودگی طاری ہوئی - خواب مین کیا دیکہتے ہین کہ ایک پیر مرد آئے اور کہتے ہین "اسوقت سما کے در کہلے ہین باب اجابت وا ہے جو کچہ مانگنا ہو طلب کر" - ہمارے بڑہے عابد کی خواب آلودہ آنکہین کہل گئین - اور اپنے عزیز و اقارب دوست آشنا سب کے لئے دعائین مانگنے لگے - کہانسی بخار - زکام - درد سر - درد چشم درد گوش درد بینی - درد گلو - درد گردہ - درد شکم - درد پشت - درد ... وغیرہ وغیرہ غرض ہر بلا سے محفوظ رہنے کی دعا کی - ان سب کے بعد اس بیچارے کے منہ سے یہ بہی نکل گیا کہ اس سال پانی خوب برسے غلہ کی ارزانی ہو

پنچ — برائی کیا کی - بہت مفید دعا ہے -

الف جی ذرا سنئے تو مفید اور غیر مفید سب معلوم ہو جاے گا - آپ جانتے ہین جن بشر - ملک - دیو - پری سب مین ایک قسم کی پولس نہین ہوتے وہان کسی فرشتے کی زبان سے یہ نکل گیا کہ "ذرا اس بڈہے انسان کو دیکہو کیسے حریص ہوتے ہین - قبر مین پیر لٹکائے بیٹہے ہین غلہ ابہی دنیا مین کسیقدر موجود ہے مگر ابہی سے پیٹ ہی پیٹ کا شور مچا رکہا ہے" کہین یہ آواز خدا نے بہی سن پائی - پہر تو غضب ہو گیا -

فوراً ہیضہ خان بلائے گئے اور حکم ہوا کہ جوڑی بخار - بخار کہنہ - بخار جدید نفخ - بدہضمی - قراقر - پیچش - ریزش وغیرہ وغیرہ سب کو ہمراہ لیکر دنیا کے تمام گہرون مین خانہ تلاشی جاری کرین - اور جسقدر غلہ اور اسباب ہو اون سب کی تفصیل وار فہرست مع نقل کاغذات مردم شماری و نقل رجسٹر موت و حیات لیکر حاضر ہون - اور جب تک اس فہرست کے معائنہ کے بعد حکم مناسب صادر نکیا جاوے - ابر کو اوس طرف جانے کی سخت ممانعت کیجاے اور آفتاب اون لوگونکو حراست مین رکہے - مگر توبہ توبہ ہیضہ کا انتظام بہی بہت خراب ہے - بالکل تمیز نہین اتنا برا تو سفر اور آپ کے ساتہ چند نفر - سمجہے کہ دنیا مین سب لوگ اون کے باپ کے بیسے ہوے ہین - جسے جہان پایا جیٹ پکڑ اپنے ہمراہ کر لیا - واہ اچہی حکومت ہے - اچہا ہوا سرکار انگلشیہ نے اپنی رعایا سے پہلے ہی آلات حرب چہین لئے نہین تو یہ بیچارے اور بہی پہنستے اور ایکدم ہیضہ خان سب کو پکڑ کر کئی رجمنٹ تیار کر لیتے - ریکروٹ کی بڑی بہرتی ہوتی -

پنچ کیا خوب - آپ بالکل واہی ہین - کچہ دماغ مین عقل کا مادہ بہی ہے کہ

مشرقی مسئلہ یورپ کی بے بسی۔

بالکل بجا ہے آج ہمارے پاس اگر بندوق تلوار ہوتی سیفخان اور انکی ساری فوج کو مزا چکھا دیتے ۔

الف ہان یا ۔ یہ تو سچ ہے مگر بھی ہر کس بخیال خویش خبطے دارد ۔ میری رائے تمامتر غلطی پر تھی ۔

پنچ ۔ خیر اب اپنا اصل مطلب تو بیان کیجئے بھٹکتے نہ پھرئے ۔

الف ۔ ہان ٹھیک ہے ۔ کیا کرون [illegible] گرمی کے ہواس درست نہین کیجئے تو بتلایئے آفتاب کی گرمین ہین یا ڈھیلے پڑ رہے ہین ۔ انہین مین اللہ دین

پنچ ۔ خیر اس سال باران رحمت کے ہوس سنگ زحمت آئی تھی ۔ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست ۔

الف ۔ سچ ہے یعنی تم تو دنیا مین اگر بچتا ہے ۔ خیر صاحب سنئے کل شام کو سہانے وقت جب آفتاب کی گرم کرنین کرہ زمین پر ترچھی پڑ رہی تہین ہوا کی حرارت بجائے تکلیف دہ ہونے کے فرحت بخش ہو رہی تھی مین کالا کوٹ کالی اسکات لنگیمی اودی ٹکٹا اور سفید پتلون چار جامہ کی طرح کسکر ترکی ٹوپی سر پر جما کر مدار ستارہ محیط سالی کی انتہائی تنگ گھر سے نکلا ۔ وحشت آمیز طبیعت کی وجہ سے شہر کی آبادی سڑک چھوڑ دی ویرانگی کی راہ لی ۔

پنچ ۔ کیا اس تعلیم مین الو کی خاصیت آجاتی ہے ؟

الف ۔ جی نہین دیکھئے مجھ مین الو کی کوئی خاصیت ہے ؟ ۔ مین ہی تو آخر اسی علم کا طالب ہون ۔ بات اصل یہ ہے کہ بعض اشخاص بہت بنتے ہین ۔ اور کوئی بات نہین ہے ۔ خیر صاحب ۔ ابھی بستی سے باہر آیا ہی تھا کہ ایک مرتبہ کسی نے پیچھے سے میرے ہاتھ دبا لیے ۔ مین گھبرا کر چیخ اوٹھا ۔ لوٹ کر دیکھتا ہون تو ایک نہایت حسین وجمیل خوش شکیل عورت عجیب دلربا ادا کے ساتھ کھڑی ہے ۔ مین تو خوش ہوا کہ شاید کوئی پری مجھپر عاشق ہو گئی اب اندر کے اکھاڑے کی خوب سیر ہوگی گلفام کا ایسا بیوقوف شہزادہ یا لکھنو کا بھولا نواب ہون نہین ۔ کالے دیو کے فرشتونکو بھی خبر ہو ۔ بہر کیف مین نے اوس سے سوالات شروع کئے ۔ اور پوچھا کہ ایجان جہان ۔ پیاری ۔ دلربا ۔ دلبر حسینون کی افسر تو کون ہے ۔ تیرا کیا نام ہے اور یہان کیا کام ہے ۔

حسین عورت ۔ میرا نام بی رشوت جان ہے ۔ قریب قریب اکثر ملازم پیشہ کے دلو نمین میرا مکان ہے ۔ پہلے تو انسان مجھپر عاشق ہوتے ہین ۔ جب مین اونسے خوب ہل چل جاتی ہون تو مجھے ہپ کر جاتے ہین ۔ مگر جناب مین ایسی ڈھیلی مٹی کی بنی نہین کہ مجھکو کھا کر اوپر سے نمک سلیمانی یا نیچم صاحب کی گولی یا ایک بوتل سوڈا واٹر اوڑا لی اور بندی ہضم ہو گئی جناب میرے کھانے سے تو وہ کھٹی کھٹی ڈکارین آتی ہین کہ فوراً اس بدہضمی کا پتہ چل جاتا ہے ۔ علاوہ اسکے میرا کنبہ ماشاء اللہ سے بہت بڑا ہے اور طرہ یہ کہ ابا جان تو کچھ کمسن نہین یعنی زمانہ سابق سے اونکا وجود ہے لیکن خدا اونکے بڑے بلے ٹہلے کے جوان ہین ہاتھ پاؤن کی قوت مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے

اک نہ اک بچہ ہر سال پیدا ہوتا ہے ۔

الف ۔ کیون بی صاحبہ انکا اسم شریف کیا ہے ؟

عورت ۔ جی انکا نام ۔ لالہ لالچ لال ہے اب تو رائے بہادر ہو گئے ہین ۔

الف ۔ اخ خا ۔ اور آپ کی والدہ ۔

عورت ۔ اونکو توبی حاجت کہتے ہین ۔

الف ۔ کیا تمہاری مان لالہ کے خاندان سے نہین ہے ۔

عورت ۔ خوب ۔ اگر ہم ایسی ہی نجیب الطرفین ہوتی تو ایسے ہرجائی کیون بن بیٹھتے ۔ بڑے بڑے لوگون کے پہلو مین بھی موجود ہین اور چھوٹی چھوٹی لڑکون کے دلو نمین جگہہ رکھتے ہین ۔ جی اور کیا ۔

الف ۔ آپ انسانونکو نہ ستایا کیجئے ۔ اونکے دلمین جگہ کرکے پھر اونکو ستانا نہ چاہیئے آپ اونسے ذلیل ۔

عورت ۔ کیا خوب

نفع کرتا ہے مجھے یار کے گھر جانیکو
ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانیکو

وہ تو مجھپہ ہی لین اور مین بے وفائی کرون ۔ نہین ۔ نہین ۔ یہ نہین ہو سکتا پہلے خود تم لوگ والدہ سے ملتے ہو جب مجھسے ربط وضبط ہو لیا پھر تو بڑے مزے ہوتے ہین ۔ پہلے تو کلکٹر ۔ کمشنر ۔ جج ۔ جوڈیشل ان لوگونسے ملاقاتین ہوتی ہین پھر وہانسے دوڑائی ہوئی بڑے بڑے محل مین لیجاتی ہون ۔ پھر بے فکری سے وقت پر کھانا پینا چین آرام سبھی ہوتا ہے نہ کوئی مخل نہ کوئی ہاتھ نہ سینہ نہ کرسی نہ نشان نہ شوکت علیحدہ ایک کوٹھری اور بس ۔ جی مین آیا تو کسیکو دنیا کی گردش کا تماشہ دکھلانے کو پہلے ایک پلی سامنے رکھدی کہ صبح سے شام تک پیا کرے ۔ مگر یاد رہے صاف صاف آنا ہو کہ موقع دیکھکر چھپنے کی طرح یہانتک آیا کرین ۔ مین تو وہان پہونچکر چل دیتی ہون ۔ دوسرا گھر تاک کرتی ہون ۔

الف ۔ مگر آپ کے اس حسن وجمال پر یہ حرکتین نازیبا ہین ۔

عورت ۔ کیا خوب ۔ کیا واقعی آپ میرا جمال دیکھنا چاہتے ہین ۔ اچھا دیکھئے یہ کہکر اوس عورت نے ایک مرتبہ ایک سخت نعرہ مارا اور اپنا برقع علیحدہ کیا ۔ اوس وقت میرے روبرو ایک کریہ منظر اور نہایت خوفناک شکل دکھلائی دی ۔ اور مین خوف زدہ ہو کر اولٹے پاؤن شہر کی طرف لوٹ آیا ۔ الحمد للہ کہ جناب بھی ہی مین آپ سے نیاز حاصل ہو گیا اب آئندہ آپ سے احتیاط کیجائے گی ۔

راقم

س ۔ ا ۔ ح
از لکھنو

"خمخانہ ابدی"

ہندوستان سے فارسی اور اوسکی شاعری اٹھتی جاتی ہے - سمٹ سمٹ کے عَلیمین کے نسخون مین رہگئی ہے - دفتر لئے کیا آتی کہ کتاب ہوئے گرگئی - اب ہمارے ہان کے عاشق - سوا دنجد جاتے ہین نہ کوہ بیستون کی خاک اڑاتے ہین - نہ چشم خونبار رود نیل سے آنکھہ ملاتی ہے نہ کیسی زلف شکبن ہین ختا تاتار کی یاد دلاتی ہے - نہ لب پان خوردہ پر عقیق یمن رشک کہاتے ہین نہ کسیکی چہل پل پر غزالان ختن چوکڑی بہولتے ہین - نسرین وسمن کے عوض بیلے کے چمن سرزمین سخن مین گلکاریان دکہاتے ہین - نافران فنا ردن کی جگہ جوہی جنبیلی کی مہک پہیلی ہوئی ہے - جہون ریتون مین کون خیالی ڈوبکیان لگائے گہر بیٹھے گنگا جمنا موجود ہے - القصہ فارسی شاعری کیا گئی اپنے ساتھہ بہت سی دلچسپی کے سامانونکو لے گئی - ہماری زبان کے شاعرون نے اپنے ملک کی قدرتی پیداوار ہین سامان دلفریبی تلاش کرلئے ہین - گل و ریاحین پر کیا موقوف ہے الحمد للہ کا دنیا سبہی کچہہ اس ملک مین موجود ہے جلیئے رحمت سفرت بچئے عالم خیال من کون محو نظارہ رہے چشم ظاہری سے سب جلوے نظر آنے لگے - تشبیہ و استعارہ کی بہول بہلیون مین پڑنیکی فرصت کسی ہے سادے نیچرل مضامین مین وہ لطف ملتاہے کہ طبیعت آسان پسند ہوگئی ہے اس تغیر - انقلاب اور تبدیلی پرنئے کہن کی شاعر چاہے کتنی ہی خوشی منائین بغلین بجائین ہم توصاف کہتے ہین ہمین یہ ادا اک آنکھہ نہ بہائی - ہم تو اپنے وہی دقیانوسی - لکڑتوڑ مضامین کے جان دادہ انہین اینچ پیچ اور گہاو کی باتون پر فریفتہ وجان باختہ ہین اور یہی وجہ ہے کہ جب ہمنے مندرجہ عنوان کتاب کو دیکہا - اور اسکی تازگی مضامین آمد خیال چستی بندش رنگینی طبع - حسن بیان ولطف زبان سے لطف اٹہایا تو بیساختہ منہہ سے واہ نکل گئی یہ کتاب حقیقت مین تین مثنویون پر مشتمل ہے -

(۱) جلوہ حسن - جسمین مصنف نے اپنی "نہتا" بیانکی ہے عشق جنون خیز کی شورش - حسن گلوسوز کی کرامات - ہوش ربائی - توبہ شکنی کو نہایت خوبی و لطافت سے صاف وشستہ فارسی مین نظم کیا ہے -

(۲) شعلہ محبت - جسمین ایک عاشق - جانباز کی حکایت کمال سوز وگداز حد مرتبہ کا دردا ور پر اثر بیان ہے -

(۳) جذبہ عشق - جسمین حضرت اویس قرنی کے ایک حکایت کا بیان ہے محبوب حقیقی کا عشق صادق اوسکے پاک وپاکیزہ تاثیرات اس انداز صوفیانہ سے نظم کئے ہین کہ اہل دل حضرات کے لئے خون رلا دینے کو کافی ہے -

ان تینون مثنویون سے ہمکو میر محمد ولایت علی صاحب کے ذوق صحیح و وجدان سلیم کا پتہ ملتا ہے انکا انداز بیان نہایت صاف اور ستھرا ہے - استعارات کی پاکیزگی تشبیہات کی لطافت اور خیالات کی نزاکت قابل داد ہے -

جو لوگ مذاق سخن رکہتے ہین اور فارسی شاعری کے قدردان ہین یقیناً اس کتاب کے مطالعہ سے بہت حظ اٹہائینگے -

مولوی مظہر الحق صاحب بارسٹرایٹ لا تمام قدردانان سخن سے شکریہ کے مستحق ہین کیونکہ اونہین کے فیض توجہ سے ان مثنویونکو پریس مین آنا نصیب ہوا ہے - امید ہے کہ مصنف ممدوح کی دیگر تصانیف بہی اسی طرح ملک مین پیش ہونگی اور مذاق سخن رکہنے والے اونکے کلام سے محظوظ ہونگے -

را ـــــــــــم

ا - ع - از امین آباد

منہ لگائی ڈومنی گاوے تال بیتال

ٹرکی کا تو مفت خدا نام ہی بدنام ہے - دراصل آرمینیا والون کو عیسائی سلطنتون نے غارت کر رکہا ہے - وجہ کیا کہ جو کچہہ انکا تمرد ٹرکی کے ساتہہ اور ٹرکی کا برتاؤ ان کے ساتھہ ہوتا ہے وہ سب انہین سے چہپٹ گران یورپ کی بدولت ہے انہین سے بعض حضرات نے آرمینون کو بہرکایا - سرویہ جبل اسود - بوسنیا وغیرہ وغیرہ کی مثال پیش کی - اور امادہ فساد کردیا - پہر آپ جانئے آخر جسکی حکومت ہوگی وہ امن قایم کرے ہی گا - یہ سرکاری فوج سے لڑ بہیڑے کمزور مار کہانے کی نشانی جسطرح بنا ہیاب بنائے گئے - اب یہ سیراہہائی دہائی تہائی - بے تالی مچ گئی - ٹرکی نے ظلم کیا - ستم ڈہایا عیسائیون کو حلال حرام - ذبح قتل اور خدا جانے کیا کیا کر ڈالا - بالکل وہی مثل ہوئی کہ چہیلی کٹرن خصم کو گالیان کوسنے دیا کین پیٹے نوچے داڑہی گہسوٹی - دو چار رکہے لگائے تو کچہہ نہین اور جو کہین اوس نے ایک ہلکا سا طمانچہ رسید کردیا تو اب سارا بازار سر پر اوٹہا لیا - ہائے واویلا - مار ڈالا - خون کیا - ہزارون گالی بک برسات کے کیچوون اور مینڈکون کی طرح نکل پڑا - اب یہ بیچارے ایک تو غصہ کی جہانجہہ دوسرے بی چہیلی کے یارون کے قائل معقول کرنے سے سخت حیران ہین - کہ کیا کرین اور کیا کہین سب سے مارکی توبہ کا کیا جواب دین اور گہر کا کیا بندوبست کرین - بس یہی حال ارمنیا والون اور ٹرکی کا پرسال ہوا خیر خدا خدا کرکے تتو تہمبو ہوگئی - معاملہ رفت گذشت سمجہا گیا - اے لیجئے پہر قسطنطنیہ مین انہین اشرار نے بلوہ کردیا - وہان جو کچہہ تہدید تنبیہ ہوئی اوسپر بہی شور غل یونہین مچا اور کچہہ ترکی سپاہی کچہہ ارمنی پٹے -

اب حال مین پہر ارمنیون کی کہوپری چلبلائی - بیٹہے بٹہائے عثمانیہ بنک پر دہاوا بولدیا - پہرے والے کو قتل کرکے اندر گہس گئے کہڑکیان دروازے بند کرکے بیٹہہ گئے اور لگے گولیان چلانے اس ہلڑ کو دیکہہ کر بازار مین بہی بدعملی ہوگئی ترکون ارمنیون نے وہان بہی لیاڈگی شروع کی - لڑائی مین کچہہ لٹہ تو چلے ہی نہین وہی مارے گئے ہونگے اور دورون کو بہی مارا ہوگا -

مگر آنکے حمایتون کا ایمان انصاف دیکھیئے وہی شور غل مچاتے ہین کہ ارمنی بہت مارے گئے کوئی بہلوا یہ نہین پوچھتا کہ آخر خطا کسکی تہی اور کیون بیٹھے بٹھائے سنیچر سر پر سوار ہوا تہا ۔

خیر اب بادشاہون بادشاہون مین تو یہ اسلت گفتگو جنہین جیسا ہوتی رہیگی مگر ارمنی جو اپنے ہاتہون پیٹتے ... مین اوسپر غور ہی نہین ۔ ان کم بختون کو اتنا شعور نہین کہ جایز طریقے سے حقوق حاصل کرین ۔ انکو یورپ والون کی طرفداری نے ایسا فرلود بنا رکہا ہے کہ عنوان ہے تو کوئی کام کرتے نہین اور جب اوسکا خمیازہ اوٹہاتے ہین تو عورتون کی طرح روتے پہرتے ہین ۔ پس دراصل پوچھیئے تو انکو دوست انکو غارت کرتے ہین ۔ اور جب انیڈی بنیڈی پڑجاتی ہے تو بہگتنا انہین کو پڑتا ہے وہ لوگ مراسلہ بازی اصلاح بازی گفت و شنید کر خاموش ہو رہتے ہین ۔

وہ تو کہیئے بڑی خیریت یہ ہے کہ ارمنی سلطان روم کی رعایا ہین اگر کسی اور کی ماتحتی مین ہوتے اور زرا بہی پولیس سے چون وچرا کرتے تو صاف گولیون سے اڑا دیے جاتے اور کوئی خبر بہی نہوتا ۔ جائین ضبط ۔ جائدادین ضبط ہوجاتین خارج الوطن کرکے کسی جزیرے مین چرنے چلیے ۔ اور اپنے دیار و دیارون پر رونے کو بہیجدیے جاتے اور کسی کی مجال نہوتی کہ ایک حرف بہی زبان سے نکال سکے

لوکل علیہ الرحمتہ

ہمارے شہر صاحب آج کل شدت اور عجلت کے ساتھ علیہ الرحمتہ ہوتے چلے جاتے ہین مینہ پانی کا ذکر ہی کیا ۔ برسات کیسی ۔ اور زراعت کہانکی مرنے سے دن کو تڑاقے کی دہوپ پڑتی ہے ۔ پچھیاؤ زناٹے سے چلتا ہے رہی سہی رطوبت زمین سے ۔ اور قحط کے مارے باشندون کا لہو بدن سے خشک ہے ۔ پچہلے کو اچہی خاصی سردی ہوتی جاڑے کی آمد کی خبر سناتی ہے ۔

ہیضے سے فرصت مل چلی تہی قحط نے دہر دبوچا ۔ بہرحال اب کم بخت دوزخ ہی کی معرفت جالان کی ٹہرتی نظر آتی ہے ۔

حیدر مرزا کے قاتل ملتے نظر نہین آتے ۔ مقدمہ یونہین دب دبا کے رہا جاتا ہے ۔ اگر بدمعاشان شہر ہمارے پولیس کو پروانہ خوشنودی مزاج عطا کرین تو بہت ہی مناسب ہو ۔

خدنگ نظر

یہ ماہواری گلدستہ عجب حسن انتظام کے ساتھ شائع ہوا ہے ۔ اسمین قریب قریب کل اساتذہ حال اور مخصوص لکہنؤ کے تمام خوشگو شعرا کا کلام ہوتا ہے اسکا ایک ایک ورق باعتبار جدت مضامین و خوبی طبع و صنعت نقاشی قابل دید ہے ۔ اسکا ضمیمہ بہی ایک نیچرل پیرایہ مین جدت پسند طبایع کا دل چہین لینے کو کافی ہے ۔ قیمت عوام سے ۶ ؍ سالانہ امرا و عظام سے ۱۰ ؍ سالانہ مع محصول ۔ نمونہ کا پرچہ ۳ ؍ قیمت ہر حالمین پیشگی ۔

المشتہر ۔ نوبت رائے نظر ۔ نوازگنج لکہنؤ

نادر کتابین

جاسوس النوامیس تجم الاستطماخیس ۔ اسمین چند نہایت ضروری و بیحد مفید باتین جنکی ضرورت دنیا سے نفع اوٹہانے والون کو زیادہ ہے یونانی حکما خصوصاً ارسطو کے ملفوظات سے درج کی گئی ہین یہ ارسطو کی کتاب استماخیس کی گویا شرح ہے جسمین اوسنے سکندر کی درخواست پر ایک غیبی قوت کی تدبیر بتائی ہے جسکی تسخیر سکندر نے کی اور دارا کی لڑائی مین مایوسی کیوقت اسنے اوسکو مدد بہی دی ۔ اسنے اسکو آسمانی قوت بہی قرار دیا ہے جو تمام دنیا کا انتظام کرتی ہے اسکی تسخیر کے بعد انسان کے نزدیک کوئی چیز مشکل نہین یہ تدبیر ہرمس یعنی ادریس کو بہی معلوم تہی ۔ اسکو دوسری زبانون مین روحانیت طباع تام ۔ درب النوع کہتے ہین ۔ یہ ایک عجیب راز ہے جو بڑے بڑے حکما کو بہی نہین معلوم تہا چونکہ ارسطو نے بحکم ضرورت اسکے تسخیر کی تمام باتین بہت مختصر لکہی ہین اسلیے بغرض آسانی پرانی کتابون سے روحانیات کی حقیقت تدبیر تسخیر ۔ آداب شرایط دعوت اور دیگر جزئیات احکام عمل اردو مین لکہے گئے ہین ۔ آجکل کی دنیا ان باتون کو بلا دلیل نہین مانتی اس غرض سے اسکے شروع مین ایک مقدمہ بہی لکہا گیا ہے جسمین ۱۲ بحث نہایت مدلل طریق سے مندرج ہین راس و ذنب و طباع تام کی تحقیق مختلف اقوال کی تطبیق اور اک کی تفصیل رب النوع یا طباع تام کا اثبات جواب اعتراضات نفس الامر و خارج و ذہن ۔ فوائد علم ہذا تاثیرات علوی تاثیر عمل نباتات مین طباع تام و دعوت کواکب تعلق علوی سفلی ۔ ایک سے ایک ہی صادر ہوتا ہے ۔ بیان ملائکہ و عقول ۔ توسط عقول میان عالم ۔ عقول دس ہی کیون ہین ۔ مدبر عالم کون ہے تدبیر روح فلکی کا ثبوت شریعت سے نسبت فعل بخدا اور اس نسبت کی بحث بخت و اتفاق تقدیر و تدبیر ۔ انکے علاوہ شرایط دعوت ۔ طریق دعوت لواحق عمل ۔ چند اعمال مجرب درخت پہلنے کا عمل حرب چشم و ریدیرقان ۔ زخم ۔ جاہ و دوستی ۔ زیادت محبت و دفع عداوت ۔ عداوت جدائی و بغض حب کے مجرب اعمال قیمت ۱۱ ؍ محصول الگ ۔

تخریج الجواہر العبقریہ من الذخیرۃ الاسکندریہ پانصد روپیہ انعام کی کتاب ہے قیمت علاوہ محصول ... یہ سب کتابین دفتر اخبار آئینہ آہن آباد لکہنؤ یا دیشہر کے پتہ سے مل سکتی ہین ۔

المشتہر ۔ ابوالنعمان محمد عثمان عشق مدرس عربی مدرسہ کاکوری ضلع لکہنؤ

مضامین غیر

صحرانشین

آہ اے فراق تجھسے خدا سمجھے - وطن سے اسقدر دور سرگردان اب تو مین دہشت کا مالک ہون - اس صحرا سے لیکر سامنے کے اس سبزہ زار دریا تک بس مین ہی مین ہون چارونطرف میری ہی حکمرانی ہے - آہ اے تنہائی وہ تیری دل آویزیان کیا ہوئین جنپر زاہد اور خدا رسیدہ لٹو ہوتے تھے للہ اس وحشت انگیز مقام کو چھوڑ - اب تو چپ رہتے رہتے تیرا بھی جی گھبرا گیا ہوگا چل کہین دونون پرشور دنیا مین جاکر دم لے - مین تو انسانی احاطہ سے باہر ہون مجھے اپنی تنہا زندگی اسی گوشہ صحرا مین بسر کرنی ہے - افسوس کہ کان شیرین بیانی کی میٹھی آوازون سے ہمیشہ محروم رہینگے - اب تو مین اپنی ہی آواز پر خود چونک پڑتا ہون - طایران صحرا جو آزادانہ اور بے تکلفانہ سیر کرتے پھرتے ہین مجھے اپنا دشمن اور رقیب سمجھتے ہین مگر کیون اسکا سبب تو مجھے کچھ بھی نہین معلوم - محبت والفت جلسے اور صحبتین جو خدا نے اپنے بندون کے لیے خلق کی ہین انکا ذایقہ اب مین بالکل ہی بھول گیا کاش مجھمین پر لگ جاتے کہ مین اڑکر اُس عیش بھری دنیا مین جا پہونچتا اور پھر ایکدفعہ انکے مزے لیتا میری تکلیفین دور ہو جاتین میرے غم غلط ہو جاتے اور مین پھر اپنے ہوش مین آجاتا مذہب جسکی برکتون اور خوبیون کی تھاہ نہین ملتی وہ وہین اپنی روشنی پھیلا رہا ہے جو سونے اور چاندی سے بھی زیادہ قیمتی ہے اور جس سے بڑھکر کوئی اور بخشش بہائے دنیا ہرگز دے نہین سکتی - آہ جنگلون پہاڑون اور دردون نے نہ تو موذنون اور تکبیرون کی صدائین سنین نہ کسی کے مرنے پر انہون نے غم کیا مگر نہین بہتے ہوئے چشمے صاف کہہ رہے ہین کہ دنیا والون کی بے ثباتی پر انہین بھی رقت آتی ہے اے صحرا کی پریشان ہوا اس سنسان جنگل اور تمام ابشارون کو اس پیاری زمین اور عزیز وطن کی خوبیان جاکر سنا جسکا نظارہ مجھے خواب مین میسر آئیگا کیا تو اتنا کہہ سکتی ہے کہ اب بھی میرے عزیز میرے احباب مجھے یاد کرتے ہین کبھی میری جدائی کا خیال انکو تڑپا دیتا ہے سچ بتا سکے سب یار عدم کو سدھار گئے یا انہین سے اب بھی کوئی باقی ہے گو مین جانتا ہون مجھے عمر بھر انہین دیکھنا نصیب نہوگا آہ دل کی لگی بری بلا ہوتی ہے محبت تجھے خدا غارت کرے - مین اسوقت کہان سے کہان پہونچ گیا خیال کی سرعت تو بجلی کی رفتار سے بھی تیز ہے طوفان اور تیر شعاع آفتاب تو اسکے پیچھے رہ جاتے ہین - ہاے وہ صورتین وہ جلسے وہ اختلاط کی صحبتین وہ محبت والفت کی ہنگامہ آرائیان کیا ہوئین - وہ چہچہے وہ قہقہے وہ جمگھٹے کیا ہوئے - وہ باغون مین صبح و شام روشون پر ٹہلنا کیا ہوا - وہ شبنم آلود ہرے ہرے پتون کی بہار کیا ہوئی - وہ بلبلون کی زمزمہ پردازیان کیا ہوگئین وہ محفل عیش کدھر ہے وہ بزم سرور و نشاط کہان ہے - آہ اے جفا پرور ستم مشرب آسمان تو ہی بتا کہ کسکی نظر لگی - اے ساتھ دینیوالی ناامیدی اب تو مین ہون اور اس دشت ویران کی اڑتی ہوئی خاک مین ہون اور صبح صحراے وحشت مین ہون اور سواد شام غربت مگر اے پیاری تنہائی یہ سب آفتین تیرے لیئے یہ سب مصیبتین تیرے کارن - اے یاد خدا مجھے سنبھال - اے ہادی راہ عبادت میری مدد کر - اے خضر جادہ الفت میری خبر لے مجھے راستہ دکھا اور اسکے کوچہ تک لیچل جسکے لیئے مین فانی دنیا ترک کیا !!

راقم سید علی سجاد دہلوی اعظم آبادی

ایک نیا مقدمہ

خلق خدا۔ کالے کلوٹے بیگن لوٹے کالے میگھا پانی دے۔ ارے پانی دے گگری چھوٹی بہل پیاسا پانی دے۔ ارے پانی ہائے پانی دے

فرشتہ (آواز غیب) اے انسانون افسوس تمہین مانگنا بھی نہین آتا اور نہ تم مین اتفاق ہے۔ ایک شخص کچھ مانگتا ہر ایک شخص کچھ مانگتا ہی تم "پانی دے" کی آواز لگا رہے ہو اور ابھی تمہارے بھائیو نکا ایک مجمع کثیر تہنے دیکہا ہے کہ جو "کھانا دے" کی صدا لگا رہا تھا بالاتفاق پہلے ایک چیز حاصل کر و تب دوسرے کا دعوے کرو۔

پہلے تو سب خوف زدہ ہوگئے لیکن چونکہ بہوک پیاس کا جنون سر پر سوار تہا نڈر ہو کر محلت مین یون مشورہ کرنے لگے کہ اے بھائیو دونون چیزین میٹھی ہین کون چیز مانگی جاوے۔ غرض طے یہ پایا کہ پانی کی جانب تو ہماری سرکار دولتمدار کو خود پوری پوری توجہ ہے۔ برابر واٹر ورکس جاری ہوتے جاتے ہین۔ البتہ غلہ لدا چلا جاتا ہے آؤ کہانا مانگین۔

فرشتہ صاحب چپکے چپکے سن رہے تھے یون بول اوٹھے۔ ہم سے کچھ مطلب نہین تمہارا جو جی چاہے مانگو لیکن کلمہ کفر منہ سے نہ نکالو تمہارا ایمان درست نہین معلوم ہوتا جب تمہین نبی کی دم پر اسقدر اعتبار ہے تو جہانسے پانی کی تمہین امید ہے وہین کہانے کی درخواست بھی کیون نہین بہیجتے۔ تم لوگونکا کیا یہ منشا ہے کہ خلاف قانون خدا کے بالعوض پانی کے اب غلہ برسایا جاوے اور اگر یہ منشاء نہین ہے تو کیا تم یا تمہارے ساتھی بغیر پانی کے غلہ پیدا کر سکتے ہو۔

خلق خدا۔ (کسیقدر معقول ہوکر) یا حضرت آپ کون ہین کیا اللہ تعالےٰ نے آپکو ہم سے جواب سوال کرنیکو بہیجا ہے۔

فرشتہ ہم خداوند کریم کی عدالت کے وکیل ہین وہانکی کارروائی سے واقف ہین تمہاری گریہ و زاری دیکھکر ہم مخاطب ہوے۔ نہ ہم انسان نہ شیطان ہمکو تم سے کیا تعلق۔

خلق خدا۔ اے حضور اللہ آپکو اس سے زیادہ مرتبہ دے۔ ہم آپکے غلام ہین واسطہ خدا کا بتلائے کیا کرین۔ ہماری اوقات کے موافق اپنا محنتانہ لیجئیے گا ہماری حالت قابل رحم ضرور ہے۔ آمدنی کم خرچ زیادہ لاکھون کروڑن قسم کے تو مالی ٹکس دیتے ہین لیکن ضرور ہم تابعدار پورے پورے ہین تابعداری مین فرق ہوگا آپکے لئے جان حاضر ہے جہان کہئے مورچہ پر معہ سامان جنگ حاضر ہون آپ اطمینان رکہین آپکا کچہ خرچ نہوگا کہانا پینا سواری خدمتگاری سب ہماری ہوگی آپکو صرف حکم دینا ہوگا۔ آپ سے ہم کچھ پہ نلین گے۔

فرشتہ۔ ہمین تمہارے محنتانہ کی حاجت نہین ہے لیکن دیکھو تم اپنا ایمان درست رکہو۔ ہم موقعہ دیکھکر خداوند کریم سے تمہاری نسبت عرض کرینگے۔

یہ کہکر فرشتہ خان غائب ہوگئے اور اس مجمع کو دیکھکر ایک پولیس افسر صاحب آ پہونچے اور یون مخاطب ہوے۔

پولیس افسر۔ تم لوگون نے یہ کیا مجمع خلاف قانون کر رکہا ہے۔

خلق خدا۔ حضور پانی نہین برسا ہے ہم پانی مانگ رہے تھے ہماری کوئی فساد کی نیت نہین ہے۔ ابتک ہم آپکے حلقہ سے نکل ہی گئے ہوتے لیکن خداوند کریم کی عدالت کے وکیل آگئے تھے اونسے ہم دو دو باتین کرنے لگے اس سے دیر ہوگئی پولیس افسر تیز طبیعت دار جہٹ قانون کی کتابین لیکر بیٹھ گئے تمام عدالتون کے نام دیکھ گئے کہین خداوند کریم کی عدالت کا نام نہ پایا سمجھے کہ یہ لوگ پاگل ہین فوراً عدالت مجاز مین چالان کر دیا

(عدالت مین خدا کی جانب مخاطب ہوکر) آپ لوگ پاگل ہین یا نہین؟

خلق خدا۔ جو سرکار کی نگاہ مین آوے۔ اب تو پاگل ہین تو ہین نہین ہین تو ہین۔

عدالت۔ سچ سچ کہو کیا بات ہے۔

خلق خدا۔ سچ سچ کہین تو ہماری دادرسی ہوگی۔

عدالت۔ بیشک۔

خلق خدا۔ حضور بہوکے پیاسے ہین۔

عدالت۔ اچھا ابھی ہم کوئی حکم نہین دیسکتے پہلے تم لوگ ڈاکٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے بہیجے جاؤگے۔ پولیس تمہین پاگل لکہتا ہے

دو ایک روز تو سررشتہ کی معمولی کارروائی تحریر چٹھی وغیرہ مین صرف ہوے تیسرے روز یہ جم غفیر ڈاکٹر صاحب کے روبرو پیش کیا گیا

ڈاکٹر صاحب۔ آپ لوگ پاگل ہین۔

خلق خدا۔ حضور کہانا پانی مانگتے ہین سرکار پاگل بتاتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب۔ (معمولی طور پر دیکھ بہال کر) اچھا دو تین روز تم لوگ ہسپتال مین رہو دوا کہاؤ ہم پھر دیکھکر رپورٹ کرینگے۔

تیسرے روز ڈاکٹر صاحب نے ان لوگونکو پھر بلایا اور پوچھا۔ کہ اب تم لوگونکا مزاج کیسا ہے ان لوگون نے پھر یہی کہا کہ حضور بہوکے پیاسے ہین اسپر ڈاکٹر صاحب نے حسب ذیل رپورٹ لکہا۔

نئی پیداوار

اب کے تو ہمارے ہاں غلے کی جگہ یہی پیدا ہے

یہ لوگ تین روز تک میرے زیر معائنہ رہے کوئی بات پاگل پن کی انمین پائی نہین جاتی - بجز اسکے کہ جو سوال انسے کیا جاوے اوسکے جواب مین بھوکر پیاسے" ہونا بیان کرتے ہین - میرے نزدیک انہین ہای پوکان ڈرائی اس (Hey Accendey Aia) کی شکایت معلوم ہوتی ہے - اور یہ شکایت اگر مناسب طریق پھیر لیجاوے تو جلد رفع ہو سکتی ہے -

اس رپورٹ کے ساتھ یہ لوگ پھر عدالت مین پیش کئے گئے اور عدالت کی مزاج پرسی پر بھی پیروہی "بھوک پیاس" جواب دیا گیا - اب عدالت نے زبانی ان لوگون سے یہ کہدیا کہ "ول ہم آپلوگونکو ایسی جگہ بھیجا ہے جہان آپکو کھانا پینا اور دوا سب مفت ملیگی" اور باضابطہ حکم پاگل خانہ بھیجے جانے کا صادر فرمایا -

ایک خشک مزاج مسمت از بارہ بنکی ملک اودہ

"ارمغان"

شاعری کی ارزانی ہوئی تو ہندوستان کی سرزمین سے گلدستے یون نکل پڑے جیسے برسات کے پانی سے کیچوے - موزونیت اس حد کو پہونچی کہ مان کے پیٹ سے لونڈا رونے کے بدلے شعر پڑہتا نکلے تو کچھ تعجب نہین - سلامتی سے استادون کی کچھ کمی نہین - لکھنوکے چوک مین دیکھ لیجئے - سارنگئے استاد - طبلئے استاد - تحط کے کنگلے اور استاد برابر ہین - جب غزل گانے والیون مین استادی کی یہ بھر مار ہے تو غزل کہنے والون کا کیا کہنا - یہان تو معلم الملکوت کا درجہ حاصل ہے اسلئے استاد الاساتذہ کا لقب پھبتا ہے - غرض یہ کہ جسنے چار لونڈون کو پھانس لیا لپ جھپ شاگرد بنا کے مالکیان نجیہ دار ہو گیا - اب کیا ہر گلدستے مین شاگرد فلان - شاگرد فلان - ہات تیری شاعری کی دم مین گلدستہ گلدستون کی تاریخ نہتی سنی کوئی انگل ہی دو انگل کی ہر ایک شاگردی سب گلدستون سے اچھا "ادامن گلچین" نکلا تھا - اسے جناب امیر مینائی نے اوسوقت لکھنوکر نکالا تھا جب وہ کچھ دنون کے لئے رام پور سے لکھنو مین آرہے تھے - اس مین بڑی خوبی یہ تہی کہ جناب مہتمم کی وجاہت - قابلیت اور شان کے لحاظ سے ٹکسالی شاعرون اور اچھے کہنے والون کی تازہ غزلین ملتی تہین - اگر وہ گلدستہ بڑی زندگی پاتا تو بہت پہولتا پہلتا مگر جب حضرت مہتمم پھر رام پور کو چلے گئے تب اوسنے سسک کے دم توڑ دیا -

"پیام یار" جو لکھنؤ کا پرانا گلدستہ ہے وہ سواد امن گلچین کے اور سبہون سے اچھا رہا اور اب بھی اچھا ہے - اگرچہ اوسکا وہ ولولہ جو چند سال پہلے تھا اب نہین ہے مگر پھر بھی اتنی بات ہے کہ اوسکا گھٹاؤ آج اس حد پر ہے جس حد پر کسی دوسرے گلدستے کا بڑھاو نہین پہونچتا ہے اوسمین یہ لطف تو ہے کہ کہنے والون کی غزلین کثرت سے آتی ہین اور اختلاف طبائع سے رنگ سخن کی بوقلمونی کچھ نمونے پر بہی کچھ ہو ہی جاتی ہے - اسمین کچھ شبہہ نہین کہ اگر مہتمم "پیام یار" کو اوسکے سنبھالنے پر پھر توجہ ہو تو سامان کی موجودگی سے سنبھالنے مین چندان مشکل نہ پڑے -

"نہبہار" وغیرہ جو بلبلے کیطرح ابھرے اور پہوٹ بہی اونکا نام لینا فضول ہے اور یہ گلدستے اب جو نکل رہے ہین وہ کرائے کے ٹٹو ہین بس اتنے ہی ہین کہ لنگڑاتے اور ٹھوکر پر ٹھوکر کہاتے گرتے پڑتے چلے جاہین - ایک دل لگی اور ہوئی - یعنی جب گلدستے مرجہاتے نظر آئے تو یارون نے گرما گرمی پیدا کرنے کو اونکے پیچھے ناول کی دم لگا دی یہ روپ اس سبب سے بہرا گیا کہ اردو کی شاعری مین یورپ کا مذاق بڑھ چلا لیکن جو ناول دراصل ناول نے کی قابلیت رکہتے ہین اونکے مولف یا مصنف گلدستون مین ٹکڑے پارچے کراکر اوسکی مٹی کیون خراب کرنے لگے - ممکن ہے کہ کچھ طفل مزاج اس شعبدے کے جال مین بہی پھنس گئے ہون مگر اس سے گلدستے وہ بہر دیپے ہو گئے جنکا آدہا سر مرد کا اور آدہا عورت کا نظر آئے اور آخر - ع -

مثل گل بازی نہ ادہر کے نہ ادہر کے رہے

اہتمام کا ایک چشمہ دو چشمون مین بٹ گیا تو دونون کمزور ہو گئے -

اب دیکھئے - وہی شاعری اپنے بطن سے ایک ہیا بچہ جنتی ہے جسکا نام "ارمغان" رکہا گیا ہے - اسکا پہلا نمبر میری نگاہون کے سامنے ہے - یہ ہے کیا - اب مین کیا کہون - ٹائیٹل پیج کو دیکھئے تو معلوم ہوتا ہے کہ پیام یار کا پیج پڑا اور جم آیا اسلئے کہ صورت وہی ہے مگر ورق الٹئے تو پرانی گدڑی نظر آئے - حضرت امیر حضرت داغ - حضرت جلال کی غزلین تو ہین - لیکن یہ کس زمانے کی ہین کم سے کم بیس بائیس برسون بعد کی - کسیوقت جب حضرت تدبیر الدولہ امیر مرحوم زندہ تھے اور رام پور مین مشاعرہ ہوا تھا تب یہ غزلین اوس مشاعرے مین پڑہی گئی تہین - بہئی واہ "ارمغان" کے مہتمم صاحب بہی کتنے جدت پسند نکلے کہ لونڈے کو مردہ ہڈیون کا ہار پہنا کر نکالا -

اب دوسری شکل سے "ارمغان" کی نبض دیکھئے - اسکا حجم ۲۶ صفحون کا ہے ان صفحون مین سب آم گھاس ملا کے صرف ۲۱ غزلین ہین اس تعداد مین ۵ غزلین مہتمم - مالک (جو کچھ کہئے) کے شاگردون وغیرہ کی ہین باقی ۱۶ - مین امیر داغ - جلال - شمشاد - کوثر - اور تمام ہندوستان ہے - کیا بتاتے ہو اور کسقدر سامان پہلے ہی نمبر مین صرف کر دیا گیا ہے - ع -

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا!

اے حضرت - آپ کے شاگرد کیا ایسے خوشگو ہین جنکے اشعار کی بہرامار سے آپ نے دیکھنے والون کی آنکھون اور اونکے دماغون کو فضول تکلیف دی ہے -

بیداد تو با اہل سخن عام شد آخر
حیف از تو کہ بیداد گرت نام شد آخر

اب تیسری شکل "ارمغان" کی ملاحظہ فرمائے - شاید مہتمم صاحب کو نیان ہوا

کہ یہ نام چہلے گلدستے کا تو جلا نظر نہیں آتا تو آپ نے بشت یہ یار کے نام کی ایک چوہرنی دم بہی لگادی - اسمین کیا کیا خوش فعلیان ہونگی - علم بیان تشبیہہ استعارہ - عروض - قافیہ وغیرہ وغیرہ قصہ مختصر وہ چیزین ہونگی جو کسی کتاب مین نہین ہین - ہین! ہین کیون نہین!! تو پہر اس کی ضرورت کیونکر ثابت کیجاے - حضرت یون کہ شاید کچہ اپنیلے دم ہاگ کے پہندے مین آجاءین مگر خیرت تو یہ ہے کہ ؎

غم زمانہ کشی یا فراق یار کشی
بہ طاقتے کہ نداری کدام بار کشی

"شبیہہ یار" بالفعل تو خاکا ہی خاکا ہے اور آیندہ کے لئے کون کہہ سکے مگر قانون قدرت نے ہمین اتنا بتادیا ہے کہ خاکی انڈے سے بچے کی امید فضول ہے "شبیہہ" مین ایک خوبی ضرور ہے یعنی اسکے طرز تحریر مین ناول نگاری کا ڈہنگ اوڑا یا گیا ہے مگر بہدی ناول نگاری کا اس سے یہ لطف پیدا ہوا کہ بے محل الفاظ کے استعمال سے عبارت کو بخشش کا عارضہ ہوگیا مگر خیر ؎

بلبل بہ باغ و جغد بہ ویرانہ ساختہ
ہرکس بقدر ہمت خود خانہ ساختہ

کاغذ تو اچہا ہے - چہپا یا بہی صاف ہے مگر صورت بہونڈی ہو تو بناوٹ کا کیا ہوتا ہے -

آخر مین اسقدر اور بتا دینے کی ضرورت ہے کہ "ارمغان" کے مہتمم و مالک صاحب کوئی احسان علیخان احسان شاہجہانپوری ہین اور شاگرد کسیکے ہین سیان جلال کے نہین شاگرد صاحب "شبیہہ یار" کے صفحہ ۲ مین فخر المتقدمین والمتاخرین" کے لقب سے تحریر فرماتے ہین مگر سوا السیون ولسیون کے اور تو کسیکو بینے جلال پر فخر کرتے سنا نہین -

آپ نے جلال کے "مجموعۂ تالیفات" کو بہی یاد دلایا ہے شاید وہی مجموعہ ہو جسے شوق نیموی نے ردیون مین پہینکنے کے قابل ثابت کردیا تہا کہین وہ پہر نہ مرتب کرنا شروع کرین کہ سیان جلال کو پیچہا چہوڑانا مشکل ہو -

راقم

نہ من شہرت تمنا دارم و نے نام میخواہم
فلک گر واگذارد یک نفس آرام میخواہم

رشوت خوار کا خیال

آپ جانتے ہین جسطرح بعض عارضون کی وبا ہوتی ہے لرزہ ہے - بخار ہے - نزلہ ہے - انفلوانزا ہے - ڈنگو فیور ہے چیچک ہے - خارش ہے سیضہ ہے طاعون ہے - وہ ہے - غرضکہ اس طرح کی عوارض کہ جس جگہ نازل ہوئی وہان کے رہنے والون مین ایک ایک کو ڈہونڈہ کر اس سرے سے لیکر اوس سرے تک چپٹ کر لیا - اوسیطرح آج کل مقدمات رشوت کی بہم ہوئی ہے پہر اس مین گہبراہٹ اضطراب کیا - ارے یارو سنو - دن مین جب بہیڑیا آتا ہے تو سب گردن جہکا کر بیٹھ جاتے ہین جسکو جی چاہتا ہے لیجاتا ہے - پس رشوت خوار بہائیو کچہ گہبرانے پریشان ہونے کی بات نہین مزے کر حسب عادت سنرہ تار رشوت پر چرو جلکو گلیلین کرو زقندین لگاؤ جسکی آئی ہوگی اوسکو گرگ مقدمہ پکڑ لیجائے گا - اسمین ذلت خفت - ندامت کا ہیکی - اگر تاریخ کی سیر کرو تو تم کو معلوم ہو کہ رشوت خواری کے بڑے بڑے مقدمات دائر ہوچکے بڑے بڑے پہنس چکے ہین وارن ہسٹنگز اس سنج کے مقدمون کی سیر کرو - آنبائے بینا ما کا مقدمہ یاد کرو - ابہی کل کی بات ہے ام ڈی لسیپس جو نہر سویز کا بانی مبانی تہا اسکا حال یاد کرو - لارڈ بیکن انگلستان کے چیف جسٹس پر الزام رشوت خواری عاید ہوچکا ہے پس ایسے ہی ایسے مقدمات سے جی بہلاؤ تسکین دل حاصل کرو اور حسن مشغلے مین ہو مشغول رہو - ہان اتنی احتیاط البتہ رکہو کہ بعض ناعاقبت اندیشون کی طرح سب مال حرام بجائے حرام نہ ہونچا دو - بطور زکوۃ کچہ لیپ نذر ہی کرتے جاؤ تاکہ بروقت مقدمہ بیرسٹرون کی فیس اور جرمانہ جو کچہ ہو باسانی ادا کرسکو - اور اگر جیلخانے پہونچ جاؤ تو وہان رشوت دینے کے لایق رہو -

یارو ہم تو آج سے اسی پر عمل کرین گے اور مزے سے حسب دستور و عادت رشوت لیتے رہین گے - کیا سعی کرنا سکا دروازہ نہ تو کبہی بند ہوا ہے نہ ہوگا کوئی کس کس کو روکے گا - کون کون محکمہ اس سے پاک کیا جاسے گا -

پہر یہ کام کوئی ذلت خواری کا نہین - چوری نہین جعل نہین صرف کام نکال دینے حقوق کا پہیر بدل کر دینے سے روپیہ ملتا ہے لو اور بڑی بات کہ کوئی مان کے پیٹ سے روپیون کی تہیلی یا نوٹون کا پلندہ لیکر نکلتا نہین یہین کی چیز یہین رہ جاسے گی - اور ہم سب خالی ہاتھ چلے جاءین گے پہر اگر تہوڑا بہت پہیر بدل کیوجہ سے ہوگیا - اہل غرض کا روپیہ ہماری جیب مین کہسک آیا تو آخر اس مین ہرج کیا ہوگیا - خوش کر کے کام نکالنے کا ٹہیکہ زمین سے لیکر آسمان تک جاری ہے اہل غرض ممنون ہوتا ہے - اگر کسی نے ہمکو خوش کیا اور ہم نے اوسکا کام نکال دیا تو کون خلاف ضابطہ بات کی - لوگ پیرون - فقیرون - اماموں پیغمبرون کی نذر دلاتے بلکہ بڑے میان تک کے نام پر روپیہ لٹاتے ہین کہ خوش ہو کر مطلب نکالدین دیوتاؤن کے نام ہوم اور جاگ کرتے ہین - اوپر کوئی مقدمہ قایم نہین کرتا - یہ بازپرس جو ہم لوگون سے ہوتی ہے محض قانونی غلطی ہے جو عقلاً نقلاً انصافاً اخلاقاً کسی طرح درست نہین - مگر کیا کیا جاے حکم حاکم مرگ مفاجات پس بہتر ہے اسکے جواز و عدم جواز پر توجہ نہ کرو نہین - تم ٹہنڈے دل کر مال غٹا غٹ ہڑپ کرتے جاؤ -

کیا وجہ کہ دیکہتے ہو آج کل ہر کس و ناکس کے مصارف ضروری غیر ضروری

کہ قدر بڑے ہوئے ہین پھر جب تک دست غیب کی مدد نہوگی کیونکر دنیا کے کام چلین گے - اب دہریہ خیالات نے دست غیب کی عمل مین تاثیر رکھی نہین آخر کام کیونکر چلے - پس اسکو دست غیب قرار دو اور خلق خدا کو لوٹ کر اپنے مذہبی خیالات کے مطابق خیرات کر دیا کرو صدقہ دیا رد بلا -

اور اگر یہ نہ کروگے عمر بھر بھوکون مروگے ہم چشمون مین ذلیل ہوگے اور فائدہ خاک نہوگا -

راقم - صلاح کار - پرانا رشوت خوار

توکل علیہ الرحمتہ

دے پانی - دے پانی - ارے پانی کا زمین آسمان مین ٹھکانا نہین - آپ اسکو طنز نہ سمجھئے واللہ صحیح دو ایک ہفتہ بین چار لوندین اس ہفتہ مین گری ہین پھر ہائے صاحب ہم ذرا سی قسمت کا بڑا اسا نا شکرتے ہین ان مین کسیکا کیا اجارہ - یہی خلقت وہ ارے بھوک کے پاگل ہورہی ہے اسی لگاؤ سے ایک گروہ نے پاگل خانے اور دوسرے ذکراپنی زبان مین جہان کہتے کے کاٹے ہوئے آدمی جایا کرتے ہین نماز استسقا پڑہی - پنڈتون نے جگ کیا پادریون نے گرجا مین دعا مانگی گر پیر فلک کی آنکھ مین سیل کہان سب تیر باد ہوائی گئے اب خلقت با طمینان فاقون مرے کوئی بحث باقی نہین رہی -

میسمرزم ! میسمرزم !! میسمرزم !!!

افضل الکرامات میسمرزم سیکھنے کی اعلے درجہ کی کتاب جسکو ایک بڑے تجربہ کار کی کتاب انگریزی سے ترجمہ کیا قیمت ۸ ر

تشریح الکرامات - عمل میسمرزم سے امراض کا علاج کرنا ۴ ر

زبدۃ الکرامات - عمل میسمرزم و جوگ ابھیاس کی متفرق ترکیبین اور فقری لٹکے - قیمت ۱۰ ر

آئینہ جوگ عمل جوگ اور سنیاسی فالی کے طریقے حسب قاعدہ پاتانجلی رشی قیمت ۱۲ ر

المشتہر - راجکمار منیجر وید پرکاش کروراضلع کانپور

اطلاع ضروری ۱۷-۹-۹۶

یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ کارخانہ لاہری کمپنی کا ہندوستان مین نبر کہ بھلا بتائے تو کون کارخانہ ایسا ہے کہ جسکے صدر کارخانہ مقام کلکتہ کے علاوہ آٹھ نو شاخین پٹنہ دستہرا وغیرہ مین ہین اور چونکہ دوائین نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے بنائی جاتی ہین اسلئے نہایت پر تاثیر ہوتی ہین

اور سب صالح اسی کارخانہ سے کاروبار رکہتے ہین علاوہ اسکے اس فن کے مستند اوستادون کی کتابین بہ افراط موجود ہین

اکسیر صحیفہ

مصنفہ ڈاکٹر لوتش ال - ام - اس - بہت بڑی اور عمدہ کتاب جو کہ اوستادان پیشین و حال و نیز بہ تجربات خود ڈاکٹر صاحب موصوف نے تصنیف کی کے ۵۰۰ صفحون مین طبع کرایا ہے جسمین علاوہ معمولی دواؤن کے نئی نئی دوائین جو کہ تجربہ سے ثابت ہوچکی ہین درج کتاب ہین اور یہ ظاہر ہے کہ یہ ایسا مہلک مرض ہے کہ جس سے جان چہڑانا مشکل پڑتی ہے جبتک ڈاکٹر کو خبر ہو مریض تمام ہوجاتا ہے پس اس حالت مین اس کتاب کا ہر گہر مین مثل جنتری رہنا ضرور ہے اور قیمت کچہ نہین صرف سبلغ ہے سٹریاٹڈ یکا موسوم بہ گنجینہ علاج مصنفہ ڈاکٹر پارس ناتھ نہایت مفید مطلب کارخانہ ہذا مین موجود ہے قیمت حصہ اول ہے -

ایک کتاب مسلم العلاج اگرچہ ایک چہوٹا رسالہ ہے مگر کام بڑی کتاب کا دیتا ہے قیمت ۲ ار ہے -

غرض کتاب اور دواؤن کی پوری کیفیت ہماری دوکان کی اردو کٹلاگ یعنی فہرست مین موجود ہے شائقین ہومیوپیتک سے التماس ہے کہ ہماری دوکان واقع بانکی پور متصل پٹنہ کالج سے فہرست طلب فرمائین بلاقیمت و محصول ڈاک ارسال خدمت ہوگی -

اردو او ہندی کی خط کتابت صرف بانکی پور برانچ سے کرنی چاہئے -

المشتہر - لاہری کمپنی بانکی پور نزد پٹنہ کالج -

(۱) عمدہ موقع سستی خریداری کا

کتاب فیوچر آف اسلام یعنی اسلام کی حالت آئندہ مصنفہ مسٹر بلنٹ جو زبان انگریزی مین تہی اوسکا ترجمہ بصرف کثیر جناب مولوی سید اکبر حسین صاحب نے اردو مین کیا تہا اور اوسکی قیمت پانچ روپیہ رکہی تہی لیکن کیونکہ یہ قیمت بہت زیادہ تہی اسواسطے بہت سے لوگ اوسکے شائق ہی رہگئے ایسی حالت مین کہ ٹرکی کے نسبت بحثین ہوا کرتی ہین - اس کتاب کے مضامین نہایت دلچسپ ہونگے مین نے کل کتابین مالک سے حاصل کرلی ہین اور اوسکی قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ رکہی ہے کتابین ویلیو پے ایبل بہیجی جائین گی -

المشتہر

سید عشرت حسین عشرت منزل الہ آباد

مضامین غیر

حضرت ”داد طلب“ صاحب کی غزل پر ریویو

ڈیر سر - ہرچند کہ مین نہ شاعر ہون اور نہ مشاق سخن مگر ہان اسقدر ضروری بات ہے کہ اردو بول چال اور زبان سے مجھے ایک خاص دلچسپی اور مذاق ضرور ہے چنانچہ ”داد طلب“ صاحب کی غزل کو مینے اپنے اسی شوق مین بہت ہی مسرت اور خوشی سے دیکھا اور اوس سے ایک خاص حظ بھی اوٹھایا - جو کچھ میرے ناچیز خیالات اس غزل کی بابت مین اونکو ”داد طلب صاحب“ کی حضوری مین پیش کرکے عرض کرنے کی جرات کرتا ہون کہ یہ ہر بہت خیالات اونکے کلام کی بابت ہین اور کوئی امین انصاف بت ... ہرگز نہین ہان یہ اور بات ہے کہ بوجہ ناواقف ہونے فن شاعری کی مجھسے کوئی غلطی داد دہی مین واقع ہوجاے جسکی بابت مین پہلی ہی سے معافی چاہتا ہون

اس سے پیشتر مینے حضرت داغ کے اُن اشعار کو بھی دیکھا تھا - جنپر آپکے پچھلے پرچہ مین اعتراض ہوے لیکن افسوس کہ وہ پرچہ اسوقت میرے پاس موجود نہین - ورنہ اپنی لیاقت کے موافق اون اشعار کو ان اشعار سے مقابلہ کرکے کچھ اپنی راے اسبارہ مین بھی عرض کرتا -

لیکن اب مین صرف حضرت ”داد طلب صاحب“ کی غزل کی داد دیتا ہون اور رجا بیجا نکتہ چینی کی معافی چاہتا ہون -

(۱) جھوٹے وعدے اتو مین ایمان ہنسے بولتے
قول ہنستے بولتے قران ہنستے بولتے

اول مصرع اپنی طرز اور معمولی بول چال مین غنیمت ہے - لیکن دوسرے مصرعے کی بندش اچھی نہین گو مضمون و خیال تو معمولی ہے ہان اگر بول چال اچھی ہوتی تو شعر مین ایک گونہ لطف ضرور پیدا ہوجاتا اب الجھن ہے اور صرف معمولی قافیہ پیمائی ”قران ہنستے بولتے“ سے مطلب ناتمام رہ گیا - ع

کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیان کیلئے

(۲) لے چکے مجھسے دل تو اور اک آن ہنستے بولتے
جان ہی لیتے ہو پھر ایجان ہنستے بولتے

مضمون اور خیال دونون اچھے ہین مگر الفاظ ایسے برجستہ نہین جو مضمون کا پورا لطف پیدا کرسکین ”تو اور اک آن“ مصرع اول اور ”جان بھی لیتے ہو پھر ایجان“ بہت کچھ الجھے ہوے ہین - صاف نہین ! فصاحت سے مصرع دوم مین گرا ہوا شعر ہے -

(۳) کچھ انہین روتے ہین آج اور کچھ ہین انکے غم مین چپ
کل نظر آتے تھے جو انسان ہنستے بولتے

اچھا اور بہت ہی لطف کا شعر ہے صرف اسقدر کسر رہ گئی کہ بجاے انسان کے کوئی اور ربط اور محبت کا لفظ ہوتا تو جذبات کا اثر تکمیل کے درجہ کو پہونچ جاتا کیونکہ صرف انسان ہی کے غم مین لبعا اوقات مدرجہ وسعت اثر کو نہین ہوسکتی کہ جو دل کو یون مکدر اور بے قابو کردے واقعی مضمون اچھا تھا مگر بندش نے پھیکا کر دیا -

(۴) گل پریشان حال ہے بلبل ہے نالان باغ مین
یہ سمجھتے تو نہ یہ نادان ہنستے بولتے

دوسرے مصرع کے ”تو نہ یہ نادان“ الفاظ ایسے نہین کہ شعر کے پڑھتے ہی کچھ لطف یا اثر دلپر پیدا کرسکین گو معمولی شعر ہے مگر اول مصرع بہت اچھا ہے اگر دوسرا مصرع بھی بندش مین اسکے مقابلہ کا ہوتا تو ضرور شعر اچھا ہوجاتا اور کچھ مزا دیجاتا اتو شعر مین جو بول ہے خط معاف ”یہ نادان“ کی خاص کچھ ایسی تصریح ہونی کہ الفاظ ... شعر ... بلحاظ

(۵) نکلی جب خیشے سے ... تب ہمنے مانگی یہ دعا
کاش نکلے تن سے یون ہی جان ہنستے بولتے

بہت ہی لطف اور مزہ کا شعر ہے مگر افسوس یہ کہ اول مصرع بندش مین کسیقدر بہونڈا ہے یعنی بجاے بیساختہ پن اور آمد کے تکلف اور آورد زیادہ ہے کیا معنی کہ شیشہ سے کا نکلنا اور اوسی وقت اس دعا کا مانگنا یہ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا خصوصیت رکھتا ہے مختصر یہ کہ مضمون بہت اچھا مگر طرز بیان لطف انگیز نہین

(۶) اور تو کچھ بھی نہین ہے کبک طوطی مین مگر
کچھ نکلتی ہے تمہاری آن ہنستے بولتے

سبحان اللہ۔ بہت ہی اچھا شعر ہے۔ بول چال اور مضمون دونون عالی ہے ردیف گویا اسی کا حصہ ہے۔ خوب کہا ہے لشبر طیکہ کبک کو ہنسی کے ساتھ بھی وہی نسبت ہو جو خرام کے ساتھ ہے۔

(۷) اس خموشی پر تو ہنس لیتے ہین چپکے سے جان
کیا ستم ڈہاتے جو بے ایمان ہنستے بولتے

اگر مصرع اول مین زبردستی بجاے جان کے دل کے چھین یا پھر لینے کا مضمون باندھا جاتا تو زیادہ لطف دیتا تاہم واہ حضرت "داد طلب" صاحب واہ۔ سبحان اللہ یہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ واللہ خوب کہا ہے۔ اس لفظ "بے ایمان" نے تو ایسا لطف دیا کہ پھڑکا دیا۔ ع

دل من داند و من دانم و داند دل من

اللہ آپکی عمر مین برکت دے اور چشم بد سے بچاے۔ خوب کہا ہے! واہ! ع
شہرت نہو تو کیا ہے طبیعت بری نہین

(۸) چل بچی بجلی ادہر ڈوبا ادہر زہرہ کا نام
تمنے جیتا حسن کا میدان ہنستے بولتے

ہنسی اور بجلی کا رابطہ تو معلوم مگر زہرہ سے اور بولنے سے کیا نسبت ہے کیا حسن کے ساتھ وہ تقریر اور فصاحت مین بھی مشہور تھی؟ اور کوئی خوبی ہو تو بتائی جائے شاید تصریح طلب شعر ہے۔

(۹) دوہی سی خون کے پیاسے ہو جب یاد ہی ہوے
بیٹھتے پہلو مین کہاتے پان ہنستے بولتے

خدا جانتا ہے کیا شعر لکھا ہے واہ! سبحان اللہ عاشقانہ راز و نیاز اور معشوقانہ انداز کی تصویر کس خوبصورتی اور چوچلے کے ساتھ کھینچی ہے کہ واہ بول چال بندش اور مضمون سب عالی۔ کوئی لفظ لطف سے خالی نہین خوب کہا ہے عاشقانہ رنگ مین ڈوبا ہوا شعر ہے۔ کیا نیچرل تمنا ہے؟

(۱۰) آے اور منہ بھی چڑہایا گالیان بھی دے گئے
کچھ نہ کچھ کرہی گئے احسان ہنستے بولتے

واہ۔ محاورہ نے اسوقت وہ لطف دیا ہے کہ سبحان اللہ معشوقانہ طرز اور عاشقانہ انداز ایسے لطف اور بے ساختہ پن سے دکھائے گئے ہین کہ واہ! خوب کہا ہے۔ واہ! واہ! واہ! معشوق کی شوخی اور شرارت کا مضمون اس خوبی سے باندھنا ایسی زمین اور ردیف مین آپ ہی کا حصہ ہے۔

(۱۱) دل یہ بولا دیکھکر ظالم کے سوفار و تفنگ
کاش یہ بنکر مرے مہمان ہنستے بولتے

دل کی تمنا تو صحیح اور درست مگر ظالم کے سوفار کیا؟ تفنگ کا بولنا تو خیر لیکن یہ سوفارون کی ہنسی کیسی؟ ایک بات تو ضرور لگانی چاہیے تھی لاچار کہ ردیف نے ساتھ نہ دیا اور شعر بے لطف ہو کر رہ گیا۔

(۱۲) جب کیا شکوہ خموشی کا تو بولے ناز سے
آپ سے اور ہم خدا کی شان ہنستے بولتے

اچھا شعر ہے اور خوب کہا ہے معشوقانہ انداز اور عاشقانہ طرز کو بہت ہی اچھی طرح اور لطف کے ساتھ نباہا! اور عاشق کی تمنا اور معشوق کی لاپروائی کا فوٹو بہت ہی مناسب اور شایان الفاظ مین کھینچا ہے۔ سبحان اللہ!

(۱۳) دانت بجلی ہو گئے آواز برچھی بن گئی
یار تمنے لی ہماری جان ہنستے بولتے

"دانت" "بجلی" تسلیم مگر "آواز" "برچھی" کیسی؟ یہ تو صرید بندش ہے ورنہ یار کی آواز کی تعریف تو کچھ اور ہی دلفریب طرز سے ہونی چاہیے تھی آواز کی تعریف یون لکھی ہے۔ ؎

صیتش بدل طرب پرستان
چون قلقل مے بگوش مستان

اور حقیقت مین یار کی آواز طرب انگیز روح افزا اور جان بخش ہونی چاہیے مگر نہین معلوم یہان کس مصلحت سے اوسکا اثر برعکس رکھا گیا ہے۔ علاوہ اسکے "یار" کے لفظ مین بے تکلفی زیادہ ہے معشوق کا ادب نہین پایا جاتا۔ کچھ نہین شعر بدمزہ اور پھیکا ہو گیا۔

(۱۴) ہونٹھ آدمی کے سینے مین ہم پاتے ہین وہ جسے
ہم بھی بن جاتے اگر ان جان ہنستے بولتے

مطلب اور شعر کا لطف سمجھ مین نہین آتا تصریح طلب شعر ہے تو معنی ارشاد ہون۔

(۱۵) دل لگی مین لیکے بوسہ کچھ چلون گا ورد دل
کچھ نکل ہی جائین گے ارمان ہنستے بولتے

اپنے مذاق کا بہت اچھا شعر ہے اور خوب کہا ہے تمنا اور اسکے اظہار کے الفاظ دونون مناسب حال ہین۔ ردیف نے اور بھی اسکے قالب مین روح پھونکدی۔ اور شعر خود بول اوٹھا سبحان اللہ!

(۱۶) ہنستے ہنستے کہہ اوٹھا وہ غیر سے ملنے کا شوق
کھوے ہین گویا ہمارے کان ہنستے بولتے

کوئی لطف ظاہر انہین۔ پھیکا اور بھرتی کا شعر ہے۔ مین یہ سمجھتا تھا کہ شاید اردو شاعری کا خاتمہ ہو گیا مگر نہین ع
جاے استاد خالیست ہنوز کچھ لطف پیدا کرنیوالے حضرات اس ملک سرزمین مین موجود ہین

لہ اسکا قطعہ مشہور ہے۔ اڈیٹر

مراسلات روزبری و معاملات ترک

روزبری ”سلطان کو تخت سے نہ اُتارنا۔ ورنہ یورپ مین جنگ ہو جائے گی“

شب فراق

(از جناب نواب سید محمد خان صاحب محشر عظیم آبادی)

ہجر کی راتین بھی کس قیامت کی راتین ہین علی الخصوص تارون بھری راتین تو اور بھی ستم ڈہاتی ہین چاند اپنا گورا مکھڑا دکھا کر دالہ و شیدا بنا لیتا ہے مگر یہ پرلطف راتین انہین نے عطا کی ہین جنہین وصل جانان میسر ہے جنکی زندگی مرنے سے کچھ بھی بہتر ہے ؎

نہ اوسکی ہے دماغ اونکا ہے راتین اونکی ہین
جنکے بازو پر تری زلفین پریشان ہو گئین

آہ فراق نصیب عاشق انسے کوئی لطف نہین اوٹھاتا اوسے کبھی اور کسی کے پیارے چہرہ کی یاد اتنی مہلت ہی نہین دیتی کہ وہ صانع حقیقی کے ان جلوون کو دیکھے اور آنکھین روشن کرے اوسکی شب فراق عام آخرین کتارون بھری ہو یا بلا انگیز ہو ایک لمحہ بھی اسے دم لینے نہین دیتی وہ آنکھون مین رات کاٹتا ہے کبھی ٹہلا کبھی بیٹھا کبھی اک آہ سرد کھینچی درد دل نے تڑپا دیا تو چلا اوٹھا ؎

ہوتا ہے سوز عشق سے جل جل کے دل تمام
کرتی ہے روح مرحلۂ آب و گل تمام

پھول جو کسی کی یاد مین قریب شام توڑ کر اسنے فرش خواب پر بچھا دئے تھے اسوقت نشتر چبھو رہے ہین سوزش دل سے تن پھنکا جاتا ہے خنجر تمنا کام تمام کئے دیتا ہے چاند کھیت کر رہا ہے یا ٹھنڈی ہوائین چل رہی ہین تو ارسے کیا یہان تو کسی کی یاد ہے اور وہ ہے صبح ہونے کی فکر ہی ہے تو صرف اس خیال سے کہ کوچۂ جانان کے طواف ہونگے مگر رات ہے کہ کسیطرح ختم ہی نہین ہوتی وہ گھبرا کر کہہ اوٹھتا ہے کیا اس رات کی صبح ہی نہین ہو گیا اب تا قیامت رات ہی رہیگی الہی جلد صبح نمایان ہو بیتابی دل نے اوسے بستر پہ لٹا دیا وقت جلد کٹنے کے خیال سے تارے گننے لگا دس ہی پندرہ تارے گنے ہونگے کہ کسی کی افشان یاد آ گئی اور اوسکے ساتھ ہی خیال نے اسکی پیاری معشوقہ کی تصویر اسکے سامنے لا کر کھڑی کر دی یہ بیتابانہ اسکی طرف بڑھا چاہتا ہے کہ آنچل تھام لے مگر دست شوق بڑی ناکامی کے ساتھ واپس آئے حسرت و حرمان کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا اوسکی آنکھون سے اشک خونین ٹپکنے لگے وہ عاشق مجبور بیتابانہ چمن مین پہونچا جہان متفرق قسم کے پھول مہک رہے تھے اور جسکا حسن چاند نے اور بھی چمکا دیا تھا مگر یہان بھی کسی سنگدل نے اوسکے کان مین کہدیا کہ یہ مقام بھی کسی سے خالی ہے آہ وہ جدہر جاتا ہے اوسے مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہے حیرت مین ہے کدہر جائے اور یہ ہجر کی پہاڑ سی راتین کیونکر کاٹے ؎

کسی کی شب وصل سوتے کٹے ہے
کسی کی شب ہجر روتے کٹے ہے
ہماری یہ شب کیسی شب ہے الہی
نہ سوتے کٹے ہے نہ روتے کٹے ہے

شب ماہ تو پھر بھی ذرا عاشقون کے پژمردہ دلون کو بہلائے رکھتی ہے مگر اوس کالی بھیانک رات کا خدا منہ کالا کرے جو ذرا رحم نہین کرتی اور شب بھر عاشقون کو تڑپاتی رہتی ہے -

---

بنگالی انشاپردازی کا ایک ورق

میرا دل

میرا دل کہان گیا - کون لے گیا - کیا ہوا - جہان میرا دل رہا کرتا تھا وہان اب نہین معلوم ہوتا - کون چرا لیگیا - ہفت اقلیم مین کہین چرانے والے کا پتا نہ ملا - آخر چرا کون لے گیا ؟

ایک دوست نے کہا کہ باورچیخانے مین تلاش کرو شاید تمہارا دل وہان پڑا ہو اسمین شک نہین کہ میرا دل باورچی خانے مین رہا کرتا تھا - جہان قورمہ پلاؤ - اور کوفتہ کی خوشبو آتی تھی - جہان دیگچی سے چھد چھد اور کھن کھن کی آواز آئینہ مین صدا سنائی پڑتی تھی وہین میرا دل رہتا تھا - جہان نفیس تلی ہوئی مچھلیون کی مورتین شوربے کے گنگا جل مین نہلائی ہوئی مٹی یا پیتل - یا کانچ یا سونے چاندی کی کابون کے سنگھاسن مین جلوہ افروز ہوتی تھین وہین میرا دل عبادت کے لئے جھک جاتا تھا - اور عقیدت کے جوش مین مست ہو کر وہان سے ہٹنے کا نام نہ لیتا تھا -

جہان بکرے کا دیوتا اپنی جان پر کھیل کر بھوک کے دیو کو ہلاک کرتا تھا وہین میرا دل اس دیوتا کی پرستش کیلئے موجود رہتا جس آسمان مین پوری کچوری کا چاند نمودار ہوتا تھا - میرا دل بھی زمین کے سایہ کیطرح وہین پہونچنے کی تمنا کرتا تھا کوئی کچھ کہے مگر میری نگاہون مین پوری کچوری ہی آسمانی گنبد معلوم ہوتی تھین - جس مندر مین لڈو کے سالگرام کی مورت ہوتی تھی میرا دل وہین کا پوجاری ہوتا تھا - رام بابو کے یہان جو عورت کھانا پکاتی تھی دیکھنے مین بد صورت اور میلی کچیلی تھی - عمر بھی ساٹھ سے اوپر ہی ہوگی - مگر پکاتی تھی اچھا اور اصرار کر کے خوب کھلاتی تھی - میرا دل اسے محبت کرنے کو چاہتا تھا اتفاق کہ وہ اس دنیا سے چل بسی اور میری تمنا نہ بر آئی -

مین بڑے شوق سے رسوئی باورچی خانے مین اپنا دل ڈہونڈہنے گیا مگر ہائے وہان بھی اسکا پتا نہ چلا - قورمہ - پلاؤ وغیرہ سب سے پوچھا مگر کسی کے پاس میرا دل نہ تھا -

دوستون نے کہا کہ جو گوالنی تمکو دودھ کھلاتی تھی اوس کے پاس جا کر تلاش کرو جب لکھنے ہی بیٹھے تو صاف صاف باتین لکھ دینا مناسب ہے مجھے گوالنی سے کسیقدر محبت ضرور تھی - اسکے بہت سے وجوہ ہین - اصل تو یہ دودھ رہ مجھ

ـــــے جاتی تھی اوسمین پانی نہ ملاتی تھی - اور قیمت مین بھی سستا تھا - دوسرے وہ کبھی کبھی بالائی بکھن - دہی مٹھا بلاقیمت دے جاتی تھی - تیسرے ایکدن اوس نے مجھسے پوچھا کہ یہ تم لکھا کیا کرتے ہو - مین نے پوچھا کہ تم سنو گی - اوسنے کہا ہان ؛ - مین نے کئی ایک مضامین اوسکو سنائے اور اوسنے غور سے سنے پھر بھلا کون ایسا مصنف ہوگا جو اوسکو نہ چاہنے لگتا - اس سے زیادہ اوسکی اور کیا تعریف ہوگی کہ اوسنے میری خاطر سے افیون شروع کر دی تھی انہین باتون کی وجہ سے کبھی کبھی میرا دل اوس گوالنی کے مکان مین چکر لگایا کرتا تھا - مگر اوسمین ایک اور تہ تھی - جس مکان مین اوسکی گائے بندہتی تھی زیادہ تر میرا دل وہان کھنچ جاتا تھا - آج کل بہت جستجو کی مگر میرا دل وہان بھی نہ ملا - ہاے میرا دل کہان گیا - ؟

مین دل کی تلاش مین روتا ہوا راستے راستے چلا جاتا تھا - دیکھتا کیا ہون کہ ایک حسینہ پری رخسار اٹھلاتی ہوئی جا رہی ہے - بدن کی جنبش سے معلوم ہوتا ہے کہ ندی مین لہرین اوٹھ رہی ہین - لہراتے ہوے کالے کالے بال سڈول کندہون پر پڑے ہین چنچل آنکھین قیامت ڈہا رہی ہین بنگھڑی سے نازک نازک ہونٹھ دیکھنے والون کو للچاتے ہین - اس پری جمال کو دیکھکر مجھے خیال ہوا - کہ ہو نہ ہو اسی نے میرا دل چرایا ہے - مین اوس کے پیچھے پیچھے ہو لیا - اوسنے خفگی کے ساتھ مڑکر میری طرف دیکھا اور کہنے لگی "یہ کیا میرے پیچھے پیچھے کیون چلے آتے ہو" - مین نے کہا کہ تم نے میرا دل چرایا ؟ وہ بگڑکر گالیان دینے لگی - مین اپنا سا منہ لیکر رہ گیا -

ان مایوسیون کے بعد پھر ہمت نہ پڑی کہ دل کا ٹھکانا تلاش کرون - غور جو کیا تو معلوم ہوا کہ اس دنیا مین میرا دل کسی چیز مین نہین ہے - یہ مذاق نہین ہے - مین سچ سچ کہتا ہون کہ میرا دل کہین نہین ہے جسمانی آرام مین دل نہین ہے - نفسانی خواہشات مین بھی دل نہین ہے مین جس ہنسی مذاق پر شیدا تھا اب اوس مین بھی دل نہین - پہلے کچھ پرانی کتابون مین دل تھا اب اون مین بھی نہین - روپے پیسے کی تمنا نہ کبھی تھی نہ اب ہے - کسی چیز مین میرا دل نہین ہے - میرا دل کہان گیا ؟ معلوم یہ ہوا کہ دل بہت ہلکی شے ہے - اگر وہ باندہا نہ جاے تو اوڑ جاتا ہے مین نے کبھی کسی چیز سے دل نہین باندہا اسی لئے میرا دل کہین نہین ملتا - اس دنیا مین ہم کیا کرنے آے ہین - ٹھیک نہین بتا سکتے - ہو نہو ہم یہان دل لگانے کے لئے آے ہین - مین ہمیشہ خود غرض رہا کسی سے دل نہ لگایا - اسی لئے دنیا مین مجھے خوشی نصیب نہ ہوئی -

بڑے سے بڑا خود غرض بھی شادی بیاہ کرکے جورو بچون کو اپنا دل نذر کرتا ہے اسی لئے وہ خوش ہے ورنہ اوسکو کبھی خوشی نصیب نہ ہوتی -

مین نے بہت کوشش سے اس بات کو دریافت کیا کہ اس دنیا مین اگر کوئی مستقل خوشی ہے تو صرف یہ کہ انسان اپنے دل کو دوسرون کی آسایش کے لئے نذر کر دے دولت اور ناموری سے خوشی ہوتی ہے مگر اوسکو استقلال نہین پہلا پہل بہت خوشی ہوتی ہے - دوسری مرتبہ اس سے کم تیسری مرتبہ اور بھی کم بالآخر کچھ خوشی نہین رہتی - خوشی تو نہین رہتی - [illegible] کے اسباب پیدا ہو جاتے ہین خوشی کا سامان موجود ہونے سے خوشی نہین ہوتی مگر جب وہ نہین ہوتے ہین تو تکلیف ضرور ہوتی ہے - خواہشات بڑھ جاتی ہین جو آخر مین باعث رنج ہوتی ہین - یہ بات عام طور پر پائی جاتی ہے کہ نیکنامی کے بعد الزام - عیش نفسانی کے بعد بیماری - دولت کے بعد نقصان اور فکر جوانی کے بعد بڑہاپا اور کمزوری -

آخر آج کل کے لوگ ان بیجا خواہشون مین کیون پھنسے رہتے ہین - غالباً اون کی تعلیم اچھی نہین ہوتی - مان کے دودہ کے ساتھ ہی ساتھ بچے کے دل مین دولت اور ناموری کی خواہش پہونچائی جاتی ہے - بچہ دیکھتا ہے کہ رات دن مان باپ بھائی بہن نوکر چاکر دوست دشمن سب ہاے دولت - ہاے نام - ہاے عزت - ہاے عظمت پکار رہے ہین اسی سے وہ بچہ بھی اوسی ڈہرے پر چلنے لگتا ہے -

ہاے وہ دن کب آے گا کہ لوگ مستقل خوشی کے تلاشی ہونگے کوئی مجھے یہ تبلا سکے کہ اس سے بڑہکر دنیا مین کون سی خوشی ہے کہ انسان اپنے دل کو دوسرون کی آسایش کے نذر کر دے - کوئی نہین - ابھی لوگ نہین سنتے نہ سنین - مین نہ ہون گا - میرا نام بھی نہ ہوگا - مگر مین ڈنکے کی چوٹ کہے جاتا ہون کہ وہ دن آے گا کہ لوگ اس بات کو سمجھین گے کہ دنیا مین اور کوئی مستقل خوشی نہین - جس طرح آج کل نفسی نفسی ہے اوسی طرح ایکدن وہ آے گا کہ لوگ دوسرون کی خوشی کے لئے دوڑتے پھرین گے - مین تو نہ ہون گا مگر ایکدن میری یہ خواہش پوری ہوگی - پوری ضرور ہوگی - مگر کب - ہاے یہ کون بتا سکتا ہے کہ کب - یہ بات بہت پرانی نہین - ڈہائی ہزار برس ہوے گوتم بودہ بھی یہی بات کہہ گیا ہے - اوسکے بعد بھی ہزارون آدمیون نے ہزارون مرتبہ یہی بات کہی - مگر ہاے دنیا کسی طرح نہین سیکھتی کسی طرح دنیا کا جال نہین کٹتا - علاوہ اسکے انگریزی عملداری ہو جانے سے اس بات کو لوگ بالکل بھول ہی گئے - انگریزی حکومت انگریزی تہذیب - انگریزی تعلیم نے اسکو اور بھی مٹا دیا - انگریز لوگ ظاہری ترقی کے دلدادہ ہین - سوا دولت کے مندر کے اور سب مندر اب تباہ ہین - دیکھو تجارت کسقدر ہاتھ پاؤن پھیلا رہی ہے - دیکھو ریل نے سارے ہندوستان مین اپنا جال پھیلا دیا ہے - دیکھو تار برقی کہان کہان پہونچ گئی مین بھی سب کچھ دیکھتا ہون - مگر میرا سوال یہ ہے کہ اس ریل اور تار سے ہماری خوشی کہان تک بڑھ سکتی ہے - ہمارا کھویا ہوا دل بھی کہین مل سکتا ہے کیا ان چیزون سے دل کی آگ بجھ سکتی ہے - طامع کی حرص مٹ سکتی ہے جسکی عزت مٹ گئی اوسکو پھر آبرو مل سکتی ہے - نہین ہرگز نہین تو الخ

چیزون سے حاصل -

جہان دیکھو وہان دولت کی پرستش تقریرون مین - لکچرون مین اخبارون مین اسی کی پوجا دولت کی دیوی کے پروہت انگریز - استمہار دینے والے انگریزی و ہندوستانی اخبارات سنکھ اور گھڑیال بجاتے ہوے اس دیوی کے سامنے انسانی ارواح کی قربانی ہوتی ہے اور اس عبادت کا صلہ جنہم ہے تم لوگ پوجا کرو کچھ ہرج نہین - مگر مجھے اتنا بتا دو کہ تمہاری اس پوجا سے کتنے بندے شریف ہوگئے کتنے بدسرشت نیک ہو لیے کتنے بے ایمان خداپرست ہوگئے کتنے ناپاک مقدس ہوگئے اگر نہین ہوئے تو مین تمہاری اس دولت کو خاک سمجھتا ہون -

مین سمجھتا ہون کہ تم یہ کہوگے کہ پیٹ کا دوزخ پاٹنا ہے - مین نے مانا - مگر یہ کیا ضرور ہے کہ پیٹ کی فکر کے لئے اور سب باتین بھول جاؤ - مین نے بھی ہمیشہ اپنے کمانے کی فکر کی - دوسرے کا خیال نہ کیا - اسی لئے سب کچھ کھو بیٹھا - دنیا مین مجھے خوشی نہین - یہان رہ کر کیا کرون - اس خیال سے کہ دوسرے کا بوجھ اپنے سر پر کیون لے مین کسی کا نہ ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا دل کہین نہین - مجھے خوشی نہین ! ! رہو کیون - مین نے دوسرون کی خوشی کی فکر نہ کی - تو مجھے خوش رہنے کا کیا حق ہے -

راقم

ج - پ

لوکل علیہ الرحمتہ

پانی برس چکا - برسات ہوچکی - خلقت مارے فاقون کے خداگنج تشریف لئے جاتی ہے - سنتے ہین قحط کے امدادی کامون کے اجرا کا لگا لگا ہے - شہر مین قحط زدے بھرتے جاتے ہین ہمارے ڈپٹی کمشنر مسٹر گرے بہادر اکتوبر مین ۲ ہفتے کیواسطے رخصت پر جاتے ہین - آپ کی جگہ مسٹر توپرڑ جو پہلے یہین کے سٹی مجسٹریٹ تھے علیگڑھ سے تشریف لائین گے -

اطلاع ضروری

۱۷-۹-۹۶

یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ کارخانہ لاہری کمپنی کا ہندوستان مین خرادے بہانا تبلائے تو کون کارخانہ ایسا ہے کہ جسکے صدر کارخانہ مقام کلکتہ کے علاوہ آٹھ نو شاخین پٹنہ و متھرا وغیرہ مین ہین اور چونکہ دوائین نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے بنائی جاتی ہین اسلئے نہایت پرتاثیر ہوتی ہین اور سب معالج اسی کارخانہ سے کاروبار رکھتے ہین علاوہ اسکے اس فن کے

اشتہار

عجیب و غریب و دلچسپ کتب اردو و ناگری

آپ ہی شوقینان کے قابل دید ہین

ذرا نگاہ اور ملاحظہ تو کرئیے شرطیہ کہتا ہون کہ اگر ذرہ بھی طبیعت پھڑک جاے تو کل کتب کیفیت نذر ہین (۱) زر کا مشا سب وغیرہ مناسب استعمال و محنت و تونگری یہ سلفت ملپ کا ایک قابل پسند عام ہے عمدہ کا ترجمہ ہے قیمت صرف ۴ ر (۲) رسالہ یحییٰ شرافت آئینہ مفصل طور پر بیان کیا گیا کہ یہ کن کن خوبیون کا مجمع ہے ۲ ر (۳) آئینہ تہذیب الاخلاق - یہ بھی کتاب کی قابل قدر تصنیف سلفت ملپ کا ترجمہ ہے - زبان ناگری مین ہی ہے قیمت ہر ایک ۱۰ ر (۴) ہندوستان کی مشہور شوہر پرست دستقلم شجاع و فیاض مثل ۱۹ رانیون کے نہایت دلچسپ تذکرے ۶ قیمت ناگری ۸ ر (۵) سوانح عمری لارڈ کلایو - بلکہ سلطنت انگلشیہ بلکہ ہندوستان کی انگریزی بہادری سے ہندوستان انگریزون کے ہاتھ آیا - اسی بہادری کی ساری حقیقت ہے ۸ ر (۶) تین تاریخی ناول (۱) سیندہ دیس کی راجکماریان - (۲) کنور کی رانی - (۳) خواب لوجی لسپر راجپند قیمت ۴ ر ناگری ۳ ر (۷) بچون کی شادی - کم عمری کی شادی کے نقصان عظیم پیدا ہوتے ہین ۲ ر ناگری ۲ ر (۸) مجلس عام مین پر اثر تقریر سیکھنے کے قواعد ۱ ر ناگری ۱ ر (۹) داستان شہر وشیس کے سوداگر کی ۴ ر کتب ذیل محض ناگری مین ہے - (۱۰) انگریزی ملک الشعراء سر ولیم شکسپیر کے پرم منوہر ۲ ناٹکون کا ترجمہ حصہ اول ۴ دوم ۴ (۱۱) اریہ دہرم کارسی پاٹھشالاون کے واسطے کتب ذیل لڑکے لڑکیون کی تعلیم کیواسطے بہت مفید ہین برت بودھ حصہ اول ۱ ر حصہ دوم ۲ ر حصہ سوم ۳ ر حصہ چہارم ۴ ر اور کتب ناگری کا بڑا اشتہار طلب کرے گا -

المشتہر کیشب چند خلف بابو کاشی ناتھ ڈپٹینگ کامپ سرسا ضلع الہ آباد

انتخاب

جنسیر آج لکھنو فخر کر رہا ہے انکا کلام اسی پرچہ مین چھپتا ہے حصہ نثر مین خورشید لکھنوی سا باکمال کا لکھا ناول ہوتا ہے جب تو چار برس مین قسطنطنیہ لندن تک پہونچ گیا - قیمت عام پڑھنے کی چھ اور مجموعی ۶ ر سالانہ معہ محصول ڈاک ہے علم دوست حضرات اسکی اعانت فرماکر یورپ تک نام پیدا کرسکتے ہین -

المشتہر منیجر انتخاب - پاٹا نالہ لکھنو

قابل دید تصنیفات

(۱) **باسی ہار** - ایک پر اثر اردو نیچرل نظم جسمین پھولون کے ہار کی مختلف حالتین اور کیفیتین بڑے لطف کے ساتھ بیان کی ہین - قیمت معہ محصول ڈاک ۱ ر

(۲) **یادگار شرر** - جسمین انگریزی شعرا کی منتخب اور دلچسپ نظمون کا منظوم ترجمہ و دیگر نیچرل مضامین مثل پیاری برسات صبح گلگون سہانی شام وغیرہ ہین - قیمت معہ محصول ڈاک ۵ ؍

(۳) **مضامین اڈیسن** - انگلستان کے مشہور و معروف اخلاقی انشا پرداز اڈیسن کے پسندیدہ مضامین کا سلیس و بامحاورہ اردو مین ترجمہ قیمت معہ محصول ۱۳ ر

۲ - جلدون سے زیادہ کے خریدارون سے عہ روپیہ فیصدی کی رعایت کیجائیگی

نوٹ - جو صاحب ان تینون کو ایک ساتھ خرید کرینگے انسے مجموعی قیمت ایک روپیہ معہ محصول لی جائیگی -

المشتہر

مالک اودھ پنچ و آزاد - پل جھاؤلال ڈاکخانہ امین آباد لکھنو

فسانہ نادر جہان

عرف صحیفہ طاہرہ حصہ اول - صحیفہ نادرہ - حصہ دوم ضخامت ۵۰۰ صفحہ کاغذ سفید - قصہ بے مثل نثر معقول بول چال پاکیزہ عورتون کے اخلاق درست کرنے کا معقول ذریعہ قیمت عہ ر

المشتہر

فرخ حسین - جھوائی ٹولہ - شہر لکھنو

فیض صحت

بیش بہا نسخہ جات

سند یافتہ دوائین

یہ ادویہ شرطیہ حصول صحت بادات قدیمیت دیجاتی ہین اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ان امراض کے مریض جسقدر ہم اچھے کرتے ہین دوسرا طبیب نہین کرتا اسکے خلاف اگر کوئی ثابت کرے تو ہم انعام روپیہ دینے کو تیار ہین - اکثر انواع امراض کی ماہیت و اسباب پیدائش جو آجکل کے لوگون کا خود بخود اور تعلیم یافتون کا خیالنامہ ہے - اور فارم تشخیص مرض مفت محصول کے لیے لکھ بھیجیے - پتہ دار الشفا انگریزی و یونانی حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور و مصنف رسالہ آتشک - و سوزاک - جذام - جوانی دیوانی - مرزید العمر حافظ صحت نفع المرام سل دق - علاج سلینی - بواسیر - غیر جنتری ہر سال مفت رسالہ حافظ صحت بھیجتے ہین معہ سالانہ مع محصول ڈاک ۲ ر

نام دوا	مختصر فواید	قیمت
[illegible]	قوار سلب شدہ کا اعادہ - کمزور مثانہ - دل و دماغ اعصاب معدہ کی قوت بحال رکھنی منظور ہے بیفکری سے بڑھاپے مین جوانی اور جوانی دیوانی لازوال لطف کو دل چاہتا ہو تو تمام اشکون پر قادر و مقابلہ کے لیے مستعد کرتا ہے	شیشی للعہ ر
[illegible]	خارجا لگانے سے ان بیچارون کا چارہ ساز ہے جو جوانی مین اپنے ہاتھون راہ راست چھوڑ کر قوار ضائع کر چکے ہون -	للعہ ر
حب دافع سوزاک و قرص	درد کمر - رقت سستی - اوداسی - نسیان اعضا شکنی دورے کمزوری مین ورم حلبن وغیرہ شکایات دور - دل کو فرحت جسم مین طاقت دیتی ہے اس مرض کا مکمل علاج ہے -	شیشی عہ نمبر ۲ عہ ر سے ر
حب آتشک	بلا بند دوا دست مرض دور - دوبارہ نہین پھوٹتا -	ہفتہ للعہ
[illegible]	ہلتے دانت کو مضبوط سوئی کی طرح چمکدار بدبو گوشت خورہ سیل دور کرکے مسوڑونکو درست کرتا ہے -	۲ تولہ عمر
سرمہ کرامات مع سلائی	مدامی استعمال - حافظ بینائی مقوی بصر - پانی دھندہ جالا پھولہ سوتیا کو روکتا ہے - اور کرکو دور کرتا ہے -	تولہ ۶ ر
[illegible]	دلربا خوشبو کے علاوہ بال سیاہ کو سفید نہین ہونے دیتا - نزلہ درد سر ضعف بصارت و دماغ کو دور کرتا ہے بالونکو بڑھاتا ہے -	شیشی سے ر
حب بواسیر	خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی مسون کی ٹیس درد دفع	۶ ر
حب دافع حیض	یرقان - ورم جگر سول - درد شکم - درد گردہ - ورم رحم - خرابی ایام حیض - بیکین یا تشنج دل ہول خواب متوحش کے لیے -	۲ درجن عہ ر
حب طحال	تاپ تلی دور کرکے بھوک لگاتی ہے - جسم کا رنگ بہتر بناتی ہے -	۶ ر
حب قایم مقام افیون	چانڈو بغیر تکلیف دانا رچھوٹ جاتا ہے خواہ کتنے سال کا کھاتا ہو صحت و تندرستی کی ضامن ہے - رنگ سرخ ہوتا ہے	تولہ ۵
[illegible]	ہر موذی پرانے زخم بھر دیتا ہے - ناسور - بھگندر - نواسیر کا علاج ہے کیڑے بدبو کثرت پیپ جب تنگ ہو تو اسکو آزماؤ - کاربنکل کا اگر کوئی عملی علاج ہے تو یہی	۲ تولہ ۶ ر
[illegible]	تشنگی اور کمزوری اور شکر دور کرکے کاربنکل ہونے سے روکتی ہین جگر معدہ کی جلن دور پیشاب کی کثرت کا فور	تولہ عہ
[illegible]	جوانی کی غلط کاریون کا علاج ہے قوت حافظہ کو بڑھاتی ہین نسیان کو دور کرنے مین تیر بہدف ہین امتحان پاس کرنے کے لیے عمدہ ہمدرد و رطوبت کو ممارج اور کثرت محنت کے بعد کی خرابیون کا علاج	عہ ر
مارش خشک و تر	دانہ ہون یا سوکھی جب رانون مین چہرہ موٹا اور سیاہ ہونے سے تکلیف ہو تو ہاتھ پاؤن اور تمام جسم کی کھجلاہٹ دور کرتا ہے -	عہ ر
حب [illegible]	ناکامون کو کامیاب کنندہ گولیان - ایک درجن -	عہ

کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ

سرمایہ (وصول شدہ) ایک لاکھ -

رزرو فنڈ (ریزرو) ـــــ ،،

مقامات آڑھت

لاہور - الہ آباد - کانپور - کلکتہ - لکھنو - دہلی - میرٹھ - فیروز پور - بمبئی وغیرہ

امانت ہاے معیادی پر سود حسب شرح ذیل دیا جاتا ہے ایک سال کیواسطے سے - فیصدی سالانہ -

نو ماہ ،، ،، ،، ،، ،،

چھ ماہ ،، ،، ،، ،، ،،

ایک صد روپیہ سے کم بمد امانت معیادی نہین جمع ہو سکتا -

سود امانت ہاے معیادی کا یکم جولائی و ۲ جنوری کو یا جسوقت کہ رسید کی میعاد ختم ہو بشرط درخواست امانت دار مل سکتا ہے -

ہر ایک حاطہ کے کرنسی نوٹ بمد امانت معیادی برابر قیمت پر جمع ہو سکتے ہین امانت ہاے غیر معیادی (یعنی فلوٹنگ) پر سود بحساب ۲ ½ فیصدی سالانہ دیا جاتا ہے -

ایک صد روپیہ یا اس سے زاید کے قرضہ جات قابل اطمینان شخصی ضمانتون پر و بکفالت (آراضی و مکانات و حصص رجسٹری شدہ کمپنی و گورنمنٹ پیپر و زیورات نقرئی و طلائی) دئے جاتے ہین شرح سود دفتر کمپنی سے دریافت ہو سکتی ہے -

جملہ خط و کتابت متعلق کمپنی ہذا بنام "سکرٹری کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ فیض آباد" ہونی چاہئے - شرح قواعد کمپنی درخواست آنے پر بھیجے جا سکتے ہین -

فیض آباد - سید فضل رسول سکرٹری

مورخہ یکم ستمبر ۱۸۹۶ء

مضامین غیر

مراسلت باہمی کالے میگھا و جناب مولوی ٹپارا صاحب

منجانب کالے میگھا بعد اداب و تسلیم کے بخدمت جناب مولوی ٹپارا صاحب کے یہ التماس ہے کہ آپ اگرچہ بڑے ٹھاٹھ سے اپنی برادری کو لیکر نماز استسقا کو نکلتے ہین لیکن اس کارروائی پر کچھ لحاظ نہین ہو سکتا نہ آپ بادشاہ نہ مالک زمین نہ آزاد منتظم محاصل اراضی ٹیکس لگانے والے - نہ کچھ اتہاز سے غیر ملک کو پہونچانیوالے رہتے بیٹھتے پہونچین تو دیدہ خواہد شد - آپکے عوض مین مری یا وبھر آٹا و بیسہ بھردال - آپ کیون پیترے بدلتے پھرتے ہین جائے گھر بیٹھیے اللہ اللہ کیجیے - خاکسار - کالی خولی گھر گھر گھر گھر -

---

منجانب مولوی ٹپارا غفر اللہ ذنوبہ - بخدمت کالے میگھا بعد دعاے خیر کے واضح ہو - کہ تم پولیٹکل مباحث سے باز آؤ بڈھے سید کی تقلید کرو یہی سعادتمندی ہے جو تم نے لکھا ہے شاید سچ ہو لیکن جب جان پر آبنتی ہے تو کچھ بن نہین آتا - اگر ہم مرگئے تو کیا خوشی کہ وزیر خزانہ یا حاکم بندوبست یا ریلی برادرس ڈیلے ہوگئے - لہذا بہ اصرار کہتا ہون کہ ؎

برسو رام دھڑاکے سے
بڑھیا مرگئی پھاکے سے

راقم

مولوی ٹپارا

بقلم - ا - ح -

پڑھ چکے زاہد نمازین منھہ برستا ہی نہین
دامن تر اب تو اے ساقی نچوڑا چاہیئے

عابدان شب زندہ دار و پارسایان طاعت گزار بندگان مضطر الحال اور بینوایان پریشان بال نے منھہ برسانے کے لئے بقدر امکان بشری خوب خوب کوشش کی - بڑے خضوع و خشوع سے نماز استسقا پڑھی تپش آفتاب کا تحمل کیا سر کا پسینہ تلوون سے بہا رجوع قلب سے مصروف دعا رہے مگر حملہ سعی لاحاصل ہوئی اگر کہین کوئی ٹکڑا ابر کا روے فلک پر دکھائی بھی دیا تو نقش آب کی طرح دیکھتے ہی دیکھتے فنا ہوگیا - دوڑ ملا تا مسجد کا مضمون تھا آخر مایوس ہوکر خاموش ہو رہے - ہان رندان مے نوش اور بادہ خواران مسلوب الہوش نے ابھی کچھ توجہ نہین کی ہے اور نہ وہ خدا کے کارخانون مین کچھ دخل در معقولات دینا چاہتے ہین - او نہین کیا وہ فقط اپنے قدح کی خیر مناتے ہین خم و خمخانہ اور ساغر و پیمانہ کی سلامتی چاہتے ہین - آفت ارضی ہو یا سماوی اونکی بلا سے وہان تو عالم ہی اور ہے زمین و آسمان ہی نیا ہے فقط عقل و شعور عند الشرع باعث تکلیف ہے لیکن وہان بجز لا یعقلی کے دوسرا مضمون ہی نہین - انتم سکارے نے اونکو نماز سے آزادی کا پروانہ دیدیا اب باقی رہے روزے لیں جبکہ غلہ میسر ہی نہ آے گا تو ایک مہینہ کیا بارہ مہینے کے روزون کی اونہین توفیق جبری خود بخود حاصل ہوجائیگی

ہان ! اے میکشان صافی دل او بادہ خواران صوفی منش ! ! ایک جام خمار شکن چڑھا کر ذرا تم بھی ہوش مین آجاؤ اور تھوڑی دیر کے لئے رحمت اوٹھا کر دعا فرماؤ عجب نہین کہ تمہارا جوش دل دریاے رحمت مین تموج پیدا کرے - وہ کہ مستحق کرامت گناہگارانند، نہ تمکو اپنے رہنے کا

نئی داد بیداد اور انوکھی عدالت

تو ایک ہی مرثیہ میں بہا لیجاتے ہم کب رکتے ہیں کچھ اور نہ سہی تو اُن اشعار کی شرح ہی کر ڈالی یعنی چند مصرعے لسیٹ مارے اور ایک ننھا منا سا مخمس طیار کرکے حاضر حضوری کرنا پڑا امید ہے کہ اپنے پرچہ کے کسی کالم میں اسے بھی جگہ ملے اور وہ مخمس یہ ہے۔

وہوالمنا

غزل کا دوسرا مطلع

سُن تو لو اک بات میری جان ہنستی بولتے   مان لیتے ہیں سبھی نادان ہنسی بولتے
کیوں پھر و شرکو تیہیں قربان ہنستی بولتے   تم مرے گھر میں رہو مہمان ہنستی بولتے
خوب نکلیں وصل کے ارمان ہنستے بولتے

غزل کا پانچوان شعر

جنس حسن و عشق مہنگی اور کچھ سستی تھی   بے وفائی باوفائی کی کوئی ہستی نہ تھی
عالم امکان مرا کچھ غیر کی بستی نہ تھی   مجھکو مجبوری تھی وہ کی بردستی نہ تھی
لیگیا کافر مرا ایمان ہنستے بولتے

غزل کا ساتوان شعر

نشہ میں نخوت کے بیخود ہو کے تیتی ہی نہین   حرف الجھ پڑتے کے ہولی بادبے تر بہی نہین
یعنی اگلی خاطرو کا نام لیتے بہی نہین   عار آتی ہے اتہین اب تو سہر بہی دیتے نہین
پہلے دیتے تھے بنا کر پان ہنستے بولتے

غزل کا نوان شعر

ظلم اشارہ دلنے کی جو تونے قاتل رات بہر   لوٹے پر ولت بھی گونگی ہو کہ بسمل رات بہر
دیکھ امیر بھی نہین جلانرا دل رات بہر   اپنے کٹری وقتی ہو توای شمع محفل رات بہر
کاٹ ہر مشکل تری آسان ہنستے بولتے

اشک کہتے ہین بہادر آنکھ سے بہتے نہ ہم   دل یہ کہتا ہے نڈر ہین چپکے کہتے نہ ہم
جان بہی کہتی ہے مشکل ضبط کی سہتے ہین ہم   وہ بلاتے بزم دشمن مین تو چپ رہتے نہ ہم
وہ پرہی دیتے ہی تا امکان ہنستے بولتے

اوسنے پورا حال میرا کم سے کم سنکر کہا   اوسنے میرے منہ سے امید کرم سنکر کہا
اوسنے میرے شوق کا مضمون ہم سنکر کہا   اسنے میرے شعر مین وصف صنم سنکر کہا
ہم نشین اب تجھسے بے ایمان ہنستے بولتے

معترض نے تو انہین پانچ شعر و نیز اعتراضات کئے ہین مگر اس جانب اس شعر پر بہی مصرع لگا گئے یہ بہی تعجب لکہا ہوا تہا گو کسی قدر غنیمت کیون نہو لیکن کہیچ جاے

راقم

ظرافت پناہ

سرگزشت حاجی بغلول

باب دوازدہم

تتمہ اودھ پنچ ۲۶ اگست ۱۸۹۶ء

ترا از دیدہ جا کردم کہ از مردم نہان باشی
ندانستم کہ آنجا ہم میان مردمان باشی

اُدہر تو ہمارے حاجی صاحب معشوقہ کیواسطے گنڈا دن تعویذون نقشون کی دہن مین پڑے اور ادہر نیاز مندان دل لگی باز نے آپکی معشوقہ کی شان نزول کی تحقیق مین ہمت مصروف کی۔

کہین کم بختی کے مارے میر عشرت حسین صاحب کے ہان ایک میواتی گما بی خان نوکر تہا اوسکے ذریعہ سے معلوم ہوگیا کہ حاجی صاحب کی معشوقہ بہی بہ اوقات مین سلامتی سے تیرہ چودہ کا سن ہے مرادی نام ہے بیاہ ہوگیا ہے رخصتی باقی ہے۔

بس اتنا مسالہ یارون کو ایسا ڈائنا مائٹ طیار کرنے کو کافی تہا کہ تعشق کی عمارت کو جڑ سے اوکہاڑ کر اتنی دور پہینکے کہ دنیا جہان مین کہین پتا ٹہکانا نہ لگے اور ساتھ ہی حاجی صاحب کی عبائے ضبط مین ایسی چہیونڈر چہوڑے کہ مدت تک رقص ہوائی مین مصروف رہ سکین۔

ایک روز جبکہ حضرت بعد قیلولہ اوداس مضمحل اوتری چیکارے کی طرح بیٹھے محو خیال دلدار تھے ایک اجنبی شخص بغل مین بستہ دبائے کان مین قلم لگائے میلا سا عمامہ باندہے آیا اور کہنے لگا حاجی بغلول صاحب آپ ہی کا نام ہے پہلے تو آپ ہیبتناک ہو کر شنہ کہوا غور سے اوسکی طرف دیکہتے رہے کچھہ دیر بعد جب ہوش آیا تو آپ نے فرمایا کیون بہئی تم کون ہو۔کیا کام ہے اوس نے کہا تخلیئے مین چلیئے مجہے اپسے کچھہ عرض کرنا ہے۔جلد کچھہ تدبیر کرنی چاہیے آج آپ پر ایک نالش ہوئی ہے۔

نالش کا نام سنتے ہی حاجی کے حواس طواف کعبہ کو رخو چکر ہوے۔ ہکا بکا۔ہوش باختہ اُلو کی دم فاختہ ہو کر رہگئے۔

حاجی۔ ارے سچ کہو بہئی کس بات کی نالش مجہے کسی سے واسطہ غرض۔وہ کون نالش والا ہے۔ نام تو بتاؤ اور یہ تو کہو تم کون ہو تم کو معلوم کیونکر ہوا

اجنبی۔حضرت مین۔عرائض نویس ہون مین ہی نے تو عرضی لکہی ہے۔ آپ ایک مشہور آدمی ہین۔آپکا نام سنکر مین چونکا۔عرضی تو خیر لکہہ دی مگر بندہ نے کہا لاؤ آپ کو اطلاع کرتا جاؤن اگر وکیل وغیرہ کی حاجت ہو تو اطمینان رکہیے انشاء اللہ وہ بلبل ہزار داستان ڈبلو بلکہ کہیے تو بالسٹر کر دیا جائے کہ مقدمہ چٹکی بجاتے خارج ہو جائے۔

حاجی صاحب۔ ارے بہئی آخر مجہپر نالش کس بات کی۔

اجنبی۔جی کیا کہون۔ایسی واہیات نالش ہے کہ کہنے کے لایق نہین مگر اب تو عدالت تک بات پہونچ گئی ہے۔شرع مین کیا شرم۔آپ پر زنا کی نالش ہے۔کوئی عورت ہے مسماۃ مرادی ولد ممریز خان اوسکے شوہر باز خان ساکن شہر جبلپور حال وارد شہر لکہنو نے دعوی کیا ہے حسب دفعہ

حاجی - کیا دعوی داخل کر دیا۔

اجنبی - ہان آج ہی تو سب کارروائی ہوئی ہے سمن دو ایک روز مین آتا ہوگا

حاجی - بھائی تمنے بڑی مہربانی کی سمن آئے تو پھر کوئی تدبیر کیجائے گی واللہ تم یقین نہ مانوگے - برب کعبہ تمسے جھوٹ کہے کافر ہو - یہ دعوی غلط ہے - اوس مردود نے محض بہتان باندہا ہے - میرے فرشتے آگاہ ہین مجھ دغاباز مان ہوتا کون ہے ہمکو الزام لگانے والا - واللہ سنو اسوقت سامنے نہین ہے ورنہ جریون کے ہاتھ پاؤن ٹہیلا کر دیے ہوتے - خیر اب اسوقت تو آپ جائیے ذرا سمن دیکھ لون تو پھر بند و بست کرون -

اجنبی تو مین تسلیمات عرض کرتا ہون - ذری ملنے کا خیال رکہئے گا -

کچہری کا حال آپکو معلوم ہی ہے -

ادہر اجنبی رخصت ہوا ادہر حاجی صاحب کے پیٹ مین چوہون کی گہوڑ دوڑ شروع ہوئی -

یہ ایک ایسی آفت تہی کہ کبھی سوتے جاگتے وہم و گمان مین بھی نہ آئی تہی - عشق کا یہ پہلو بالکل نظر سے اوجہل تھا - نہایت درجہ دست پاچہ بیحد لوکہلائے ہوئے اور کچہری مین نہ بیٹہا گیا تو اپنے ایک دوست مرزا محمد صاحب کے گہر کی راہ لی مرزا صاحب بھی ہمارے حضرت کے نیازمندون مین تہے اور بڑی بات یہ کہ اس مشورے مین بھی شریک تہے - یہان پہلے ہی سے حاجی صاحب کا انتظار تھا - جو نہین یہ پہنچے ہین بڑی آؤ بہگت کے ساتھ استقبال کیا گیا اور یاران بے تکلف نے حسب عادت کہلی بازیان شروع کین - مگر آج حاجی صاحب صرف برہم ہی نہین ہوتے بلکہ کسیقدر روتے بھی جاتے ہین - آخر مرزا صاحب ہی نے سبب پوچہا " خیریت تو ہے آج حال کیا ہے "

حاجی صاحب نے تخلیہ مین لیجا کر سارا حال بیان کیا اور اسقدر زار زار روئے کہ شبہ ہونے لگا زمزم کے سوتے آنکھون سے آ نکلے ہین - نیاگرا اور گیرسپا کی آبشارون نے انتقال مکانی قبول کیا ہے - گنگوتری اور جمنوتری نے یہین اپنا ہیڈ کوارٹر قرار دیا ہے - ساون بہادون نے اسی اوسر دماغ مین ملاقات کی ٹہرائی ہے - گو ہنا جہیل سمٹ کر یہین چلی آئی ہے - اشک خونین کے دہارے جیون طغیانی پر جو آتے ہین تو باوجود سعی رومال جاتا تہا سیاہ رخسار نورانی کو غرق آب کرتے ریش مختصر کو گہاس پہوس کی طرح بہا لیگئے اخراج نزلہ سے باحسن وجوہ تنقیہ دماغ ہو گیا پیہم ہچکیون سے سینے مین دہکلی چلنے لگی - اور غش کہا کر گر پڑے -

مرزا صاحب نے پانی کے چھینٹے دے نخلخہ سونگہایا کسکر بازو باندہے جب ہوش آیا تو یہی مشورہ دیا گیا کہ سر دست آپ کہین چھپ رہئے - سمن تعمیل ہونے نہ پائے - ادہر کوشش کر کے مقدمہ عدم پیروی مین خارج کرا دیا جائے گا -

اب ہمارے حضرت پکڑکر ایک کمرے مین مقفل کر دیے گئے - روز منفعل ہونے پچہتانے - اپنی حماقت پر لعنت ملامت کرنے کی کافی مہلت ملی آپ نے کبھی گہبرا کر کسی طرف منہ کالا کرنے کا ارادہ کیا کبھی کمربند سے پہانسی لگانے کی ٹہانی کبھی بازخان نالایق و ناہنجار کے پیٹ مین جریب بہونک دینے کی فکر کی مگر کسی بات پر ہمت نہ ہوئی آخر جب ہیجان کم ہوا - تو اپنی قسمت کو بہت کچہ برا بہلا کہا کہ سب سے الگ تہلگ عشق جتایا شہر چھوڑ کر دیہات مین جی لگایا سمجہے تہے رقابت اور رشک سے جان بچی رہیگی مگر وہان سب سے بڑہکر آفت کا سامنا ہوا - اسی ادہیڑبن مین ایک بڑی اہم اور قانونی وجہ سوجہہ گئی کہ ارادہ ہی یہ سب واہیات ہے حاکم کے سامنے کہدینا چاہئے کہ ہان حضت ہم عاشق ضرور ہین مگر ہمارا اختیار اسمین کیا ہے دل کسکا قابو مین رہا ہے کیا نام کہ عاشق ہونا کوئی جرم نہین - گناہ نہین - معیوب نہین - بلکہ سچ پوچہئے تو نہایت مفید بات ہے - وہ کونسا انگریز ہے جو بغیر عاشق ہوئے شادی کر سکتا ہو اس خیال کا گزرنا تہا کہ آپنے کمرے کے اندر سے شور و غل مچانا شروع کیا " کہولو - کہولو - کچہ پروا نہین آنے دو سمن - وہ جوابدہی کی ہو کر حاکم عشق عشق کر جلے - کیا نام کہ پچاس بیرسٹرون کو تو مین راستہ بتا دون "

خیر کمرے سے نکال تو آپ لئے گئے مگر مرزا صاحب نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے سمجہایا کہ ایسا نکرنا ورنہ حاکم بگڑ جائے گا ممکن ہے اوسوقت سپرد حوالات کر دئے جاؤ -

حاجی - باشد - بہر اسمین ہرج ہی کیا ہے اوکہلی مین سر دیا تو دھمکون کا کیا ڈر - کیا نام کہ - ع -

برسر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد

مرزا صاحب - مگر غور تو کیجئے - ایک میواتی کا مقابلہ اور آپ

حاجی - ہان یہ بات آپ نے کہی - واللہ کیا نام کہ یہ نفس گوارا نہین کرتا کہ اس دعوے عاشقی کے ساتھ ایک ادنے کی رقابت کا معاملہ یون پیش ہو -

میر عشرت حسین - اجی لعنت بھی بہیجئے اس جہگڑے پر بس ہو چکی دل لگی - اتنے دن - آپ تو اب خود مسماۃ رکمن کے معشوق ہو گئے ہین

تو چرا بہر تماشا میروی

اے تماشا گاہ عالم روئے تو

حاجی - (خفا ہو کر) اب تو ہین اچہے خاصے واہی کیا نام کہ یہ کوئی دل لگی اور طعن تشنیع کا موقع ہے - دیکہئے حضت یہ بڑے دوست بنتے ہین لعنت ہے اس دوستی پر - کیا کہون ہاتھ پتہر کے نیچے ہے اگر دل چنگا ہوتا تو کون کافر اب ہندوستان پر پیشاب بھی کرتا آج ہی ہجرت کر جاتا -

مرزا صاحب - خیر آپکی باتون پر خاک ڈالئے مگر اب یہ تو بتائیے اس سودے سے ہاتھ اوٹہانے کا قصد ہے یا نہین ایسے واہیات

واقعات آپ کے فتی کے خلاف ہین - اتنے دن آپ نے کس نقش سے زندگی بسر کی اب اس شہر مین بہی ہمے تو یہ باتین آپکی نسبت دیکہی سنی نہین جاتین واللہ مارے شرم کے منہ دکہا نہین سکتے - اجی الگ ہی کیجیے - یہ بہی ایک تفریح تہی ہوگئی ہوگئی -

حاجی صاحب (مصلحت وقت سمجھکر) سنو بہئی مرزا کیا نام کہ مجہے دوستون کی صلاح مین کبہی عذر نہین ہوا - اگر تمہاری خوشی ہے یہی سہی اگر یہ بلا نالش کی اس ترکیب سے دفع ہوتی ہو تو مجہے کیا تامل آج سے ادہر کا خیال بہی آئے تو تمہارا گنہگار - ادہ جی آدمی ایسے لاکہون خواب پریشان دیکہ ڈالتا ہے -

پیٹے حاجی کی زبان سے یہ کلمہ نکلا تہا کہ احباب نے ہوئیان مناین پیٹیہ ٹہوکی حق باش ہے ہمہ دنگی کے یہی معنی ہین - کیا لہذا ہے حاجی صاحب تمہارا - ع -

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

جزاک اللہ - مرحبا -"

مرزا صاحب - اچہا اب آپ اطمینان سے تشریف لیجائے آرام کریئے کل انشاء اللہ اسکا سب انتظام ہو جائے گا ممکن نہیں نکلنے نہ پائے گا - اور اوس نالائق بازخان کو بلا کر ایسا ٹہیک کیا ہو کہ کل ہی ہیلیو رہا گے -

چلیئے صاحب ہمارے حضرت لیلا پرستے چہوٹے - بی مرادی کے عشق کا استعفا داخل کیا - عاشقی کا ہجرنامہ لکہدیا معشوقی کے میدان مین دیدۂ تعلب صاحب کی لاش انداز اپنی دیکہ ہمیش جہیل ہستہ مقناطیس کی قوت سے سالبہ ہوئی - نتیجہ نے منفی کی صورت پیدا کی - ناملہ مشغلہ حالت ہوئی - اور حاجی بغلول صاحب یا تو عاشقی کو نکلے تہے یا بی رکسن ہیرٹیل کے معشوق ہوگئے -

(باقی)

لکل علیہ الرحمتہ

دن کو خوب گرمی پڑتی مگر رات کو سردی ہوتی ہے - قحط ہر طرف چل یون بہی ہے ایک تو شہر کے مرہیکے کیا کم تہے اوسپر باہر سے کنگالون نے دہاوا بولدیا ہے - بہلا یوچھیئے یہان کیا دہرا ہے وہ اگلا زمانہ گیا جب یہان سے غلہ باہر کم جاتا تہا برسون کے کہانے کا بہرا رہتا تہا اب تو ع

دزد از خانۂ مفلس خجل آید بیرون

کا معاملہ ہے میونسپلٹی نے شہر کے باہر موتی باغ مین انکے واسطے چہپر نبوادیئے ہین اور تین ہزار روپیہ قحط زدون کیواسطے تجویز کیا ہے - از خرس موی بس است باقی بازارون مین غلے کے انتظام کی نگر بہت کچہہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کرتے ہین مگر کچہہ چلتی چلاتی معلوم نہین ہوتی -

کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ

سرمایہ (وصول شدہ) ایک لاکھ

ریزرو فنڈ

(ایجنسیات آڑھت)

لاہور - الہ آباد - کانپور - کلکتہ - لکھنؤ - دہلی - میرٹھ - فیروزپور - بمبئی - آگرہ -

امانات ہائے میعادی پر سود حسب شرح ذیل دیا جاتا ہے -
ایک سال کیواسطے فیصدی سالانہ
نو ماہ " " "
چھ ماہ " " "

ایک صد روپیہ سے کم امانت میعادی نہیں جمع ہو سکتا -
سود امانت ہائے میعادی کا ہر جولائی و جنوری کو یا جسوقت کہ میعاد ختم ہو بشرط درخواست امانت دار مل سکتا ہے -
ہر ایک احاطہ کے کرنسی نوٹ بطور امانت میعادی بحساب قیمت جمع ہو سکتے ہیں
امانت ہائے غیر میعادی یعنی ڈپازٹ پر سود بحساب ۴ فیصدی سالانہ دیا جاتا ہے -
ایک صد روپیہ یا اس سے زاید کے قرضہ جات قابل اطمینان شخصی ضمانتوں پر و بکفالت (اراضی و مکانات و حصص رجسٹری شدہ کمپنی و گورنمنٹ پیپر و زیورات نقرئی و طلائی) دئے جاتے ہیں شرح سود دفتر کمپنی سے دریافت ہو سکتی ہے -
جملہ خط و کتابت متعلق کمپنی بذا بنام سکرٹری کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ فیض آباد" ہونی چاہئے مشرح قواعد کمپنی درخواست آنے پر بھیجے جا سکتے ہیں

فیض آباد - سید فضل رسول سکرٹری -

مورخہ یکم ستمبر ۱۹۱۲ء

مضامین غیر

استقلال و آزادی

ہوا شب بہر ساون سا مینہ چلتی رہی پانی بھی لگاتار برسا کیا مگر اب کھل گیا ہے آفتاب بڑی چمک دمک کے ساتھ نکل رہا ہے طائر جنگل میں چہکار رہے ہیں فاختہ اپنی میٹھی آواز کے آپ مزے لے رہی ہے جب اسکا گلا تھک جاتا ہے تو اور طائران صحرا اسکا جواب دینے لگتے ہیں - پانی کی چادر زور سے گر رہی ہے ہوا بھی اسکی صدا میں ڈوبی ہوئی ہے تمام چیزیں جو نکلتے آفتاب کو دل سے چاہتی ہیں وہ اسوقت باہر ہیں صبح کی نمود سے آسمان کا دامن بھی عرش بریں ہے سبزہ پانی کے سفید سفید قطروں سے نہال ہو رہا ہے - درختوں کے پاس خرگوش خوش فعلیاں کرتے ہیں اپنے پنجوں سے مٹی کریدتے ہیں ادھر ادھر دوڑتے ہیں اور بڑے تماشے کرتے ہیں - میں بھی ان قدرتی کرشموں کا نظارہ باز تھا - ان خرگوشوں کو بھی دیکھ رہا تھا جو دوڑتے پھرتے تھے - اس بہتے ہوئے چشمے کی بھی صدا سن رہا تھا جو کانوں کو بہت بھلی لگتی تھی اس لہلہاتے ہوئے سبزہ کی بھی بہار دیکھ رہا تھا میری نظر لوٹ رہی تھی - میں ہمہ تن اس جانفزا منظر کیطرف متوجہ تھا - اسوقت کہنہ خیالات اور پرانی یاد اور انسان کے وہ انداز جسکے وہ سکھ دیکھا (جسمیں نخوت اور انانیت ملی رہتی ہے) میرے دل سے بالکل مٹ گئے - چونکہ زیادہ مسرت کے بعد رنج اور بلندی کے بعد پستی کا سامنا ہے یہی حال اس صبح کو میرا بھی ہوا خوف اور صدموں نے مجھے آگھیر لیا خیالوں نے مجھے انکا شکار کر دیا - ابابیلوں کو میں ہوا میں اڑتے دیکھ رہا تھا طائران صحرا کی نغمہ سنجیوں کو بھی بڑے شوق ذوق سے سن رہا تھا دنیا اور اسکے تمام تعلقات کو بالکل بھولا ہوا تھا کہ اچانک دلمیں یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ دن بھی آنیوالا ہے جبکہ تنہائی درد جگر اندوہ و مصیبت اور افلاس کا سامنا ہوگا - اسوقت میں نے دیکھا کہ دامن کوہ میں ایک لڑکا اپنے ہل کے پیچھے جا رہا ہے اسے نہ عیش کا خیال نہ کچھ غموں کی پروا - خود فراموشی نے زور سے چٹکی لیکر مجھ سے کہا بے خبر ہم اپنے نفس کے قابو میں ہیں عنان اختیار اسکے ہاتھ میں ہے - ہم اپنی زندگی کا آغاز مسرت و عیش اور اسکا خاتمہ رنج و مصیبت کیساتھ کرتے ہیں - دل سے یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ یکایک میں نے دیکھا کہ جھیل کے پاس ایک پیر مرد جسکے سر کے بال تمام سفید تھے اسطرح پڑا ہے جسطرح پہاڑ کی بلندی پر کوئی بڑا پتھر پڑا رہتا ہے اسکا شمار زندوں میں تھا نہ مردوں میں اسکی آنکھیں کچھ کچھ کھلی ہوئی اور بڑھاپے کے باعث تمام بدن پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں ہاتھ پاؤں سوکھ کے لکڑی سے ہوگئے تھے اور اب چل چلاؤ کا سامنا تھا - اسکے اعضا کہہ رہے تھے کہ اسنے کوئی سخت بیماری اٹھائی ہے یا گزرے رنج و محن نے اس کے دل پر بھاری پتھر رکھدیا ہے جسکا بوجھ اسکے اٹھائے نہیں اٹھتا - وہ اس پتھریلی سہری پر پڑا اپنے اعضا اور اپنے جسم کو گردن اٹھا اٹھا کر خود دیکھ رہا تھا - میں کھسکتے کھسکتے اسکے پاس گیا وہ بالکل بے حس پڑا تھا جنگل کی ہواؤں کی بھی کچھ نہ سنتا تھا جو بار بار اسے چھیڑ رہی تھیں پاؤں کی آہٹ پاکر وہ اٹھ بیٹھا اور اپنے چہرے سے تالاب کے پانی سے کھیلنے لگا - میں نے پہلو میں آکر کہا آج کی پیاری صبح تو خوشی کے دن کی خبر دیتی ہے پیر مرد نہایت نرمی سے جواب دیکر خاموش ہو گیا میں نے پھر چھیڑ کر کہا اس سنسان پر آشوب مقام میں تمہارا کیونکر آنا ہوا اسنے پھر اعتدال آمیز تعجب کے ساتھ جواب دیا - کمزور الفاظ جو اسکے کمزور زبان سے نکل رہے تھے وہ سب گران قیمت تھے جو لفظ تھا وہ سنجیدہ اور کانٹے میں

تا ہوا تا جلد ایسے تھے جنکو تین مدیرا ور مذہبی لوگ بولا کرتے ہین - اُسنے مجھسے کہا کہ مین جنگل کے تالابون مین مچھلیان پکڑنے آتا ہون - گو یہ پیشہ نہایت ہی متبذل ہے یا دیہ گردی میری قسمت مین لکھی ہے تاہم دلپسند طبیعت کہتا ہون خدا میرے ساتھ ہے اور اسکے افضال سے مین کامیاب ہوتا ہون - بڈھا اب اپنی موت سے آنکھ لڑا رہا تھا پہلو مین اگر مجھسے باتین کرنے لگا - اب اسکی آواز بالکل ہی سست پڑ گئی مین بمشکل اُسے سن سکتا تھا مجھے وہ ایک خیالی انسان معلوم ہونے لگا یا کوئی فرشتہ جو صرف لفظون سے میرے دلمین تسکین بھر دے میرے اگلے خیالات پھر ابھر آئے - جان بیوا خوف اور نا رضامندانہ اسپر دکھ درد اور تکلیفین پھر آمنڈ آئین اور انکی صورتین پیش نظر ہو گئین - مین نے شوخی سے کہا تم کیونکر جیتے ہو تمھاری معاش کیا ہے؟ اُسنے ہنسکر کہا مین ان جھیلون تالابون سے یہ مچھلیان پکڑکر دوا لیجاتا ہون اور بیچتا ہون گو یہ کم ہوتی جاتی ہین تاہم مجھے مل ہی رہتی ہین اور جہان یہ ہوتی ہین مین ڈھونڈ نکالتا ہون اس فقیر نے مجھے ترپا دیا قریب تھا کہ مین تشنہ نگاہون اور نفرت کی نگاہ ڈالون کہ میرے دل کی آنکھین کھل گئین مین بیساختہ کہہ اٹھا اوسکے کمزور جسم مین کہان کا استقلال آگیا ان بڈھی ہڈیون مین کہان کی قوت آگئی یہ جوش کسنے پیدا کر دیا - مین نے اسوقت دعا کی کہ اے خدا تو بھی مجھے آزادی کے دوسرے دستے میری مدد کر ہو اور اس پیرمرد کی سی قوت مجھے بھی عطا فرما -

راے

سید علی سجاد دہلوی انظیم آبادی -

ڈہائی ڈبل کی آتشبازی

نرسر سُرسر سٹ -

بس - تمت بالخیر - ہ اور کیا - آپ کا منشا ہے کہ چھوٹا ہی کرتی - ڈہائی پیسہ کی اوقات ہی کیا -

کیون نہین جناب - ڈہائی پیسے مین تو لوگ ایک وقت پیٹ بھر سکتے تھے درست ہے - اب وہ زمانہ لد گیا کچہ خبر بھی ہے - اب تو ڈہائی ڈبل مین پیسہ بھر چنے بھی نہین ملتے بھائی - خیر یہ فرمائیے یہ آتشبازی چہ معنی دارد -

واہ - نہ سمجھے نا - بس معلوم ہوا آپ کی عقل کا حال - بہت ہی باریک عقل کے انسان ہین شے لطیف کی کمی ہے - بس معلوم ہو گیا - اچھا سنئے -

جب جمعہ کا مبارک دن اپنا اپنا خشک دورہ ختم کر چکا اور قمری مہینہ کی ۲ - تاریخ دنیا کے چٹیل میدان مین سوکھ کر خاکستر ہو چکی تب سنیچر کی شب کی آمد آسمان پر گائی جانے لگی - ماہتاب اپنے ایام طفولیت کی وجہ سے نابالغ سمجھا گیا تھا اور اسیوجہ سے آسمانی دنیا مین اپنی سلطنت کا سکہ جما نہ سکا - کالی رات معشوقون کی سیاہ زلفون کی طرح دنیا کو محیط کر چکی تھی اور زمین کا تاریک حصہ اندھیرے مین گھبرایا ہوا آفتاب کی طرف دوڑ رہا تھا یہانتک کہ آ

بہی قریب الاختتام پہونچی اور بندہ درگاہ حسب معمول خواب سے چونکے - گھنٹہ گھر کے شب بیدار عابد نے اپنی آہنی زبان سے (ایک دو تین چار) کی صدا بلند کی - میرے دل مین آیا کہ دیکھئے آیا حضرت آسمان بھی اس عابد سے جو ہمیشہ سچ نہین بولتا اتفاق کرتے ہین یا نہین - لیکن ستارون کی جھپکتی ہوئی آنکھون کے اشارے نے اس شب زندہ دار عابد کی اسوقت تصدیق ہو گئی - سبحان اللہ کتنا اچھوتا اور انوکھا وقت تھا - دیکھئے صبح صادق دھوندلی روشنی آسمان کے چہرہ سے درخشان ستارون کی افشان آہستہ آہستہ صاف کر رہی ہے نسیم سحری دریا اور سمندرون مین نہا کر تازہ تازہ پہولون کی نئی بہار لوٹکر اب صبح بنارس کے اشتیاق مین ٹہل رہی ہے گلعذارون کی پریشان زلفونکو آہستہ آہستہ انکے رخسار پر جنبش دیکر چھپ جاتی ہے اور کبھی چونکا دیتی ہے - گلزارون مین عنادل کے روبرو پہولون سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی - گو یہ عاشقون کا صبر اور خدا کا قہر - یا اللہ کو دونون سے بچا - آخر بیچارہ بلبل کہانتک صبر کرتا بادصبا کی ان بے تکلفانہ حرکتون سے جل مری اور صبا کو بھی اپنی بلند مزہ کا غرور آمیز خیال پیدا ہوا - جسکے مکافات مین قادر مطلق کا یہ حکم ہوا کہ بادصبا اپنے کان پکڑکر خوب دوڑے - اور آخرکار یہ سزا ناکافی سمجھی گئی اور اوسکے سر پر ابر کا ناقابل برداشت بوجھ ڈالدیا گیا -

علاوہ ان بدقسمتون کے جو بستر خواب سے اوٹھنے کے لئے آفتاب کی گرم تھپکی کے منتظر رہتے ہین وہ شخص امید کی آنکھون سے ابر کیجانب نگران ہوا اور تمنا کی ہاتھونکو بلند کرکے کہنے لگا -

معبود یہود و گبر و ترسا
برسا برسا اب نہ ترسا

باغ مین مرجھائے ہوئے اشجار اپنی سوکھے زرد ہاتھونکو آسمان کی جانب بلند کرکے دعاے باران کرنے لگے - کھیتون مین سوکھے ہوئے پودے ہوا کے جھوکون سے ہوشیار ہو کر آپسمین گلے ملنے لگے -

بیچاری نرگس آسمانکیطرف سر اوٹھا کر بڑی تمنا کی نظر سے دیکھنے لگی ابر نیسان مین آشنان کرنے کے لئے سنبل نے اپنے بال کھولدئے تھے اور لالہ اپنے کٹورے کو پچھلے وقت کے شبنم سے صاف کرکے پانی کے انتظار مین بیچین کھڑا تھا - لیکن افسوس - افسوس - ان سب امیدون کا جہاز خشکی مین ڈوبتا نظر آیا - برسات کی مرطوب آتشبازیون کی طرح ابر سٹ پٹا کر رہ گیا - باد مخالف کے ظالم جھوکون نے ابر کو متفرق کر دیا اور حضرت آفتاب ہنستے ہوئے بیچ مین نمایان ہوئے چونکہ دو چار منٹ ابر کیوجہ سے زمین کی صورت نہ دیکھی تھی اب اور بھی اشتیاق کے ساتھ اور بڑی گرما گرمی سے ملے -

طلوع کا تیج معشوقون کی کمر کی طرح ناپید ہو رہا ہے بیچارہ انسان گو

قحط اور برٹش انڈیا
انگریزی گورنمنٹ — تین کانے —
قحط — پوبارہ —

ایک دوسرے پر نکتہ چینی ہے - مین ان تحریرون مین یہ بات خالی کی پاتا ہون کہ طرز بیان تہذیب سے دور نہین گیا ہے صرف لطف اسی تک محدود ہے جو نکتہ چینی ہی کی رد و قدح تک ہو سکتا ہے مجھے یہ نکتہ چین اور وہ نکتہ چین قصہ مختصر دونون سے کچھ سروکار نہین مگر بنظر غور یہ امر ضرور دیکھنا پڑا کہ سیدان سخن مین کسکو لغزش ہوئی اور کسکو نہین ہوئی مین سر دست اس امر کا تصفیہ بھی نہین کرنا چاہتا ہون اسلئے کہ ایک جانب تو حضرت داغ ہین جنکو مین خوب جانتا ہون اور دوسری جانب خدا جانے کون صاحب ہین اب یہ مشکل ہے کہ دانستہ اور نادانستہ کے مابین کوئی صفا صل بننا چاہئے - وہ غزلین جو ایک ہی زمین مین جیسی ہین انمین سے کون اچھی ہے اسکا فیصلہ ناظرین بجائے خود اسی طرح کر سکتے ہین جسطرح مینے اپنے فہم مین کیا ہے اور میرے اظہار سے فضول نتیجہ نکالنے کے سوا اور کچھ زیادہ متصور نہین ہے - یہ امر مسلم ہے کہ جن مضمون مین بیدا اختلاف پیش آئے کہ تب چند ایک جانب اور چند دوسری جانب ہونگے آجتک ایسا قطعی فیصلہ جو کسی اختلافی بات کو یکسو کر دے میری نظر سے نہین گذرا اور شاید اور معترضین کی نظرون سے بھی نگذرا ہو - اگر شاذ ایسا ہوا ہو تو وہ شاذ کالمعدوم قرار دیا جائیگا - یہی سبب ہے کہ مین زشت و خوب کا فیصلہ ناظرین کے طبائع پر چھوڑتا ہون اور انہین ناظرین مین سے اپنے کو بھی ایک فرد قرار دیتا ہون -

جناب من اگر مین ان صاحب سے واقف ہوتا جنہون نے حضرت داغ کی غزل پر نکتہ چینی فرمائی ہے تو روے سخن انکی جانب بھی اسی طرح کرتا جسطرح حضرت داغ کی جانب کرونگا - مگر ہوا کو مخاطب کردن یا پانی کو مخاطب کردن ہمہ حال نادانستگی کے ساتھ اگر کسیکو مخاطب کرونگا تو بیش ازین نیست کہ مین اپنے خیال کے زعم مین ملتجی کرونگا اور سچ یہ ہے جسکو یہ سمجھ پکار رہا ہونگا - وہی کہدیگا کہ آپ کو مالیخولیا تو نہین ہو گیا آخر اس کا جواب کیا ہو سکتا ہے اب مین ان تقسیمون کو بالاے طاق رکھکر حضرت داغ کی جانب مخاطب ہوتا ہون اور صرف اسیقدر پوچھتا ہون کہ کیا آپ خود اس امر کا فیصلہ نہین فرما سکتے ہین کہ جو رنگ آپکی غزلون کا گلزار داغ مین ہے وہی اب جدید غزلون مین بھی پایا جاتا ہے اگر رنگ مین تغیر ہوا ہے تو اب کا رنگ خوب ہے یا وہ رنگ خوب تھا جو بیشتر تھا مینے ایک حصہ ملک کو یہ کہتے سنا ہے کہ حضرت داغ کا رنگ بگڑ گیا - اور مین خود بھی سخنگو نہین تو سخن فہم ضرور ہون یہی حالت دیکھ رہا ہون جسکو کانون سے سنتے سنتے تنگ آگیا ہے شبہہ گلزار داغ کے نام سے جو دیوان حضرت داغ کا چھپا ہے وہ ایسا ہے کہ اوسمین کا بعض بعض شعر بذات واحد ایک دیوان ہے - یعنی وہ لطف اوس فرد سے حاصل ہو سکتا ہے جو ایک دیوان کے ملاحظے سے حاصل ہو لیکن اب حضرت داغ کو زبان وہی دل و دماغ وہی - مگر لطف سخن وہ نہین ہے مینے بجائے خود اسکے چند اسباب خیال کئے ہین ممکن ہے کہ انہین مین سے کوئی سبب ہو - یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی ایسا خاص سبب ہو جس تک میرے خیال کی اور میری نظر نہ پہونچ سکی ہو -

حضرت داغ مجھے معاف فرمائین مین جو کچھ تحریر کرتا ہون شاید نہ کبھی تحریر کرتا - بلکہ مین انکے کلام دلچسپ کا دارفتہ ہون اور دل سے چاہتا ہون کہ اونکے کلام کی وہ شوخی جواب کھو گئی ہے پھر مل جائے -

مینے اوپر صاف لکھدیا ہے کہ مجھے ان نکتہ چینیون کا فیصلہ منظور نہین ہے جو ہو چکین - اگر یہ امر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ غزل ثانی جو حضرت داغ کی غزل پر کہی گئی ہے وہ اچھی ہی ہے تو یہ امر قبول کرنا پڑیگا کہ شیر نقش ثانی کو دو بیان شدہ جاتی ہین اسلئے کہ نقش اول اس نقاش کے پیش نظر ہوتا ہے جسنے نقش ثانی کو نقش اول سے بڑھا لیجانے کا ارادہ کیا - یہ مسئلہ ایسا طے شدہ ہے جسکا انکار نہین ہو سکتا - جب اس مسئلہ کو مین سمجھے ہوے اور مانے ہوے ہون تو یہ شعر اچھا رہا یا وہ اچھا رہا - اس قسم کی بحثون مین دماغ سوزی فضول ہے مینے جہان تک غور کی وہ اسی بات پر کی کہ آیا رنگ سخن مین کیا تفاوت پیدا ہو گیا ہے - اور جو تفاوت حقیقت مین پیدا ہو گیا ہے اسکے لئے عقلی اسباب کیا ہو سکتے ہین - اب مین اپنے خیالی اسباب جنکو میر فکر مہیا کر چکا ہے پیش کرتا ہون اگر انکے علاوہ کسی صاحب کے خیال مین کوئی اور سبب ہو یا وہ کسی سبب قطعی سے واقف ہون تو اگر وہ تحریر فرمائینگے تو مین انکا شکر گذار ہونگا -

۱ - حضرت داغ جب رامپور مین تھے تب انکا ساتھ امیر - جلال اور منیر کے سے لائق شعرا کا تھا اسیر اور تسلیم بھی وہان مدتون رہے - حیا - عروج - تسلیم - یہ بھی شماری لوگون مین آسکتے ہین - ایسے مجمع شعرا کے علاوہ خود دو رئیس نامدار کے یعنی ناظم (نواب یوسف علیخان مرحوم) اور نواب (یعنی نواب کلب علیخان مرحوم) خود بھی بہت بڑے ادیب تھے - وہان حضرت داغ کو بہت سنبھلکر غزل کہنی پڑتی تھی اب دکن مین نکات سخن کا سمجھنے والا کون ہے نہ کسیکا کھٹکا نہ کسیکا ڈر - نہ دولت کے نشہ مین کسیکی پروا - نہ تنہائی مین ترقی معلومات کے ذریعے موجود

۲ - حضرت داغ کو اگر بچپن سے نہین تو آغاز شاعری کے زمانے سے مین ضرور جانتا ہون - اونکی قابلیت علمی کتنی ہے ؟ اس امر کو مین زیر بحث لانا نہین چاہتا اسلئے کہ گو میرا قول ذاتی معلومات کے ساتھ استوار ہو گا انکے شاگرد اور پیرو اسکو ذاتی بحث مین کھینچ لیجائینگے یا کم سے کم مجھے انکا مخالف قرار دینگے لہذا مین اسیقدر اس سبب کو بیان کرونگا کہ جو شوخی جوانی مین فطرتاً انسان مین ہوتی ہے وہ پیرانہ سالی کے سبب سے حضرت داغ مین اب باقی نہین رہی ہے ایسے وقت مین اگر مادہ علمی قوی ہوتا تو وہ اپنی قوت سے حضرت داغ کے کلام مین رنگ کو پختہ بنا دیتا - مگر افسوس !

۳ - شاید حضرت داغ نے بجائے خود یہ قرار دے لیا ہے کہ وہ اس پائے پر پہونچ چکے ہین کہ جو کچھ انکی زبان سے نکلے اوسکو لوگ تسلیم ہی کر لینگے - اگر کچھ بھی اس خیال کی اصلیت اونکے دماغ مین ہو تو میری دانست مین غلط فہمی پر محمول ہو گی - انسان کسی حالت مین غلطے محفوظ رہنے کا دعوی نہین کر سکتا لیکن اگر وہ خطا اتفاقاً سرزد ہو جائے تو جس سے سرزد ہو وہ شخص

تحائل معانی ہے اور اگر قصداً خطا پر خطا کی تو اوسی الارباب فہم کو یہ سمجھنا پڑیگا کہ یا تو خالق کو اپنی خطا کا حس نہین ہے یا وہ تمام دنیا کو نا فہم سمجھ رہا ہے اور یہ دونون حالتین ناقص ہین۔

ہم اب جو کچھ حضرت داغ فرماتے ہین وہ اہل دکن ہی کے لئے فرماتے ہین بوجہ اہل دکن کا مذاق ایسے رنگ سخن کو پسند کرتا ہے جیسا اب وہ اختیار کئے ہوئے ہین یہی ایک سبب ایسا ہو سکتا ہے جسپر آیندہ کی تمام بحثون کا خاتمہ قرار دیا جاوے۔ میری رائے مین حضرت داغ اور آنکے پیرو بہی بہولے ہین اور سستے چہوٹین۔

اسوقت دو غزلین حضرت داغ کی جو "رہان ہو نہین سکتا"، اور "گمان ہو نہین سکتا"، کی ردیف اور قوافی مین چہپکر شائع ہوئی ہین۔ میرے پیش نگاہ ہین۔ مین یقیناً کہتا ہون کہ اگر حضرت داغ کے تخلص سے مزین نہ ہوتین تو مین کبہی اس بات کا گمان نہ کرتا کہ یہ انہین حضرت داغ کی ہین جنسے مین واقف ہون۔ بلکہ مین اسی طرح کسی ہم تخلص کا دہوکا کہتا جسطرح ایک پیر نے کسی ظہیر کا دہوکا کہا کہ اسکی مہمل غزلونکو ظہیر فاریابی کے دیوان قصایدکے ساتھ چہاپ دیا ہے حضرت داغ پر کیون گفت و شنید ہوتی اسکا سبب یہ کہ ہمیشہ اسی شخص پر نگاہین پڑتی ہین جو بلند ہوتا ہے اس کلئے کو ہی ماننا ہی پڑے گا۔ مگر جب وہی شخص جو بلند ہوتا ہے۔ پستی کی جانب مایل ہوتا ہے تب اوسپر آوازین بلند ہوتی ہین ایک معمولی شخص گرا تو گرا۔ اسے کون پوچہتا ہے لیکن ایک بڑا شخص گرتا ہے تو شہرت جسکا ہونا افسوس اور تضحیک دونون صورتون کے ساتھ ضروری ہے (اسلئے کہ طبایع مختلف ہین) ضرور ہوگی۔

رام

زبس مروت سرشار در دل ہست مرا
شکستن دل خود نیز مشکل ہست مرا

توکل علیہ الرحمتہ

ہفتے کے سعد اتنا پانی برسا کہ سارا شہر غریق رحمت ہوا جاتا ہے۔
بہئی آجکل تو امید نہین سچ کہو کتنا برسا۔ اچہا یہ تو سچ ہے کہ پانی بہت برسا نہین یہ بہی سچ نہین معلوم ہوتا۔ اچہا کچہ برسا۔
یہ بہی غلط سچ سچ بتاو۔ اب سچ ہی پوچہتے ہو تو خفا نہو نا پانی وانی خاک نہین صرف ابر آیا تہا۔
لاحول ولا۔ مفت ڈہکانے سے حاصل
چہ خوش آسمان خود دہوکا دیتا ہے میرا کیا قصور مگر سچ کہئے شہر غریق رحمت ہوا جاتا ہے کہ نہین۔

مضامین غیر

ڈبلیو جے ہیم صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل ممالک مغربی و شمالی و اودھ

جناب والا - مین آپ کے معزز محکمہ ڈاکخانہ کا ایک ناچیز افسر ہون "نام بڑا اور درشن چھوٹے" یہ میری حالت ہے مجھے انسپکٹری کے لقب کا فخر حاصل ہے مگر جو میری ظاہرا صورت اور حیثیت ہے اوس سے مین کچھ اور ہی ثابت ہوتا ہون مجھے ساٹھ روپیہ ماہوار تنخواہ اور دو روپیہ روز بھتہ کے ملتے ہین ایک مہینے مین مجھے ایکسو روپیہ کا اوسط پڑجاتا ہے یہ رقم دیکھنے مین کافی معلوم ہوتی ہے مگر جب مین اپنا حال کہونگا اوسوقت آپکو ثابت ہوجائیگا کہ میری گزارش کہانتک صحیح ہے -

اس بات سے تو آپ واقف ہین کہ انسپکٹر کو راتدن دورہ کرنا پڑتا ہے گو اوسکی صعوبتین اور دقتین آپ کی فہم مبارک مین نہ آسکین - واقعی بات یہ ہے کہ آپکا انسپکٹر حقیقت مین ایک ایسا گھن چکر ہے کہ جسکو کسی موسم مین قیام نہین سردی ہو یا گرمی مینہ ہو یا آندھی لیکن آپ کے انسپکٹر کا وہ چرخہ ہے کہ کبھی بند ہی نہین ہوتا - غرضکہ یہی دورہ اسکی ڈیوٹی - اوسکی جان زندگی ہے -

یہ بات بھی آپکو معلوم ہے کہ دورہ مین تکلیف کے علاوہ مصارف بھی زیادہ ہوتے ہین اسکے جواب مین آپ یہ ضرور ارشاد فرماوینگے کہ محض اسی خیال سے ڈاکخانہ کے انسپکٹرون کا بھتہ ایک معقول رقم مین رکھا گیا ہے یعنی دو روپیہ روز اور یہ جواب بھی بیشک جہانتک بھتہ کا لگاؤ ہے قابل قبول خیال کیا جاسکتا ہے - لیکن انسپکٹرون کی قلیل تنخواہ کی بابت کیا جواب ہے؟

محکمہ ڈاکخانہ کے کل ضلع کا حاکم اور صرف ساٹھ روپیہ تنخواہ! اس بات کا البتہ تعجب ہے اور پھر حیرت یہ کہ نہ انسپکٹر صاحب کے ساتھ چپراسی اور کلرک سلامتی سے جو کچھ ہین آپ ہی یک بینی و دو گوش ہر جگہ موجود غرض یہ کہ اس تنخواہ کی کمی اور ان آدمیون کی عدم موجودگی - انسپکٹرون کو ایک ذلیل حالت مین رکھتی ہے کیونکہ ہر انسپکٹر کے لئے دو قسم کے مصارف ضروری اور لازمی ہوجاتے ہین یعنی ایک تو اپنے دورہ کا خرچ اور دوسرے وہ مصارف جو گھر اور بال بچون سے تعلق رکھتے ہین - یہ دونون مصارف اوسکی تنخواہ اور بھتہ کی رقم پوری ہوکر اسکے لئے کافی نہین ہوتے - اسلئے مجبور ہوتا ہے کہ وہ اپنے دورہ کے مصارف کم کرکے کچھ رقم بچائے اور اوسکو اپنی عیالداری مین صرف کرے یہی باعث ہے کہ جو جا بجا آپ کے انسپکٹر اس حالت گدائی مین پھرتے ہین کہ کوئی تو اونکو ایک کہار اور بہنگی بردار کے ساتھ ہونے کی وجہ سے چورن والے کا خطاب دیتا ہے اور کوئی اونکو تیلی باز بتاتا ہے

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ کے انسپکٹر ان حالون رہین اور آپکے محکمہ کو کچھ بھی شرم نہ آئی! - کاش آپ اگر کسی دوسرے محکمہ کے انسپکٹرون کا اپنے یہان کے انسپکٹرون سے مقابلہ کرتے تو آپ کو معلوم ہوجاتا کہ آپ کا محکمہ اپنے افسرون کی تذلیل اور تحقیر کو کہانتک گوارا کرنے کی قابلیت رکھتا ہے - وہ تو یون کہئے کہ بیشتر ان انسپکٹرون مین خوگیری کی بھرتی کے لوگ شامل ہین کہ جو شرم شرم بسر کئے جاتے ہین اور جنکو مطلق اپنی منزلت اور حیثیت کا خیال نہین ورنہ اسمین اگر کچھ وقعت آبرو اور اثر کے لوگ ہوتے تو ضرور واویلا مچاتے اور آپ کو تنخواہ بڑھانے پر مجبور کرتے -

مین بھی ہر چند کہ انسپکٹرون ہی کے ذیل مین ہون لیکن مین صحیح عرض کرتا ہون کہ اب تک مین نے بھی اپنے عہدہ کو ذلیل نہین کیا یعنی میری منزل حالت ہی سے کبھی نہ رہا جو کسی کو مجھے تیلی باز یا چورن والے کی پھبتی کہنے کا موقع آتا لیکن اب مجھے البتہ مجبوری ہوتی جاتی ہے

کیا معنی کہ اپنی حیثیت کے بنائے رہنے کی وجہ سے میری موروثی جایداد اور آمدنی بہت
کچھ صرف ہو چکی اور اب مین ٹن ٹن گوپال رہ گیا اب جو اپنی عزت کی طرف
خیال کرتا ہون تو گھر کے مصارف پورے نہین ہوتے - اور جو گھر کی طرف
دیکھتا ہون تو انسپکٹری کی عزت پر پانی پڑ جاتا ہے اگر صرف مین ہی تنہا ہوتا
تو ضرور میری بسر ہو جاتی مگر چونکہ اب بچے زیادہ ہو گئے اور کچھ سرمایہ بھی
باقی نہین ہے لہٰذا میری طبیعت اس بات کو گوارا نہین کرتی کہ صرف اپنا
ہی آرام چاہون اور بال بچون کو مصیبت مین دیکھون یہی مجھ سے ناممکن ہے
کہ پورن دلے کی سی انسپکٹری کرون - بیشک مجھ سے ضرور غلطی ہوئی مجھے اگر
اسباب کا یقین ہو جاتا کہ شادی ہوتے ہی مجھے اس پریشانی مین مبتلا
ہو جانا پڑے گا اور بی بی صاحبہ میری قسمت سے ایسی ہین گی کہ ہر سال
ایک بچہ جنین گی تو مین کبھی شادی کرکے اس مصیبت مین نہ پڑتا - آہ!
اسوقت مجھے بادشاہ صاحب کی وہ تجویز یاد آگئی کہ انسپکٹر کبھی سپہ گر اٹھ
کو سمجھا مین ہمیشہ اپنی جورون سے علحدہ رہین اور جو یہ نہو سکے تو آیندہ سے
انسپکٹری کے لئے رہبان بھرتی کئے جائین مگر اب کیا ہوتا ہے
اب تو یہ آپکا تابعدار انسپکٹر چار بیٹیون کا باپ ہو گیا - سنتے کہ بعد از جنگ یاد
آید برکلہ خود باید زد - ستم تو یہ ہے کہ انسپکٹری کا عہدہ اپنے اعزاز کا خیال اور
کنبا راس یہ کیا کم مصیبت ہے -

لہٰذا آپ کو اپنا ولی نعمت سمجھ کر ملتمس ہون کہ میری سولہ برس کی ملازمت کا
خیال کرکے میرے ساتھ یہ رعایت منظور کی جاے کہ یا تو میرے درجہ کی
تنخواہ اگر سو روپیہ نہین تو اسی روپیہ کر دی جاے، ورنہ میرا تبادلہ کسی ہلکے میں
کو ترقی تنخواہ سو روپیہ کر دیا جاے کہ مین اس دوڑ دھوپ اور بکھیڑے کے جھنجھٹ
سے چھوٹون اور اپنے بال بچون کو لیکر ڈاکخانہ کے کامون مین مصروف ہوکر
آپکے جان و مال کو دعا دیا کرون -

مینے یہ بھی سنا ہے کہ سپرنٹنڈنٹون کی تنخواہ مین کچھ اضافہ ہونیوالا ہے
لہٰذا آپسے عرض ہے کہ آپ اپنی محکمہ کے انسپکٹرون کی حالت زار پر رحم
فرماکر انکی دادرسی بھی کچھ سفارش کرکے ڈائرکٹر جنرل صاحب سے فرماوین
کہ انکی تنخواہ مین بھی کچھ اضافہ ہو جاے کہ وہ اپنے عہدہ کی حیثیت کو ذلیل ہونے نہ
دین - یہ سفارش مین اسلئے اور بھی کرتا ہون کہ اس فرقے کے اصحاب سے
مجھے بوجہ زیادہ رہنے سہنے کے بہت کچھ ہمدردی اور محبت ہے آیندہ
جو آپکی مرضی - الٰہی آفتاب دولت کا ہمیشہ درخشان رہے - اور
ایک یہ تو اسکا ہمارے اوپر بھی پڑے -

راقم

آپکا نا تابعدار
یکے از ڈاکخانہ کا انسپکٹر

غزل حالی

او جھیلتے کودتے گاتے بجاتے ہین بقال | گرانی دیکھکے اترائے جاتے ہین بقال
کیا ہے آج سوا آٹھ سیر نرخ گیہون کا | اب آ گئے دیکھئے کیا رنگ لاتے ہین بقال
غضب خدا کا کہ بارش جو کم ہوئی امسال | خوشی مین مست ہین بغلین بجاتے ہین بقال
اگر ذرا سا بھی ابر آجکل گھر آتا ہے | تو روتے ہوئے ... ہین بقال
ترقی دیکھکے نیو کی انکی ... مانے ہین | شریف اپنے تئین ہی بتاتے ہین بقال
ہوا ہے قرض کا اب مفلسی سے یہ عالم | کہ گھر پہ آکے باتین سناتے ہین بقال
کسی سے ڈرتے نہین کچھ حیا نہین کرتے | غضب خدا کا برا قہر ڈھاتے ہین بقال
یہان تو فاقہ پہ فاقہ ہے کال کی ... | وہان کچوریان پکوا کے کھاتے ہین بقال
بھرین گے پانی سر اپ پیٹ ... | او روہا رہے ہین یہ مونچھ ... ہین بقال

راقم

ص - ق - لکھنوی

ابھی دنکو تو قتل عاشقان منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کارواں ہوکر

سنہ شیخ! یہ مشکل ہے - اور فی الواقع سچ مین مشکل ہے کہ تقلید اور
غیر منضبط اصولات کے ناقابل اخراج مادے ایسے دماغون مین سما جاتے ہین
جو کچھ گھر کی جمع لیکر نکلین -

ابتدائی حالتون مین تو اسطرح کی شکایات چندان اشتباہ مین آنیوالی
فی الطوالت نہین ہوا کرتین اور انکا آسان سے آسان علاج فصلی زکام
کی طرح چند نہایت شاندار ضربات استخراج نتائج پر ممکن الوقوع ہے مگر جب یہ
فساد ترکیب نظام دماغی زیادہ جڑ پکڑ جاے تو بقول شیرازی مرحوم -

چو پر شد نشاید گرفتن بہ پیل

کا مضمون ہو جاتا ہے -

آپ دیکھئے کہ غریب ریاض الاخبار جسکے مضمون مین سیاق ریاض
کے گل و بلبل والے لٹریچر کا لطف ہی کسی ایک موجودہ پالٹکس کے
پبلک کی پژمردہ طبیعتون کے شگفتہ کرنیکا باعث تھا اپنے ہاتھون
یک بیک کسطرح پامال خرام رم آہو ہو گیا -

بہتیرے اوسی روز یہ سمجھا تھا جب کہ اپریل فول نے جدید نقشہ کا
نتیجہ رجوع بہ عدالت فوجداری پیدا کیا تھا - یہ تو اوسیوقت سے گفتہ
کی بات تھی -

شاخ گل اک روز جھونکا کھائے گی

سچ تو یہ ہے کہ اگر خدا میان کسی روح لطیف کو انسانی جسم مین مقید
کرکے کچھ دنون کے لئے اس عالم شہود مین بھیجا تو انہین اسے للہ خیر قدان

تازہ حمایت

انگلنڈ — تم سب الگ رہو ۔ ہم داد دلوائین گے ۔

چوتھا رخ

بادشاہ۔ مگر غیر ملک مین۔ نہ دعویٰ خدائی۔ نہ اوہاے مقدرات الٰہی۔ مگر عملدرآمد مین کم بھی نہین۔ یعنی رعایا کی شنوائی بجنسہٖ اسیطرح جسطرح بیرون۔ یعنی بیرون۔ فرشتون کے ذریعے سے ہوتی کہ صحیح معلوم ہوئی یا بلا ہوائی شد۔ رعایا کہتی ہے ہو کون سرے جاتے ہین کہ ملا تو کچہ نہین۔

رعایاے سلطنت سے حاکم ضلع کہتے ہین حاکم قسمت کو رپورٹ کیا ہے حاکم قسمت صاحب ولایت کو رپورٹ کرتے ہین۔ وہان بعث کا ثرا صفحہ عالم بالا کو جاتا ہے جو بیچارہ انکے تحت بجز پہلے سے لگے ہین بس عالم بالا رپورٹ جاتا ہے۔ عالم بالا لامکان مین معلق۔ لامکان کا حال کسی کو نہین معلوم چلئے وہی بات حاصل ہے حاکم مرتق کی کہے کا رہتا ہے۔ رعایا بیچاری حق حیرا صرف بخت و اتفاق تکمیان

را

ایک غریب ہندوستانی

سرگذشت حاجی بغلول

باب سیزدہم

تتمہ اودہ پنچ یکم اکتوبر ۱۸۹۶ء

از محبت دوستان این دور خلاف | رمزے گویم اگر نگیری بگزاف
چون شیشۂ ساعت اند پیوستہ بہم | دلہا ہمہ پُر غبار و روہا ہمہ صاف

حاجیصاحب میدان عشق بازی مین شکست کہا کر مایوسی کے پڑاو پر پلٹ گئے۔ الفت کا رزولیوشن بعد دو قدم لبیار و والیس لیا گیا۔ اور ہم سمجہے تہے کہ عنقریب یہ جھگڑا بپایان خواہد رسید۔ مگر توبہ کیجیے انکو تو دل لگی بازون نے ایسی موشگاف دوانیان شروع کی ہین کہ حاجی بیچارے کیا بڑے بڑے تگنی کا ناچ ناچنے لگتے ہین۔ کوانچ کی بیلی گیلہ کپڑا بدنین اتنی کہجلی نک جہکنی۔ برگ تمبت کا ناس مشام مین خارش کا سبب نہین ہوتا جتنا اضطرار اور اضطراب جلن۔ سوزش۔ التہاب بیکم بخت رقابت پیدا کرتی ہے۔ عارضے کا مقدمہ تو بازخان کے مقدمے ہی سے شروع ہو گیا تہا مگر اس خیال نے کہ بوجہ نکاح و تقدیم اوسکا حق مرجح ہے حاجی صاحب کی روک تہام کر لی تہی۔ مگر اب تو معاملہ ہی دوسرا سراسر نرالا ہی قصہ رو بکار ہوا یعنی جب ہمارے حضرت عاشقی سے بازدعوی داخل کر ساری شب رو دہو چکے مرادی کے نامراد عشق کا دفتر آب اشک سے دہو چکے اور ایک آہ سرد بہر کر یہ بہی خاتمے کا بند شیب کا مصرعہ سنا چکے تہے۔

خوش رہو تم کہ تمہین کہول کے دل بیٹھے

اور مصمم ارادہ ٹھانا تہا کہ اس جھنجھٹ پر تین حرف بہیجکر اس کی معشوقیت مین جینے سے عمر بسر کر لی جائے گی کہ عطا اصیاح دیکہیے کیا ہین مرزا صادق بیگ کا نوکر ایک موٹا سا لفافہ لیے چلا آتا ہے۔ مرتعش ہاتہون۔ منتظر آنکہون۔ مضطرب دل کے ساتہ فوراً اوسکو چاک کیا۔ اسمین دو رقعے پاے ایک تو مرزا صاحب کے ہاتہ کا جسمین لکہا تہا کہ

"جناب حاجی صاحب تسلیم۔ مبارک ہو۔ آپکے تشریف لیجانے کے بعد معاملہ رفت گزشت ہو گیا۔ آج یا کل دعوی داخل ہو جائے گا۔ رقعہ ہی جلیپور شام کی ریل پر چلا جائے گا۔ اس نیاز نامے کے ہمراہ ایک رقعہ میر ناظر حسین صاحب کی بغرض غور رسامی روانہ ہے اگرچہ آپ اپنے استغفار فضول ہے مگر وہ انتظار جواب مین بے چین رہین گے۔ امید ہے آپ کو اونکی تجویز مین کوئی کلام نہو گا"

حاجیصاحب میر ناظر حسین کا رقعہ جو پڑہتے ہین تو اوس کا یہ مضمون نکلا۔

"میرے ہر دلعزیز پیارے حاجی۔ دل لگی برطرف تمسخر ملتوی۔ مدہ ای اصل تگرفتہ کی دو دو باتین سن لیجیے اور حکم مناسب دیجیے جسطرح یہ نیاز مند بلا تکلف عرض کرتا ہے اوسی صفائی سے آپ جواب بہی دیجیے گا۔ اگر اس مین آپ نے اہمال کیا تو سمجہ لیجیے بے چہری ایک خادم کو ملال کیا۔ آدم بر سر مطلب یعنی ظاہر ہے آپ تو اوس پری جمال حور خصال مسماۃ مرادی کے عشق مین معزز طور سے ناکام رہے اور اس سودے کو اسطرح سر سے نکال کر الگ ہو گئے جیسے ہزیمت خوردہ سپاہی میدان مین بندوق پہینک کر۔ اب نہ آپ کو کوئی دعوی لنسبت اوس معشوقہ کے اور منصب حکایت ساتہ اوسکے اور چاہنے والون کے اور اول تو آپکو کوئی حق ابہی بعنایت الٰہی پیدا ہی نہوا تہا۔ صرف حصول حق کی سعی تہی جس مین آپ کچہ بخت و اتفاق سے ناکام رہے اور بہت کچہ آپ خود بخوشی خاطر دست بردار ہو گئے۔ بقول شخصے بہاری پتہر دیکہا چوم کے چہوڑا۔ بس اگر کوئی بندہ خدا اول کے ہاتہون مجبور ہو کر آپسے استدعا کرے کہ آپ اجازت دین کہ وہ اپنے کاشانۂ غم کو اس شمع حسن و جمال سے منور کرے تو امید ہے کہ آپ کو تامل نہو جس صفائی سے یہ تحریر لکہی گئی ہے اوسی صفائی قلب سے آپ بہی جواب معہ اجازت مرحمت فرماے گا"

خادم
ناظر حسین عفی عنہ

حاجیصاحب کی خاطر وحشت تخمیر تازہ پہڑک کہا چکی تہی۔ پہلے تو ذرا جہجکے مگر مایوسی۔ وحسرت کی افراط حرمان کے ہجوم کچہ غصے کی جہانجہ۔ کچہ عبارت کی معقولیت نے ایسے سٹ پٹاے کہ مسئلے کے ہر پہلو پر نظر ہی نہ کر سکے دل و دماغ نے بہی اوسوقت بالکل ساتہ چہوڑ دیا تہا۔ بے سمجہے بوجہے آپ نے اوس کی پشت پر "کیا مضائقہ" کا حکم مختصر لکہ کر خط واپس دیا۔ اور ٹہان لی کہ اب اس جہگڑے ہی کو جہنم واصل کرو۔ نہ رہیگا بانس نہ بجیگی بانسلی۔ اوہ جی کیا تام کر بکو کیا۔ آپ سے گئی جگ سے گئی۔

ایسا ہی چاہیے گا کوئی اور سامان ہو جائے گا ۔

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستان کیون ہو

اتنے مین بی رکمن نے ناک مین منمنا کر آواز دی حاجی صاحب حاجی صاحب آج بہت کیون ہوئے

جب یہ خوشخبری سنائی کہ تو تمہاری خاطر سے ہم نے اتنا بڑا کام کیا کہ کیا کام کا آدمی کسی سے ہوا ہی نہین - اجی وہ آدمی ہی کیا جسکو اپنے دل پر قابو ہو

پھیر کر بیٹھ ہی دین گے ابھی پہلو اپنا
ہم پہ قابو دکیا نام کر ہم مین دلپہ ہے قابو اپنا

بی رکمن بہت خوش ہوئین اس مردانگی کی بڑی ہی تعریف کی حاجی صاحب کا کلیجہ ہاتھ بھر کا ہو گیا - اب سنئے ہاتھ دہولیس ہو نخاس کا قصہ سنئے کیا تانگہ گھوڑی سنبھالا اونے پورنے ٹیل ڈالیں اب بیکار ہے ع -

آن قدح بشکست وآن ساقی نماند

دڑبا ہی سوخت ہو گیا ایسا طاہی اولٹ گیا اب جانور کا رکھنا اور خواہ مخواہ دانہ چارہ دینا فضول ہے -

غرضکہ نخاس جا کر بڑا وقت وخرابی ہونے پہ روپیہ پر معاملہ طے ہوا اور جب خریدار گھوڑی لیکر چلا تو حرفہ ریڈی نے آبدیدہ ہو کر عرض کیا کہ حضور یہ تو قصائی معلوم ہوتا ہے میرا دل اندر سے یہی کہتا ہے کہ آج شام کو کبابی کی دوکان پر اسی کے پٹھے کے کباب پکتے ہون گے اتنا سننا تھا کہ آپ ڈھیلی کرتے حریب ٹیکتے دوڑے اسکے پیچھے ارمیان ٹھہرو ٹھہرو گھوڑی نہ بیچی گی تمہارے ہاتھ - دام واپس لو - کیا نام کہ تم قصائی ہو

خریدار - کیہ گہاس کھائی ہے آخر کیون پھیر دین -

جاو میان سیدھے گھر چلے جاؤ

حاجی - پھیرنا ہو گی جی سواری کو گھوڑی بیچی ہے یا کباب بنانے کو

خریدار - ارے تو کیا ہم قصائی ہین -

حاجی صاحب - تمہاری صورت کہے دیتی ہے -

خریدار - تم خود قصائی معلوم ہوتے ہو - اچھے خاصے میان عیدو کی اولاد ہو -

حاجی - (حریب تان کر) زبان سنبھال کے بول - کیا نام کہ اولٹے ہم ہی قصائی ہین - چل ہٹا نسے پرے -

خریدار - جاسے ہماری بلا - اچھا ذبح ہی کرین گے آپ کا اجارہ ہے آپ بیچ چکے اب کیا دعویٰ -

(باقی)

مضامین نثر

ایک اڈیٹر کا خبط

ڈیئر مسٹر مہرچند یہ محض آپ ہی کا خیال ہے مگر چونکہ مین ایک محنت کا آدمی ہون اس لیے اسکو خبط ہی کہونگا۔ تھوڑا عرصہ ہوا آپ نے اپنے مضمون کے سلسلہ مین جشن جوبلی کے متعلق اپنا شاید ایسا الفاظ مین ظاہر کیا تہا۔ مین کسی قدر ضعیف بھی ہون۔ حافظہ بھی بیکار ہو گیا ہے اس لیے مجھے ٹھیک یاد نہین کہ شہ مہد سیار تھے یا غلط۔ مگر ان اس بات کی مین ضرور تصدیق کرسکتا ہون کہ یہ الفاظ میرے ہی قلم سے نکلے تھے۔

"جشن جوبلی مین ہم نے دیکھا کہ ان خاندان پردہ نشینون"

"نے بھی جو محض بے خانگات کی اپنی اوقات بسری کرتی تھین"

"اس خوشی مین دیہات کے جھونپڑون سے ملکہ کی مبارکباد"

"اور سلامتی کی تہنیت مین اپنے تنگ و تاریک گھرون اور"

"دروازون پر چراغ جلائے ایک خاص نمک حلال"

"رعایا کی مسرت حاصل کی۔ یہ بہر حال عزیزی ہماری ملکہ کو"

"نصیب ہے۔"

یہ میرے الفاظ تھے اور مین کہہ سکتا ہون کہ بہت کچھ اس نمک حلالی کے جوش مین جو ایک محبتی رعایا کا فرض ہے نکل گئے تھے۔ میری طبیعت کے جانچنے کا آپ کو پورا موقع مل سکے اس لیے کچھ مین اپنی نسبت بھی عرض کر دینا چاہتا ہون۔ آپ اسکو یہ نہ سمجھیے گا کہ میان مٹھو بنکر اپنے منہ تعریف کرتا ہے۔ مین ایک نوجوان اور پرجوش طبیعت کا مہذب آدمی ہون۔ اردو فارسی مین تو مجھے بہت اچھی لیاقت ہے۔ لیکن انگریزی زبان مین زیادہ رابطہ نہین۔ کچھ سمجھ لینا اور بولنا ہی جانتا ہون اور وہ بھی چھپن چھپٹ کے طور پر کیا معنے کہ مین نے نہ زیادہ محنت کے ساتھ پڑھا اور نہ کوئی ڈگری حاصل کی۔ ہان یہ ضروری بات ہے کہ مین شوق سے انگریزی اخبارون کو پڑھتا اور انسے ایک نہ دلچسپی حاصل کرتا ہون۔ میرے خیالات دقیانوسی تو ہو نہین سکتے لیکن مین ایسا بھی نہین ہون کہ جو ہر پرانے خیال کو برا کہون اور اسپر نفرت ظاہر کرون۔ یہ میری طبیعت ہے۔ مین اپنے کو مہذب بھی جانتا ہون اور انصاف کی بات یہ ہے کہ اس خطاب کا مستحق بھی ہون اس لیے کہ مین ایک مقبول اور نامی پرچے کی اڈیٹری کرتا ہون۔ جدت پسند ہون۔ میری راے کانگرس کے مخالف نہین۔ ندوہ سے مجھے اتفاق ہے۔ محمدن کانفرنس کے مضامین بھی دل سے پڑھتا ہون اور بڑی بات یہ کہ پریس کانفرنس کا پورا معین اور ہمدرد ہون یہ گویا میری دنیاوی تاریخ خیال فرمائیے۔ مین دوست بھی رکھتا ہون۔ اس مین شک نہین کہ وہ بہت مہذب اور مجھسے زیادہ لایق ہین۔ صرف اس قدر ان مین نقص ہے کہ کم بخت تالیف قلوب نہین جانتے علاوہ اسکے تعلق کی زیادہ لیتے ہین۔ انکو میرے ان خیالات پر اعتراض ہے۔ وہ کہتے ہین کہ یہ جھوٹی خوشامد ہے۔ وہ خاتونین اور پردہ نشین مستورات جو اپنی اوقات بسری محض چرخے سے کرتی ہین انکو خلقی طور پر کوئی ایسی تحریک نہین ہوسکتی کہ جو انکو ممنون احسان بناکر اس درجہ نمک حلالی پر آمادہ کردے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہماری ملکہ کی جانب سے ایسے غربا کی پرورش نہین ہوتی۔ انکی جانب سے کوئی لنگرخانہ انکے لیے نہین اور نہ کوئی ایسی مدد اور فیاضی کی ہے جس سے یہ مستفیض ہوسکین پس ایسی حالت مین یہ نمک حلالی کا جوش جو انکی جانب سے ظاہر کیا گیا کیونکر ٹھیک ہوسکتا ہے۔ یہ انکے اعتراضات ہین اور اب جو مین ذرا غور کرکے دیکھتا ہون تو مجھے بہت کچھ درست بھی معلوم ہوتے ہین۔ لیکن مین تو اپنے بادشاہ وقت کی نمک حلالی کے جوش مین جو کچھ لکھنا تھا لکھ گیا اب یہ بھی تو نہین ہوسکتا کہ ان الفاظ کو واپس لیکر اپنا بچا بچر اوڑن کملی کو چھوڑدون تو بہتر اگر اب وہ کملی مجھے نہین چھوڑتی۔ زمانہ کے امن و امان کی نظیر اگر پیش کرتا ہون تو سعدی صاحب سامنے آجاتے ہین۔ ؎

کس نہ آید بخانۂ درویش
کہ خراج زمین و باغ بدہ

اور جو اور طور پر حفاظت وغیرہ کی تاویل ڈھونڈھتا ہون تو بھول ٹھیک نہین بیٹھتی۔ چور- ڈاکو- ٹھگ اور بدمعاش مفلسون کے گھر مین کیا کرنے آئینگے ؟ پھر انکو اور کیا برکت اس سلطنت کی ہے جو پہونچائی جاسے اور انکو اس کا ممنون ہوکر خوش مسرور اور احسانمند دکھایا جائے۔ آپ پرانے زمانہ دیدہ- گرم اور سرد چشیدہ اڈیٹر ہین۔ ایسے موقع تو آپ کو بھی اظہار خلوص اور احسانمندی کے بارہا پیش آئے ہونگے اور آپ نے ایسے ہی الفاظ اپنے اخبار مین بھی تحریر فرمائے ہونگے۔ پھر کوئی تاویل بتائیے نا ؟-

واقعی بات یہ ہے کہ یہ دوست بھی بعض اوقات وبال جان ہو جاتے ہین اور خاصکر یہ مہذب حضرات تو لطف و کرم اور درگذر جانتے ہی نہین۔ اگر مجھ سے اس شکر گزاری کا سبب نہ پوچھا جاتا تو انکا ہرج ہی کیا تہا- سمجھ لیتے اور خاموش ہو جاتے۔ استفسار اور دریافت کی ضرورت ہی کیا تہی- جہان عقیدت اور احسانمندی کا جوش ہوتا ہے وہان بےساختہ ایسے الفاظ زبان سے نکل ہی جاتے ہین۔ ابوالفضل ہی

تو دیکھ لیجیے۔ اکبرنامہ مین خداوند تعالےٰ کی حمد ہی ندارد ہے۔ جو کچھ ہے وہ اکبر ہی کی ثنا و صفت۔ اور پھر کیسے پُرجوش اور سچے الفاظ مین کہ سبحان اللہ وہ لکھتا ہے کہ صانع کی حمد و تعریف اصل مین یہ ہے کہ اُسکی صنعت کی تعریف کی جائے۔ پس مین اکبر ہی کی تعریف کرتا ہون۔ مگر ان مُلّاؤن کا بُرا ہو کہ مطلب کو تو سمجھے نہین مُفت مین اس بیچارے کی دُم مین تکفیر کے کھٹکے باندھے۔ اسی طرح سے یہ میرے نادان دوست پنجے جھاڑ کر میرے پیچھے پڑے ہین۔ آپ چونکہ میرے قدیم عنایت فرما اور محسن ہین لہذا آپ کو بذریعہ اس چٹھی کے تکلیف دیتا ہون کہ کوئی تدبیران اعتراض کی تردید کی اگر مجھے بتا کر آپ سرخرو اور ممنون فرمائینگے تو بعید از نوازش نہ ہوگا۔

گو میری یہ بچ کی چٹھی ہے مگر ایسی حالت مین کہ جب آپ کو کوئی تدبیران اعتراض کی تردید کی نظر نہ آئے تو مین اجازت دیتا ہون کہ آپ اپنے اخبار مین اسکو چھاپ دین تا کہ کوئی اور چلتا ہوا پولیٹکل اڈیٹر اس کا جواب دے اور مجھے اس کشمکش سے نکالکر نجات بخشے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ چٹھی اخبار مین اس صنعت سے چھاپی جاسے کہ بجز اڈیٹرون کے اور کسی کی سمجھ ہی مین نہ آسکے۔ زیادہ شوق ملاقات۔

آپ کا نیازمند

و ۔ ہ

اڈیٹر اخبار "راست گفتار"

دیوانی کی دوسری مصیبت

عملہ کی عنایت

منصرمی

منصرم۔ جاؤ اب اس وقت عرضی نہین لی جائیگی کل لاؤ ۱۲ بج گئے ہین۔

مستغیث۔ حجور ہمورے اوپر دیا کرین۔ حجور مائی باپ ہین۔ آج چار دن سے حیران ہون سرکار کال پھانس کا مین۔ مین بڑی دور رہت ہون۔

منصرم۔ بھائی ہم کیا کرین ۱۲ بجے کے بعد عرضی لینے کا حکم نہین ہے سرکلر آگیا ہے۔

راوی۔ اتفاق سے اُس وقت منصرمی مین ایک وکیل صاحب بھی کھڑے تھے۔ ایرانی ٹوپی دیے عبا قبا سے درست انگریزی فیشن کا سیاہ وارنشی بوٹ زیب پا۔ مستغیث نے دیکھا کہ کمرے بھر مین سب سے زیادہ ذیشان یہی معلوم ہوتے ہین غالباً یہی سرکلر ہونگے۔ دوڑ کے قدمون سے لپٹ گیا کہ دُہائی سرکار کی سرکار عرجی دلا دین نا ہین تین بے موت مر جھون۔ وکیل صاحب تھے بچارے کھڑے ہوئے وہ جو اک دم سے آکے لپٹ گیا تو یہ دھم سے گر پڑے اَلگ جامہ شد اور رومال الگ فرا میدہ۔

وکیل۔ ہین کمبخت یہ تو نے کیا کیا۔ نامعقول تو نے تو میری بے قدری کی۔

راوی۔ اب مستغیث حیران کہ یا اللہ یہ کیا ہوا۔ یہ تو لینے کے دینے پڑے۔ مین نے تو سرکلر صاحب سے کوشش کی تھی سفارش کرنے کی اور یہان اُلٹا مین ہی دھر اگیا۔ اب تو ان سے جانبری محال ہے۔

(وکیل صاحب ابھی تک چت پڑے ہین) آخر بہزار خرابی اُٹھائے گئے اور لگے کھسیانی ہنسی ہنسنے۔

محرر وکیل۔ کہیے منشی جی چوٹ تو نہین لگی۔ کیا مردود بیہودہ ہے۔

وکیل۔ جی نہین چوٹ ووٹ کچھ نہین لگی۔ یہ اسکی حماقت تھی۔

مستغیث۔ حجور مین گلام سرکار کا۔ میری کھتا (خطا) آپ ماپھ کرین اور مین کا ارن کرا دین۔

وکیل۔ اچھا منصرم صاحب۔ آپ مہربانی کرکے اسکی عرضی لے لین مین سفارش کرتا ہون۔

منصرم۔ جناب پھر ایسی ہی آپ سفارش کیا کرینگے تو کام بن چکا اب تو یہ لٹکا مستغیثون کے ہاتھ آگیا اسی طرح روز آپ کو گرا دیا کرینگے اور آپ کار سرکار مین ہرج ڈالا کرینگے۔

(مسکراکر) جناب یہ تو ٹھیک نہین اور یون مجھے آپ کے ارشاد مین کوئی عذر بھی نہین ہے۔

وکیل۔ جی نہین یہ آپ کو ناراض نہین رکھے گا۔ یہ کہہ کے اُنھون نے کچھ اشارہ کیا۔ مستغیث تھا فرزانہ اُس نے جھٹ باضابطہ عرضی پیش ... تھوڑی سی نکتہ چینی کے بعد وہ پاس ہوگئی۔

(عدالت کے باہر)

مستغیث کا بھائی۔ کا منصرم کا کچھ دیبے رہے۔ عرجی آج جلدی لے لین۔

مستغیث۔ دھا سارے چپاسے نا مین رہت ہے۔ اُلو کہون کا سسر مر جھون ایک رہپیا۔ آپسے ذرے اتنے بڑے آدمی اُنکا کون لالچ۔ یہو اُنکی کرپا رہی ہے جو دیا کین اور عرجی لے لین۔

دوسرا دن

ہند

افلاس

قحط فنڈ

چہ کنم پیش کہ نالم بہ کہ فریاد برم
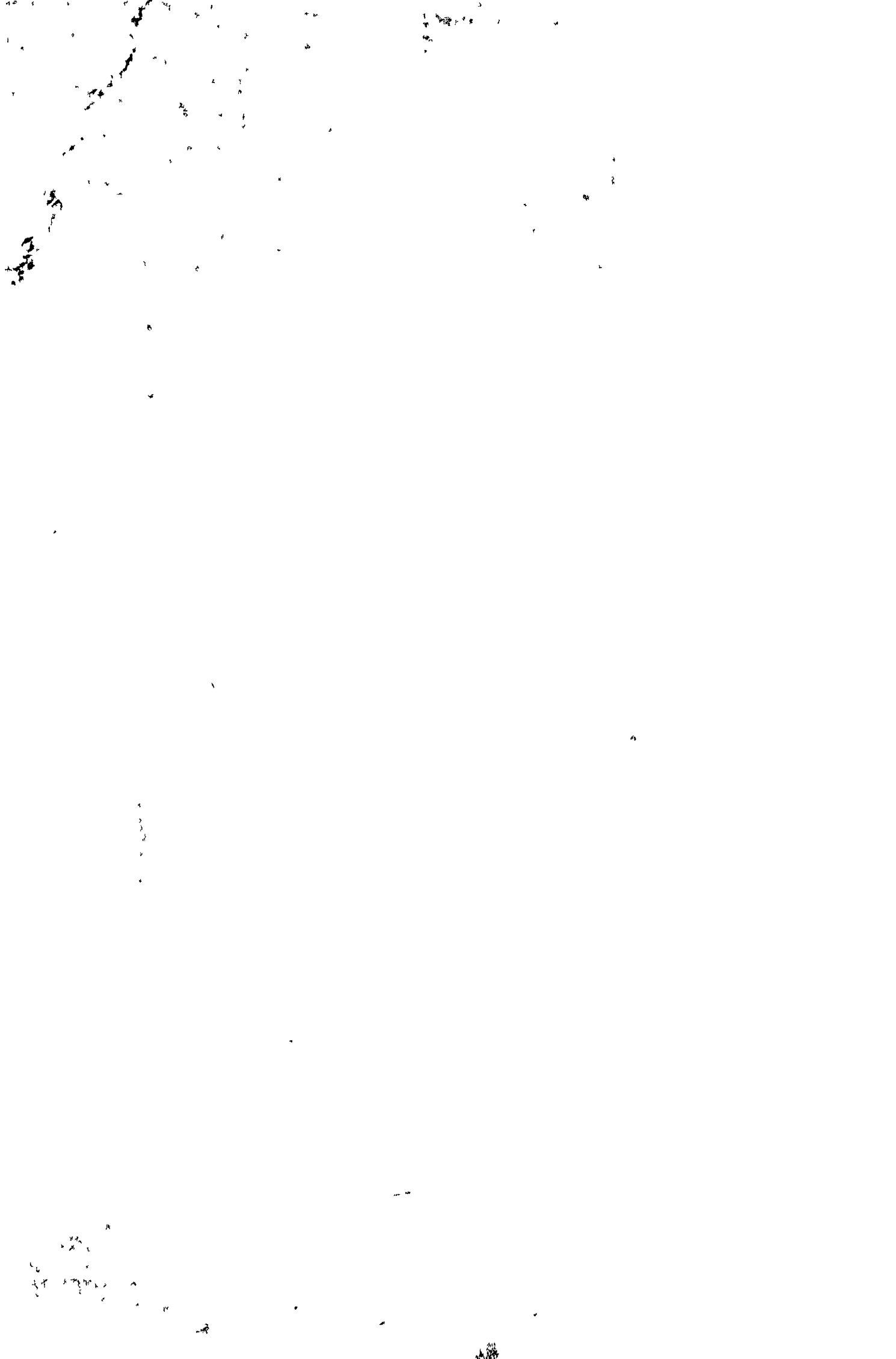
اجلاس

سرشتہ دار - (اردلی سے) دیکھو یہ کون جھانک رہا ہے نکال دو اسکو

اردلی - (ستغیث سے) چل نے ہٹ - گھسا کیون آتا ہے حرامزادے

- ستغیث کچھ کہنا چاہتا تھا کہ چپراسی نے دھکے دے کے اُسے باہر نکال دیا -

اُسے تھوڑی دیر مین اک دوسرا مستغیث بے جھانک تاک اندر داخل -

مستغیث - (سرشتہ دار سے) صاحب پرچی (پرچہ) نائین لی آج چھ دن سے حیران ہون -

سرشتہ دار - پرچی کیسی نے - اور چھ دن سے تو کیسا حیران ہے - بیتا نے تو آج تیری شکل دیکھی -

م - وہی نا صاحب جون کا عرجی دیئے ہون دنے کی پرچی نا مین ملی

حاکم - چھ دن سے تو کیا حیران ہے اسکو چپا گیا ہیچ کہنا کیا حال ہے (مقدمہ چھوڑکے ادھر مخاطب)

م - صاحب سچ کہ مین گھر مین پیلا رہون اور وسے دیدس سانجھ کا تین بیان پہونچون آسے کے عرجی نویس کوئی ہتے نا مین سب چلے جاسے چکے رہین تھو - جیسے اتوار پڑگوا سومبار کا عرجی لکھا ئیدن وتے دن لاگی نائین کچھ گھلی رہے - منگل کا بارے عرجی لاگ گئی آج بدھ ہے (انگلیون پر شمار کرکے) پانچ دن بھئے آج مین مجول گوا رہون صاحب چھ دن نائین بھئے پانچئے دن بھئے -

سرشتہ دار - دیکھا حضور نے - کل اس نے عرضی دی آج پرچہ ملا جاتا ہے چھ دن بتاتا ہے - ایسا حرامزادہ ہے اور یہان کی مخلوق کل ایسی ہی ہے -

حاکم - (مستغیث سے) حرامزادہ ادیم فول ڈنگی منکی آئی نو یو ریسکل شی ازاے براٹی جوٹ -

سرشتہ دار - (م) پرزہ لے اگلے مہینہ کی پندرہ تاریخ کو معہ ثبوت حاضر آنا

م - اگلے -

س - ہان رے اگلے مہینہ کی ۱۵ - تاریخ کو - پرچہ لیتا ہے کہ نہین تو تو بہت دق کرتا ہے -

مستغیث نے لپک کے پرچہ لیا - تو صاحب مین کاتک کی پورنماسی کا ایہون -

س - (حاکم سے) دیکھا آپ نے اب یہ بنتا ہے مردود ہم تو اکتوبر کی ۱۵ تاریخ بتاتے ہین اور یہ کاتک کی پورنماشی بانکتا ہے -

(مستغیث سے) اکتوبر مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو گواہ ساکھی لیکے آنا اب سمجھا؟

م - جا ہے صاحب آپ کہا ہوئی لین جون مہینہ آپ کہین تو مہینہ تو ہم کبھو سُنئے نا ہین کیا - کاہے کا ہم گریب آدمین کا آپ بکاوت ہین - اساڑھ - ساون - بھادون - کنوار - کاتک - اگہن پوس - ماگھ - پھاگن - چیت - بیساکھ - یہی بارہ مہینے ہین - یو ستمبر تیرہان مہینہ کب سن لاگے لاگا ستمبر کا اندھیر

حاکم - یہ نہ سمجھے گا اور فضول اوقات ضایع کریگا اسکو باہر نکال دو یہان سمجھے گا -

اردلی نے جو باہر نکالنا چاہا تو یہ مچل گئے کہ بے تاریخ پوچھے نا مین جہون وہ نکالتا ہے اور یہ نکلتے نہین آخر نوبت بانجا رسید کہ

پا بدست دگرے دست بدست دگرے

اِس طرح مدعی اجلاس سے باہر آیا
پر وہ حیران تھا کیون مجکو نکالا باہر
بیکسی دیکھ کے اپنی وہ بہت گھبرایا
یہ وہ سوچا کہ کون ماجرا اُسے چل کر
جن سے قصہ دل بیتاب کا تھا لکھوایا
وہ جو کہ دل مین احاطہ سے ہوا وہ باہر
اور قریب آن کے اونکے وہ بہت چلایا
طیش مین آکے کہا اُنسے کہ ہوتم کا تھیر (کافر)
تمنے سب گوٹر دیا مین نے جو تھا لکھوایا
ٹھیک تبلاتے نہین مجکو مہینہ ریڈر
اُن کا کہنا نہین کچھ میری سمجھ مین آیا

عرائض نویس - بڑا جاہل ہے بے - لا ادھر پرچہ ہم تجھے تاریخ سمجھا دین - تو گھبراتا کیون ہے -

مستغیث نے پرچہ دیا اور عرائض نویس نے جنتری نکال کے کہا دیکھو انگریزی مین مہینون کے اور نام ہوتے ہین - پس جو اکتوبر کی ۱۵ - تاریخ ہوگی اُس روز تمھاری . . . کی تتھ ہوگی گواہ ساکھی لے کے اُس روز آنا ہم اس مین لکھے دیتے ہین مستغیث رخصت -

---

تیسرا دن

نظارت

مستغیث دن سے اندر آکے ناظر جی کے برابر بیٹھ گیا اور کچھ پوچھنا

جانتا تھا کہ ناظر جی نے چپراسیون سے کہا کیا تم لوگ اندھے ہوگئے بیٹھے ہو یہ کون گھس آیا اور تم چپ بیٹھے ہو کچھ روپیہ پیسہ اٹھانے تو نہین گھسے رہے ہو۔

چپراسی۔ نکلو باہر بڑے بیودے ہو باہر سے بات نہین پوچھی جاتی اندر گھس آنے کو مرتے ہو باہر چلو۔

مستغیث۔ دیکھو دیکھو کوئی ہاتھ نہ لگائیو ہم کوئی دہنیا جولاہا نائین مین ٹھاکر ہین۔ سرپ صاحب بڑے صاحب اولٹ صاحب آدم صاحب اوٹھ کاٹ صاحب ٹورسی صاحب سب ہم کا جانت ہین۔ ڈپٹی کمشنر کپتان سب سن ہم سن ملاقات ہے یہ تکلیف موت ہے کچھ پوچھ سے دیو بھائی۔

ناظر۔ اچھا اچھا صاحب کہیئے کوئی آپ کو جانتا نہین تھا یہان آنے کا قاعدہ نہین ہے کوئی خفا ہونے کی بات نہین

ر — مستغیث نے جب دیکھا کہ ناظر صاحب دھیمے پڑے لگا رجز خوانی کرنے کہ ہم سرکار کے خیر خواہ ہین کاتنے کتنے انگریز بہادرن کی جان بچاو اسکیرن کالے آدمن کا گدر مین پھانسی دلوائے دیا ہے کا صاحب لوگ کرسی دیت ہین اور تم بیٹھے نائین دیت ہو۔

ناظر۔ اچھا صاحب جو مطلب کہنا ہو کہو کیا کام کرنے دو گے کہ نہین۔

م — صاحب آج ایک عرضی دیا ہین دے کے سمن پہونچگی۔

ناظر۔ (قہقہہ مار کے) عجب خبط ہوا ہے بھائی آج تم نے عرضی دی ابھی تو وہ منصرمی مین ہوگی وہان سے اجلاس پر شام (۴- ۵ بجے) تک جائیگی پھر کہین وہ درج رجسٹر ہوگی اسکے بعد تاریخ مقرر ہوگی کاز لسٹ مین اسکا اندراج ہوگا پھر وہ سمن نویس کے پاس رسید ہی مین پڑھ کر آئے گی اور وہ سمن لکھے گا اسپر سررشتہ دار صاحب کی جانچ ہوگی منصرم صاحب کے دستخط اور عدالت کی مہر ثبت ہوگی تب کہین وہ نظارت مین آئے گی یہان دو دو رجسٹرون مین سمن درج ہونگے پھر وہ پرگنہ وار کیے جائینگے تب جا کے کہین چپراسی کے حوالہ ہونگے ابھی اتنے مرحلے طے ہونا باقی ہین کم سے کم چار پانچ دن مین خبر لینا یہ راج کاج ہین ٹھکرین کی چوپال نہین۔

وہ تو اپنا سا منہ لے کے چلتا ہوا اور اک دوسرا مستغیث داخل دفتر۔

مستغیث۔ صاحب کچھو لوچھی (فولیو چاہیے)

ناظر۔ کیا۔۔ ناک مین دم ہے ابھی فولیو بیچ چکے ہین خدا خدا کر کے فراغت ہوئی تھی کہ یہ مرے آ گئے۔ اچھا بھائی کالیخان انھین فولیو دیدو۔ مگر اب ہمیشہ وقت پر آنا نہین نہین ملیگے۔

ر — مستغیث تو فولیو لے کے رخصت ہوا اور کالیخان سے جو بیسے گنے تو ایک کم۔

کالیخان چپراسی۔ مین کم بخت رہ گیا چپقلس۔ مگر کہان جائیگا سالا بھاگ کے۔ لیتا ہون ابھی۔

ر — یہ کہکے کالیخان جو جھپٹے تو لیا جا کے انکو بازار مین۔

ک — (مستغیث سے) اوئیے اوئیے کھڑا رہنا۔ چلا ہے کچھ بن کے۔

م — کاہے صاحب کاہے دکات ہو۔ کوئی اور کے دہوکے مین تو نہین۔

ک — دھوکا دوکا نہین تم جاؤگے جیلخانے۔ فولیو تم لے لیے اور ایک پیسہ کم دیا یہ دغابازی اور سرکار کے ساتھ۔

م — ارے صاحب پیسہ کہو کوئی کی جان۔ یہ کہہ کے اس نے پیسہ حوالے کیا۔

ک — اور ہمارا طلبانہ۔ یہ جو ہم اتنی دور دوڑ کے مرے ہین یہ یون ہی

م — اچھا صاحب اپنا طلبانہ لیو۔ یہ کہہ کے دو گنڈے پیسے اپنے کوٹ سے نکال کے کالے خان کے ہاتھ دہرے۔

کالے خان نظارت مین آئے اور دو آنہ کی دھاتکی کرائے

راقم

جگہ دیتے ہین اک الفت سے اپنی آنکھ مین انکو
نہ چھپے ہین حضرت ناظر نظر مین ماہ رویون کے

لکھنو علیہ الرحمۃ

پہلے تو یا رون کی صرف دل لگی تھی مگر اب بلا تصنع عرض کیا جاتا ہے کہ مرزا لکھنو صاحب سچ مچ علیہ الرحمۃ ہوگئے۔ ا۔ ع۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد شہر تھا

ابکی عارضۂ قحط نے ایسا دبوچا کہ جانبری محال ہوگئی۔ افسوس یہ بیچارے تو چل بسے اب اہل شہر ماتم داری کو رہ گئے۔

مگر آپ جانیئے دنیا کے لوگ بیلے سرے کے بے رحم ہی ہین اس قحط اور مصیبت مین بھی گھوڑ دوڑون کے میلے ہونے والے ہین ۲۴ - ۲۶ - ۲۸ - اور ۳۰ کو گھڑدوڑین ہونے والی ہین۔ انگریزون کے علاوہ ہندوستانی بھی خوب جوا کھیلینگے۔

۲۰ کو تعلقداران اودھ نے بنٹ صاحب مہتمم بندوبست کو الوداعی پارٹی دی۔ آپ سے اہل اودھ بہت خوش تھے۔

سرکار کی طرف سے وظائف امداد قحط تقسیم کی جاتی ہے کا اسامی

[illegible] بناتین [illegible] جوق کے جوق تحصیلون کو چلے جاتے ہین اسامی۔ بیوپاری اور [illegible] تحصیل تو بہت خوش خوش نظر آتے ہین مگر زمیندار کا لہو [illegible] سی قدر خشک ہوا جاتا ہے جتنا زیادہ روپیہ ان کے آسامی لاتے ہین کیا ستم ہے کہ ان بیچارون کو اپنی [illegible] مارے ڈالتا ہے۔

[illegible] مالی فلان مین ایک شخص کاستا پرشاد نے ایک [illegible] عورت کو [illegible] گھسکر چاقوون سے ایسا مارا کہ دو چار گھنٹے کے بعد مر گئی۔ اسکا بیان تھا کہ جسسے زیور مانگتا تھا۔ مین نے دینے سے انکار کیا۔ اُس نے اپنے پاس سے چاقو نکال کر زخمی کیا۔ مگر قاتل بھاگ کر حسین آباد کے تالاب مین ڈوب مرا۔ چلیے جھگڑا فیصل ہو گیا۔

کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ

سرمایہ (وصول شدہ) ایک لاکھ

زر ونقد [illegible]

مقامات آڑھت

لاہور۔ الہ آباد۔ کانپور۔ کلکتہ۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ میرٹھ۔ فیروزپور۔ بمبئی۔ آگرہ۔

امانت ہاے میعادی پر سود حسب شرح ذیل دیا جاتا ہے۔

ایک سال کیواسطے ۷ رفیصدی سالانہ

نو ماہ " ۶ " "

چھہ ماہ " ۵ " "

ایک صد روپیہ سے کم بدل امانت میعادی کا یکم جولائی و ۲ جنوری کو یا جسوقت کہ رسید کی میعاد ختم ہو بشرط درخواست امانت دار مل سکتا ہے۔

ہر ایک احاطہ کے کرنسی نوٹ بدل امانت میعادی برابر قیمت پر جمع ہوسکتے ہین امانت ہاے غیر میعادی یعنی (فلوٹنگ) پر سود بحساب ۳ رفیصدی سالانہ دیا جاتا ہے۔

ایک صد روپیہ یا اس سے زاید کے قرضہ جات قابل اطمینان شخصی ضمانت پر یا بکفالت (آراضی و مکانات و حصص رجسٹری شدہ کمپنی و گورنمنٹ پیپر و زیورات نقرئی و طلائی) دے جاتے ہین۔ شرح سود دفتر کمپنی سے دریافت ہو سکتی ہے۔

جملہ خط و کتابت متعلق کمپنی ہذا بنام سکرٹری کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ فیض آباد ہونی چاہیے مشرح قواعد کمپنی درخواست آنے پر بھیجے جاسکتے ہین

فیض آباد سید فضل رسول سکرٹری

مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۶ء

اطلاع ضروری

۱۷-۹-۰۶

یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ کارخانہ لاہری کمپنی کا ہندوستان مین فرد ہے بھلا بتلاے تو کون کارخانہ ایسا ہے کہ جسکے صدر کارخانہ مقام کلکتہ کے علاوہ آٹھ نو شاخین پٹنہ و متھرا وغیرہ مین ہین اور چونکہ دوائین نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے بنائی جاتی ہین اسلئے نہایت پر تاثیر ہوتی ہین اور سب معالج اسی کارخانہ سے کاروبار رکھتے ہین علاوہ اسکے اس فن کے مستند استادون کی کتابین ہر وقت موجود ہین۔

اکسیر ہیضہ

مصنفہ ڈاکٹر لوس ال۔ ام۔ اس بہت بڑی اور عمدہ کتاب جو کہ استادان پیشین کے حال و نیز بہ تجربات خود ڈاکٹر صاحب موصوف نے تصنیف کرکے ۵۰ صفحون مین طبع کرایا ہے جسمین علاوہ معمولی دواون کے نئی نئی دوائین جو کہ تجربہ سے ثابت ہو چکی ہین درج کتاب ہین اور یہ ظاہر ہے کہ یہ ایسا ہی مہلک مرض ہے کہ جس سے جان چھڑانا مشکل پڑتی ہے جبتک ڈاکٹر کو خبر ہو مریض تمام ہو جاتا ہے پس اس حالت مین اس کتاب کا ہر گھرون مین مثل جنتری رہنا ضرور ہے اور قیمت کچھہ نہین صرف مبلغ ۸ ہے۔

شریا ٹیکا موسوم بہ گنجینہ علاج مصنفہ ڈاکٹر پارس ناتھ نہایت مفید مطلب کارخانہ ہذا مین موجود ہے قیمت حصہ اول ۸

ایک کتاب معلم العلاج اگرچہ ایک چھوٹا رسالہ ہے مگر کام بڑی کتاب کا دیتا ہے قیمت ۱۲ روپے۔

غرض کتاب اور دواون کی پوری کیفیت ہماری دوکان کی اردو کیٹلاگ یعنی فہرست مین موجود ہے شایقین ہومیوپیتھک سے التماس ہے کہ ہماری دوکان واقع بانکی پور متصل پٹنہ کالج سے فہرست طلب فرمائین قیمت و محصول ڈاک ارسال خدمت ہوگی۔

اردو اور ہندی کی خط کتابت صرف بانکی پور برانچ سے کرنی چاہیے

المشتہر۔ لاہری کمپنی بانکی پور نزد پٹنہ کالج

مسمریزم! مسمریزم!! مسمریزم!!!

افضل الکرامات میسمریزم سیکھنے کی اعلی درجہ کی کتاب جسکو ایک بڑے تجربہ کار کی کتاب انگریزی سے ترجمہ کیا قیمت ۸

تشریح الکرامات عمل میسمریزم سے امراض کا علاج کرنا ۴

زبدة الکرامات عمل میسمریزم و جوگ بھیاس کی متفرق ترکیبین اور فقیری ٹٹکے ۱

آئینہ جوگ عمل جوگ اور رنیک افعالی کے طریقے حسب قاعدہ یا تاتجلی رنگی ۲

المشتہر۔ راحلہ زنجبر دید پرکاش سے راضلع کانپور

مضامین غیر

بنگالی انشاپردازی کا ایک ورق

بنگالی لوگ

مضمون کیا خاک لکھیں - لکھنے کے مخالف بہتیرے ہیں - ہم آجکل جس جھونپڑے میں پڑے رہتے ہیں شامت اعمال سے اُس کے قریب تین چار پھولون کے درخت لگا رکھے ہیں - دل مین سوچے تھے کہ اس دنیا میں ہمارا کوئی رفیق نہیں ہے انھین پھولون سے جی بہلا مین گے انکے کھلنے کے لیے خوشامد نہ کرنے پڑیگی - روپیہ پیسہ خرچ نہ کرنا پڑیگا گھٹا پاتا نہ دینا ہوگا - کپڑے لتے کی فکر نہ ہوگی یہ پھول خود ہی مارے خوشی کے پھولین گے - ان مین ہنسی کی خوبو ہے رونا نہین جانتے - انہین محبت کبھی ہے غصہ نہین کرتے - دل مین خیال کر لیا تھا کہ اگر سن گوانی نے ہم سے ملنا چھوڑ دیا تو کیا پروا ہم ان پھولون سے دل لگائین گے -

پھول کھلے خوشبو پھیلی - دل مین آیا کہ - خیر دل مین کیا آیا کیا نہ آیا مگر مصیبت یہ نازل ہوئی کہ ہمارے دروازے پر بھونرون کا دل آ پہونچا اُنھون نے گن گن - بھن بھن - جھن جھن - گھن گھن کر کے شور مچانا شروع کیا - ہمنے انکو بہت کچھ سمجھایا بُجھایا کہ بھیا یہ سبھا نہین - سماج نہین - کمیٹی نہین - کلب گھر نہین - سوسائٹی نہین - ٹون ہال نہین - یہ ایک بچارے غریب کا جھونپڑا ہے - اگر تمھین یون ہی غل مچانا ہے تو اور کہین جاؤ - یہین کسی تجویز کی تائید نہین کرائی ہے - مین کہتا ہی رہا مگر بھونرون نے ایک نہ سنی اور میری جھونپڑی کی طرف جھک پڑے مین اُس وقت مضمون لکھنے کی فکر مین تھا کہ اتنے مین ایک موٹا موٹا کالا کالا بھونرا جھونپڑے کے اندر گھس آیا اور میرے کان کے پاس آکر گونجنے لگا -

بھونرا اپنے دل مین سمجھتا ہے کہ وہ بڑا سُریلا ہے - اُسکی آواز سے میری روح تازہ ہو جائے گی - میرے پھولون کا رس چوسا اور میرے ہی کانون کے پاس آکر غل مچایا - مجھے غصہ جو آیا تو مین بھی بہتیرے بدل کے بھونرے سے لڑنے کے لیے تیار ہو گیا - دو دو ہاتھ پھینکے کہ واہی واہ - بھونرا بھی گن گن کرکے کبھی اِدھر کبھی اُدھر - جب کسی طرح نہ مانا تو مین نے پنکھا اُٹھایا - مین پنکھا ہلاتا جاتا ہون مگر وہ میرے سر کے چارون طرف چکر لگانا نہین چھوڑتا - کبھی کپڑون مین چھپ چھپ کر نکل آتا ہے - کبھی ٹٹی کی طرف سے دھاوا بولتا ہے - ایک مرتبہ جھپٹ کر جو آیا تو میرے اُلجھے ہوئے بالون مین گھس کر جنگلی باجا بجانے لگا - اب یہ خوف ہوا کہ کہین ڈنک نہ دے - ڈر کے مارے میرے پاؤن میدان جنگ سے اُکھڑ گئے - مگر کمبخت بھونرا میرا پیچھا کب چھوڑتا ہے بھاگتے ہوئے ٹھوکر جو لگی تو چارون شانے چت - ہاے - مجھ سا مفلس - بن بیاہا - افیونی آدمی جو آج تک کبھی کسی چیز سے نہین ہارا - افسوس آج اس ننھے سے کیڑے نے اُسکو شکست دی -

جب کچھ بس نہ چلا تو ہاتھ جوڑ کر بھونرے سے عرض کی کہ بھائی مجھ سے کونسا ایسا قصور ہوا جو مجھے ستاتے ہو - مین غریب آدمی - میرے لکھنے پڑھنے مین کیون حارج ہوتے ہو - دیکھو مین مضمون لکھ رہا تھا مضمون لکھنے کے معاوضے مین افیون ملتی - تم نے کیون میرا نقصان کیا -

یہ سُنتے ہی بھونرا آکر میرے سامنے بیٹھ گیا - گلا صاف کر کے

مجھ سے باتین کرنے لگا۔ افیون کی بدولت اُسکی سب باتین میری سمجھ مین آگئین۔

بھونرا کہنے لگا دوست مجھ سے اس قدر کیون خفا ہوتے ہو۔ کیا صرف مین ہی غل مچاتا ہون۔ تمھارے اس صوبہ بنگال مین پیدا ہوکر اگر غل نہ مچاؤن تو کرون کیا۔ بنگالیون مین سوا غل مچانے کے اور بھی کچھ ہے بجُز سے راجہ مہاراجہ گورنمنٹ ہوس مین جا کر میری طرح بھنبھناتے ہین۔ بیچارے منجلی کی اولاد تے ہین وہ بڑے بڑے حاکمون کے پاس جا کر بھنبھناتے ہین۔ اگر کوئی نوکری کے لیے اُمیدوار ہوا تو اُسکے بھنبھنانے کی تو انتہا ہی نہین ہے۔ جس بنگالی نے دو چار انگریزی لفظ سیکھ لیے صورت لیکر ادہر اُدھر بھنبھناتا پھرتا ہے۔ مجھ بھونرے کی طرح کھاتے وقت۔ پیتے وقت سوتے وقت۔ جاگتے وقت۔ صبح۔ شام۔ رات۔ دن۔ دوپہر۔ تیسرے پہر جب دیکھو تب وہی بھنبھناہٹ۔ جن لوگون نے اُمیدواری چھوڑ کر وکالت شروع کی وہ تو سند یافتہ بھنبھنانے والے ہو گئے۔ صبح اُٹھکر جھوٹ سچ کے دریا مین نہائے اور جہان کٹہرے کے اندر جج۔ سب جج۔ ڈپٹی۔ منصف بیٹھتے ہین۔ وہان پہونچکر بھنبھناہٹ کا فوارہ چھوڑنے لگے۔ بعضون کا خیال ہے کہ غل مچانے سے ملک کی رفاہ ہوگی۔ وہ بھی سو دو سو آدمیون کو جمع کرکے بھنبھنانا شروع کر دیتے ہین۔ ملک مین پانی نہین برسا۔ آؤ بھائی بھنبھنائین۔ بڑے بڑے عہدے نہین ملتے آؤ بھائی بھنبھنائین۔ فلان شخص کی ماں مرگئی۔ آؤ اُس کی یاد مین بھنبھنائین بہت سے لوگ ایسے ہین جنکا اس طریقے سے بھی جی نہین بھرتا۔ وہ کاغذ قلم لیکر ہفتہ ہفتہ۔ مہینہ مہینہ۔ روز روز اخبارون کے ذریعہ سے بھنبھناتے ہین۔ اور تم جو میری آواز سُنکر اس قدر بگڑے تو خود تم کیا کرنے بیٹھے تھے افیون کے لالچ مین کسی اخبار والے سے بھنبھناتے تھے۔ تو میری آواز سُنکر اس قدر غصہ کیون؟ سچ تو یون ہے کہ بنگالیون کا بھنبھنانا بھلا نہین معلوم ہوتا۔ دیکھو مین ایک چھوٹا سا کیڑا ہون مگر مین خالی خولی بھنبھناتا ہی نہین۔ پھولون کی شیرینی چوستا ہون اور ڈنک مارتا ہون۔ تم لوگ نہ رس چوسنا جانو نہ ڈنک مارنا۔ صرف بھنبھنایا کرتے ہو۔ کام کاج کچھ نہین کرتے عورتون کی طرح ٹسوے بہا کر بھنبھناتے ہو۔ اپنی یہ زق زق بک بک یہ لکھا پڑھی کم کرکے کوئی کام کرو تو بات ہے۔ شہد بنانا سیکھو۔ ڈنک مارنا سیکھو۔ خالی خولی باتون کے تیر سے انسان نہین مرتا۔ کچھ کر دکھاؤ۔ خالی خولی بھنبھنانا اچھا نہین معلوم ہوتا۔"

یہ کہکر بھونرا دن سے اُڑ گیا۔

مین نے غور جو کیا تو معلوم ہوا کہ بھونرا سچ کہتا تھا۔ مین نے اپنا بھنبھنانا بند کیا۔ مگر مٹھائی حاصل کرنے کی تمنا دل مین باقی رہی شاید مضمون لکھنے کی بدولت اڈیٹر اخبار کے پھول سے افیون کی چاشنی نصیب ہو اسی اُمید پر غفلت کے دن کاٹتا ہون قسم

راقم

ج۔ پ۔ برق

پنچ۔ بہت خوب۔

جی ٹھکانے ہو تو سب کچھ ہو سکے

واللہ ہے آپ کی باتین بھی غضب ہی کی ہوتی ہین۔ سیر تماشا۔ کود۔ اُچھل پھاند۔ جیلے ٹھیلے۔ پولو۔ دولو۔ گھوڑ دوڑ۔ دوڑ دوڑ۔ اشابال۔ کرکٹ وغیرہ کی بھی کتنی کہی۔ یہ باتین تو دُنیا بھر کے بے فکرون کی ہین۔ یہان کنبہ قبیلے والے آدمی۔ اہل عیال کی فکر۔ گھر بھر کا سر پر بار۔ اسکے سوا حواس منتشر۔ اوہام کا دل پر قبضہ۔ شکوک کا ہجوم۔ دل قابو مین نہین۔ قلب کمزور۔ خفقان کا عارضہ۔ ہمیشہ علالت۔ ہر گھڑی دائم المرضی۔ اُس پر جورو بچون کی فکر۔ عزیز اقارب کے ہان آئے دن کام کاج۔ اُن کی شرکت لازمی اور ضروری۔ روپیہ پیسہ کی ہر جگہ خاص ضرورت۔ صبح ہوئی نہین خانہ داری جھگڑے سر پر سوار گھر مین۔ لکڑیان نہین ہین نمک نہین ہے۔ تیل نہین۔ پیاز نہین۔ اس سے بھی اگر فرصت ہوئی تو گھر والی کی علالت۔ بچونکی بیماری۔ آج کپڑے پھٹ گئے اور پاجامہ کی گوٹ کم ہوگئی۔ تھوڑی دیر مین معلوم ہوا کہ سُنار کے ہان سے پندرہ دن ہو چکے ہین زیور نہین آیا ہے۔ دھوبی کے ہان سے کپڑے آنے مین دیر ہوئی ہے۔ گھر والے تقاضے پر تقاضے کرتے ہین۔ مگر یہان جائے کون۔ اور ان احکام کی تعمیل کون کرے۔ اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ ان سب باتون کا خلفشار کوئی تھوڑی چیز ہے اور یہ جس قدر باتین مین نے گنائین ہین اس مین کونسی بات جھوٹ ہے۔ اور کونسا امر خلاف قیاس ہے آپ ہی سوچیے تو معلوم ہو جائے کہ میرا ہی کلیجہ اور دل گُردہ ہے کہ اتنے کامون کا بار میرے ذمہ اور نوکری کی پخ مستزاد لگی ہوئی ہے لیکن مین ہون کہ احباب کی صحبتین مجمع۔ آمد رفت کچھ نہین چھوڑتا ہون یہ ضرور ہے کہ جب والد مرحوم زندہ تھے جب مین دُنیا کے جنجال سے بے خبر تھا جب مین تمام خانگی جھگڑون سے پاک تھا۔ جب مجھ پر خانہ داری کا کوئی بار نہ تھا۔ تب تو دن دن بھر البتہ آپ کے یہان گذر جاتا تھا مگر اب تو مجبوری۔ اور بڑی ہی مجبوری ہے ہزار چاہتا ہون کہ آپ سے لوگون کی صحبتون سے ایک دم بھر کے لیے جدا نہ ہون۔ دن رات اسی جگہ گذار دون۔ مگر سر پر پڑے ہوئے جھگڑے کچھ نہین کرنے دیتے ہین۔ صبح سے دس بجے تک تو خانگی جھگڑے سے نجات نہین ہوتی ہے۔ پھر کچہری گیا۔ وہان

سوکھے دھانوں پانی

بالجزم بند ہو گیا اور سارا سامان معہ ایک عدد گٹھڑ گیاہ - دو ٹوٹے کہنہ سب کا نیلام شروع کر دیا غرضکہ جن داموں آیا تھا اُنھیں داموں کھینچ تان دیا گیا-

اب صرف میاں صفدر ریوڑی باقیات صالحات میں رہ گئے-

اگرچہ بظاہر ان کی حاجت نہ رہی تھی مگر انھوں نے اپنی کارگزاریاں دکھلا دکھلا کے اتنی جگہ دل میں کر لی تھی کہ بغرض غور مزید انکی برطرفی کی تجویز ملتوی رہی-

---

باب چہاردہم

غوزی

لاکھ سامان عشق و تعشق درہم برہم ہوا - ہزار وہ کمال رہی جس میں تل بند ہے تھے اور حاجی صاحب بھی سمجھے تھے کہ اب پھر بے فکری سے گھوڑا نہ سہی گھوڑی بیچ کر سوئیں گے - مگر محبت کی چوٹ ایسی نہیں ہے جس کی کسک ایسی ہلکی تدبیروں سے نکل جائے - بارے حضرت لاکھ ٹالتے اور ادھر ادھر جی بہلاتے - مگر بی مرادی کا نامراد عشق دن میں سو پچاس بار اپنی یاد دلا ہی جاتا اور غنچۂ خاطر مُرجھا دیتا - ایک روز کلفت خاطر مٹانے جی بہلانے کو میر عشرت حسین کے ہاں گئے تھے ادھر اُدھر کی باتوں میں آپ کے معاملے اور پھر بخیر و عافیت تمام بھاگ بچنے کی گفتگو چھڑی - اسی لپیٹ میں ناظر حسین کی استدعا اور حاجی صاحب کی اجازت اور کیا مضائقہ کا بھی ذکر آیا - میر صاحب نے پوچھا "کیوں حاجی صاحب یہ کیا معاملہ ہے - خیر وہاں تک تو غنیمت کیا مصلحت تھا کہ آپ نے لعنت بھیجی - سستے چھوٹے - بھاری پتھر دیکھا چوم کے چھوڑا اگر یہ ناظر حسین کو اجازت چہ معنی دارد"

حاجی - ارے میاں - کیا نام کہ اب ان باتوں سے کیا مطلب دفع دفع بھی کرو - آہ - یہ بھی رنگ خوب دیکھا - بس اب کوئی ہوس نہ رہی -

میر صاحب - خیر یہ تو جو کچھ ہوا اچھا ہوا - مگر یہ فرمایئے "کیا مضائقہ" کے کیا معنے -

حاجی - معنے کیا انھوں نے ہم سے پوچھا ہم اُس سے عقد کر لیں ہم نے کہا کیا مضائقہ ہے -

میر صاحب - یعنے آپ کے نزدیک کوئی مضائقہ ہی نہیں - اب نہ سہی کبھی تو آپ عاشق تھے - پھر کتنی بڑی بے غیرتی کی بات ہے کہ آپ اپنی ہی معشوقہ کی نسبت ایسا حکم لگائیں - بھلا انصاف سے کیسے شان عاشقی کا یہی تقاضا ہے - افسوس آپ نے عشق کی سب سے مقدم اور پہلی شرط اب تک نہ جانی - رشک تو اس کے واسطے ایسا لازمی ہے جیسا جاندار کے لیے ہوا اور پانی - اور پھر تو ناظر حسین کی دوستی پہ آتا ہے - لاحول ولا - آپ سا دوست صمیم بے ریا یار - اور ان کی نفس پرستی ایسی کہ اسی کے ساتھ نسبت کریں جو آپ کی معشوقیت کی اضافت سے منسوب ہو چکی ہو - چھی چھی چھی - واللہ میں تو ایسے مکار اور خود غرض کی صورت نہ دیکھتا-

حاجی - مگر جناب میر صاحب - آخر وہ بھی تو یار ہے اگر کیا نام کہ حاجی ایسی ہی باتوں کا خیال رکھتا تو آج اتنے لوگوں سے ملاقات باقی نہ رہتی —

میر صاحب - مگر ایسے دوستوں سے خدا بچائے - واللہ ثم باللہ میں نے جب سے سُنا ہے میری روح کو اُن سے نفرت ہو گئی - ہا ! حاجی صاحب سا نیک نفس - اور سچا دوست اور اُس کے ساتھ یہ برتاؤ -

حاجی - خیر بھئی جانے بھی دو کیا نام کہ ہم کو دوستوں سے لڑنا نہیں ہم تو نیلام والے دن سے صبر کر بیٹھے - دوستی کے آگے ہم ان چیزوں کی حقیقت نہیں سمجھتے -

میر صاحب - تو کیوں صاحب دوست ایسے ہی ہوتے ہیں اور ایسے دوست رعایت کے لایق ہیں - اور یہی بات تو دیکھنے کے لایق ہے کہ ایسے ایسے بے جا خیالات پر جب دوستی تصدق کر دی جائے تو تُف ہے ایسے دوستوں پر اور حیف ہے ایسی دوستی پر - واللہ حاجی صاحب آپ اس معاملے میں ایسی بیجا سکوت صرف کرتے ہیں کہ آپ کی عزت پر بڑا داغ آتا ہے -

حاجی - آخر بھئی تو میں کیا کروں - اب دوستوں سے لڑوں -

میر صاحب - لڑنا کیسا - کیا خدانخواستہ ہم غماز ہیں کہ لڑائی کرائیں مگر آپ کے سمجھنے کی بات ہے - دنیا آپ کو جو کچھ سمجھے گی اُس سے آگاہ کر دیا - میں کہتا ہوں یہ کیا مضائقہ آپ نے کیا سمجھ کے کہا -

اب حاجی صاحب غوطہ میں جو آتے ہیں تو چُپ شاہ کے بالکے بن گئے - کچھ جی ہی جی میں سوچتے اور آنکھوں میں آنسو بھر لاتے ہیں - داہنے بائیں کبھی دیکھتے کبھی مُنہ اُٹھا کر اس طرح آہ کرتے ہیں جس طرح کُتا روتا یا گدہا رینکتا ہے - آخر گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور بے کچھ کہے سُنے سیدھے گھر کی طرف سدھارے -

اور جا کر پریشان خیالات پراگندہ جس طرح بنا جمع کر ایک خط کا مسودہ گانٹھا - اگرچہ لکھنے میں فی الجملہ دقت ضرور ہوئی مگر دماغ میں مضامین پُرشور کا ایسا جوش تھا کہ روا روی میں جو کچھ بنا گھسیٹتے ہی چلے گئے - یوں تو خط طول طویل تھا مگر حسن اتفاق سے جس قدر پڑھا گیا اُسی قدر ہم پیشکش ناظرین کرتے ہیں -

خط

نامہربان [illegible] منشی ناظر حسین صاحب زاد عنایتہ

واہ وشیحان [illegible] آپ کے کیا کہنے ہین - رب العالمین نے طبیعت خوب بنائی [illegible] - معاملہ فہمیت کا مادہ خوب پیدا کیا ہے اگر ذرا بھی ایمان [illegible] سکتا ہے کہ خودغرضی اور خباثت نفس کی آپ سنئے [illegible] آپ نے بلا وجہ بلا سبب ایک ایسے شخص کو ستایا جس نے [illegible] اس طرح کی کوئی خطا کی ہی نہ تھی اور اُس کا دل خدا نے ایسا پھر بنایا ہی نہ تھا - واقعات نے ثابت کر دیا کہ جو اپنے نفس اور خواہشون کا ایسا مطیع ہو کہ اپنے جائز ناجائز مقصدون کے حاصل کرنے مین دوستی محبت - نیاز مندی کو ذبح کر دے - بیگناہون کو ستانے پر مستعد ہو جائے - وہ کیا دوست کے دل کی پروا کر سکتا ہے - اب تم کچھ نہین کہہ سکتے برقع بکا یاد آ گیا اور خود تمہارے دوستون کو بچا سکے - کیسا چہاہل صورت سے ایک مکروہ صورت نظر آئی - تم اگر کہو کہ مین بات کو واپس لیتا ہون تو مین کب واپس دیتا ہون ایک ہوا تھی کہ نکل گئی -

جو میری حالت تھی اور جو مین نے لکھا اُسپر مجھے شرمندہ تو نہ ہونا چاہیے مگر تم کو اپنی فرمایش پر ضرور شرمندہ ہونا چاہیے - مگر تم کسی کے ساتھ کیسے اور شایستہ نہین - اب مجھ سے تم سبق نہین سیکھتے اب خبردار تم کسی کے ضعف پر نہ ہنسنا - اور اس کی توقع نہ اُٹھانا -

راقم
حاجی -

یہ خط لکھ کر حرف رپورٹی کے حوالے کیا گیا تھوڑی دیر مین یہ جواب آیا -

جواب خط

حاجی صاحب نیلین لباس - آپ نے جو کچھ لکھا سراسر بیجا ہے - پہلے آپ یہ تو فرمائیے آپ کا استحقاق ہی اُس پر کیا پیدا ہوا تھا - یہ بھی اپنی انسانیت تھی کہ پوچھ لیا اُس پر آپ نے جواب لکھا "کیا مضایقہ" پھر اب یہ باسی کڑہی مین اُبال کیسا - اب جائیے اپنی قسمت کو روئیے آپ کا خط انشاء اللہ مجمع مین پیش کر کے حرف بحرف جواب دیا جائیگا -

راقم
ناظر

(باقی)

اطلاع ضروری

یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ کارخانہ لاہری کمپنی کا ہندوستان مین فرد ہے بھلا بتائیے تو کون کارخانہ ایسا ہے کہ جسکے صدر کارخانہ مقام کلکتہ کے علاوہ آٹھ نو شاخین پٹنہ و متھرا وغیرہ مین ہین اور چونکہ دوائین نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے بنائی جاتی ہین اسلیے نہایت پُرتاثیر ہوتی ہین اور سب معالج اسی کارخانہ سے کاروبار رکھتے ہین علاوہ اسکے اس فن کے مستند استادون کی کتابین ہر وقت موجود ہین -

اکسیر مفیدہ

مصنفہ ڈاکٹر بوس ال - ایم - ایس - بہت بڑی اور عمدہ کتاب جو کہ استادان پیشین وحال و نیز بہ تجربات خود ڈاکٹر صاحب موصوف نے تصنیف کر کے ۵۰۰ صفحون مین طبع کرایا ہے جسمین علاوہ معمولی دواؤن کے نئی نئی دوائین جو کہ تجربہ سے ثابت ہو چکی ہین درج کتاب ہین اور یہ ظاہر ہے کہ یہ ایسا ہی مہلک مرض ہے کہ جس سے جان چھڑانا مشکل پڑتی ہے جبتک ڈاکٹر کو خبر ہو مریض تمام ہو جاتا ہے پس اس حالت مین اس کتاب کا ہر گھرون مین مثل جنتری رہنا فرض ہے اور قیمت کچھ نہین صرف مبلغ عہ ہے سٹرایڈیکا موسوم بہ گنجینہ علاج مصنفہ ڈاکٹر پارس ناتھ نہایت مفید مطلب کارخانہ ہذا مین موجود ہے قیمت حصہ اول عہ

ایک کتاب معلم العلاج اگرچہ ایک چھوٹا رسالہ ہے مگر کام بڑی کتاب کا دیتا ہے قیمت ۱۲ ہے -

غرض کتاب و دواؤن کی پوری کیفیت ہماری دوکان کی اُردو کٹلاگ یعنے فہرست مین موجود ہے شائقین ہومیوپیتھک سے التماس ہے کہ ہماری دوکان واقع بانکی پور متصل پٹنہ کالج سے فہرست طلب فرمائین بلا قیمت و محصول ڈاک ارسال خدمت ہوگی -

اُردو اور ہندی کی خط و کتابت صرف بانکی پور برانچ سے کرنی چاہیے

المشتہر - لاہری کمپنی بانکی پور نزد پٹنہ کالج

مسمریزم ! مسمریزم !! مسمریزم !!!

افضل الکرامات - مسمریزم سیکھنے کی اعلے درجہ کی کتاب جسکو ایک بڑے تجربہ کار کی کتاب انگریزی سے ترجمہ کیا قیمت ۸

تشریح الکرامات - عمل مسمریزم سے امراض کا علاج کرنا ۴

زبدۃ الکرامات - عمل مسمریزم و جوگ ابھیاس کی متفرق ترکیبین اور تقریرین انکے قیمت ۱

آئینہ جوگ - عمل جوگ اور خیالات فعالی کے طریقے حسب قاعدہ باتکلی رتھی ۱

المشتہر - [illegible] کا شکر درا ضلع کانپور

الانتظار اشد الموت

ہندوستان اور باہر کے غلّے کا انتظار
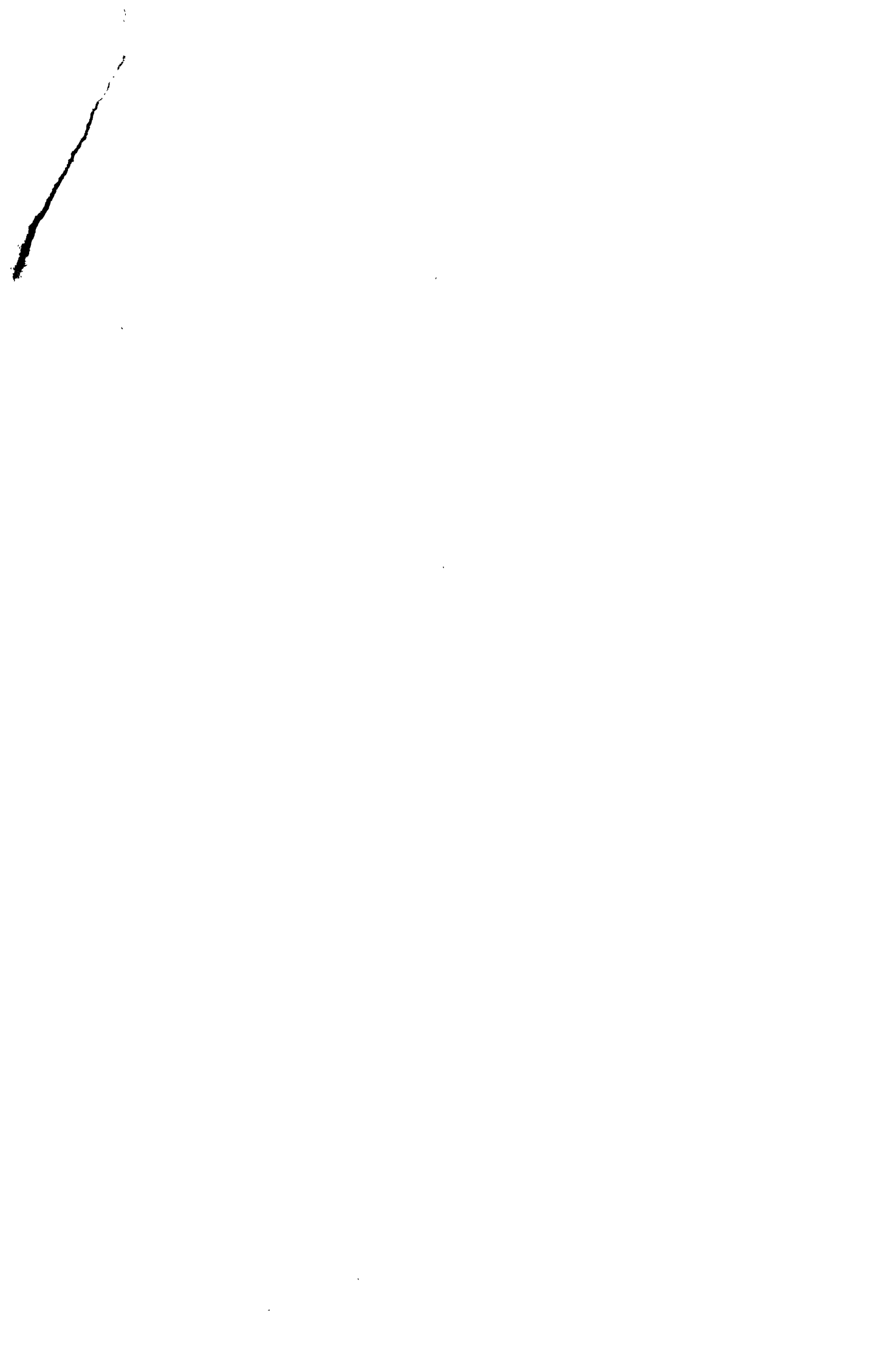
بحضرت - اسے بیزار نمود تحیر و تحیر - اسے حکم مطلق اسے آفریدگار رب حق - اسے رحیم رحمت اسے کریم کرم دستگاہ - اسے والی اقلیم خدائی - اسے مالک تاج و دیہیم یکتائی - یہ ہمارے اعمال بد کی شامت ہے یا زمانہ دون و بخت نگون کی نحوست ہے - یا مشیت خاص کی حکمت ہے - یا اثر حکومت کی دقت کیا راز ہے - کیا بھید ہے - کیا اسرار ہے کیون خلق اسیر بلا ستہ جان آزار ہے -

برستا کیون نہین اب تو پانی
عذاب قحط سے چھوٹینگے کس دن
قیامت ہے عذاب قحط یا رب
نحوست ہے یہ کیسی کیسی شامت
گذارا اس طرح ہووے جہان کا
ہوا ہے گرم کیا بنیون کا بازار
شراب عیش سے پیتے ہین سرشار
الٰہی تو نذر ان کے جلد ٹپکا

یہ دہی مخلوق کو کیون فکر جانی
گھسین پورین حساب فصل گن گن
بلا یہ دور ہوگی اسے خدا کب
قیامت سے ہے پہلے یہ قیامت
ہوا دل سخت بھید آسمان کا
جہان ہے سرد مہری سے لیل انکا
ہلاتے توند ہین ہنس ہنس کے سودا
سبنامت نیلگر کا اسکو مسکا

دعا سے آبر ہو مقبول یا رب
مٹا دے رنج و غم مخلوق کے سب

راقم

م - خ - آبر از میرٹھ

جواب

مولانا اودھ پنچ صاحب - تسلیم عرض ہے - آپ کے پرچہ مطبوعہ یکم اکتوبر مین کسی شخص نے دریافت کیا تھا کہ آفتاب وقت طلوع و غروب کے بڑا معلوم ہوتا ہے بخلاف دیگر اوقات کے اسکی کیا وجہ ہے لہذا احقر اس کا جواب لکھتا ہے مناسب ہو تو درج اخبار فرمائیے -

دورہ آفتاب کا تمام ہوتا ہے قبل ایک رات دن کے غروب آفتاب سے غروب تک - عرب وغیرہ کے ملکون مین اور نزدیک بعض کے طلوع تک روم وغیرہ کے ملکون مین - جبکہ آفتاب مقابل ہوگا فلک نہم کے کسی جزسے حرکت کریگا یہ جز مغرب کی طرف اپنی حرکت وضعی کے ساتھ اور تمام افلاک کی حرکت ہوگی طرف مشرق کے - پھر عود کرتا یہ جزا اپنے مکان کی جانب اسی کا نام طلوع و غروب ہے اور ظاہر ہے کہ رات دن کسی مقام کا یکسان نہین ہوتا بجز ساکنان خط استوا کے کہ لیل و نہار انکا ہمیشہ بارہ گھنٹہ کا ہوتا ہے طلوع و غروب مین چونکہ آفتاب منتہاے افق پر ہوتا ہے اور خطوط شعاعیہ کا انعکاس بخط مستقیم چشم ناظر سے نہین ہوتا اس واسطے کہ آفتاب کی ضو جبکہ وہ افق مین ہو ضعیف ہوتی ہے اور شعاع چشم ناظر پورے طور پر اس پر پڑکے احاطہ کما ینبغی کر سکتی ہے اسی وجہ سے طلوع و غروب کے وقت بسبب کم ضوئی آفتاب کے دیکھنے والے کو تمام اجزا اس کے معلوم ہوتے ہین تو بڑا معلوم ہوتا ہے بخلاف اس کے کہ جس قدر آفتاب بلند ہوتا جاویگا انعکاس کو ترقی ہوگی خیرگی کرے گی - تب وہ کماحقہ احاطہ اس کا نہ کر سکے گی چھوٹا

راقم

ح - ع - از گنڈاسہ

سرگذشت حاجی بغلول

باب چہاردہم

(بقیہ)

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۹ - اکتوبر ۱۸۹۶ء

حاجی صاحب لاکھ چاہین کہ عشق کی کملی چھوڑ چھاڑ ورید سے تمامت سے باہر نکلین مگر توبہ کیجیے اب کملی کب چھوڑتی ہے - جو درد انت بچگی مین سخت تکلیف تپ - اسہال کے ساتھ نکلتے ہین وہ شیخوخیت مین ورم - درد - ٹیس کے بغیر گرتے ہی نہین - وہ بچہ جو شگافون سے پیدا ہوتا ہے بدون جانکندنی - سکرات - جان گسل اذیت کے جان نہین دیتا - بی مرادن کا عشق پھر کیون ایسا ہلکا - ہلکا - سبک - کچے سوت کا ہم رشتہ - بودی عمارت کا ہم پلہ ہونے لگا تھا کہ ایک جھٹکے سے جھٹ سے ٹوٹ جاتا - اور ذرا سی ٹھیس سے منہدم ہوتا - اس کمبخت نے بھی چلتے چلتے انکے ساتھ یہ کھلی بازی کی کہ آپ تو خیر جس طرح بنا طوعاً کرہاً کھسک گیا مگر اپنے برادر رضاعی رشک کو ایسا مسلط کر گیا کہ بی رکمن چڑیل ہی بات تھین - سوتے جاگتے کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے ملتے جلتے جب دیکھیے شیطان کی طرح سوار ہے - ایک تو حضرت کی طبیعت جھلی اسپر دوستون کی دللگی - اب سارا نزلہ ناظر حسین کی جان پر گرتا ہے بلکہ بازخان کے حصے کا غصہ بھی انہین پر اترتا ہے اور پھر اس فیاضی کے ساتھ کہ گھر مین بی رکمن - راہ مین میان عزیز دی دوکان پر دینا دیال بقال - رگھبر بزاز - رام دین سنار - جلسون مین نیازمندان جان نثار سب کے روبرو انھین کا دکھڑا - گلہ - شکوہ اور اگر کہین بشریت سے بھول جاتے تو اور لوگ "کیا مضایقہ" کا جملہ یاد دلا کر اور بھی انجمن مین زور ابھر دیتے - دل سے دھوان نکلتا

آنکھون سے انجرات آنسو ہوکر بہنے لگتے غصے کے ہیجان مین آنکھ ناک منہ سے رطوبت کا پیہم نکلنا بے سیاق لمبی سانسون کا طوفان بے پایان ڈوم بوایلر بنا دیتا-

اب دوستوان آشناؤن - نیاز مندون کے دو گروہ ہوگئے ایک توغیرت کی [illegible] آلت لگائی بجھائی کے چھینٹون سے اور آگ بھڑکا [illegible] دنیا کے رسم کی رو سے ناظر حسین کا ایسا سلوک [illegible] - دوسرا انکی معذوری - ناکامی کی بیہرکی آڑ مین ناتمام حقوق عاشقی کو باد ہوائی ماننا - آخر یہ مادہ فاسد جمع ہونے ہوتے ایک [illegible] پھوٹ بہا اور ایک روز جبکہ فریقین اور اُن کے طرفدار سو اتفاق سے یکجا تھے قضیہ نامرضیہ پیش بھی ہوگیا - ناظر حسین اور حاجی صاحب سے اگرچہ بول چال موقوف تھی - اجتماع ساکنین واقع ہوچکا تھا اگر ایسے عمل پر اور حواشی کے حرکات و اشارات نے فتحہ کسرہ و ضمہ کا کام دے گئے - دونون مین تحریک پیدا ہوئی - اور پہل ناظر حسین صاحب نے یون کی-

ناظر حسین - آج کل دنیا مین اس قدر بے ایمانی دغابازی مکاری کا رواج ہوگیا ہے کہ لوگون کو مکاری کی اب شرم وحیا مطلق نہین رہی - صریح جانتے ہین کاغذ کی ناؤ نہین چلتی مگر انھین سے مکاری کرتے ہین جنکا روز منھ دیکھنا ہوتا ہے - سچ ہے آدمی کا حال معاملے پر معلوم ہوتا ہے لاحول ولا ہم تو سمجھتے تھے دنیا مین صفائی ایمانداری ہے مگر اخلاق ایسے خراب ہوگئے ہین کہ بڑے بڑے دم دعوی والے دوست بہی وقت پکے مکار - پلے سرے کے دھوکے باز نکلے - ظاہر مین تو صاحب بڑے ہی نیک - سیدھے - فرشتہ خصلت مگر دل مین پورے شیطان -

حاجی - جی ہان - اب نہ دوست رہے نہ دوستی کی قدر - بلکہ سچ پوچھیے تو اب کوئی دوستی کے نام سے بہی آگاہ نہین - کمبختی اسکی ہے جو دوستی کا لحاظ رکھے کیا نام کہ اب دوستی کرنا جھک مارنا ہے - اور کیا نام کہ مزہ یہ ہے دشمنی کرنے والے ہی مزے مین رہتے مین — ارے ہمارا ملک عرب کیا نام کہ والله ایسے اسلام کی خوبیان وہین نظر آتی ہین اور یہان کے مسلمان تو کافر سے بدتر ہین کیا نام کہ نہین کہتے خبیث - سیہ قلب - جانور - انسانیت سے واسطہ نہین - بے سبب بلا وجہ کیا نام کہ ستاتے ہین اور پھر الٹی شکایت کرتے پھرتے ہین-

ناظر حسین - پھر کوئی کیون ایسا کام کرے کہ لوگ لعنت ملامت کرین میرے نزدیک تو مکاری سے بڑھکر کوئی عیب نہین - کہتے کچھ ہین کرتے کچھ ہین - لکھتے کچھ ہین - ایک کے آگے کچھ دوسرے کے آگے کچھ - ایسے لوگون کا سر اس طرح کچلے جیسے دو منھے سانپ کا -

حاجی - جی اسکے لیے ہمت چاہیے پہلی بات کے پہلو پر کیا نام کہ جی غور کرنے تو پھر بیانکا

(باقی)

مضامین غیر

سود جائز اور رشوت حلال

ڈیر پنچ - بڑی مسرت کی بات ہے کہ ہمارے ترقیا فوسی مولانا اور مولوی زمانہ کی رفتار اور عادتون کے میلان کو دیکھکر اب بہت کچھ دنیا کی تہذیب کی تکمیل کی جانب متوجہ ہوتے جاتے ہین چنانچہ ابھی میری نظر سے کسی اخبار مین ایسا فتوی گذرا کہ سرکار انگریزی سے سود لینا جائز ہی نہین بلکہ حلال بھی ہے - یہ مین نہین کہہ سکتا کہ وہ کس چھری یا بغدے کا ذبح کیا ہوا ہے مگر ہان اس قدر مجھے دریافت ہوا ہے کہ اسلام مین دولت کے حصول اور تہذیب کی ترقی کے لیے یہ حضرت جو اب تک بیچارے مسلمانون کو بھلا دے دیدیکر چوکڑیان بھرتے ہوئے غائب غلہ ہو جایا کرتے تھے آخر کو ایک حکمت عملی کے جال مین پھنسکر حلال کر دیے گئے

یہ درست ہے کہ ان ذات شریف کے حلال ہو جانے سے ایک مفلس قوم کو جو آج کل "زر نیست عشق ٹین ٹین" کی مصداق ہو رہی ہے کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے! مگر اس قدر ضروری بات ہے کہ آئندہ کو اصول کی پابندی سے ہم اپنے لیے بہت سی فلاح کی صورتین نکال سکتے ہین - کیا عجب ہے کہ آج کو ضرورت کے دیکھتے اگر سود جائز کر دیا گیا تو کل کو زر کے لیے یا پیٹ پالنے کی غرض سے ہم بی رشوت خانم کو گردن مروڑ کر چٹ کر سکتے ہین - اس مین احتیاط اور بدنامی کی کیا بات ہے -

آنکہ شیر از اکند رد بہ مزاج
احتیاج است احتیاج است احتیاج

مختصر یہ کہ اورون کی کیا ضرورت - مین اپنی ہی حاجتون کو پیش کر کے جواز کا فتوے حاصل کیے لیتا ہون چلیے چھٹی ہوئی - آئندہ سے ہمارے مولویون کے پیٹون مین یہ بی صاحبہ بھی قلابازیان نہ کھائین تو ہمارا ذمہ ا-

مین مولوی اور ایک معزز محکمہ کا افسر ہون تنخواہ میری تو بہت معقول ہے مگر میرے صرف بوجہ میری خیر و پرورش کے یہان تک بڑھے ہوے ہین کہ محض تنخواہ پر گذر ہونا مشکل ہی نہین بلکہ محال بھی ہے - اپنی حیثیت اور عہدہ کے لحاظ سے مجھے کسی قدر ٹھاٹ سے رہنا پڑتا ہے گو مین ایک سادہ مزاج اور قانع آدمی ہون - دو بگھیان - تین فٹن - اور چار گھوڑے میرے اصطبل مین ہر وقت رہتے ہین - یہ کچھ میرے کام مین آتے ہین کچھ میرے عزیزون اور کچھ میرے دوستون اور رفیقون کی سواری مین رہتے ہین - اپنی حیثیت اور عہدہ کے لحاظ سے مین عمدہ مکان مین رہنے کا عادی ہون جو عمدہ شیشہ آلات اور فرش فروش سے ایسا آراستہ ہے کہ اکثر اوقات وہان صاحب کلکٹر اور کمشنر صاحب بھی تشریف لاتے اور چاے نوش فرمانے مین تامل نہین کرتے - میری ملازمت مین خدمتگار بھی متعدد ہین اور ایک بڑا گروہ میرے عزیزون کا مجھے ہر وقت گھیرے رہتا ہے - خاندان مین کل حضرات ایک ہی سی لیاقت کے نہین ہوتے اور نہ ہو سکتے ہین - پس وہ اصحاب جو مڈل وغیرہ پاس نہین ہین اور اچھی نوکریان نہین پا سکتے میرے سر ہین -

میری عزت چونکہ حکام مین زیادہ ہے اس لیے میرا ذاتی اعزاز مجھے اس بات کی اجازت نہین دیتا کہ مین انکو ادنے خدمتون پر دیکھون بمجبوری انکی شراکت کرتا ہون -

مین نسبتاً قوی اور پرانے خیال کا آدمی ہون میری چار بیبیان مین اور بفضلہ چہار صاحب اولاد ہونے کی وجہ سے علحدہ علحدہ - انا - دایہ - کھلائی چھچھو - اور ماما - اپنی اپنی خدمتون مین رکھتے ہین - کنبے کا یہ حال اور

عیال داری کی یہ کثرت - ہزار بارہ سو روپیہ میرا چھٹی ملون اور بچوں کی تیار داری اور پرورش ہی مین صرف ہو جاتا ہے - اسکے علاوہ کچھ مجھے خیرات کی بھی دھت ہے - مسجدون کی مرمت - بیواؤن کے وظیفے - طالبعلمون کے گزارے - ان مدون مین بھی بہت کچھ دیا جاتا ہے - کچھ عرب کے حاجی کچھ بغداد کے سیاح - یہ حضرت بھی بہت کچھ مجھ سے لے جاتے ہین - یہ میرے ضروری مصارف ہین اور ان مین سے کوئی خرچ بھی ایسا نہین جو خلاف تہذیب یا شرع یا اخلاق ہو - میری تنخواہ ناکافی ہے - دست غیب مجھے سے نہین - کیمیا مجھے بنا نہین آتی - پھر یہ خرچ کیونکر چلتا ہے؟ یہ سمجھنا کچھ مشکل نہین - عقلمند را اشارہ کافی - میری خدمت اہل غرض کو میرے پاس گھسیٹ لاتی ہے - دونون فریق مالدار - ہزارون اور لاکھون کے معاملے - جور - ظلم یا زبردستی سے اگر یون تو بیرحم سنگدل اور سیاہ قلب - مگر جب سیٹھ - ساہوکارون سے مٹھی گرم ہو جاے اور حق بحقدار رسید کر دیا جائے تو کیا قباحت ع

خاک از تودۂ کلان بر دار

مجھے کبھی کبھی اپنے اس طریق عمل پر افسوس ہو جایا کرتا تھا لیکن جب سے مین نے سُود کی استفتا دیکھا اُسوقت سے مجھے ایک گونہ تسلین ہی ہو گئی - یہ ضروری بات ہے کہ میرا مذاق اب بدل نہین سکتا اور نہ مین اب اس طرز زندگی کو چھوڑ سکتا ہون - پھر سواے اسکے اب اور کیا چارہ کہ مین بھی ٹٹی کی آڑ شکار کھیلون اور کسی ایسے مولوی کی تلاش مین نکلون کہ جو مذہبی خیالات کے علاوہ دُنیا کی بھی ضرورتون کی کچھ قدر جانتا ہو اور جو اپنی حکمت عملی کو پورا کرنے کے لیے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دے -

یہ ظاہر ہے کہ میری تنخواہ صرف میری فرزندون کے لیے کافی ہے مجھے اگر روپیہ کی حاجت ہوتی ہے تو صرف اس لیے کہ دوسرون کے ساتھ سلوک اور نیکی کی جائے - اگر چند مالدار آپس کے جھگڑون مین گرفتار ہو کر انصاف کو چھوڑ دین اور ایک معاملہ کا فیصلہ میرے اوپر رکھین اور مین اپنے ایمان اور راستبازی سے حقدار کو حق دلوا دون اور اسکی اُجرت سے غریبون کا پیٹ پالون اور محتاجون کے ساتھ سلوک کرون تو میری کارروائی مذہباً جائز ہے یا نہین! یہ میرا استفتا ہے - کیا فرماتے ہین علماے دُنیا؟

مین نے کسی تذکرہ مین دیکھا ہے کہ ایک بڑے گھٹے مولوی نے حضرت غالب کے اس شعر کو سُنکر جوش ہمدردی سے اُن کے لیے شراب جائز کر دی تھی - ؎

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے

ممکن ہے کہ کوئی ایسا ہی غمگسار مولوی ہم کو بھی مل جاے اور ان دو زخ کے دھڑکون سے تھوڑے دنون کے لیے تو آزاد کر دے -

راقم

د - ہ - ایک معزز عہدہ دار مولوی

خواب مرزا

قمری مہینہ کی پانچوین تاریخ جسے مین نہایت ہی پاک اور متبرک سمجھتا ہون نہا دھو کر اور نماز فجر پڑھکر مین بغداد کی بلند پہاڑیون پر چڑھ گیا تا کہ دن کا تمام حصہ عبادت الٰہی مین بسر کرون - ہوا ٹھنڈی چل رہی تھی مین بے ثباتی دُنیا کے مضامین مین ہمہ تن محو تھا - عجب عجب رنگ کے خیالات دل مین آ رہے تھے - کبھی ایک خیال گزرتا تھا کبھی دوسرا اُسوقت بے اختیار میری زبان سے نکل گیا آہ! انسان مثل سایہ کے ہے اور زندگی محض ایک خواب ہے - مین اس خیال مین غرق ہی تھا کہ وہ فرشتہ جو پہاڑ کی چوٹی پر رہا کرتا ہے مجسم ہو کر میرے پاس آیا - ہاتھ پکڑ کر التفات آمیز نگاہ اور خلوص سے کہنے لگا - ''مرزا مین نے تمہاری تقریر سُن لی - آؤ میرے ساتھ چلو'' - بلندی کوہ پر لیجا کر اُسنے مجھ سے کہا - تم جانب مشرق نظر اُٹھا کر دیکھو اور کہو تمھین کیا دکھائی دیتا ہے - مین نے کہا ایک صحراے بے پایان جس مین زور شور سے پانی بہہ رہا ہے - فرشتہ نے جواب دیا وہ جنگل نہین صحراے مصیبت ہے اور پانی جو بہتا نظر آتا ہے وہ دریاے آخرت ہے - مین نے کہا اس کا کیا سبب کہ پانی دُھند غلیظ سے ایک جانب نکلتا ہے اور دوسری جانب پھر وہ دھند غلیظ مین ملکر غائب ہو جاتا ہے - فرشتہ نے کہا جسے تم دیکھ رہے ہو وہ آخرت کا وہ حصہ ہے جسے وقت کہتے ہین اسکی پیمائش آفتاب سے ہوتی ہے جو روز دنیا کا دورہ تمام کر آتا ہے - اب اُس سیع زن سمندر کی طرف نظر کرو اور بتاؤ کیا دکھائی دیتا ہے - مین نے کہا اُسکے درمیان مین ایک پل معلوم ہوتا ہے - فرشتہ بول اُٹھا وہ پل نہین حیات بشری ہے اُسے بہ اچھی طرح دیکھو - مین نے نگاہ غور سے دیکھا تو اُس مین علاوہ شکستہ محرابون کے ستر ثابت نظر آئین - سب مِل مِلکر شمار مین تقریباً سو تھین - اُنکو مین گن ہی رہا تھا کہ فرشتہ نے کہا جس زمانہ مین یہ پل تعمیر ہوا تھا تو اس مین ہزار محرابین تھین مگر ایک سیل فنا نے اسکی اور محرابین بہا دین اور اب یہ پل خراب خستہ حالت مین نظر آتا ہے پھر اُسنے کہا اب یہ بتاؤ تمھین پل پر کیا دکھائی دیتا ہے - مین نے کہا آدمیون کا انبوہ ہے - ہزارہا اُسپر سے گذر رہے ہین اور کالے کالے بادلون کا اُسکے دونون سرون پر گھٹا ٹوپ معلوم ہوتا ہے - مین نے یہ بھی دیکھا

تعلیمی کانفرنس کا احیا

کہ مسافر پل پر سے اُس سمندر مین گرتے جاتے ہین جس کا پانی زور شور
سے اُسکے نیچے بہہ رہا تھا۔ اب مین نے بغور دیکھا تو اُس پل مین متعدد
پوشیدہ خندقین نظر آئین۔ ناواقف مسافر نے ادھر اُسپر قدم رکھا اور ادھر
اُس مین گرکر فنا ہوگیا۔ یہ خندقین پل کے دروازے کے قریب بہت گہری
تھین لوگ جو پردہ ابر کو ہٹا کر آتے تھے بہت سے اُن مین بے تحاشا
[illegible] یہ خندقین پل کے درمیان مین پتلی تھین مگر محرابون کے
[illegible] مین بکثرت ہوگئین تھین اور سب مل گئی تھین۔ کچھ لوگ ایسے
تھے کہ اُن ٹوٹی ہوئی محرابون پر مشکل سے چل سکتے تھے۔ مگر ایک
کے بعد ایک گرتے جاتے تھے۔ زیادہ تھکن اور دوڑ دھوپ کے
باعث انکی طاقت رفتار جاتی رہی تھی۔ مین اس حیرت افزا پل اور مختلف
تماشون کو تھوڑی دیر تک دیکھتا رہا۔ میرا دل بھر آیا۔ مین نے افسوس کے
ساتھ کہا۔ آہ انسان بیکار محض پیدا ہوا ہے کس قدر دنیا کی سختیان اور
موت کی تلخیان ناگوار اسکے بانٹ پڑتی ہین۔ میری شکستہ دلی کا اثر اس وقت فرشتہ
پر بھی ہوا۔ اُس نے مجھ سے کہا اب اس جانکاہ سین کی جانب سے اپنی آنکھین
پھیر لو۔ اور انسان کی ابتدائی منزل عمر کی طرف نہ دیکھو کہ وہ سرگرم سفر
آخرت ہے بلکہ اُس کالے بادل کو دیکھو جہان انسان کی متعدد نسلین اس
سمندر مین گرکر موجون کی مدد سے پہونچ جاتی ہین۔ مین نے نظر اٹھا کر
دیکھا۔ مین نہین کہہ سکتا کہ فرشتہ کی خداداد طاقت یا کسی اور وجہ سے وہ
تیرہ و تار ابر میرے سامنے سے ہٹ گیا جسے پہلے میری نگاہ نہین چھید
سکتی تھی۔ مجھے دور ایک وادی دکھائی دی اس کے بعد نہایت عمیق اور
عظیم الشان سمندر نظر آیا اُس کے درمیان مین ایک کوہ تھا جس نے
سمندر کو دو برابر حصون مین تقسیم کردیا تھا۔ کالے بادل ایک جانب ابھی
تک جھوم رہے تھے مجھے اُس کے اندر کچھ دکھائی ندیا۔ مگر دوسرا
حصہ ایک بحر ناپیدا کنار معلوم ہوتا تھا جس مین متعدد جزیرے۔ بے شمار
درخت اور سب پھولون اور میوون سے لدے ہوئے تھے۔ جابجا
چھوٹے چھوٹے چمکتے ہوئے دریا بھی بہہ رہے تھے لوگ نہایت مکلف
اور نورانی لباس پہنے ہوئے سب کے سرون پر پھولون کے ہار تھے
درختون اور گل بوٹون کی سیر کرتے پھرتے تھے۔ کبھی فوارون کے
پاس بیٹھ جاتے گرتے ہوئے پانی کی چادر کا لطف دیکھتے اور کبھی فرش
گل پر لیٹ رہتے تھے۔ بلبل دستانسرا کے نغمے آبشارون۔ آدمیون
اور رقص و سرود کی دلکش آوازین یہ سب مل جلکر سماں توڑ رہی تھین
میرے دل مین بھی شوق اور ولولہ پیدا ہوا کہ مین بھی اس دلاویز مقام
تک پہونچ جاتا۔ مین نے چاہا کہ مجھ مین عقاب کے پر لگ جاتے کہ
اُڑکر اُس جانفزا مقام تک پہونچ جاتا۔ مگر فرشتہ نے قیامت کی خبر
سُنائی کہ اُس کا راستہ موت کے دروازے سے ہے جسکو مین نے
دیکھا کہ بار بار پل پر کھلتا اور بند ہوجاتا تھا۔ پھر اُس نے کہا یہ جزیرے
جن کو تم سرسبز و شاداب دیکھتے ہو بہ اعتبار دن اور خدا رسیدہ لوگون
کے رہنے کے مقام ہین جو مرنے کے بعد باعتبار اعمال اور کردار
تقسیم ہونگے۔ ان جزیرون کو فردوس برین کہتے ہین اور ان مین وہ
سامان عیش ہین جو اُنکی طبیعتون اور مذاق کے موافق ہین۔ پھر اُسنے
ایک ایسے سوز و گداز سے ان جملون کو ادا کیا کہ مین بیتاب ہوکر رہ گیا۔
"مرنا کیا یہ مقامات قابل رشک نہین۔ کیا ایسی جگہون سے لیے مرنے
کو جی نہین چاہتا کیا زندگی اب بھی اندوہناک ہے جبکہ ایسے صلہ کے
حاصل کرنے کے بڑے موقع ہین۔ کیا موت سے اب بھی ڈرنا چاہیے
جبکہ وہ ہمین ایسے سرور آگین مقام پر لے جائے گی۔ آہ! کبھی یہ خیال
نہ کرنا کہ انسان بیکار محض پیدا ہوا۔ تم دیکھ رہے ہو کہ اُنکے لیے کیسی
خوشگوار دوسری دُنیا مخصوص کردی گئی ہے" مین جوش سُرور کے ساتھ
سبزہ و باغ کا نظارہ کر رہا تھا کہ مین نے فرشتہ سے منتون سے کہا کہ اب
آپ برائے خدا اُن رازون سے بھی باخبر کردین اور یہ بتائین کہ ان کالے
کالے بادلون کے اندر کیا ہے جو کوہ کے دوسری جانب سمندر کو اپنے
دامن سے چھپائے ہین۔ فرشتہ نے سکوت اختیار کیا۔ مین نے
گردن پھیر کر چاہا کہ دوسری دفعہ کہون۔ مگر وہ کب کا غائب ہوچکا تھا۔ جب
مین نے اُسی سین کی طرف نظر دوڑائی جسے مین شوق و ذوق کے
ساتھ دیکھ رہا تھا مگر نہ تو وہ سبزہ تھا نہ باغ۔ نہ وہ پل تھا نہ وہ محرابین
نہ پانی تھا نہ وہ موجین۔ مین تھا اور وہی سنسان بغداد کی پہاڑی
یا دو اونٹ بکریان یا بھیڑین جو سامنے چر رہی تھین۔ اڈیٹر

راقم
سید علی سجاد دہلوی عظیم آبادی

احیاے تعلیمی کانفرنس

(تصویر ملاحظہ طلب)

یون تو بچے کے پاؤن پالنے مین دیکھنے والون کے نزدیک اس
کانفرنس کا نتیجہ شروع ہی سے صفر نظر آتا تھا اور بعد کو جو کارروائیان
وقتاً فوقتاً ہوئین اُن سے برابر اسکی تصدیق بھی ہوتی گئی اور اس کی
حیثیت جلسہ مشاعرہ و مناظرہ سے بڑھکر نہین۔ اور آخر آخر مین
تو جس طرح جلسہ رقص و سرود کی ترغیب [illegible] کے واسطے مشہور
کیا جاتا ہے کہ آگرے کی منی بائی [illegible] لکھنؤ کی کالکا
والی بکٹن ناچین گی۔ کھلونا بھانڈ کا ناچ ہوگا۔ اسی طرح اعلان ہونے
لگا کہ حالی و شبلی صاحب قصیدہ پڑھین گے۔ نواب محسن الملک

تقریر فرمائین گے۔ ڈپٹی حافظ نذیر احمد صاحب لکچر دینگے۔ غرض کہ ان ترکیبون سے چند نیچر یے بھائی بہزار دقت دخرابی بلوائے گئے کچہ ریزولیوشن پاس ہوئے۔ دنادھونا ہوا۔ قہقہے اڑے اور آداب و واہ پر خاتمہ ہوگیا۔ چلیے کہان گئے کہین نہین۔ کیا لائے کچہ نہین۔ کیا کیا جھک مارا۔ ؎

جیسے گئے تھے ویسے ہی چل پھر کے آگئے

اگر قوانین نیچر سے سال بھر جان بچی ور سال آئندہ دیدہ خواہد شد

فی الحال نواب محسن الملک کا بمبئی مین افراط بے شغلی اور سمندر کی لہرین گنتے گنتے جی گھبرایا کچہ تو بیٹھے سے بیگار بھلی اور کچہ اپنے خورد اسے ناخدا کی اس بیٹسوئی کے غرق ہونے کا خیال آیا آپکو تقاضا کرکے ایک رسالہ کی صورت مین سب رزولیوشن اور انکی تعمیل شایع کرانے کی سوجھی۔ اسکو دیکھیے تو بحساب الله محمد ایک سرے سے الف خالی۔ بے خالی۔ تے خالی۔ ثے خالی الی آخرہ خالی۔ ضد اور خودداری کے پیادے ہین کہ نادار زمیندار کے گھر کی طرح سب اسباب یعنے حروف کے نقطے قرق کرتے چلے جاتے ہین۔ کارروائی کیا ہے فیضی کی بے نقط تفسیر ہے۔

اب نواب محسن الملک بہادر کو خیال آیا (بعد از خرابی بسیار) بھئی اور کچہ نہین اس سپاٹ تختی پر نقطے تو لگاتے جاؤ۔ سنا ہے اس سال تعلیمات و ددات دماغ لیکر دو مہینے سے بمبئی دار و مکتب علی گڑہ ہوئے۔ دیکھیے کہ آپ کے گروہ مین سالہا سال کی بے شغلی اور بیچ کاری سے دم درود باقی ہے یا نہین۔ ہمارے نزدیک تو کئی سال ہوئے یہ نعش حنوط کرکے اہرام مصری مین امانت رکھدینے کے لایق ہوگئی۔ اب بمبئی سے برقی قوت کی کل آئی ہے دیکھیے اس تن بیجان مین سید صاحب کی سالبہ اور نواب صاحب کی موجبہ گردش سے مقناطیس مساعی کس قدر تموج پیدا کرتا اور کتنی روح حلول کرتی ہے۔ مگر غیر معتقدان پیر سے اندیشہ ہے کہ اس احیا کو کہین جسم مردہ مین شیطان کا داخل ہونا نہ قرار دے لیکن نواب صاحب کو چونکہ توس کے دونون طرف مکھن چپڑنے کا اچھا سلیقہ ہے اس سے اُمید ہوسکتی ہے کہ آپ کی کوششین اس سال کانفرنس کو فضول بکواس کا جلسہ نہ بننے دین گی۔ اور اب تک جو جو باتین عام مسلمانون کے واسطے ہرب کی رکھی گئی تھین وہ قبل از قبل نکال ڈالی جائین گی تاکہ سب قسم کے مسلمان خوشی بخوشی پورے جوش اور شوق کے ساتھ شرکت کرکے اسکو کام کا مجمع بنا سکین۔ کیا وجہ ندوۃ العلما کے انعقاد نے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ مسلمانون کو اصلاح تعلیم کی سخت ضرورت محسوس ہے یہ صرف اس کانفرنس کی کارروائیون کا نقص ہے کہ یون سب جدا ہین۔ اگر اس سال بھی وہی معمولی چال رہی تو ہم کو ہمیشہ کے واسطے مایوس ہوجانا چاہیے کیونکہ اگر نواب صاحب دل عزیز بھی اپنی کوششون مین عموماً کامیاب ہونے والا جن کے لیے کچہ نہ کرسکا تو پھر اس گروہ مین اور کسی سے کوئی اُمید نہین۔ پھر اس کی کارروائیان بجائے فخر و مباہات ہونے کے باعث شرم و ندامت ہو گی یا اصلی سمجھ لینا چاہیے کہ اس سال یا بھینسا بھینسون مین ہو کے کھونٹے مین۔

اگرچہ اب بھی کانفرنس کو نواب صاحب سے واجبی شکایت ہے کہ آپ اتنے دنون تک کیون لاپروا رہے اور آئے بھی تو کب جب روح کو نکلے ہوئے کئی سال گذر چکے بلکہ رسید بھی آگئی۔ ؎

تم عیادت کے لیے زندگی آتے ہی رہے

لو مسیحا مرے وہ جان سے جاتے ہی رہے

مگر خیر۔ ؎

اُسکو بھولا نہ چاہیے کہنا

صبح جو جاے اور آئے شام

نیکی کرنے کے واسطے کوئی وقت مقرر نہین ہے۔ تب نہ سہی اب سہی۔

قحط زدون کو خوشخبری

آج کل جب ہندوستان مین اس سرے سے اُس سرے تک گرانی۔ قحط۔ فاقہ کشی سے چل پون مچی ہوئی ہے۔ ہزارہا بندگان خدا فاقون مرے جاتے ہین اور قریب ہے کہ آدمی آدمی کو کھانے لگے یہ مژدہ امریکہ اور بصرے کے گیہون کی آمد سے کم نہین کہ فرانس کی ایک کمیٹی کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ مرد کی بہ نسبت عورت کا گوشت مزہ دار ہوتا ہے۔

ہات تیرے کی۔ اس نیک ذات کے مظالم اٹھاتے اٹھاتے کلیجہ چھلنی ہوگیا تھا۔ ان کی محبت ہو یا عداوت۔ خوشی ہو یا ناراضی ملاپ ہو یا بگاڑ۔ ہمیشہ انکی بدولت مرد بیچارون کا دماغ کھوکھلا دل و جگر ضعیف۔ جسم ڈہلا پلپلا رہا کرتا تھا۔ ظاہر طور سے نہ سہی مگر دراصل مرد بیچارون کو یہ ذات شریف نوش جان فرمانے مین تسمہ نہ چھوڑتی تھین۔ خدا بھلا کرے اُس محقق کمیٹی کا جس نے کسر لینے کی ترکیب نکال دی۔ اگر یہ لہو مردون کے منہ لگا تو یہی

کھینگے یون عوض لیا جاتا ہے۔ خصوص اس گرانی مین جب
میان صاحب یا ہرسے بھوکے پیاسے آئینگے اللہ نے چاہا محبت پیار کے
عوض پہلے ایسی چکت رسید کرینگے کہ پاؤ بھر گوشت ایک ہی نوالے
مین ہڑپ۔ مگر ایک بات ہے اگر اُنھون نے پہلے سے حفاظت کرلی
اور شل نقاب وغیرہ کے تمام جسم نازک کو جال سے اسطرح محفوظ کرلیا جیسے تار
پہلے ملی کی بھر ... تو پھر چکت لگانے مین صرف وقت ہی نہوگی بلکہ اُلٹا صدمہ
پہنچیگا ... یا وجہ کہ ہوشیاری۔ مگر مین مردون سے انھین کا نمبر کچھ بڑھا چڑھا
ہے جسم کا بچرانا اونے غمزہ سے جہانولیان بتلانا معمولی کرشمہ کچھ
عجب مین اُس رنڈی کی طرح تقدم بالحفظ نہ کرلیا جاسے۔ جسکے پاس
ایک ریشائی صاحب گئے ریش مبارک کی گندگی کُل کو مات کرتی
موسے محاسن کی فراوانی جھاڑ جھنکار رہ جسکے زن اتفاق
سے کہین اُسمین ایک بچھونیا دگزین تھا ذوق شوق کی حالت مین اس
ظالم نے رخسار نازک پر ڈنک مار ہی دیا۔ وہ نیک بخت کلیل مین غلیل
دبکیسکر لوٹ گئی اور ساری رات مارے کرب کے پہلو بدلا کی اُس دن
سے اُسنے سرِ لطف ایک لکڑی رکھنی شروع کی۔ جو کوئی آتا بات جیت
سے پہلے اُس سے داڑہی جھاڑ لیا کرتی۔ بس اگر ایسی ہی کوئی ترکیب
سوجی گئی تو اس گرانی مین اور بھی مفلسی مین آٹا گیلا ہوا۔ بقول شخصے
دو ایک وقت کا سہارا جاتا رہا — بی اُبھر بسی تو خیر خدمات معقول کے
عوض چھوٹ ہی جاتین مگر بازاری بر مزیان۔ رنڈیان۔ خانگیان تو چند
روز تک ضرور لقمہ اوباشان شہر بنتین۔ غلہ ستیا ناس کرنیوالیون کی
تخفیف ہوتی۔ مرکھکو نکا پیٹ بھرتا۔ گناہ کم ہوتے۔

لیکن ہمارے نزدیک یہ زن خوری کا مشغلہ یورپ امریکہ سے شروع
ہو تو بہت بہتر ہے کیا معنے کہ سلامتی سے وہان اس جنس کی بڑی کثرت
ہے مردون کے بہ نسبت تگنی چوگنی ہی نظر آتی ہین۔ اعتدال پر لانے کے
واسطے یہی تدبیر ہم خرما و ہم ثواب ہے اور ہندوستان بیچارے مین
کیا دھرا۔ یہان زن و مرد سب ہی لقمہ اجل ہو رہے ہین ہان ایسی ہی تھی
جھلاہٹ ہوئی غصے کی جھانجھ مین ایک آدھ چکت لگا بیٹھے سو اُسکا ہضم
کرنا مشکل ہوگا کیونکہ یہان کے باشندے بیف۔ مٹن چاپ وغیرہ بھی
غذا کے کم عادی ہین اور اکثر تو غلہ یا غلہ سے خورد و ند دلو بنیہ دال کی
روتی یا مویشیون کی طرح گھاس پھوس۔ ترکاری پر بسر ہوتی۔ ایسے
یہ لوہے کے چنے کیونکر چبائے جائینگے۔ بھوکون مرے
سیفے اور تھنے سے جان دینگے۔ بس بھیا ہم نے تو بھاری
پتھر دیکھا چوم کے چھوڑا۔ صاحب بہادر جانین اُن کے دانت۔ انکا
ذائقہ۔ اُن کا معدہ اور اُن کی میم جیات۔ بندہ قانع بہ دال
بھات۔

کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمٹڈ

سرمایۂ (وصول شدہ) ایک لاکھ
رزرو فنڈ ۱۰ عہ ...

بمقامات آڑھت - الہ آباد - کانپور - کلکتہ - لکھنؤ - دہلی - میرٹھ - فیروز آباد - اٹاوہ - امانت ہائے میعادی پر سود حسب شرح ذیل دیا جاتا ہے -

ایک سال کے واسطے ۶ فیصدی سالانہ
نو ماہ " ۵ " "
چھہ ماہ " ۴ " "

ایک صد روپیہ سے کم بہ امانت میعادی نہین جمع ہو سکتا -
سود امانت ہائے میعادی کا یکم جولائی و یکم جنوری کو یا جس وقت کہ رسید کی میعاد ختم ہو بشرط درخواست امانت دار مل سکتا ہے -
ہر ایک اعاطہ کے کرنسی نوٹ بہ امانت میعادی برابر قیمت پر جمع ہو سکتے ہین امانت ہائے غیر میعادی یعنی (فلوٹنگ ڈیپازٹ) پر سود بحساب ۳ فیصدی سالانہ دیا جاتا ہے -

ایک صد روپیہ یا اس سے زاید کے قرضہ جات قابل اطمینان شخصی ضمانتون پر بکفالت (اراضی و مکانات و حصص رجسٹری شدہ کمپنی و گورنمنٹ پیپر زیورات نقرئی و طلائی) دیے جاتے ہین شرح سود دفتر کمپنی سے دریافت ہو سکتی ہے جملہ خط و کتابت متعلق کمپنی ہذا بنام سکرٹری کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمٹڈ فیض آباد ہونی چاہیے - شرح قواعد کمپنی درخواست آنے پر بھیجے جا سکتے ہین -

فیض آباد - سید فضل رسول سکرٹری

مورخہ یکم ستمبر ۱۸۹۶ء -

حصول سرٹیفکیٹ کی نئی ترکیب

صرف دواؤن کے اشتہار والون - کتابون کے مصنفون بمبئی کے تاجرون اغیرہ وغیرہ کو سرٹیفکٹون کی حاجت نہین بلکہ اردو اخبارون کو بھی آج کل نا پُرسانی اور ناد ہندی کے زمانے مین سخت ضرورت ہے کہ بڑے بڑے لوگ اُنکے مال اور جنس کی خوبی کی تصدیق فرمائین - اور فی الجملہ بھاری بھرکم پُرانے اخبارون مین شایع کرائین مگر اب دقت یہ ہے کہ آخر تدبیر کونسی اختیار کی جائے کہ یہ مقصد بآسانی حاصل ہو - یون تو بہت سی ترکیبین ذہن مین آسکتی ہین - بعض اخبار بینا کے مطالعے سے کبھی کبھی صفحات کاغذ پر نظر آتی ہین مگر حال مین ایک سرٹیفکیٹ سفیر بمبئی کے نام علی گڈہ گزٹ مین وحید الدین سلیم کا ایسا نظر نہ ہوا کہ طبیعت پھڑک گئی - لو بھیا - اب جس کسی اخبار کو اپنی بے تکان تعریف کرانی ہو یہی ترکیب اختیار کرے - اللہ نے چاہا دوسرے ہی ہفتے علی گڈہ گزٹ مین تعریف کے طومار شیطان کی آنت سے بڑھ کر لے لے -

وحید الدین صاحب سلیم فرماتے ہین -

"ہمکو نہایت خوشی ہے کہ بعض اخبارات کے ایڈیٹر اپنے فرایض کو سمجھنے لگے ہین - اور قومی اور ملکی معاملات پر ہوشیاری اور لیاقت سے بحث کرنے لگے ہین - منجملہ ان اخبارات کے ایک اخبار "سفیر" ہے جو بمبئی سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے"

اور اسکے ثبوت مین لکھتے ہین -

"قریب چہ کالم کے نواب محسن الملک مولوی مہدی علی خان بہادر کے پونا تشریف لے جانے اور اُنکی اسپیچ دینے کا ذکر ہے ایک کالم مین اُس کمیٹی کا ذکر ہے جو محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کی تائید مین محمدن کلب بمبئی مین منعقد ہوئی تھی - غرضکہ اس اخبار کے متعدد پرچے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ اخبار قومی معاملات پر نہایت دلچسپی سے بحث کرتا ہے اور اخبار نویسی کے فرایض سے بے خبر نہین ہے"

واقعی اس سے بڑھکر اُردو اخبارات کو اور چاہیے کیا - بس یہی ایک بات تمام خوبیون کی دلیل کافی ہے -

گھر کے لوگون کی بغاوت

جب تک کہ تہا علاپ اُٹھاتے تھے نرم گرم
اب کیون دبین گے میر جب اُنسے بگڑ گئی

حضرت آپ کو کچہ خبر بھی ہے بڑا ہنگامہ برپا ہے - بلا کی شورش مچی ہے - اس سرے سے اُس سرے تک بغاوت پھوٹ نکلی - آپ لوگ اِدہر اُدہر کی بغاوت - شورش - غدر - بلڑ - گڑبڑ لیے پھرتے ہین یہان غضب ہو گیا - گہر کے لوگ بگڑ کھڑے ہوئے - اور وہ بھی اس طرح جیسے کوٹھی کے پیچھے چوہا اور پاخانہ مین نیولا تنتا ہو - واللہ وہ چکتی آنکھین دیکھکر میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے - کل کی بات ہے دن بھر کے بعد - دُنیا کے مکروہات - کم بخت دوزخ - بچون کی فکر سے خستہ گھبرایا ہوا گھر جو آتا ہون کہ ذری ہاتھ مُنہ دہوؤن گا حواس درست ہونگے - خندہ پیشانی گھر کے لوگون کی صورت دیکھکر غم غلط ہو گا - چون سے جی بہلاؤن گا کہ یہان سامان ہی دوسرا - بی صاحب ہین کہ ناک چوٹی گرفتار - بالکل فرنٹ - نہ وہ پیار کی چتون نہ

محبت کی گلوری- نہ پوچھنا نہ گچھنا- کڑک مُرغی بنی بیٹھی ہوئی ہین- آپ جانئیے ایک تو مین مراقی آدمی- چھٹا مزاج- دوسرے آج دفتر مین صاحب سے جھا[illegible]ین جی ہوگئی تھی- گھر کا یہ بگڑا نقشہ دیکھ کے طبیعت جل [illegible] مارے غصے کے پیشاب خطا ہوگیا- ہائین یہ کیا معاملہ [illegible] صاحب- اور [illegible] لائی گلوری- ابھی ابھی جب دفتر گیا ہون [illegible] آج دیر مین کون شیطان سوار ہوگیا- [illegible] [illegible] مر گئے- غصہ کو ضبط کرکے دھیمی آواز سے پوچھا "کیون کیا ہے؟ ہون ناک بھون چڑھا تیوری پر بل ڈال مُنہ پھیر کے بولین "کچھ بھی نہین"

مین نے کہا "کچھ کیون نہین آخر یہ آج ہے کیا جو آج اس قدر چتیمڑون سے بیزار بیٹھی ہو"

تیور بدل کر کیا کہتی ہین "ہم سے گھرداری کا جھگڑا نہ ہوگا"

ہائین خیر تو ہے یہ آج پندرہ برس بعد آپ کو خیال آیا- بیاہ آئین ساس نندون مین رہین- سلامتی سے بچے ہوئے- پالے پوسے- بیماری کاہلی جھیلی- راحت مین- رنج مین- بیکاری مین- نوکری مین ساتھ دیا- دیس پردیس مین گھر کیا- اسکی جان سے دو دو دن [illegible] مین کیسی کیسی بیمار ہوئی- ساری ساری رات مہینون تم تن تنہا لیئے بیٹھی رہین- بھیا کی کیسی کیسی حالت ہوئی- پھر اپنی بیماری کا بھی تم نے لحاظ نہ کیا برابر اُسکے لیے اپنا لہو پانی ایک کیا کبھی کبھی تم ایسی نہ اُکتائین پھر اُس زمانہ مین نہ انّا نہ چھوچھو نہ ماماں نہ کھانا پکانے والی- کوئی بھی میسّر نہ تھی- ہم ہی جب کام پر سے شام کو آئے- بازار کا سودا لا دیا- تم نے پکایا- ریندھا- کھایا کھلایا اور سب کو لے کے لیٹ رہین- کبھی کوئی کلمہ شکوے شکایت- ناشکری کا نہین سُنا- اور اب تو لاکھ لاکھ شکر سمجھو کہ اُسکی مہربانی سے بظاہر کسی بات کی تکلیف نہین- ایک چھوڑ دو دو انّائین کھلائیان- اوپری کام کے لیے مامائین- سودے سُلف کے لیے ڈیوڑھی پر خدمتگار- دربان- اب گھرداری کیا کھلتی ہے"

"راج کرے ایسا گھر یہ سب تمھین کو مبارک رہے- نا بابا! مجھ سے نہین ہونا- آدمی کا جی ہی تو ہے- اُچاٹ ہوگیا- جب تک سہی گئی سب انگیز کی اب نہین کرتے اپنی خوشی"

"سبحان اللہ عجب آپ کا جی- اور عجب آپ کی خوشی- یہ آج تم کو ہو کیا گیا ہے"

"ہو گیا ہوگا تم کو- مجھ گھر کی بیٹھنے والی کو کیا ہوگا- بس بھئی بہت نہ دماغ پھراؤ" یہ کہکر پلنگ پر سے تنک کر اُٹھ کھڑی ہوئین اور چلی گئین دالان کی اندر مین ہائین ہائین کرتا ہی رہا- آخر کھسیانا ہوکر باہر پلٹا- چلتے وقت ایک اخبار پلنگ پر پڑا تھا وہ مین نے اوٹھا لیا ہاتھ مین لیے باہر چلا آیا- اب دل کا حال اُن لوگون سے پوچھیے جنپر میری سی مصیبت گذری ہو-

سان نہ گمان مزے سے کٹتی تھی- اب حق حیران کیا کرون کیا نہ کرون رفیق ہمدم بلی ہوگئی- لاکھ کا گھر خاک ہوا جاتا ہے دوسری جورو کی عمر نہین- اور اگر بچون کی خاطر دوستون- عزیزون کے [illegible] اپنے کی جی تو ابھی دو چار برس گھرداری کا سلیقہ آتے آتے مزاج [illegible] ہوتے ہوتے گزرین گے تب تک کیونکر کٹے گی-

آخر پیچ و تاب کھا کر پلنگ پر دھم سے گر پڑا- واہیات شبانے کو اخبار دیکھنے لگا- ۷- تاریخ کا پیسہ اخبار تھا اس مین سے اخیر تک عورتون ہی کے مضمون بھرے ہین اور اُن میر[illegible] نیک بختون نے وہ وہ زہر اُگلا ہے کہ خدا کی پناہ- جسکو دیکھو مردونکا دکھڑا روتی ہے- یون ظلم کرتے ہین- قید رکھتے ہین- یون جاہل رکھتے ہین- یون حقیر سمجھتے ہین- یون ذلیل کرتے ہین- یون بدنام کرتے ہین- آپ جو چاہتے ہین کرتے ہین ہمکو کرنے نہین دیتے- بچپن مین گلا مروڑ ڈالتے ہین- بیاہ کے جاکر ماں بہنون سے کلیجہ چھلنی کرا ڈالتے ہین- تابعداری کراتے ہین- حکومت جتاتے ہین- غصے ڈپٹے کھاتے ہین رنڈاپے مین اچھا کھانا- اچھا پہننا- بناؤ سنگار سب سے محروم کرتے ہین- غرضکہ دنیا کی کوئی بُرائی ایسی نہین جو ان بیچاریون ماماجوا کی چہیتی بیٹیون- نیک سرشت بہوبیون کے ساتھ یہ باوا آدم کی ناخلف اولاد نہ کرتی ہو-

پھر آپ جانئیے جب اس طرح کے دہشت انگیز مضامین عورتون کے پیش نظر کیے جائین گے اور وہ بھی اُنھین کی بہنون کی زبانی تو آدمی کا شیطان آدمی مشہور ہی ہے- وہ بیچاریان کیون نہ بھڑکین احسان فراموشی پر جب انسان آجاتا ہے تو خدا کے احسانات تک بھول بھال کر کفر بکنے لگتا ہے- مانو تو دیو نہین تو پتھر- اور یہ تو باپ بھائی- شوہر کے احسانات ہین انکی حقیقت ہی کیا ہے-

غضب خدا کا اب جو کچھ جا بیجا شکایتین ہین وہ سب مردون کے سر تھوپی جاتی ہین- حالانکہ بہت سی ایسی ہین جو محض ملک اور رواج سے متعلق ہین جن مین مرد عورت دونون کا قصور ہے- مثلاً لڑکی کے پیدا ہونے پر وہ خوشی نہین ہوتی جتنی لڑکے کے ہونے مین ہوتی ہے- کیا مرد ہی ناخوش ہوتے ہین عورتین نہین کُڑھتین- اجی سچ پوچھو تو سب سے زیادہ خوشی ناخوشی تو اُس جننے والی کو ہوتی ہے- اور جتنی لڑکیاں مرد نہین مار ڈالتے اُتنی عورتین ہی ناامید کردیتی ہین- بھلا کوئی بتادے کہ جسکے لڑکے لڑکیان دونون [illegible] ہین کیا وہ باپ لڑکیون کو کم پیار کرتا ہے بلکہ لڑکیون کی پیاری پیاری

ٹرکی کی جڑ کاٹنے والی کلہاڑی

گلیڈاسٹن

تعصب

دشمن ٹرکی

قاطع الشجر وائم النار والسقر

باتون پر باپ ہی زیادہ عاشق رہتا ہے گھر مین اگر لڑکیون ہی سے زیادہ ملاطفت ہوتا ہے۔ بیاہ ہونے پر جو خاطر مدارات و امداد کی ہوتی ہے وہ بیٹے کو نصیب ہی نہین ہوتی۔ پھر کس کی خاطر اور محبت سے سسرال مین جو تکلیف ہو وہ تو مردون کے سر تھوپی جاوے اور میکے مین جو راحت ملے اسکا شکریہ کوئی ہی نہو

[illegible] دنیا مین جتنے جرم۔ گناہ۔ برائیان ان کم بخت مردون سے ہین اگر حساب لگا کر دیکھی جائین تو معلوم ہو کہ ننانوے فیصدی [illegible] انہین نیک بختون کی بدولت سرزد ہوتی ہین۔ غضب خدا کا مرد انکی خاطر سے چوری کرین۔ دغابازی کرین۔ رشوت لین۔ بے ایمانی کرین۔ حاکمون کی جھڑکیان اٹھائین۔ سر سے زمین کھودین۔ اور گاڑھی کمائی انکے نذر کرین اور ان سے بجاوین تلے کچھ بھی نہین

اگر تاریخ دیکھیے تو انکی خاطر مردون نے کیا کیا نہین کیا الیڈ شاہنامہ۔ رامائن۔ راٹھور ولن کی جنگ بدول پر موقوف نہین آج تک ایسے دن کیسے کیسے واقعات پیش آتے جاتے ہین۔ اور تو اور زلیخا کی خاطر سے خدا نے یوسف سے پیمبر کو کس کس آفت مین ڈالا۔ بہلا کوئی بتا سکے کسی مرد کو بھی دوبارہ جوانی زلیخا کی طرح نصیب ہوئی۔

یہ بات تو بڑی طمطراق سے کہی جاتی ہے کہ یہ عورتین ہی ہین جنہین سے شوہر کے ساتھہ ستی ہوتی تہین۔ کوئی مرد آج تک اپنی جورو کے ساتھہ ستی نہوا۔ ارے ریان تو وہ نیک بخت شوہر کے مرنے پر ستی تہی یہان ہم تو وہ ہین کہ ہزار ہا ہمارا بہائی ادنے ادنے بازاری عورت پر خودکشی کرتا ہے۔ اور انتظار نہین کرتا کہ جب اسکی معشوقہ مرے تب جا کر جان دے۔ زرہی ایمان سے کہنا فرہاد ہمارا بہائی تہا یا تمہاری بہن۔ ابھی کل کی بات ہے اسی لکھنؤ مین ایک نواب زادے نے ایک ادنے ڈومنی پر زہر کہا کر جان دیدی۔ اور جوروؤن پر جان دینے والے تو سیکڑون گذرے ہین مگر اصل یہ ہے کہ مردون سے یہ بات تعجب کی نہین اسوجہ سے اسکی شہرت بھی نہین اور نہ انکے ستی ہونے پر اہتمام ہوتا ہے

الغرض اب مین کہان تک لکھون اس دھاندلی پر میرا دل جلکر کباب ہو رہا ہے۔ ان نیک بختون۔ مضمون لکھنے والیون سے کوئی پوچھے کہ تم کو اور کوئی بات زنانہ مضمون لکھنے کی نہین جنی چھوٹتے ہی لے بیٹھین مردون کی شکایت۔ خانہ داری۔ بچون کی پرورش۔ تعلیم۔ کنبے قبیلے کے برتاؤ۔ کہانا پکانا۔ سینا پرونا۔ حیا۔ عفت۔ خوش اخلاقی۔ اعزا اقربا کے ساتھہ حسن اخلاق یہ سب مضامین تمہارے لکھنے کو نہ تھے۔ کیا ڈپٹی نذیر احمد اور دیگر تعلیم نسوان کی کتابون نے یہی سکھایا ہے

اور خیر لعنت بھیجو سب پر اگر ہم مرد ایسے ہی ہین کہ جنکی طرف سے تمہارے دلون مین یہی غبار بھرا ہے تو تم انکے منہ مین جھلسا لگاؤ اپنا چلتا دھندا کرو۔ جاؤ دفان ہو یورپ کو۔ ہمارا بھی خدا حافظ ہے تم کو وہان کی آزادی کا پہل مل رہے گا۔ جب اپنی پسند سے شادی کروگی تب معلوم ہوگا کہ انکے ہان میان بی بی مین کیسی جوتیون مین دال بٹتی اور کچہری دربارون مین کیسے فضیحتے ہوتے ہین۔۔ رہی یہ بات کہ مرد سب کرین تو کچہ نہین تم کرو تو ناک کاٹی جاوے یہ بات اسوجہ سے ہے کہ ہماری بدکاری سے تمہاری ناک نہین کٹتی اُسپر بھی بدکار بدکار ہی سمجھا جاتا ہے اسکی عزت نیک مردون مین وہ نہین ہوتی جو ہونی چاہیے۔ زرا اسی بات مین کہون آج اگر مسجد کی بنیاد رکھنی ہو تو دیکھو حرام کار ہاتھہ لگانے نہین پاتا۔ بدکار کا کوئی اعتبار نہین کرتا۔ اب رہی یہ بات کہ تم کیون نہین ناک کاٹ سکتی ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ مرد کی بدکاری سے تمہاری ناک نہین کٹتی سوسائٹی مین تم بے عزت نہین ہو سکتی ہو اور اگر خدانخواستہ تمہارا پانون اونچا نیچا پڑ گیا تو اُس بیچارے کی جڑ سے کٹ گئی۔ سوسائٹی تمہاری عصمت کا ذمہ دار اسیکو گردانتی ہے اسی سے تمہارا الزام اُسی پر ہے اسواسطے وہ مارے شرم و غیرت کے ایسا کرتا ہے۔ اگر مردون کے سب کام لیلو اور انکو عورت بنالو تو پہر تم بھی ناک کاٹنے کا استحقاق حاصل کرلو۔

اب مین ان مغوی بہنون سے پوچہتا ہون کہ تم نے سیرچشمی نیک بیبی بیوی۔ خوش اخلاق بیوی۔ مطیع بیوی کو تو بہڑکا کر مجہ سے فرنٹ کرا دیا۔ کہو تم نے اپنے والون کو بہی چہوڑا کہ نہین۔ بات تو یہ تہی کہ پہلے اپنے گہر والون کو لعنت بھیجتین پہر اور سبہون کو ورغلاتین آج یہ کہو ملکہ معظمہ کا زمانہ ہے جو چاہو ظلم کرو۔ ورنہ قسم ہے (مونچھہ پر تاؤ دیکر) مزا چکھا دیتا۔

لوگ میری باتون پر کہین گے کہ یہ شخص بڑا بیہودہ ہے کہ عورتون پر اس طرح آگ بگولا ہوتا ہے۔ مگر اس کا جواب مین کچہ نہین دیتا۔ انکا بہی یہ نقصان ہوتا اور اگر یہی رنگ رہا تو ایک دن یہی ہونی ہے) اور اور سپر چپ رہتے۔ تو مین سلام کرتا۔

مین عورتون کے پڑہانے لکہانے کا مخالف نہین بلکہ مین مردون کی خوش قسمتی سمجھتا ہون کہ عورتین پڑہی لکہی ہون مگر وہی جو مذہبی اخلاقی مسائل جانتی ہون حساب کتاب کر سکتی ہون معاملات ہوشیاری و واقفکاری سے کر سکتی ہون یہ نہین کہ مین مردون سے بغاوت کرنے بیٹھ پڑے وہ نمونا جس سے تو بچین کان۔ راقم۔ بگڑے دل

بل بے اشتیاق کہ وہ یاں آتے آتے رہ گئے

اُف ری بیتابی کہ یاں تو دم ہی نکلا جائے ہے

نمبر ۱

فاقہ کش- ارے میاں باہر کے نکلے ہوت۔ آتے ہی ہو یا دور ہی سے تاے بانے بتاتے ہو۔ یہاں مارے فاقون کے تڑاتے کے برا حال ہے۔ اب تو آواز دینے کی بھی طاقت نہیں رہی- ع

اے جا ڈگر آ چک کہ دم چار گھڑی ہے

غلہ- آیا آیا گھبراؤ نہیں- بھائی صاحب آتی دور سے آتا منہ کا نوالہ نہیں- زرا دیر ٹھہرو- دم لو- بس اب مجھے تم آیا ہی سمجھو

فاقہ کش- (انتظار کر کے) اب تو صبر نہیں ہو سکتا- آؤ یا چولھے بھاڑ مین جاؤ- ع

پس از انکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

غلہ- اے لو مین چل چکا- منہ دھو رکھو- اب کچھ فکر نہ کرو-

(ایک آدھ جگہ آیا اور ٹھٹکی لگی ہو گیا- اونٹ کے منہ کو زیرہ)

فاقہ کش- ارے میاں آئیے- اب تو چھوٹی آنتون کو بڑی نے کھا لیا اور بڑی کو بندے نے-

(صدائے برنمے خیزد)

فاقہ کش- (بستر مرگ پر) اب تک غلہ نہ آیا- اب آیا تو کیا- ہم تو چلے

غلہ تو آرہے گا افسوس ہم نہ ہونگے

فاقہ کش دم توڑ کر چل بسا

نمبر ۲

فاقہ کش- ارے صاحب خبر لیجیے ہم مرے جاتے ہین (پیٹ بجا کر) آج تین دن سے کھیل اڑ کر منہ تک نہیں گئی-

صاحب- اچھا ہم دیکھتے ہین گرانی ہے یا قحط- ٹھہرو انتظام ہوتا ہے

فاقہ کش- (کچھ دیر ضبط کر کے) اب تو دم نکلتا ہے- للہ خبر لیجیے-

صاحب- گھبراؤ نہیں- جلدی کام شیطان کا- اگر مینہ برس گیا تو قحط نہ ہوگا-

ادہر صاحب نے کیفیت طلب کی- رپورٹ پہونچتے پہونچتے کچھ دن گذر گئے-

فاقہ کش- ارے صاحب اب تو سچ مچ مرتے ہین-

صاحب- نہین نہین- سب غلط- تم مر گئے ہو تو بولتا کون ہے- تمھارے مرنے کی رپورٹ نہیں ہوا-

فاقہ کش- اجی جب مر ہی جائینگے تو آپ کی مہربانی کیا جلائے گی-

رپورٹ آئی- یا لاوہ ست گوگئی- تو اب اے آیا- مگر پی دن اور گذر گئے-

اب انہار کا منصوبہ بندھا- انتظام ہوا- اور خدا خدا کر کے امداد وشروع بھی ہو گئی- اتنے میں فاقہ کش چل بسا-

نمبر ۳

فاقہ کش- اجی ہم بھی بھوکون مرتے ہین- آبرودار ہین- ٹوکرا کدال نہین اٹھا سکتے- ہمارے لایق کام لیجیے تو مزدوری کو بھی حاضر ہین بھیک مانگی جاتی نہیں- مارے غیرت اور فاقے کے گھر مین دم توڑ رہے ہین- سامنے ہم بھی نظر لطف ہو جائے-

مخیر- اچھا اچھا تو تم بھی لو- گھبراؤ نہیں-

فاقہ کش- اچھا تو پھر لائیے- یہاں بھوک کے مارے کوئی دم کے مہمان ہین-

مخیر- ٹھہرو- جلدی نہ کرو- انتظام کے ساتھ خیرات تقسیم ہوگی-

فاقہ کش- ارے صاحب جلد انتظام کیجیے-

مخیر- فہرست تیار ہو لے- تحقیقات ہو لے تو دیا جائے-

فاقہ کش- اور ہم ابھی مرے جاتے ہین- پہلے کھانے کو دیجیے پھر فہرست طیار ہوتی رہیگی-

مخیر- غرض ہو انتظار کرو- ورنہ تمہاری خوشی- بے انتظام کچھ نہ ہوگا-

فاقہ کش- جب ہم مر ہی گئے تو انتظام کس کام کا-

مخیر- جب تم نہ ہوگے تو باقی ماندون پر چلے گا-

فاقہ کش انتظار کرتے کرتے تھک گیا- بھوک نے خاتمہ تمام کر دی اور بیچارہ انتظار ہی انتظار مین چل بسا-

بھوک گئے بھوجن ملے جاڑ گئے چبا ے

جوبن گئے تریا ملے تینون دیو بہا ے

انتقال جناب منشی محمد امتیاز علیخان مرحوم

وزیر بھوپال

ہم نے نہایت قلق اور رنج کے ساتھ یہ خبر وحشت اثر سُنی کہ ۱۷ نومبر کو علی الصباح جناب منشی امتیاز علی خان بہادر مرحوم نے بھوپال مین انتقال فرمایا- جناب مرحوم عرصے سے بعارضۂ استسقا علیل تھے- اگرچہ عارضے مین تخفیف ہو جاتی تھی مگر استیصال مرض نہیں ہوتا تھا- با این ہمہ ناموافقت آب و ہوا مرتے دم تک آپ نے اپنا کام نہیں چھوڑا- اور باوجود صعوبات مرض آقا سے نعمت کی خدمت انجام دیتے رہے-

مرحوم کی ذات اس ملک اور قوم مین باعث فخر تھی - آپ کی لیاقت - عالی دماغی - بیدار مغزی - مدبری - سخاوت اور فراخ حوصلگی محتاج بیان نہین - ایسے بزرگون کے اٹھ جانے سے وہ نقصان پہونچتے وہ زخم دل مین پڑ جاتے مین کہ صد ہا سال تک نہ اُن کی تلافی ممکن ہو [illegible] اندمال کی امید ہوسکتی ہے مگر ظالم موت کسی بات [illegible] [illegible] بجز صبر شکر اور چارہ نہیا ہے -

[illegible] علیہ الرحمت

[illegible] کرحم [illegible] گئی - [illegible] غریبون کے [illegible]

[illegible] کا مزہ ہے - گرانی اور قحط مین جلوا غریبی کی یاد غلہ روز بروز گران ہوتا چلا جاتا ہے - ایک طرف فاقے کا غبار اور دوسری طرف ہوا سے سردی کا زناٹا - پیٹ مین غذا کی جگہ سردی گُھسی جاتی ہے - نیچے بچارے فاقہ کش اس مارے اور مرے جاتے ہین کہ سردی کھاتے کھاتے تپ و نزلہ مین مبتلا ہوجاتے ہین -

آپ جانتے قحط کا زمانہ غلہ بھی سونے چاندی سے کم قیمت نہین مگر سچ پوچھیے گیہون کہراج - چنا یاقوت - چاول ہیرے کی کنی سے بڑھکر بیش قیمت ہو رہا ہے - اچھا بُرا سبھی غنیمت سمجھا جاتا ہے - چنانچہ اس رنگ کو دیکھکر ایک غلہ فروش صاحب نے بکاب گنج کی منڈی مین پہلے تو کئی سو من غلہ بھر رکھا جب خراب ہوگیا تو کوڑے کرنے کو آپ نے نکالا - پولیس نے دھر لیا - عدالت سٹی مجسٹریٹ سے دو سو روپیہ جرمانہ دینا پڑا اور غلہ ضایع کرادیا گیا - چوبے جی چھبے ہونے گئے تھے دوبے ہی جی رہگئے -

ہمارا شہر شتبہ خون کے مقدمات کی تحقیقات مین کچھ خدا ہی کے ہان سے بہپسندی ہوتا جاتا ہے ہم محمد حیدر کے قاتل کے پتا نہ ملنے پر افسوس کرہی رہے تھے کہ حال مین مسماۃ تسلیا سا کنہ برہانہ بھی مشتبہ طور سے مری - بعضون کو شبہ ہوا کہ مارپیٹ کے صدمے سے مرگئی - پولیس نے اسی پر تحقیقات کی معلوم ہوا کہ یہ سسرال سے بہاگ آیا کرتی تہی - اس پر ماں نے مارا - خون کا پیشاب آنے لگا - اور مرگئی - مگر ڈاکٹری تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کوئی عارضہ تہا - چلیے مقدمہ رفت گزشت -

بھیجد یجئے - ہم بخوشی و احسانمندی تمام بسر و چشم قبول کر لین گے -

راقـــــم
ناقوش ہندوستانی

شاباش واہ پٹھو

آج کل پنجاب کے اخبارون مین غلام اور کیکر کی کشتی کا بڑا چرچا ہے کہتے ہین ہزارہا آدمی دور دور سے آیا تھا - ٹھیکہ دارون کو بڑی آمدنی ہوئی اور چونکہ اس کشتی مین کسی قدر مذہبی تعصب کی بھی جھلک تھی طرفین کو بڑا جوش خروش تھا - خیر صاحب وقت آیا اور کشتی چھڑی - دونون پہلوان شام تک لڑتے رہے اور کسی نے کسی کو نہ چت کیا - آخر برابر پر چھوڑ دی گئی - اس پر بہت سے حضرات جو ایک کی ایک چاہتے تھے بگڑے ہوئے ہین اور طرح طرح کے الزامات ٹھیکہ دارون اور پہلوانون کو لگاتے ہین - مگر ہمارے نزدیک ہر طرح پر پہلوان قابل تعریف ہین - اگر دونون فی الواقع برابر رہے اور ایک دوسرے سے ہار نہ سکا تو اس زمانے مین جبکہ ہندوستانی بھائی مکھیان مارنے کے لایق ہوتے جاتے ہین غنیمت سے ہین اور اگر دونون نے ملکر بھیڑیا دھسان خلقت تماشائیون کو الّو بنایا - تب بھی لایق تعریف ہین - جن کمبختون کو اتنا خیال نہ ہو کہ قحط کے مارے بال بچے فاقے کرتے ہین اور ٹکٹ دے دے کر کشتی دیکھنے جائین اُن کی یہی سزا ہے -

راقـــــم
پرانا پہلوان

میرے افکار

حضرت آج کل کچھ نہ پوچھیے - نیاز مند ایسے افکار و ترددات چندر چند مین مبتلا ہے کہ بیان سے باہر ہے - خدا گواہ ہے اتنی عمر آئی مجھے تو ایسا اتفاق نہین ہوا - حیران ہون کیا کرون - کیا نہ کرون - واللہ باللہ قریب ہے مجھے جنون ہو جاے - کسی طرف کپڑے پھاڑ کر نکل کھڑا ہون - اجی ایک بات ہو تو کہی جاے ایک سلسلہ ہے افکار کا نامتناہی - اگر ایک طرف سے کچھ اطمینان ہوا تو اسکے پیچھے چار باتین اور پیدا ہو گئین - لاحول ولا عجیب خفقانی جان ہے - کوئی انتظام بند و بست ٹھیک ہی نہین بیٹھتا - اب مین آپ سے کیا عرض کرون - آپ ہی ٹانگ کھولیے آپ ہی لاجون مریے - ایک آرمینیا کا معاملہ لیجئیے بھلا کرے وہ تو بوڑھے ہو گئے ہین سٹھیا - اُس پر ایسا غلبہ کر لیا ہے کہ اُنہین دنیا ما فیہا کی خبر نہین اور ہین ہم کو تو کچھ کرنا دھرنا پڑے گا نہین قوم جتنا چاہو سلامتی سے قوم کا یہ حال کر وہ کچھ سمجھتی بوجھتی نہین - جو کچھ کہا اُسی پر صبر مجھی کو خواہ مخواہ مفت اٹھانی ہوتی ہے - ٹرکی کہ اسکو اور مغویون نے ایسا بگاڑا ہے کہ اب میری کوئی بات مین نہین لاتا اور رہم صبر اور ہم چیم اوپر ہی دل سے ہان بلد ہین مگر سامنے کے وقت کنائی کاٹ جاتے ہین -

امریکہ کے جھگڑے ٹرانسوال کے بکھیڑے کو تو تصفیہ کر کے دیا ہے مگر کھٹکا ہر وقت لگا ہوا ہے کہ خدا جانے بعد چند سے کیا نکلے -

مصر کا معاملہ روس اور فرانس کے مارے خاطر خواہ طے ہونے نہین پاتا - فرانس کو جب دیکھو شرارت کر رہا ہے -

ایک ہندوستان رہا تھا جسکی طرف سے ہر طرح کا اطمینان تھا مگر وہان خشک سالی اور قحط کی ایسی بلا نازل ہے کہ اُسکی فکرین خون خشک کیے دیتی ہین -

تمام کام میرے یونہین پڑے ہوئے ہین - ملکہ معظمہ کی حکومت کو ساٹھ سال گزر چکے - مجھے جلدی تھی کہ اسکا جشن دھوم دھام سے مناؤن - پھر خدا جانے ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے - مگر اس پریشانی خاطر اور ترددات کے طوفان مین ہو کیا سکتا ہے -

امیر کابل کا یہ حال ہے کہ ڈیورینڈ صاحب کی مشن نے جو کچھ طے کیا تھا اُس کے خلاف اُن کی نیت معلوم ہوتی ہے - آتنے دن کی خاطر مدارات وظیفہ - رسم راہ - چنان چنین - سب غت ربود معلوم ہے شود -

روس کا یہ حال کہ وہ شرارت سے باز نہین آتا - کہین ریل کھینچے لاتا ہے - کہین ہندوستان مین گیہون بھیجے دیتا ہے - غرضکہ چارون طرف افکار نے گھیر لیا - اور مجھکو بوکھل سا بنا دیا ہے - خدا اِن باتون سے نجات دے تو مین تین سجدہ شکر ادا کرون - واللہ وہ تو کہیے مجھی سا ضابطہ آدمی ہے کہ سب انگیز کیے جاتا ہون ورنہ بڑے بڑون کے چھکے چھوٹ جاتے -

راقـــــم
انگلستان

پس مرگ

رحمت کا جوش

کال گیا اور [illegible] آیا [illegible] سال [illegible] | عاشقو [illegible] سنا [illegible] کا [illegible] (؟)

[illegible] چھوں چھوں کرتے کہا | پاک اور بے چون ہے ذات خدا

[illegible] تھہ تھہ تھہ | پھول نہے کہہ بہہ بہہ بہہ

[illegible] اور آیا رنگ | نکلے گی دل کی ساری اُمنگ

[illegible] بوسے اسے کرتا | کر دیا تو نے ہرا بھرا پار

[illegible] والے ہیں بتیاں | آگ پہ جیسے ہو سیماب

[illegible] ٹیکین [illegible] گال | چہرے [illegible] بگڑا حال

[illegible] بوسے سر [illegible] | اوندھے لدیا کیا [illegible]

[illegible] ہے کال گیا | سالا سوکھا سال گیا

چھم چھم چھم چھم بوندیں آئیں | جھم جھم جھم جھم عیش کو لائیں

کالی کالی آئیں گھٹائیں | [illegible] سرد ہوائیں

[illegible] | کلے بھرنے والے ایک [illegible]

کال گیا اور [illegible] | [illegible] کا بڑا آیا

ستیل ہو اس کی [illegible] تو نہ | [illegible] کا انکو [illegible] کو ندا

آنکھ [illegible] بیٹھے [illegible] | دشمن بن گئی جان کی [illegible]

مشکل ہو گئی دامون کی | [illegible] ہو گئی آسون کی

[illegible]

سرگزشت حاجی بغلول

باب چہاردہم

(بقیہ)

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۵ - نومبر ۱۸۹۶ء

ناظر حسین - اجی ہم خوب آپ کی بات سمجھتے ہیں - آپ وہی بخار نکالتے ہیں -

حاجی - شرم تو نہیں آتی کیا نام کہ دوستون کو ایسا ہی لازم تھا؟

ناظر حسین - اجی ہمکو لازم تھا یا نہیں ہماری صفائی کا یہی عوض تھا ہم نے جو کچھ کیا تمہاری اجازت تمہاری خوشی سے -

حاجی - اُسوقت کیا کوئی دوست مجھکو ملا تھا - جب کیا نام کہ لوگون میں چرچا ہوا تو ہمکو بھی ناگوار گذرا -

ناظر - تو ہماری آپ کی دوستی لوگون کے کہنے سننے پر موقوف ٹھہری -

حاجی - اجی دوستی کا اس میں کیا ذکر کیا نام کہ انصاف کرو دنیا تمکو کیا کہتی ہے -

ناظر - ہمارے آپ کے معاملے میں دنیا کمبخت کون ہوتی ہے اور یہ جو خط تمکو آیا تھا تو اپنی طرف سے یا دنیا کی طرف سے - آپ دنیا کے مختار ہیں - وکیل ہیں - کون ہیں

حاجی - پوچھو انہیں لوگون سے کیا کہتے ہیں تمکو -

طرفدار حاجی - بھئی اصل تو یہ ہے ناظر حسین صاحب آپ کو حاجی صاحب کے ساتھ ایسا لازم نہ تھا -

طرفدار ناظر حسین - اجی حاجی صاحب کچھ ہیں بھی - خواہ مخواہ کی عاشقی لیے پھرتے ہیں - صورت نہ کپاس کوئی ستے مٹھم لٹھا - صورت شکل وہ کہ کسی طرف سے آدمی نہیں معلوم ہوتے - زمین پر گام تو کرتے چلتے ہیں - پیٹ مٹکا - داڑھی چوہے کی دم - بھلا اس صورت شکل پر وہ ضرور رہیتین!

طرفدار حاجی - مگر آنکھین تو نشیلی ہیں -

طرفدار ناظر حسین - جی ہان اور اُن کے آگے ناک جلی پھلکی -

حاجی - (زچ ہو کر) اجی ان واہیات باتون سے کیا مطلب

طرفدار حاجی - یہ اب کرین کیا اپنی خطا پر نادم ہیں جب ہوا تب قائل [illegible] تو ان باتون پر آئے - بھئی حاجی ہم تو تمہاری طرف ہیں -

ناظر حسین - خدا انصاف سے کہیے آپ کی حالت ایسی تھی کہ آپ عاشقی بناتے -

حاجی - اسکے کیا معنے ہم کچھ ہیں نہیں! ہمارے دل ہی نہیں [illegible] تمہاری طرح بوالہوس ہم نہیں - ہم عمر کے سچے عاشق ہیں عاشق

ناظر حسین - اچھا پھر نتیجہ اس عشق کا کیا ہوتا - آپ کو وہ مل جاتی تو آپ کیا کرتے - آپ کا گھر در ہی کہین ہے کہان رکھتے -

طرفدار حاجی - کیا کہین محمد کا نانہ تھا - ان کے دوستون کے گھر سیکڑون پڑے ہیں -

طرفدار ناظر حسین - خود تو بندر کی طرح خانہ بدوش - چلے ہیں مرادی کو گھر ڈالنے - بس بیٹھے بھی رہیے -

ناظر حسین - اجی ان فضولیات سے کیا بحث - سیدھی سی تو بات ہے - اسکا جواب دیجیے - آپ مرادی پر عاشق ہیں!

حاجی - یہ پوچھنے کی بات ہے کیا یاد نہ سارے عالم میں شہرہ ہے عاشق ہوئے اور ڈنکے کی چوٹ عاشق ہوئے بیچ کھیت عاشق ہوئے -

ناظر حسین - جی ہان ارہر کے کھیت میں - اب کہیے وہ بھی معشوقہ ہیں

حاجی- آپ کا سوال واہیات ہے کسی کے دل کا حال کسیکو کیا معلوم۔

ناظر حسین- آپ کو دو ملین- آپ کے گھر آئین- آپ کی ننگ و ناموس ہو میں۔

حاجی- (بگڑ کے) جو بھی ہو تا کیا نام کہ تو ایسی بات نہ ہونے پاتی خیال تہی تمہارا ہی۔

ناظر حسین- آپ سب کے سامنے دست بردار ہوئے آپ نے ہی نامہ لکھا۔

مرزا صادق- تو کچھ آپ کے مقابلہ مین دست بردار نہین ہوئے باز خان کے مقابلے مین کنارہ کیا۔

ناظر حسین- ہمارے مقابلے مین اجازت تو دی۔

حاجی- (مرزا صادق سے) اب دیکھیے جواب ہم ہی خانہ سے بھی نا نہین نکلتے تھے کیا نام کہ سب معاملہ خود ہی غارت کرایا اور اب مزے لیتے ہو بیٹھ کے۔ دیکھ لیا تم سب کو کیا نام کہ دگی بازی نکالی ہے ہمارے ساتھ۔

اس بحث مین حاجی صاحب بہت ہی زچ ہوئے۔ کئی بار پیشانی کا پسینا پونچھا۔ کئی دفعہ پانی پینے کو مانگا حقہ کی چلمین کی چلمین سلفہ کر گئے اور پھر شکایت ہی کہ چلم اچھی نہین بھری۔ اتنے مین آفت کی مار آپ کے خطوط بھی پیش ہو گئے اور ایک ایک لفظ کا جواب طلب کیا گیا۔ اُس مین آپ کی الجھن سوالی و دراز قیاس کی تشریح نے آپ ہی انکی تردید اور آخر کو معذرت خواہی- ان سب نے مل ملا کر آپ کو پورا الو کھل بنا دیا۔

مختصر یہ ہے کہ دس بیس ہزار "کیا نام" کے بعد آپ بگڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور گھر پر آ اونٹی کھٹواٹی لے لیٹ رہے اور دل مین سوچے حاجی اب اس شہر مین منہ دکھانے کی جگہ نہین رہی غضب خدا کا معشوقہ چھین گئی۔ نہ راز و نیاز ہونے پائے نہ گلے شکوے ہوئے نہ رشک و رقابت کے جھگڑے برپا ہوئے نہ عیش و راحت نصیب ہوئی۔ مفت خدا جانے کتنی تکلیفین اُٹھائین- بالکل گھاٹے مین رہے۔

اتنے مین بی زکن بھی کونے سے منمنا کے بولین- حاجی میان تم کو ہو کیا گیا ہے- اجی مجھ سے دل لگاؤ نہ کسی کو نظر آؤن گی نہ کوئی بری آنکھ ڈالے گا- آپ نے میری صورت نہین دیکھی مرادی ایسی ہو تو نہین تو میرے تلوؤن کے برابر نہین۔

حاجی سمجھے کہ آج چڑیل نے صورت دکھا ہی دی مارے ڈر کے ولائی اوڑھ لی اور دم سادھ کے خاموش ہو کے پڑ رہے۔

باب پانزدہم

اب تک تو دل لگی تھی پر اب سُننے میں دل لگا

حاجی اور ناظر حسین سے پہلے تو چھیڑ چھاڑ ہنسی کے طور سے گفتگو چھڑی تھی مگر بات بڑھتے بڑھتے دور پہونچ گئی اور کہاں تک پہونچی یہ ناظر حسین کا دل جانے- ہان اتنا کہہ سکتے ہین کہ حاجی اُٹھے تو ناظر حسین بھی کچھ سوچتے گھر گئے- ضد اور رقابت نے نوبت وہان تک پہونچا دیا جہان تک ہمارا آپ کا کسی کا بلکہ خود ان کا خیال نہ جا سکتا تھا- اب اور تو کچھ نہین اُن کو مرادی کا نام کبھی یاد آ جانے لگا- حکیم کہتے ہین کوئی بیماری اگر ہونے والی ہوتی ہے تو مدتون پہلے سے خفیف خفیف سا مادہ جمع ہونے لگتا ہے شاید یہی بات ہو- کمبختی کی مار گمانی خان ہوتی مرادی اور اُسکے باپ سرنیر خان کو جانتا تھا اور اس جانے کا حال ناظر حسین بھی جانتے تھے- ایسا کچھ سامان ہوا کہ ان کے دل مین شوق پیدا ہوا کہ لاؤ زری اسکو دیکھین تو سہی اور کچھ نہین حاجی کو چھیڑنے کا موقع ملے گا- یہ کوئی بڑی بات نہ تھی- لیکن ناظر حسین اسکو سوچتے دیر تک رہے- ہوگی کوئی وجہ اُن کا دل جانے ایک دفعہ خیال کرتے کہو کا ہی اتنی سی بات کے لیے کون اہتمام کرے- پھر جی مین آتا ہے کیا ہے دل لگی سہی- بات بہت بڑھ جائے گی- اچھا ہے حاجی اور جلے گا- اجی واہیات بات ہے جانے ہی گا کون- ایسے خیالات غنیمت یہ ہے الجھن نا- جہان گتھی پڑی اور آدمی کی عقل گئی- یہی حال ان کا بھی ہوا اور آخر کو ایک دن مرادی کے دیکھنے پر آمادہ ہی ہو گئے۔

حضرات ناظرین- گمانی خان صاحب بھی اپنے وقت کے بلا سے بے درمان ہین- حسن اتفاق سے مسماۃ مرادی کے ہم قوم اور دور کے رشتہ دار ہین- پرانے گھاگ- گرگ صد باران دیدہ شاہی زمانے مین گنگا بخش ڈاکو کے اکثر ہمراہ رکاب رہ چکے ہین غدر مین بیگم کے بھی ساتھ نیپال کے رُخ کی منزل تک گئے تھے اب میر ناظر حسین کے ہان دو روپے کھانے پر ملازم ہین- اگرچہ بہت کچھ ڈھل چکا ہے مگر مزاج مین سلامتی سے کچھ کچھ کھلی بازی باقی ہے۔ خاصکر جب تحصیلی سے سُرمہ دانی نکال سُرمہ لگا- داڑھی مین کنگھی کر ڈھاٹا باندھ درپنی مین منہ دیکھتے ہین تو آج مین ضرور کسی قدر شوخی آ جاتی ہے- انہون نے حاجی اور مرادی کا چرچا جو سُنا اور اپنے آقائے نعمت کو فی الجملہ مستعد جو پایا تو ان کے پیٹ مین بھی سستیان نے اچھل کود مچائی- رسوخ کی تدبیر ئی باتھ

آئی- آپ نے تخلیے مین مرادی کی نسبت کچہ تعریف کی اور ایک
روز فقرہ دیکر اُسکو مان سمیت لاکر حاضر کرہی دیا-
اچھی صورت کسی کی کیون نہ ہو دیکھنے ہی کے واسطے ہوتی ہے
ناظر حسین نے اگر مرادی کو نظر بہر کر دیکھ لیا تو لیا گناہ کیا- نگہبان
جی لگاکر گھورنے کی [illegible] اجازت البتہ نہ حاجی صاحب نے دی تہی نہ
کسی راین نے ہم [illegible] ت اُنکی ضرور قابل اعتراض تہی- مگر ہے کون
اگر حاجی کو احمق بنایا [illegible] مشورہ تک نہ لیا- اُدہر حرفہ ریوڑی نے
ہوشیار کو مزید بنایا [illegible] تہا تو ادہر گمانی خان سے اس اچھے بھلے سمجہدار
مرادی [illegible]
[illegible] لیا-
ستہرا- سُوتی [illegible]
[illegible] پیاری گہواری تراش خراش سے سوا- بنا اُسنکا
سے [illegible] ناہی کا گہنا پہنے- کاہی اوڑہنی اوڑہے کہڑی
ہے- سر [illegible] ن تیل نہ منہ مین گلوری- کا[illegible] سیاہ- سے ٹہیک
ہے- ہا[illegible] پاؤن سڈول- چہب تختی دلربا- بہولی صورت- مدا
سُنہری رنگت- فراخ پیشانی- پتلے پتلے ہونٹ- چہوٹا سا دہان
جبی جبی بھوین- صراحی دار گردن- اور پس پشت چہوٹی تو وہ بتا
دیتی تہی کہ آج کوئی بڑی مشاطہ کی بنائی ہوئی ہو آئی تو بہی تنی
بہلی تو معلوم نہ ہوتی جتنی اُسکی پشت پر معلوم ہوتی تہی- ناظر حسین
کی آنکہ [illegible] پیشانی کے گہونگروالے پریشان بالون سے اُلجہکر
چلی تو گھٹنے کی چوڑیون اور پاؤن کے پیتل کے چھلون تک پہنچتی
اُتری- سہ

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست

اور اب اور بہی مصمم ارادہ ہوگیا کہ حاجی کو جلائین اور خوب جلائین
گمانی خان اپنے گروہ مین بڑے پولٹیشن بہی شمار ہوتے تھے
ان کے مصالح اور قومی ترقی و بہبود کے خیال نے اس موقع کو
یون چھوڑ دینا سراسر بیجا خیال کیا- (باقی)

لوکل علیہ الرحمتہ

ادہر دو ایک روز خفیف بارش ہوئی- پرنالے تو نہین بہے
مگر دیر تک بوندا باندی سے زمین ضرور تر ہوگئی- سردی خوب
چمکی- کسانون کی اشک شوئی ہوگئی-

مگر غلے کا نرخ ابہی تک مزاج معشوق ہو رہا ہے-

ہماری میونسپلٹی نے حاتم کی قبر پر لات ماری جن ملازمین کی
تنخواہ پانچ سے کم تہی اُنکی تنخواہ مین ۸ر کا اضافہ کیا-

کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمٹڈ

سرمایہ (وصول شدہ) ایک لاکھ

رزرو فنڈ [illegible]

ہیڈ آفس [illegible]

ڈیلیہ ہائے [illegible] آڑھت- لاہور الہ آباد- کانپور- کلکتہ- لکھنؤ- دہلی

[illegible] پور- بمبئی- آگرہ- امانت ہائے میعادی پر سود حسب شرح [illegible] جاتا ہے-

ایک سال کے واسطے سے ۶ فیصدی سالانہ

ایک [illegible] ماہ " صہ "

چھ ماہ " للعہ "

[illegible] صد روپیہ سے کم بمد امانت میعادی نہیں جمع ہو سکتا-

سود امانت ہائے میعادی کا یکم جولائی و ۲- جنوری کو یا جس وقت کہ رسید کی میعاد ختم ہو بشرط خواست امانت دار مل سکتا ہے-

ہر ایک احاطہ کے کرنسی نوٹ بمد امانت میعادی برابر قیمت پر جمع ہو سکتے ہیں

امانت ہائے غیر میعادی یعنی (فناٹ نتاب) پر سود بحساب ۳ فیصدی سالانہ دیا جاتا ہے-

ایک صد روپیہ یا اس سے زاید کے قرضہ جات قابل اطمینان شخصی مقامات پر بکفالت (اراضی و مکانات جصص رجسٹری شدہ کمپنی و گورنمنٹ پیپر وزیورات نقرئی وطلائی) دیے جاتے ہین شرح سود دفتر کمپنی سے دریافت ہو سکتی ہے

جملہ خط وکتابت متعلق کمپنی بنام سکرٹری کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمٹڈ فیض آباد ہونی چاہیے- شرح قواعد کمپنی درخواست آنے پر بھیجے جا سکتے ہین-

فیض آباد- سید فضل رسول سکرٹری

مورخہ یکم ستمبر ۱۸۹۶ء-

خداداد

انگریز- اجی خان صاحب ہماری نیازمندی دیکھیے اور اپنی بمیر وتی- ہم نے سلطنت دی-

امیر- خداداد-

انگریز- وظیفہ-

امیر- خداداد-

انگریز- مالی امداد-

امیر- خداداد-

انگریز- سلاح-

امیر- خداداد-

انگریز- سامان جنگ-

امیر- خداداد-

انگریز- ولایتی کلین-

امیر- خداداد-

انگریز- انگریزی ڈاکٹر-

امیر- خداداد-

انگریز- انگریزی ڈاکٹرن-

امیر- خداداد-

انگریز- انجینیر-

امیر- خداداد-

انگریز- ڈیورنڈ مشن مین اضافہ ملک-

امیر- خداداد-

انگریز- وظیفہ مین ترقی-

امیر- خداداد-

انگریز- ہماری مدد سے فتح کافرستان-

امیر- خداداد-

انگریز- نصراللہ خان کی ولایت مین مدارات-

امیر- خداداد-

انگریز- ہماری نیازمندی-

امیر- خداداد-

انگریز- ہماری خوشامد-

امیر- خداداد-

انگریز- لاحول ولا- میری حماقت-

امیر- یہ بھی خداداد-

کھسیانے کاگی

یا باین شوراشوری یا باین بے نمکی- جب آرمینیا کا مسئلہ چھڑا تھا انگلینڈ خان بہادر جو کچھ نخرے ڈبے کی گود کھاتے- انگریزی اخبارات، مظالم آرمینیا- چل پون- واویلا- دوہائی- تہائی چوتھائی- مچاتے- گلیڈ اسٹن کا پہاڑ پہاڑ چیختے- وزرا بھی دکھاتے تھے ہم نے آپ نے سب نے دیکھے سُنے ہین- ذرا ذرا سی بات پر جنگ کی دھمکیان بتائی جاتی تہین- احکام صادر ہوتے تھے کہ یہ کرو اور وہ کرو- اصلاح کرو- فتنہ فرو کرو- آرمینیا یون

کے خون کا عوض لو - انکے ٹھیک بنانے والون کو سزا دو - جو ہم کہین وہ کرو - اگر ایسا نہ کیا تو ہم سے بڑا کوئی نہین - غرضکہ دنیا کی کوئی دھمکی - کوئی تخویف ایسی نہ تھی کہ ٹرکی کے ساتھہ اُٹھا رکھی ہو - مگر آپ جانیے یورپ تین پانچ حضرت ہی اکیلے تو تھے نہین اور بہلا کون سے آپ کے برتاؤ کچھ ہوے تھے اُن کا نتیجہ نکل چکا - برہم چشم آپ کی بات کو تاڑ چکا تھا - آپ تن تنہا کر ہی کیا سکتے تھے - خصوص روس اور فرانس ان دونون نے سازکر کے آپ کی کوئی تدبیر چلنے نہ دی - اب کرین تو کیا - آخر جب یورپ اور ٹرکی نے سمجھایا کہ

اسی خاطر تو قتل عاشقان سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کاروان ہوکر

تو حضرت کی آنکھین کھلین - اب مناسب سمجھکر لارڈ سالسبری نے فرماتے کیا ہین کہ ہم بدون شرکت دول یورپ کوئی کام تن تنہا نہ کرنے کا ارادہ رکہتے تھے اور نہ اب ایسے والے ہین -

چہ خوش ونشکر اجی حضرت آپ نے اب تک جو کچھ کیا - جو لام باندھے - جو تخویفین دین اُن مین آپ نے اسکو کیون نہ ملحوظ رکہا - واللہ یہ تو ویسی ہی ہوئی جیسی بندر گھر کیان دیتا ہے - اگر اُس نے دیکھا کہ آدمی ڈر گیا تو پھر حملہ بھی کرتا ہے - کاٹ بھی کھاتا ہے - چیز بھی اُٹھالے جاتا ہے - اور اگر تاڑ لیا کہ آدمی بیڈھب ہے - گیدڑ بھبکیون مین آنے والا نہین تو پھر مہذب طریقے سے دم دبا چلتا ہوتا ہے - اسی طرح جب دیکھا کہ یورپ بد گمان ہے - یون دبنے والا نہین تو اب لگے پینان چنین کرنے -

---

جلدی کام شیطان کا

قحط کا انتظام اور گورنمنٹ حیدرآباد سے ! اول تو آپ جانیے ہندوستان کے قحط صاحب ایسے خوش قسمت ہین کہ ہماری انگریزی گورنمنٹ ان کے انسداد کی تدابیر مین بغیر مین میکھہ کچھ نہین کرسکتی - پہلے قحط پڑا پھر توجہ ہوئی - پھر اسکی چھان بنان ہوئی کہ گرانی ہے یا قحط ہے - پھر بعد مدت کھلا کہ نہین سچ مچ قحط ہی ہے پھر رپورٹین تیار ہوئین - پھر ولایت بھیجی گئین - اور استنے عرصے تک رعایا سوکھہ سوکھہ مجبور رہا کی - اب جب آدہے سے زیادہ زمانہ گزر چکا - رعایا کی جان پر بن چکی تب ولایت مین لوگ متوجہ ہوئے اب وہ بھی شک اور شبہے کے ساتھہ - پھر بہلا حیدرآباد کی گورنمنٹ اتنی قلیل مدت مین کیا کرسکتی ہے - یہان تو سلاطین سے تمام کامون مین ؏

آہستہ خرام بلکہ مخرام

پر عمل ہوتا ہے - کسی بات کی جلدی ہی نہین ہوتی - آج کا کام ہزار برس مین ہو تب بھی جانیے جلدی ہوا - آپ [illegible] بیدار ہوئے - اور نواب وقار الامرا نے کمیٹی مقرر کی - سوالات اور کب کو دورے کو بھیجا - اب دیکھیئے کب تک قحط کی تحقیق ہوتی [illegible] تک رپورٹ بھیجی جاتی اور کس زمانے مین امداد [illegible] ہے - یہان تو آپ جانیے اسلامی سلطنت - اور کوئی [illegible] شوارع اسلام سے ہو یا نہو مگر اس مثل پر ضرور عمل ہے کہ "جلدی کام شیطان کا" بھلا سمجھو کیونکر امید ہو کہ اس کام مین تعجیل "کار شیاطین" کیا جائے گا -

اب رہی خلقت اُس کے واسطے یہ جواب ہے کہ اگر اسکو ہمیشہ ہزار دفعہ غرض ہو انتظام تک جیتی رہے اور اگر ایسی ہی جلدی ہو مر جائے - ریاست کی طرف سے جلدی کا کام ہونے سے رہا کیون

کہ تعجیل کار شیاطین بود

دوسرے انسان کسی حال کسی مصیبت - کسی فکر مین کیون نہو وضع ہاتھہ سے نہ دینی چاہیے - بہلا جو وضع سیکڑون برس سے چلی آتی ہے وہ نظام کی گورنمنٹ کیون ہاتھہ سے دینے لگی -

---

حق لیلے

مارننگ پوسٹ کبھی کبھی اپنے ناظرین کے ساتھہ کھلی بازی بھی کرتا ہے - تازہ دلگی سُنیئے کہ آپ نے الہ آباد سے دہلی جو انتقال فرمایا تو اُس اخبار نے دیار پر مہربانی کی نظر ہوئی [illegible] مین آپ نے لکھہ مارا کہ حضور وبسیرائے کی رائے ہے کہ دہلی شہر کو دار الریاست قرار دین کیونکہ ملک کے کنارے رہکر اچھی طرح حکمرانی نہین ہوسکتی - بات تو قرینے کی ہے خصوص سرحدی خدشات کے دیکھتے - مگر انگریز بھی مانین گے یا نہین - اس مین ذرا گفتگو ہے کیونکہ جو سامان کلکتے مین ہے وہ دہلی مین میسر نہین آسکتا اور کلکتہ اپنی اہمیت بوجہ ساحل دریا پر واقع ہونے کے کم نہین کرسکتا -

ہم کہتے ہین جب یہ عزت غدر کے بعد سے دہلی کو نہ دی گئی اور سیکڑون برس کا دار السلطنت اور اُس کے شہزادے

یہ ہیں عالم

العلم حجاب الاکبر

اور شہر اور مکان و مکین خاک مین مل چکے۔ رونق وہان کی جاتی رہی۔ باشندے وہان کے تباہ برباد ہوکر ہندوستان مین تتربتر ہوگئے۔ دولت۔ تہذیب وہان کی جا چکی ہے تو اس مین باقی کیا رہا۔ اب اُس مُردے مین تازہ روح پھونکنے سے ہوتا ہی کیا ہے۔

تو ہم بھی کہہ سکتے [illegible] رننگ پوسٹ صاحب یونہین غلط بخشی پر مستعد ہین [illegible] کے [illegible] ہین کہ دار السلطنت لکھنؤ مین قائم کیا جاسے۔ اگرچہ اور اس [illegible] سے ہم اُسکی جاتی ہوئی رونق کو رو رہے ہین اور خالی خولی [illegible] تو رہی سہی جوڈیشل کی خیر مناتے رہے۔ مگر جب ہیچ ہی [illegible] سے بانیان ہون تو آخر ایسی خواہش ظاہر کرنے مین [illegible] ہے۔ آپ نے سُنا نہین خلافت کے جھگڑے مین [illegible] سے جب کسی نے پوچھا تو اُس جوان نے یہی بتایا کہ کسی کا [illegible] مین صرف لینے کا حق تھا۔

میرٹھ

اگرچہ بعض بعض مقامات پر خریف اچھی ہوئی تھی۔ مگر مخلوق کی گردش تقدیر سے چونکہ بارش نہ ہوئی غلہ فروشون کے ہاتھ ایک بات آئی۔ غل مچے شہر تین ہوئین۔ ادھر سے اُدھر کوٹھیان چلنے لگیں۔ تجارت کا بازار گرم ہوا۔ کھتیان بھری گئین۔ کوٹھے پُر ہوئے۔ ریل قہر اور شان جلال کا نمونہ ہے۔ ریل نے اس سے اُس شہر مین غلہ پہونچانا شروع کیا۔ پھر کیا تھا سورش اُٹھی۔ قیامت برپا ہوئی۔ قحط ہے۔ کال ہے۔ ہر روز نرخ گھٹنا شروع ہوا۔ جو مال باہر سے آیا دوکانداروں نے خریدا اور گھر مین ڈال لیا پونے آٹھ ساڑھے سات سیر پر نوبت پہونچی خلقت تباہ ہونے لگی۔ گیہون۔ چنے۔ مکئ۔ جوار۔ باجرہ۔ چاول۔ سب قریب قریب ایک بھاؤ ہو گئے۔ آسمان نے وہ آنکھین دکھائین کہ ابر کا نام مہینون نہ سُنا بارش تو کیسی! اب خدا خدا کرکے سُنا کہ آگرہ۔ علی گڈھ۔ ہمیرپور۔ بدایون۔ رامپور۔ نینی تال۔ شملہ۔ کانپور۔ بمبئی۔ مدراس۔ پنجاب وغیرہ مین کئی روز تک بارش ہوئی۔ میرٹھ مین بھی چار دن تک دن رات گھٹا نے عالم تیرہ و تار رکھا۔ آفتاب کا دیدار کسی کو نصیب نہ ہوا۔ کچھ بوندا باندی کچھ ہلکا ٹپکی ہوئی۔ غلہ فروشون کے دل دہلنے لگے۔ جی چھوٹنے لگے۔ غلہ بلی بچ گئی مگر سب نے آسمان کے سامنے خوشامد کی ایسی گڑگڑا کر دُعا مانگی

کہ یہ چرخ دوّار فلک ناہنجار پھر گھٹا کو ہمیشہ سمات میجد رہے۔

پھر وہی ساڑھے سات کا غل ہے
پھر وہی کھانے دانون کا قل ہے
پھر وہی رات دن ہین عشرت جوش
ہو سیہ یہ خیال غلہ فروش

راقم
م-خ-آبرہ-از میرٹھ

نئے ناول اور گلدستے

نیرنگ۔ یہ رینالڈز کے مشہور ناول فشر مین کا اُردو ترجمہ ہے اس کی چھپائی۔ اور خط و کاغذ وغیرہ مین جیسی صفائی اور پاکیزگی ملحوظ رکھی گئی ہے ویسی ہی اس کی زبان بھی شستہ و رفتہ ہے قصّے کی خوبیون کے بیان کرنے کی ضرورت نہین۔ انگلستان کے مشہور فسانہ نگار کے قلم کا مشہور ناول ہے۔ ہم اس کے مترجم سید احمد شاہ صاحب کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین قیمت ۱۰/ جن صاحبون کو منظور ہو مترجم صاحب سے بہ نشان لکھنؤ وزیر گنج اودھ ناول ڈپو طلب فرمائین۔

مفقود الخبر۔ ایک امریکن ناول کا اُردو ترجمہ۔ جناب پنڈت بشمبھر ناتھ صاحب سپرو نے کیا ہے۔ قصہ دلچسپ۔ اور زبان اُردو قدیم طرز تحریر کی چاشنی کے ساتھ صاف و شستہ ہے آپ ناول سوزن عشق اور دیگر کتب کے پرانے تجربہ کار مولف و مترجم ہین۔ جن صاحب کو خریداری منظور ہو مترجم صاحب سے بہ نشان فیض آباد طلب فرمائین۔

قتیل جفا۔ یہ ایک اوریجنل ناول کا ٹکڑا۔ سید محمد افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی کا لکھا ہوا ہے۔ طرز تحریر اگرچہ جابجا ژولیدہ ہے مگر مصنف صاحب چونکہ شاعر ہین اس وجہ سے چندان برا نہین ہان مکالمہ جہان ہے وہان زبان صاف ہے۔ بڑی خوبی اس مین یہ ہے کہ کہین کہین دل لگی ہے۔ ابھی معلوم ہوتا ہے باقی قصّے کی نسبت کچھ کہنا سُننا قبل از وقت ہے۔ قیمت ۱۲/ جن صاحب کو خریدنا منظور ہو مصنف صاحب وکیل دربار ٹونک متعینہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے طلب فرمائین۔

چمنستان سخن۔ یہ بھی ایک نیا گلدستہ ہے۔ ہمارے مہربان سید محمد عبد الله صاحب علم کے اہتمام مین کانپور سے تازہ شایع ہوتا ہے۔ آج کل جیسی اُردو شاعری ہے اسکے اعتبار سے

اچھا ہے۔ اس کے ساتھ ناول بھی لطبا سر اچھا نکلتا ہے۔ پروانہ۔ اُردو گلدستون اور شاعری کے دیکھتے ضرورت اس کی معلوم ہوتی تھی کہ کوئی گلدستہ ایسا شایع ہو جس کا مقصد شاعری کی اصلاح اور جدید طرز کی اشاعت و تعلیم ہو اور قدیم شعراے اُردو کے کلام کی خوبیان دکھائی جائین تاکہ آج کل کے موزون طبع حضرات دیکھین کہ اُردو شاعری کی کیا گت ہو رہی ہے اور اُس مین کس قدر اصلاح کی حاجت ہے مگر اس کے واسطے بہت بڑی لیاقت اور کسی قدر جسارت کی حاجت تھی الحمدللہ سیر ٹھہ سے ایک گلدستہ مذکورالصدر نام کا باہتمام و سعی جناب مولوی احمد حسن صاحب شوکت (جو اپنے گروہ مین مجدد الوقت کہلاتے ہین) جاری ہوا۔ اور اسکے ساتھ ایک ضمیمہ بھی ہے جس مین غالب کے کلام کا حل پوری لیاقت۔ ہمہ دانی کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ اگر استقلال کے ساتھ یہ گلدستہ جاری رہا اور مطبوع ناظرین ہوا تو ہم کو اُمید ہے کہ اُردو لٹریچر کو بہت فائدہ پہونچے۔

تعلیمی کانفرنس

ملک مین لاکھ قحط ہو۔ خلقت کتنی ہی چل پون مچاسے مگر دنیا کا کام دھندا موقوف نہین ہوتا۔ جب شادی غمی۔ ولادت کی کوئی تقریب ملتوی نہ ہوسکے تو آخر کانگریس یا کانفرنس والے اپنے اپنے مشاغل کیون ملتوی فرمانے لگے۔ نیشنل کانگریس حسب عادت بچاس ساٹھ ہزار کا خون کرنے کو کلکتے مین جمع ہوگی۔ اب رہی تعلیمی کانفرنس وہ آخر کیون اس سال خالی بتائے۔ خصوصاً جب اس سال نواب محسن الملک مولوی مہدی علیخان بہادر معمول سے زیادہ مشغول و منہمک پائے جاتے ہین۔ چنانچہ اس سال اس کا اجلاس میرٹھ مین قرار پاگیا۔ اور آثار و اہتمام سے یہی اُمید بندھی کہ اب کے کچھ کام کی باتین ہونگی۔ مہمان نوازی کا اہتمام بھی زیادہ کیا جائے گا اور جو حضرات تشریف لیجائینگے اُنسے کھانے کے دام وام کچھ نہ لیے جائینگے۔

چنانچہ ہم نے بھی نواب صاحب کی توجہ اور کانفرنس مین تازہ جان ڈالنے کی تصویر ۱۲۔ نومبر ۱۸۹۶ء کے پرچے مین بنادی تھی اُسکی نسبت جناب سرسید سکرٹری کانفرنس یون ارشاد فرماتے ہین۔

" ہمارے شفیق اڈیٹر اودھ پنچ لکھنؤ نے ایک نہایت نفیس کانفرنس کی تصویر اپنے اخبار مطبوعہ ۱۲۔ نومبر ۱۸۹۶ء مین چھاپی ہے کانفرنس کو مردہ بنایا ہے مری ہوئی ایک کرسی پر پڑی ہے اسکے سرہانے بجلی کی باٹری رکھی ہوئی ہے اور تار بجلی اُس مردہ کانفرنس کے سرہانون مین لگا ہوا ہے اور نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان جو اندنون مین اُمورات کانفرنس مین بہت سرگرم ہین اُن شیشون کو جن کی حرکت سے بجلی پیدا ہوتی ہے بہت کوشش سے ہلا رہے ہین تاکہ مردہ کانفرنس مین جان ڈالین۔

ہم اپنے شفیق کا شکر ادا کرتے ہین کہ اُنہون نے کانفرنس پر توجہ فرمائی ہے مگر اس مین اس قدر کسر ہے کہ جہان اُنہون نے کانفرنس بنائی مردہ لاش کی تصویر مین بنائی ہے وہان قوم کی مردہ لاش بنانی چاہیے تھین اور کانفرنس کو بجلی کی کل ہلانے والا بنایا ہوتا کیونکہ کانفرنس تو اپنا کام ہر سال کرتی ہے قوم کو اُسکی حالت پر خبردار کرتی ہے اُس کو ترقی کی راہ بتاتی ہے قومی ہمدردی نے سے اُن کو رُلاتی ہے اور سب طرح سے قوم کو قومی ترقی کے کامون پر مستعد کرنا چاہتی ہے اور اس سے زیادہ اور کچھ نہین کرسکتی مگر قوم ہے کہ مردہ پڑی ہے اور جو کام اُس کے کرنے کے ہین اُس مین ہاتھ پاؤن نہین ہلاتی پس کانفرنس مردہ نہین ہے بلکہ قوم مردہ ہے جو کچھ نہین کرتی۔"

اس کی نسبت ہم صرف اسی قدر عرض کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ کانفرنس کی برقی بٹیری اور قوم کی میت تو پُرانا رونا ہے۔ شام کے مردے کو کب تک روئیے۔ ہم کو تو تازہ مضمون کانفرنس کی نعش اور اُس مین نئے پروفیسر کے برقی قوت پہونچانے کا حال دکھانا تھا۔

مگر سید صاحب کا ارشاد بھی ایک طرح سے حق بجانب ہے کیا وجہ کہ قوم کے حال پر روتے روتے اب تو آپ کی وہی کیفیت ہوگئی ہے جو اُس بھوکے ملازم کی تھی جو ایک جگہ نوکری کرنے گیا۔ مالک نے ایک اُنگلی اُٹھائی (کہ خدا ایک ہے یا دو) نوکر سمجھا کہتے ہین ایک روٹی ملا کرے گی۔ اس نے دو اُنگلیان اُٹھائین کہ ایک نہین دو۔ آپ کو تو ہر مُردے کی تصویر مین قوم نظر آتی ہے۔ اور ہر شے مین اپنی سی جلوہ دکھاتی۔

دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

واللہ واہ۔ احسان کا بدلہ احسان سُنا کرتے تھے۔ مگر ہندوستان کے مسلمانونکو مارے کم بختی کے کسی سے لینا نہین۔ اِنکی ہمدردی اِس مفلسی

تباہی مین بہی ایسی ہے کہ گھر [illegible] جو ہے قلابازیان کہائین آستین قتل ہوتد
پڑھین مگر ایران - عرب - ٹرکی - مصر سے کوئی لنگر گدا آجاتے آپ خدمت کرنیکو تیار
ہین - گہر مین فاقہ ہو - جورو بچے بہوکون مرین - تن کو کپڑا پیٹ کو ٹکڑا نصیب نہو مگر
یہان مار مذہبی ہمدردی کے آپ ہین کہ حاتم کی قبر پر لات مارنیکو تیار ہین - اگر
حساب لگاؤ [illegible] یا شہر کوئی قصبہ کوئی گاؤن کسی موسم کسی فصل مین ایسا نہوگا
یا [illegible] یہ حال کہ اپنے [illegible] رس کفن کھسوٹ شکاری جانورونکی طرح گشت لگاتے نہون
امداد حضرات کو [illegible] ملک کے مسلمان فقیر کو تو ٹکڑا روٹی دینے مین جبین بہ جبین ہون
ترکی سے چندہ [illegible] مال کردین - نرہی سی بات ابہی روس و روم کی لڑائی مین مجہدہ حان
[illegible] کی [illegible] کا معاملہ پیش آیا جس سے جو ہوسکا کہنا کہن آنکہہ بند کرکے
[illegible] شروع کردیا - ادہر ٹیس تو ہے ایک طرف چرچہ کاتنے والی
[illegible] نے چندہ دیا -

اب اسکا عوض سنیے کہ خدا کی عنایت سے شہنشاہ ایران و سلطان
ٹرکی [illegible] بہی نہین ہوتے کہ ہندوستان کے مسلمان کس حال مین کیونکر زندگی
کے دن کاٹتے ہین - آجکل قحط پڑا ہوا ہے ہندوستان کے مسلمانونکی تبہا عام ہوئی
جاتی ہے چندے کی سخت حاجت ہے - حتے کہ انگلستان مین چندہ ہو رہا ہے
اور ترا اور مسلمانون کا ازلی دشمن روس بہی غلہ بہیجنے کی فکر مین ہے اور
چندہ کر رہا ہے جو ہندو و مسلمانون سب کو تقسیم ہوگا - مگر ایران اور ٹرکی
خبر بہی نہین ہوتے کہ اس گروہ پر کیا گزر رہی ہے جو ہماری رعایا کو
حج و زیارت مین آکر نفع پہونچاتا اور اگر وہ ہندوستان جاتی ہے تو
اُسکے قدم سر آنکہون پر لیکر بے حد سلوک ہوتا ہے - جس نے جنگ
کی حالت مین گاڑہی کمائی بے تامل بہیجی - بدلہ اُتارنے کا وقت
ہے لاؤ کچہ تو دے نکلین - ہماری سرکار آزاد خیال - فراخ حوصلہ
قوی بازو ہے - وہ اغیار کی ایسی امداد کیون نامنظور کرنے لگی -
جب روس ایسے شریر اور مخالف کی امداد بلا تامل گوارا کرتی ہے
تو ایران و ٹرکی کی اعانت کیون نامنظور کرے گی - ایران سے
تو کوئی بگاڑ کی بات نہین - رہا ٹرکی سو اُس سے وہ دوستی نہہی
جو پہلے تہی مگر ویسی مخالفت بہی نہین جیسی روس سے ہے - کچہ
بہی نہین - نہ دینے کی ساری باتین ہین - غضب خدا کا روس اگا ہون
آسکے اور بصرے اور مصر اور شام سے غلہ نہ آئے - بس دیکہہ لیا -
اب بہی اگر یہان کے مسلمان چندہ دین تو اُن سے بڑہکر کون احمق ہوسکتا
ہے - وقت نکلجاتا ہے بات رہجاتی ہے اور جب اب پیٹ کے آگے مذہب
اور مقامات متبرک سب بہول جاتے ہین - اخوت اسلامی کے حقوق کچہ
یہین کے مسلمانون پر نہین - دُنیا کے مسلمان سلاطین پر بہی ہین

راقم
تہوکا مسلمان

مین نہ رہی- اب انکے یار دوستون کا حلقہ بھی وسیع ہوگیا-
دستور ہے- جن مالکون مین رسم ہوتا ہے اُنکے نوکرون مین بھی باہم ایسی خصوصیت ہوجاتی ہے اپنے اپنے آقا کی باتین اور انپر راے زنیان بھی ادہر ادہر کے ضرور ہوتی ہین- پس جگت آشنا میان حرفہ ریوڑی اور انسے بھی ماہرانہ رسم ہو گیا تھا- انکو ایک دفعہ کہلی بوجھتی سے تو مرادی کے گہر مین آجانے اور حاجی صاحب اور حرفہ ریوڑی کی ساعی مین ناکامی- اور اپنی کارگزاری کا حال مسطر سے یون بیان کیا-

گہانی- کیون بچہ کہو- کیا حال چال ہے ؟
حرفہ ریوڑی کس کا !
گ- وہی مرزا خان کی لونڈیا کا-
ح- ارے اب کیا پوچھتے ہو معاملہ گڑبڑ ہوگیا- یار بڑی ٹھکا فضیحتی ہوئی-
گ- ہون- کل کے لونڈے- چلے واکو پھنسانے-
ح- تم بڑے کھوسٹ ہوکے کیا کرلیتے-
گ- یا کھوسٹ کہو- ایسا کیا ہے است-
ح- کہان-
گ- اپنی سرکار مان اور کہان-
ح- سچ کہو ؟
گ- اور نہین کا جھوٹ ! گھر مان پڑ گئی- موجود ہے-
ح- ارے ! (دھیمی آواز سے) پھر بھائی تمہاری ذات برادری کا معاملہ تھا-
گ- مالک کا کام تھا- نمک کھائے واکی تابعداری نکرتے جات برادری کون گاؤن رہے ہے-

یہ خبر سنتے ہی میان حرفہ ریوڑی کے پیٹ مین کھلبلی مچی- رپورٹ گزاننے کو فوراً بھاگتے ہوئے گھر پہونچے- اور ریوٹر کی ایجنسی کیطرح کھٹ سے تازہ تار حاجی کی انٹلی جنس ڈپارٹمنٹ مین پہونچا ہی دیا-

ح- میان- بڑا غضب ہوگیا- مرادی تو گھر پڑ گئی-
حاجی- ارے کس کے-
ح- وہی ناظر حسین میان کے یہان-
حاجی- کیسے- کیونکر- بالکل غلط-
ح- نہین حضور- ابھی تو گہانی خان سے سنکر غلام آیا ہے- اب تو اُسکے بڑے دور دورے ہین- ہزارون کا گہنا بنا- سُنار کو اپنی آنکھون کنگن بناتے دیکھہ آیا ہون- ایک جوڑ دو دو درزی سی رہے ہین- کامچوب بن رہا ہے- اب میان ناظر حسین گھر سے نکلتے تھوڑی ہین

عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل
چھچھوندر لگائے چنبیلی کا تیل

اب کسی سے ملاقات تھوڑی ہوتی ہے پیر صاحب دبکے رہتے ہین- میان کیا کہین بڑی چوک ہوگئی- اگر جو اُس سے کہتے سُنتے تو ہمارا کام بھی بن جاتا-

مخنث پر ڈھول کی آواز- دیوانے پر ہُو- مست پر بہے- حاجی پر کیا کلیجے پُرانی چوٹ پر پُرزائی کا کیا اثر ہوگا جو اس خبر رقابت اثر نے ہر اور سے لگے جلدی سانپ لوٹ گیا- گھبرا کر بیٹھے سے اُٹھ کھڑے ہوئے- ٹہلنے لگے جلدی ٹہلنے- جی ہی جی مین سوچنے- کچھ دیر کے بعد یون گویا ہوئی- ہاے

"ارے میان حرفہ ریوڑی- سچ ہے ہمین سے غلطی
افسوس کیا نام کہ ع
یار در پہلو و من گرد جہان میگردم

پھر اب کیا- بڑا موقع ہاتھہ سے نکل گیا- کیا نام کہ کہتے ہین کہ بعد از جنگ یاد آید بہ کلہ خود باید زد- بھئی آج سے اپنا دل بالکل پھٹ گیا- اب مین اُنکی صورت نہ دیکھونگا ! واللہ کیا نام کہ کیا بُرا زمانہ لگا ہے- مگر کیا وہ مرادی سے عیش کرسکین گے اور وہ جو کیا نام کہ بازخان سے نکاح موجود ہے وہ حضرت کو خبر ہی نہین-

ح- اجی حضور یہ سب انہین کا چکمہ معلوم دیتا ہے- نہ بازخان نہ بجری خان نہ شکار خان- جو کوئی ہوتا تو ان کے وہ گھر یون چلی آتی کچھ ہنسی نہین-

حاجی- ارے سچ کہا- ہو نہ ہو یہی بات ہے کیا نام کہ مگر کیون جی دوست ایسے بھی ہوتے ہین-

ح- جی میان سب طرح کے ہوتے ہین- یہ بھی دوستی ہے آپ کا عذاب اپنے سر لیا- اب ہٹائیے بھی دور بھی کیجیے- اچھا ہوا چنبیلی بھی تھی کس کام کی-

ادہر تو یہ باتین ہوتی رہین اور اُدہر حاجی صاحب نے جریب ڈھونڈہی عبا زیب جسم فرما محمد صادق وکیل کے ہان کی راہ لی- اور جاتے ہی ماتھے بغیر سلام علیک (بلہجہ عربی) جسکی عادت شدت کے ساتھ آپ مین تھی- دُور سے ڈپٹ بتائی-

حاجی- بھئی دیکھہ لیا تم لوگون کو کیا نام کہ ہم سے اور مکاری کرتے ہو ہم سے اُڑکر کہان جاسکتے ہو- یہ بازخان کا مقدمہ سب جعلی تھا اور کیا نام کہ تم نے ناظر حسین سے سازکرکے ہم کو آمادہ کیا کہ دست بردار ہو جائین اگر آج وہ ہوتا تو وہ اُنکے گہر جاتین- یہ- لاحول ولا- عجب بیہودہ لوگ ہو صاحب سلامت کے لایق نہین- دلگی نکالی ہے ہمارے ساتھ- تم لوگون نے آخر بنایا کیا ہے- ہمکو؟ مین بھی تو سُنون- مرے لیتے ہو

من خوب مے شناسم پیران پارسا را

اور ہمکو جلا کر۔ تم ہم جلسے سے رہے۔

محمد صادق۔ [...] سے حاجی صاحب۔ کیا ہوا۔

حاجی۔ جی ہاں آپ کو کچھ معلوم ہی نہیں۔ بس کیا نام کہ بیٹھے بھی رہو جلسے مین وہاں [...] ہے۔

منشی [...]ت رائے۔ (جو اسوقت وہان موجود تھے) ابی حضرت کچھ

حاجی۔ [...] بھی۔ آخر انکی کون خطا ہے۔

طلاق [...] آپ اس معاملے کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہ پیچیدہ معاملہ کیا نام کہ منشی ص[...] کا مسئلہ ہے۔

منشی صاحب۔ تو پھر آپ کو طلاق و نکاح سے کیا واسطہ۔ بقول غالب کا[...] ہی منقضی ہوئی۔ شفق سن۔ اب رہا مرادی کا معاملہ وہ کب [...] گذشت ہو گیا۔ تمھاری ایام عارض ہے۔

حاجی۔ بس کیا نام کہ خاموش۔ ہو گیا نا ہم کہ اسوقت جلا ہوا ہوں ناحق کو لو کہ بیٹھو گا۔ تم آپ قابل ملاقات نہیں۔ بڑی نالائقی۔ بیوقوفی کی جو تم لوگوں سے ہم ٹھہرا یا۔

منشی صاحب۔ ورین چہ شک۔ در بیخ لا یا سا بون بام ت۔ اور پھر اگر ایسے نہ ہوتے تو آپ سے رسم کیونکر بڑھتا۔

حاجی۔ اچھا جی اب بتاتے ہو کہ نہیں۔ کچھ تدبیر مل سکتی ہے۔ مین نے سنا ہے اسکو گہر مین ڈال لیا۔ کیا نام کہ اور بڑا دور دور ہا ہے۔ رات دن اسی کے ہان پڑے رہتے ہیں۔ اکثر کام پر نہیں جاتے ملاقاتین ترک ہو گئیں۔ افسوس کیا نام کہ اس شخص کو خبط ہو گیا۔ جنون ہو گیا ہاتھ سے جاتا رہا۔ بالکل ناپاک ہو گیا۔

منشی صاحب۔ اور آپ گڑھیا مین ڈبکیان کھا کر پاک ہو گئے تھے!

حاجی۔ بس تم اس بحث کو کیا جانو۔ تمکو کیا نام کہ وہ دل و دماغ ہی نہیں عطا ہوا جو معاملات عشق و محبت سمجھو۔ ارے میان۔ ہان یا صادق بتاؤ اب کیا کہتے ہو۔ اب وہ بازخان کہان گیا۔

محمد صادق۔ حاجی صاحب مین سچ کہتا ہون مجھے کچھ نہیں معلوم مین اس جھگڑے سے بخوبی آگاہ ہون۔ جو عشرت حسین اور ناظر حسین صاحب نے مجھ سے بیان کیا مین نے آپ سے کہدیا۔ اور اب تو مجھے بھی شبہ ہونے لگا کہ یہ سب اسی واسطے چالاکی کی گئی تھی۔ اب رفع دفع کیجیے۔

حاجی۔ ہان۔ یہ ہے تو آؤ حاجی کے گلے سے لگ جاؤ۔ بھائی معاف کرو بس ایک تمکو تو کیا نام کہ وہ پایا اور تو کچھ بھی نہ نکلے۔

غرضکہ۔ ع۔ گلے سے مل گئے سب رنج درکنار ہوا

منشی خوشوقت رائے سے بھی صفائی ہو گئی۔ اور ہنسی خوشی حاجی صاحب معہ اور دو چار حضرات کے ایک عام جلسے کو تشریف لے چلے جہان ایک بڑے مشہور مقرر صاحب افلاس ہند اور اُسکے رفع کی تدابیر پر لکچر دینے والے تھے۔

باب شانزدہم

(لکچر)

جلسہ ہوا۔ نئے پُرانے خیالات والون کا اچھا مجمع تھا۔ اسکول اور کالج کے نوعمر طلبہ۔ بغدادی دور والے بیٹ کے بابو۔ ترکی ٹوپی کے مسلمان۔ کوٹ پتلون کے جنٹلمین۔ شیروانی کے نیم مہذب۔ انگرکھے اور عبا کے دقیانوسی بزرگوار بھی موجود تھے۔ سارا ہال ریل کے مال گودام کی طرح کھچا کھچ بھرا ہوا۔ بیٹھنے کو جگہ نہیں۔ اور ساتھی تو ادھر اُدھر گھُس پِل کر بیٹھ گئے۔ مگر حاجی صاحب کو صدر مقام کی عادت اور عادت تھی۔ دیر تک آدمیون کے جنگل مین موسیقلی کرتے لنگڑے بنیڈھے کی طرح گل گشت کرتے رہے۔ کسی کا پاؤن کچل ڈالا کسی کی ٹوپی۔ کسی کی پگڑی گرائی۔ غرضکہ آدمیون کو ٹھوکرین لگاتے۔ مجمعے کو چیرتے۔ گھڑیال کی طرح پانی کاٹتے جا ہی پہنچے صدر مقام تک۔ مگر وہان جگہ کہان۔ اسپیکر صاحب کی کرسی کے پیچھے جا کھڑے ہوئے اور قبل اس کے کہ ایک حرف بھی سُنین لگے بے تال تالیان بجانے۔ مگر اسقدر اہتمام ضرور۔ ہاں کہ آپ جب چیرز دیتے تو فقرے کے بیچ مین یا جملہ معترضہ پہ۔ سارا جلسہ سخت پریشان و حیران۔ اسپیکر بیچارہ اپنی طرف زچ۔ سامعین کو کوئی پورا جملہ سُننے ہی نہیں دیتے۔ یا اللہ یہ کون بلاے بے درمان نازل ہو گئی۔ مگر حضرت کے تیور اور عجیب الخلقت صورت دیکھ کر کسی کی جرأت نہ ہوتی کہ کچھ عرض کر سکے۔ آخر یہ جھگڑا بہ پایان رسید جلسہ ختم ہوا۔ اب لوگون نے آپ سے اسم مبارک اور جاے اقامت وغیرہ کی نسبت کچھ اس رُعب سے سوالات شروع کیے کہ آپ نہایت برہم ہوئے اور بلا اطلاع احباب و نیازمندان خاص گھر کا راستہ لیا۔

اتفاق سے میر ناظر حسین صاحب بھی جلسے مین آئے تھے مگر کچھ تو اتفاقیہ اور کچھ عمداً نظر سے اوجھل رہے۔ اور بڑی بات ہمارے حاجی کو تالیون سے فرصت ہی کم تھی۔ ورنہ خدانخواستہ وہان مڈبھیڑ ہو جاتی تو حاجی صاحب بھوکے گھیرے کی طرح ایسے جھلائے تھے کہ وہین لعنت ملامت شروع کر دیتے اور میر صاحب کو ندامت ہوتی کہ۔ ع

ہاے کیسی اس بھری محفل مین رسوائی ہوئی

اب جب لوگ اپنے اپنے گھرون کو چلے اور حاجی بھی رفوچکر ہو گئے تو بشرکت منشی خوشوقت رائے و تائید ناظر حسین یہ قرار پایا کہ مرادی کے عشق اور رقابت کے خیال کو حاجی کے دل سے بلطائف الحیل نکالنا۔ سابق کے مشاغل مین لگانا۔ اور ایک عام جلسہ کر کے لکچر

کھلوانا چاہیئے۔

لوگون نے دوسرے ہی دن چھینٹے یار بنا حضرت کو راضی کیا۔ مدت سے شغل چھوٹ بھی گیا تھا آپ بعد اصرار مستعد ہو گئے۔ اب کیا تھا۔ ایک ویران مکان مین جلسہ قرار پا گیا۔ اشتہار شایع ہو گیا کہ ایک شخص لائق۔ عالم۔ فاضل۔ تاریخی۔ سوشل۔ پولیٹیکل اور تجارتی معاملات مین پوری مہارت رکھنے والے۔ جہاندیدہ۔ ممالک یورپ وامریکہ وافریقہ مین سیاحت کیے ہوئے۔ بذریعہ قحط اور اُسکے اسباب ونتایج پر فلان مقام پر فلان تاریخ لکچر دین گے۔ تمام خاص و عام سیر دیکھنے۔ اعلے واد نے سے امید ہے کہ ضرور شریک ہونگے۔

اسکے علاوہ داجابہ کی کوشش سے کئی درجن بنگالی۔ ہندو۔ یہودی بھی تماشا دیکھنے کو بلا لیے گئے۔ — باقی

دیکھنے کے دانت

گولو ہے انینا۔ پکڑنا۔ خبردار جانے نہ پائے۔ یہ سب کچھ غل غپاڑا ہے۔ نتیجہ دیکھئے تو بس اللہ کا نام ہے۔ ہندوستانی اخبار دہ گلا پھاڑ پھاڑ کر چلّا رہے ہین کہ کان بہرے ہوئے جاتے ہین۔ قحط کے انسداد کی یہ فکر کرو۔ گورنمنٹ کو یہ تدارک کرنا چاہیئے رعایا کو یہ فکر کرنا چاہیئے۔ اس طرح قحط کو کم کردو۔ ٹاپے کے نیچے بند کرکے اوپر سے خوب بھاری سل رکھدو۔ اچھی طرح جکڑ بند کر دو۔ دُم مین رسی باندھ کر الٹا لٹکا دو۔ مگر ہونا ہوانا خاک بھی نہین۔ میان قحط صاحب ہین کہ کسی کو خطرے ہی مین نہین لاتے ہاتھون سے چھوٹے جاتے ہین۔ بات یہ ہے کہ سرکار کی عملداری مین پیدا ہوئے پرورش پائی ہوش سنبھالا۔ اتنے بڑے ہوئے پھر بھلا سلامتی سے یہان نخرے کی نہ لین گے تو کیا کسی اور عملداری مین جا کر لین گے۔

خیر مٹھارتے تے سرکار بھی کچھ پگھلی اور اب لگے چندے جمع ہونے۔ ... صاحب یہ کہا ہے کا چندہ ہے ۶؟ ۱۵ اوکٹ (قحط) کا گریب لوگون کا اڈا ہوگا" اچھا صاحب لے لیجیے۔ خیر جناب چندے بھی وصول ہو گئے۔ اب کچھ آگے ٹپکیئے۔ مگر اب سماعت ہی نہین ہوتی کہ بکتے کیا ہو۔ پوری تدبیر نہین ہوئی۔

یہان غریب رعایا مر رہی ہے لیکن اصل تو یہ ہے کہ غریب کے مرنے سے نقصان ہی کیا ہوگا۔ ہان البتہ امیر نہ مرین جن سے روپیہ وصول ہوتا ہے۔ اور اُنھین مرنے کی چندان ضرورت بھی نہین ہے۔

ہندوستانی اخبارون نے اب تک بس قدر اپنا سر کھپایا اور جتنی تدبیرین بتائی ہین وہ سب لغو اور محض بے سود ہین اس لیے کہ اُن مین سے کوئی فائدہ نہین۔

ہماری رائے ہے کہ سرکار وہ طریقہ اختیار کرے کہ جیتے جی رعایا جو بیکار مر رہی ہے ضایع نہ ہونے پائے۔ جس طرح مس وغیرہ چیتھڑے۔ گودڑ۔ پرانی روئی۔ کاغذ کے ٹکڑے۔ پانی ہو جاتی ضایع نہین ہونے پاتی اور اس سے بھی کچھ نہ کچھ آمدنی ہو ہی جاتی ہے اسی طرح جو رعایا کہ قحط کی وجہ سے مرتی ہے وہ ضرور سونے کی ہوگی اگر تھوڑے سے سرکہ مین اُس کا اچار ڈالدیا جائے تو ہینہ کی بین مین بہت بکے اور معقول آمدنی ہو۔ — اس پر اگر لوگ ذرا ابھین تو کہدیا جائے کہ بس چلا جاو ڈبل چال۔ — ع

کون سنتا ہے کہانی میری
اور پھر وہ بھی زبانی میری

راقم
ا۔ ش۔ اثر۔ لکھنوی

سردست تو دونون میٹھے

بھئی واہ۔ آج کل مصر کی خاطرداریون کو نہ پوچھیے۔ انگلستان صاحب ہین وہ تو خوشامد درآمد کی بھرمار کر رہے ہین اور فرانس کو دیکھیے تو وہ اپنی طرف لالہ لوچی مین مصروف ہین۔ مہم ڈنگولہ کا خرچہ کیا دینا پڑا کہ دونون طرف سے چھنا چھن اور کھنا کھن کی آوازین آنے لگین۔ نصف ملین انگلستان دینے کو تیار۔ نصف ملین سے فرانس بھی حاضر ہین۔

مگر آپ جانیئے اسوقت کی امداد مطلب۔ غرض سے تو کسی کی خالی نہین۔ مصر کیا ہے مال لاوارث ہے کہ نیلام ہو رہا ہے۔ انگلستان اور فرانس مین بولی ہو رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے ہماری سرکار بڑی چست چالاک ٹھہری۔ اس نے جھپٹ جھپٹ [illegible] معاملہ ٹھہرا لیا۔ اور منظور بھی ہو گیا۔ اور میان فرانس صاحب منہ دیکھتے رہے۔ خیر یہان تک تو مصر مزے مین رہا۔ مگر ہم کہتے ہین آگے چلکر کہین ایسا معاملہ نہ پیش آ جائے کہ مصر کو کہنا پڑے۔ ع

پڑیون پر یہ بری اڑتے ہین سگان کوئی دوست

لوکل علیہ الرحمۃ

غلّے کا وہی نرخ ہے - ہان اتنی ترقی اور ہوئی کہ چنے اور بھی گران ہو گئے - برادرس نوہزار من چنے لائے مگر معلوم ہوتا ہے کیننگ کالم کرینگے -

نے انتقال فرمایا لج کے عربی پروفیسر جناب حکیم عبدالعزیز صاحب شہر مین - نہایت لایق اور خوش طبع آدمی تھے -

دیکھئے تو بہت بجا سفید پوشوں کو تنخواہ تقسیم ہونے لگی - زنانے فنڈ کے تجویز ہوئی مگر مسجد ہی کا شیطان کا دیر کام رحمان کا ... توقف نا مناسب نہین معلوم ہوتا - اگرچہ مستحق ... مر گئے تو انکی جلد بازی تھی -

... ماہ حال کو نواب اچّو صاحب کے مکان پر نہ چاہ کنگ مین چیدہ چیدہ شعرا کا مشاعرہ ہوا - طرح تھی - ع

ہان سُنا کرتے ہین حور دن کا جمال اچھا ہے

نواب جعفر علی خان ومرزا محمد عباس خان صاحب اور ... صاحب در صاحب مشاعرہ نواب پتن صاحب وغیرہ کی غزلین آج کل کی شاعری دیکھتے اچھی تھین - اس گرانی مین جب شعر کے وزن کی بہ نسبت خلقت کی نظر غلّے کے وزن پر زیادہ ہے - ان اُمرا کی بدولت یہ غزل سرائیان غنیمت سمجھنا چاہیے -

---

قطعہ تاریخ طبعزاد عالی جناب معلّے القاب راجہ سری پرشاد بہادر سر رشتہ دار افواج نظام المتخلص بہ احقر

(برادر زادہ والاخطاب راجہ گردہاری پرشاد بنسی راجہ محبوب نوازونت بہادر باقی امیر دکن مغفور وتلمیذ جناب ثاقب لکھنوی مدظلہ)

اسی کو کہتے ہین فضل خدا و رحمت باری
کہ بنیے نرخ غلّے کا چڑھانے کو ترستے ہین
پڑا جو قحط مین پانی لکھو مصرع مین سال احقر
کوئی بارش نہ مانے اسکو یہ موتی برستے ہین

۱۳۱۴ھ

کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ

سرمایہ (وصول شدہ) ایک لاکھ
رزرو فنڈ [illegible]

[illegible] آڑہت - لاہور - الہ آباد - کانپور - کلکتہ - لکھنؤ - دہلی
امانت [illegible] فیروزپور - بمبئی - آگرہ -

[illegible] میعادی پر سود حسب شرح ذیل دیا جاتا ہے -
ایک سال کے واسطے ۶ فیصدی سالانہ

نو ماہ ، ۵ ، ،

چھہ ماہ ، ۴ ، ،

ایک صد روپیہ سے کم امانت میعادی مین جمع نہ ہو سکتا - مدت امانت ہائے میعادی کا یکم جولائی و ۲ جنوری کو یا جو وقت کہ میعاد ختم ہو بشرطیکہ درخواست امانت واپس مل سکتا ہے -
ہر ایک عدالت کے کرنسی نوٹ بہ امانت میعادی برابر قیمت پر جمع ہو سکتے ہین امانت ہائے غیر میعادی جنپر [illegible] بشرح و بحساب ۳ فیصدی سالانہ دیا جاتا ہے -
ایک صد روپیہ یا اس سے زائد کے قرضہ جات قابل اطمینان شخصی ضمانتون پر و کفالات (اراضی - مکانات - حصص جسٹری شدہ کمپنی و گورنمنٹ پیپر زیورات نقرئی و طلائی) دیئے جاتے ہین شرح سود دفتر کمپنی سے دریافت ہو سکتی ہے - جملہ خط و کتابت متعلق کمپنی ہذا بنام سکرٹری کشمیری ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ فیض آباد ہونی چاہیے - مشرح قواعد کمپنی درخواست آنے پر بھیجے جا سکتے ہین -

فیض آباد - سید فضل رسول سکرٹری
مورخہ یکم ستمبر ۱۸۹۶ء

مضامین غیر

بنانا چاہیے انکو کہ رشک رند بنتے ہین
خدا کی شان دیہاتی بھی فخر الہند بنتے ہین

آپ کچھ سمجھے بھی یہ فخر الہند کن حضرت کا نام ہے - جی یہ خطاب ہے اور مہتمم گلدستہ زخم جگر ردولی کا خطاب ہے - فخر الہند کے علاوہ آپ فخر الردولی - فخر الدریاآباد - فخر المخدوم پور - فخر الکائنات بھی ہین - شعر کیا کہتے ہین سحر کرتے ہین جسے دیکھیے معتقد - جسے سنیے مرید - مونث مذکر سبھی حلقہ بگوش - یون تو آپکے تلامذہ سبھی ماشاء اللہ یگانہ مواضعات ہین - مگر بی مخمل جان صاحبہ مہ جبین ملکہ بتان صحرائی آفت کی پڑیا ہین - گویا غزل کا سانچہ لیے بیٹھی ہین - جب چاہتی ہین شعر ڈھال لیتی ہین - ذرا سی مشق ہے مگر وہ بڑے بڑے مصرعے نکلتے چلے آتے ہین کہ جنکی ناپ وزن بحور سے بالکل خارج ہے - الٹ پلٹ کر جدہر سے چاہیے غزل کو دیکھیے ہر مقام پر چست ہی چست ہے - اور کہو کہ چست نہ ہو گی جب بڑی محنت و مشقت سے خوب خوب رنگ بھر گیا مصرع پر مصرع لگایا ہو غرضکہ جیسی محنت کی ویسا پھل پایا یعنی بی صاحبہ نیز ان کے ملنے جلنے والون کی امداد سے گلدستہ زخم جگر نے جنم لیا وہ مہمل و مزخرفات شعر چھپنے لگے کہ دن کو مطالعہ کیجیے تو خدا جھوٹ نہ بلائے رات بھر بڑبڑائے - رسالہ کاہیکو ہے مجموعۂ خواب پریشان ہے - کسی نامی شاعر کی غزل تو آجتک چھپی نہین بس وہی چودہری صاحبان قصبہ و پٹواریان و بیہ اور کچھ دیہاتی رنڈیان - تن پتریان - چھمر لگبیان - رونق گلدستہ ہین - ہان شوقین ذرا کے پاس بھی آپ نے پیام سلام بھیجے تھے کہ اپنے کلام سے عزت افزائی فرمائیے مگر کسی نے غزل تو کیا جواب بھی نہین دیا - اس پہ حضرت ہمارے بہت ہی کھسیانے آخر سوچتے سوچتے اور کسی سے مشورہ کرتے کرتے یہ بے تکی سوجھی کہ آدہ غزل مین کسی معزز نام سے لکھکر چھاپ دینا چاہیے - چنانچہ زخم جگر بابت (مہینہ یاد نہین) مین عالی جناب راجہ محمد نوشاد علیخان صاحب بہادر کی غزل اینجانب کی نظر سے گذری جو غالباً اس طرح مین تھی - ع

صدقے اس بات کے او بات نکرنے والے

ہر شعر پر مین نے استعجاب کے ساتھہ کئی منٹ غور کیا - مگر کچھ بھی سمجھہ مین نہ آیا - کیونکہ مین لڑکپن مین کئی مہینے سے دیکھہ رہا ہون - کہ جناب راجہ صاحب کا ایک شعر ایک ایک دیوان کے برابر ہے - پھر یہ کیا معنے کہ تمام غزل مین وہ مضامین جو وصیت نامے مین لکھے جاتے ہین - یہ گتھی ایسی نہ تھی جو دفعتاً سلجھہ جاتی - مگر حضرت بندہ بھی وہ کائیان ہے کہ اگر کہین موقع سے مل جائین تو میان علیہ اللعن کے بھی کان کاٹ لے نہ کہ بیچارے مہتمم صاحب زخم جگر - اور وہ بھی کون دیہاتی - ان کے رازون سے واقف ہونا کون بڑی بات تھی - جھٹ سے ایک ڈبل پیسہ کا ایک و بیرنگ پارہ کاغذ خریدا اور اس پر دو تین شعر غزل کے لکھہ جناب راجہ صاحب کے نام روانہ کر دیا - ہان خوب یاد آیا یہ بھی لکھدیا تھا کہ حضور سبحان اللہ کیا خوب غزل فرمائی ہے ادہر سے جواب آیا - یہ شعر نہ میرے ہوئے ہین نہ مین نے بھیجے - نہ میرے دیوان مین ہین - ہان کسی ذات شریف کی شوخی طبع

ٹرکی

روس

حمایت ناپاک عیسائی

روس - تم سے نشانہ نہ لگے گا - لاؤ اب ہمکو دو۔

شکرگزار ہو سکینگے۔

اور اگر خدانخواستہ آپکے علے صاحب لوہے کے چنے ثقیل الہضم نکلے یا اور کوئی فساد پیدا کیا تو پھر الٹی آنتین گلے پڑینگی۔ ہان یہ معاملہ پیٹ کا ہے کچھ ہنسی ٹھٹھا نہین۔ ہماری سرکار کی یہ رعایت کیا کم ہے کہ آپ ... علے اور چنے کو یہان آنے کی اجازت دی۔ ورنہ کیا کہین ہماری ... سرکار مین کسی بات کی کمی ہے۔ کیا ہم آپ کے چنے کے ... ہین۔ اگر ایسی ہی نازک مزاجی دکہانا ہے کہ ابھی سے گلہ شکوہ لے بیٹھے تو آپ اپنا چندہ اپنے گھر رکھین۔ ہم ایسے اوچھون کے ... ان سے باز آئے۔ جہان اتنے دنون تک فاقون مرے ہین چند روز سہی۔ ع

سر کاٹ کے کر دیجیے قاتل کے حوالے
ہمت یہی کہتی ہے کہ احسان بلا ہے

سرگذشت حاجی بغلول

باب ہفدہم

تتمہ از تاریخ مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء

صبح کے جز وقت ... شاد ... یعنی شمس عالم افروز نے نقارۂ گیتی پر چوب نور لگائی۔ اعلان دیا کہ ہر عاقل و فرزانہ مجنون و دیوانہ حماقت گاہ دنیا کی سیر و تفریح کو نکلے اپنے اور دوسرون کے جوہر دکہائے اور دیکھے۔ تماشا گاہ عالم مین چہل پہل پیدا کرے ہر کوچہ و برزن ... و محلہ مین ڈہنڈہورا پٹ گیا اعلان ہو گیا کہ خلق خدا کی ملک بادشاہ کا۔ آج پانچ بجے شام کو جناب بڑے بھاری القاب مولوی۔ قاضی۔ مفتی۔ منشی۔ سیاح۔ جہانیان جہان گشت حاجی بلغ العلے صاحب نئی مدنی ثم لکھنوی قحط سے متعلق لکچر موعود دین گے۔ اور بہت سی باتین دین و دنیا کی بتائین گے۔ چلو۔ چلو۔ چلو۔ خود آؤ اور اپنے ساتھ دوست احباب۔ اندرون بچون صاحب سلامتیون۔ جان پہچان۔ ایرے غیرے پچکلیان۔ پڑوسیون اہل محلہ۔ راہ چلتون کو لیتے آؤ۔ پھر ایسا موقع عمر بھر نصیب نہوگا۔ کڑم دھم۔ کڑم دھم۔ کڑم دھم۔

اس اعلان ظرافت توامان کی آواز حاجی صاحب کے بڑے بڑے کانون تک بھی کہین پہونچ گئی۔ ایک تو رات ہی سے ہیجان و اضطراب مثل کابوس چہاتی پر سوار تھے۔ اور اب تو سناد کے ڈہول پہ چوب کیا پڑی ع

سمند خبط کو اک اور تازیانہ ہوا

ضبط و قرار سے ... فراری۔ رگ ریشے مین سیماب داخل ہوا جمعیت نے خاطر۔ صبر نے دلکو طلاق دی۔ اور آپ اچھے خلصے بوکھلا گئے۔

آج کئی گھنٹے منہ ہاتھ دھونے۔ سرمہ لگانے۔ داڑھی مین کنگھی کرنے۔ برزخ مقدس کے سنوارنے مین صرف فرمائے۔ اور سامنے آئینہ رکھکر عمامہ سے بہت دیر تک گاؤ زوریان کین۔ باندہا۔ کھولا پھر باندہا۔ پھر کھولا۔ مگر کسی طرح پیچون کی جھول نہین مٹتی۔ سر اجہان چاہیے وہان آتا ہی نہین۔ اگر ایک دفعہ دو انچ آگے بڑہا تو دوسری دفعہ چار انچ پیچھے ہٹا۔ ادہر ان کو ضد۔ اودہر اڑیل ٹٹو کی طرح وہ بر سر شرارت۔ ساری دل کی الجھن۔ خیالات کی ژولیدگی۔ الجھ ہو کر عمامے کے پیچون مین جا پہونچی۔ ایک طرف جلدی۔ دوسری طرف گتھی۔ کئی دفعہ سے تا کر تخت پر دے دے پٹکا آخر ادنہ کرکے آئینہ ہٹا دیا۔ پھر لے بیٹھے۔ ہمون آتش ور کاسہ۔ غصہ ہے کہ بحر مواج کی طرح امنڈتا ہی چلا آتا ہے۔ عمامہ الجھاؤ مین۔ دماغ چکر مین۔ آخر جب بہت الجھن بڑھی تو اناپ شناپ جسطرح بنا ع

بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد

کہکر لپیٹیدن کا صیغہ گردانا۔ چلیے سر سے بلا ٹلی۔ داڑھی پہ کئی دفعہ ہاتھ پھیر کر جریب زیتونی مین تیل لگایا۔ رومال جوتے کی گرد جہاڑ بائین کاندھے پر ڈالا اور چل کھڑے ہوئے۔ کرسیان ... کچھ بھی نہ چکی تہین کہ آپ بطور ضمیر قبل الذکر جا پہونچے۔ اور ... صدر کی کرسی پہ جائداد موروثی کی طرح قابض ہو گئے۔ زہے قسمت ... جنکو اس روز زیارت نصیب ہوئی۔ ایک بچپنہ ہوا گھٹرا کرسی پر دھرا تہا یا حاجی۔ زمین سے ایک ٹانگ دو اور دوسری تین انچ اٹھی ہوئی۔ عمامہ سبز ہے یا شراب کے گیلن پر گھاس کی ڈاٹ لگی۔ کرسی پر نسا نا ہے یا تپائی پر جلا ہوا تہہ آپ گندے تولے۔ کہنیان میز پر ... آگو کو جھکے بندوق کے گھوڑے کی طرح ایک باے پر چڑھے مستعد بیٹھے ہین۔ بہتیرے بھیانک ہو ہو کر دیکھتے۔ بیسیون سامنے کی جوٹ بچا کر آڑ مین مسکراتے۔ کوئی ٹڈے کی پھبتی کہتا۔ کوئی شاہ دولہ کا چوہا مانتا۔ کوئی ذابح البقر ڈنالی۔ کان سیلیا جانتا۔ کوئی چٹ گنیان (چاٹگام کا باشندہ) کہتا۔ کسی نے کہا انہین کو ایک انگریز نے بھیڑیے کے بھٹ سے نکالکر تعلیم دی ہے۔ بڑی مشکلون سے انسان کی صورت پکڑی ہے۔

الحاصل جب حضرت کی تعریف و توصیف سرگوشی کی حد سے گذر کر ندا اور ندبہ تک پہونچی۔ جملہ ہائے استفہامیہ کی کثرت ہوئی لوگ بھی امید سے زیادہ آ چکے۔ ... وقت نے بلا اجازت صدر نشین و تقریر تمہید ہی کی ... چھوڑی۔ جریب ٹیکی۔ عبا کے دامن آگے سے درست کیے۔ عمامہ نے سر سے سنبھالا۔ ... سے کی ادم ...

تین تبرک یہ کہکر سے کردیا تھہ پھیرا- جہات ستہ پر نظر دوڑائی- رومال سے مُنہ پونچھا- کھانسے کھنکھارے- جمائی لی- کئی دفعہ مُنہ کھولا اور بند کیا بالآخر یون تقریر شروع کی-

اسپیچ

کیا نام کہ بسم اللہ الرحیم (مگر اسٹ تین الرحمن کی تخفیف بول دی) اما بعد کہتا ہے یہ حقیر پُرتقصیر کیا نام کہ شیخ فردوسی گلستان مین کہہ گئے ہین ؎

چنان قحط سالے شد اندر دمشق
کہ یاران فراموش کردند عشق

(چیرز) آجکل کیا نام کہ پانی نہین برستا (سکوت پانچ منٹ) قحط پڑگیا ہے- بڑا افسوس ہے- کچھ نہین پیدا ہوا- کھانے کو کھانا نہین آئے- (بقول شخصے مُنہ کے اوٹ کو زیرہ (چیرز) اس ملک مین بہت لوگ باتین اُٹھاتے ہین... سب کو بڑی تکلیف ہے- کیا نام کہ باپ بہائی بیٹے کوئی کسی کو دوست نہین پوچھتے- (وقفہ تین منٹ) بھائیو غور کرو کون کون بات کہی جائے- تم سب سمجھدار ہو سمجھ جاؤ- کہنے کی ضرورت نہین ہے دوستی محبت بڑی عمدہ بات ہے اور اس مین شک نہین کہ ایک حد تک سکو کرنا چاہیئے- زمانہ بُرا لگا ہے کیا نام کہ دوست ایمان کرتے ہین قسم ہے اللہ پاک کی ہمارے ملک مین غلہ تو کم ہوتا ہے مگر دوستی بہت ہوتی ہے- ہوتا ہی کس کس نے تعریف کہی ہے شام کے مردے کو کفن کیسا (چیرز) کیا نام کہ بس دیکھ لیا- سب کو- اس ملک مین بڑی خرابیان ہین- اسی دوستی و محبت کے نہ ہونے سے دل مین جنبش نہین ہوتی- لوگ دوست کو بنا کر رکھ لیتے ہین اور جلا جلا کر لطف اُٹھاتے ہین- اسی مارے (وقفہ سات منٹ) کیا نام کہ- مین آپ سے کہون- بات یہ ہے- جو کہتے ہین خیال کرنا چاہیئے کیا نام کہ (وقفہ پانچ منٹ) ہان تو مین کیا کہتا تھا؟ ایک آواز- آگئے آئی آیت-

منشی خوشوقت رائے- یہی دوستون کا ستانا-

ہان تو اب لازم یہ ہے کہ دوستی سب سے اختیار کرو- اگر فرض کرو کوئی دوست وغیرہ تمہارا کیا نام کہ بیمار ہو اُسکے واسطے دوا لاؤ- حکیم طبیب لاؤ- ڈاکٹر- ڈاکٹرن بلاؤ- اگر اُسکے کہین درد ہوتا ہو تو تمہارے بھی دہن درد ہونا چاہیئے- ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا (ہے) انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّوبیان

(چیرز) بھائیو دل مین درد پیدا کرو- اور کیا نام کہ یہی بات آجکل نہین ہے اور ہم بُری حالت کو پہونچے ہین- آجکل زمانے کا رنگ کیا نام کہ بہت بگڑ گیا ہے- مین تم سے کیا کہون- تم سب لوگ دیکھتے ہی ہو- (وقفہ سو منٹ) اخلاق جو ہے کیا نام کہ خُلق سے نکلا ہے اور اسکو ہمارے ملک عرب مین بولتے ہین- اسکے معنے ... ہین- مین آپ کو سمجھاؤن- اچھی طرح لوگون سے پیش آنا- کوئی کام اپنا نہ کرنا جس سے کسی کو رنج ہو- بھائیو اپنا تو اللہ پاک کی مرحمت (مرحمت) (چیرز) سے یہی طریقہ ہے (وقفہ دو منٹ) اگر تم مین یہ بات نہین ہے تو تم دوستی کے لایق نہین- کہتے ہین دوست لہو کی جگہ پسینہ گراتا ہے- اسکی کٹی انگلی پر مُوتتا ہے (چیرز) یون تو مولوی لوگ وعظ مین مسجد مین کیا کرتے ہین (چیرز) حرام حدیث بہت بتاتے ہین مگر کوئی خس برابر بہرہ نہین کرتا- دُنیا مکاری کی رہگئی- اسی لیے ہے کیا نام کہ پانی نہین برستا- کھانے کو نہین ملتا- مین آپ سے کہتا ہون یہ تو اپنی کلہاڑی مین پانون مارنا ہے- اس مین نبیون کا کیا قصور اور برسات پر کیا الزام- دمڑی کی ہانڈی گئی ستّے کی ذات پہچانی (چیرز) (وقفہ چار منٹ) بھائیو یہان اس ملک مین تم کو نجات نہین مل سکتی- اگر پیٹ کو کپڑا- تن کو ٹکڑا چاہتے ہو تو نکل جاؤ کیا نام کہ کسی اور ملک مین پھر تمکو کوئی نہ دیکھیگا کیا کرتے ہو- اور ایک بات اور ہے- اب لوگ اور دن کی پسند کی ہوئی چیز بہت لیتے ہین یہ بات نیلام نے پیدا کردی ہے تم سب کو چاہیئے کہ سب ایک دم سے نیلام مین جانا گناہ سمجھو- اس سے بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہوتے ہین- پھر بنیے بھی غلہ سستا کردین گے- جو تم سب ایک بھاؤ لو اور دام نہ بڑھاؤ تو بنیون کا اتنا پیٹ نہین کہ سب اناج آپکے ہضم کر جائین- لیکن بنیے کی گون مین نو من کا دھوکا ہوتا ہے- (چیرز) آخر اس کے چور دیکھیے کہان تک کھائین گے- کیا نام کہ بقول شخصے بنیا بھی اپنا گڑ چھپا کر کھاتا ہے (چیرز) اور جو کھائے گا اُس کا پیٹ اور پھول جائے گا- دمڑی کی لمنگ بنیا کھاسے یہ گھر رہے کہ جاسے- (چیرز) مجھ سے کہو تو کیا نام کہ اس مضمون پر سارا سارا دن اسپیچ (اسپیچ) دیا کرون مگر زیادہ تضیع اوقات منظور نہین-

ناظر حسین- بے شک-

حاجی- پھر کیا نام کہ اس مین کسی کو کلام ہو سکتا ہے-؟ ؎

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد
در بیشہ گمان مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

کیا نام کہ- دیکھیے وکیل- بیرسٹر لوگ ایک ذرا سی بات کو کتنا بڑھاتے ہین

اور ... تمہارے دانتون کا کتنا روپیہ خراب کرتے ہین۔ اور ایک بات اور کہون آ آ جاتا کچھ ... کرنے چلے تقریر ہین

مقدمہ نہ سمجھتے ہین پوچھتے اور مصلاح دیتے ہین۔ اور مقدمہ ... ہین ... سال کا ہارے ... کال کا بیٹے۔ خدا کی عنایت سے ایک دفعہ اس ناچیز ... [illegible] ... صاحب نے ایسا ڈوبا کہ تھاہ نہ ملی۔ کیا نام کہ کتا ... روپیہ کھاتے ... (وقفہ ۲ منٹ) بس یار والے دور بھاگو۔ یہ سب ... [illegible] ... آدمی غلہ کہان سے لے۔ سب تو سوت نہ کیا ... کیا نام کہ ... کرتے کرتے خرچ ہوجاتا ہے۔ (وقفہ ۲ منٹ) تو بھائی ... نے قرآن مین فرمایا ہے مین تمہارا رزاق ہون وہ ... سب کچھ کھانے کو پیدا کیا گیہون۔ مٹر۔ جو۔ ... اور میوہ۔ ترکاری)۔ گھاس پھوس۔ جنگل پہاڑ۔ دریا۔ ... چیتے۔ لومڑی۔ کتا۔ بلی۔ خیالی آلو اور ... ان ... سے انکار کرسکتے ہو۔ شکر کرو کیا نام کہ شکر۔ (وقفہ ... منٹ)

اے ... مین ... شکر عامہ دوست

... خوان لغما چہ دشمن چہ دوست

اور ... تمہارے واسطے کیا نام کہ گھر ار محل ... چھپر چھپر یل۔ (چھپر کھپریل) ... چھپر ... مچان ... بانس ... سب موجود ہین۔ ہوا اور اسکی نعمتو نپر شکر بجا لاؤ (وقفہ آدھا منٹ)۔

کچھ تو اس معقول تقریر۔ زعفران زار کشمیر کے اثر اور کچھ طول طویل سکوت سے لوگ سمجھے کہ جلسی گاڑی مین روڑا اٹکا۔ اسیمج تمت تمام شد کار حاجی نظام شد۔ چند منٹ انتظار کرکے کئی جلد باز اٹھ کھڑے ہوئے اور باوجود حاجی صاحب کی ہان ہان کے جلسہ خودہی برخاست ہوگیا گرسیون۔ بنچون کی چرچراہٹ سے حاجی کو وحشت۔ لوگون کے اسطرح اٹھہ کھڑے ہونے پر بیحد نفرت ہوئی۔ خیالات مین پراگندگی۔ زبان مین لکنت آئی۔ اور بڑی بات یہ کہ دو ایک نے باواز بلند یہ صدا سنائی کہ حضرت اب تکلیف نہ فرمائیے جلسہ برخاست ہوگیا مگر حاجی نے پھر ایک دفعہ داڑھی پر ہاتھ پھیرا مزہ دماغ کے کونے سے ٹٹول ٹٹال ایک آدھ ریزگی نکالی مگر نقادان سخن صیرفیان اسیمج فہم و فراست کے دیوالہ نکل جانیکے خوف سے دوکان بڑھا چکے تھے۔ مجبور وناچار سک قلب کیطرح واپس کرلی۔ اور دہنے بائین نیچی نظر وںسے دیکھتے۔ رومال سے منہ پونچھتے مجمعے کو چیرتے نہایت ناخوش بہم چیتھڑون سے بیزار جان سے خفا اس طرح رفوچکر ہوئے کہ دوست۔ احباب نیازمند۔ سب تلاش ہی کرتے رہے کہ تعریف وتوصیف کرکے حق دوستی ادا کرین مگر سب کو آپنے مایوس کیا اور گھر ہی پر آکر دم لیا۔

غرضکہ وہ جلسہ جس کی اسقدر دھوم دھام تھی۔ جسکا اتنا اہتمام تھا اس طرح بخیر وخوبی تمام ہوا۔ اور حاجی صاحب سامعین کی بے ادبی نالائقی نافہمی۔ بدتہذیبی پر نہایت برافروختہ۔ اپنی اس طرح کی خفت پر پشیمان دوستون کے اس سکوت پر جو عین موقع پر انہون نے اختیار کیا اور کسی آہستہ جانے والے کو نہ روکا بے حد ناراض۔ نہایت مضمحل منقبض و ... واپس تشریف لائے۔

کم بختی کچھ کہکر تھوڑی آتی ہے کہین میان حرفہ ریوڑی نے بھی اشتہار پایا تھا کہ کوئی بڑا جلسہ ہے اور حاجی صاحب کے اہتمام و انتظام خاص سے۔ آج کوئی معرکے کی بات ہے۔ معاملہ بیڈھب معلوم ہوتا ہے۔ ادہر حاجی صاحب کا گھر سے نکلنا ادھر اس جوان نے بھی سب ... ٹھکانے رکھہ وہین کی راہ لی۔ اور جب تک تقریر رہی یہ بھی آڑ مین کھڑا مزے لیتا رہا۔ مگر واپسی کے وقت اتنی کسر رہ گئی کہ ہمارے حضرت گلیون۔ کوچون کو جلدی جلدی طے کرتے پہلے پہونچ گئے۔ اب ایک تو جلسے کی خفت۔ سامعین پر جھلاہٹ۔ اس پر ستم یہ کہ حرفہ ریوڑی بھی نذارد۔ عبا زور سے اتار کر پلنگ پر ڈال دی۔ عمامہ دور پھینکا۔ جیب چپت طلب منڈی کھوپری کے کھجلانے ہوا کھلانے سے فرحت ہوئی۔ پسینہ خشک ہوا۔ رستی ہوہنی سوکھی قسم انیق مجمع کے انجرات تہ نشین ہوئے تولے کے جریب آ کھڑے ہوئے دروازے پر۔ دیکھتے کیا ہین میان حرفہ ریوڑی سامنے سے لپکتے آرہے ہین۔ جون ہی برابر پہونچے بے کہے سنے تڑاق سے ایک ہی جریب بھرپور رسید کی وہ مردود۔ ناشدنی" کے دیباچے کے ساتھہ دس بیس جملے جن مین حرفہ ریوڑی کے ماں کے واقعی اور غیر واقعی حرکات کا حوالہ تھا آؤبھگت مین صرف کیے۔ اور قطعی حکم لگا دیا کہ اگر آئندہ سے یون غیر حاضر ہوگا تو اس کے سفتا دپشت کی خیر نہین۔ میان حرفہ ریوڑی اُس وقت تو موقع مناسب سمجھکر کھابد سے مگر دوسرے وقت قدمون پر گرکر بہت کچھہ رد ئے اور ایک عدد عمامہ ان سے دو ٹپے اور موازی ایک عدد کرتہ جو کھنگی اور دھوبی کی دستبرد سے تخریب کے درجے کو طے کرکے کیچلی اور جالی کی حالت تک ترقی کرگیا تھا انعام مین اینٹھ لائے۔

لوکل علیہ الرحمۃ

آجکل تو سردی کی ارزانی اور غلے کی گرانی شہر کو نیم جان کیے ہے۔

سسینڈی کے راج کا مقدمہ عرصہ ہوا فیصل ہوگیا۔ جناب راجہ صاحب بہادر قابل انتظام ثابت ہوچکے۔ مگر عدالت کورٹ سے راج واگزار ہوتا تھا نہ کل۔ ڈپٹی کمشنری سے کوئی نہ کوئی اڑنگا لگا ہی جاتا تھا مگر آپ جانیے سر انٹونی مکڈانل سے انصاف پرور لفٹنٹ گورنر کے زمانے مین کسی کی چل نہین سکتی آپ نے بعد تحقیق کے حکم ...

... [illegible] ...

اطلاع ضروری

یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ کارخانہ لاہری کمپنی کا ہندوستان مین فرد ہے بھلا بتائیے تو کون کارخانہ ایسا ہے کہ جسکے صدر کارخانہ مقام کلکتہ کے علاوہ آٹھ نوشاخین پٹنہ و میرٹھ وغیرہ مین ہین اور چونکہ دوائین نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے بنائی جاتی ہین اسلیے نہایت پُرتاثیر ہوتی ہین اور سب معالج اسی کارخانہ سے کاروبار کرتے ہین علاوہ اسکے اس فن کے مستند آستادون کی کتابین ہر وقت موجود ہین۔

اکسیر ہیضہ

مصنفہ ڈاکٹر بوس ال ایم - ایس - بہت بڑی اور عمدہ کتاب جو کہ استادان پیشین وحال ونیز بہ تجربات خود ڈاکٹر صاحب موصوف نے تصنیف کرکے ۵۰۴ صفحون مین طبع کرایا ہے جس مین علاوہ معمولی دواؤن کے نئی نئی دوائین جو کہ تجربہ سے ثابت ہوچکی ہین درج کتاب ہین اور یہ ظاہر ہے کہ یہ ایسا ہی مہلک مرض ہے کہ جس سے جان چھڑانا مشکل پڑتی ہے جبتک ڈاکٹر کو خبر ہو مریض تمام ہوجاتا ہے پس اس حالت مین اس کتاب کا ہر گھر مین مثل جنتری رہنا ضرور ہے اور قیمت کچھ نہین صرف مبلغ عہ ہے۔ مٹریا مڈیکا - سوم - گنجینہ عالج مصنفہ ڈاکٹر پارس ناتھ نہایت مفید مطلب کارخانہ ہذا مین موجود ہے قیمت حصہ اول عہ

ایک کتاب معلم العلاج اگرچہ ایک چھوٹا رسالہ ہے مگر کام بڑی کتاب کا دیتا ہے قیمت ۱۲ ار ہے۔

غرض کتاب اور دوا اُن کی پوری کیفیت ہماری دکان کی اردو کیٹلاگ یعنی فہرست مین موجود ہے شائقین ہومیوپیتھک سے التماس ہے کہ ہماری دوکان واقع بانکی پور متصل پٹنہ کالج سے فہرست طلب فرمائین بلا قیمت و محصول ڈاک ارسال خدمت ہوگی۔

اُردو و ہندی کی خط کتابت صرف بانکی پور برنچ سے کرنی چاہیے۔

المشتہر - لاہری کمپنی بانکی پور نزد پٹنہ کالج

بہت سے مریض صحت پا چکے ہیں

سند یافتہ دوائین

یہ ادویہ شرطاً تا حصول صحت بادا سے نقد قیمت دیجاتی ہین اور ہمارا [illegible] گران امراض کے مریض جسقدر رسم ہیچ کرتے ہین وہ سو الطبیب نہین کرتا اسکے خلاف [illegible] ہوا جکل کے لوگون کا روپیہ دینے کو تیار رہتے ہین - اکثر الوقوع امراض کی ماہیت اسباب پیدائش [illegible] حصول کے لیے ایک آنہ کا ٹکٹ اور تعلیم یافتون کا فالنامہ ہے - اور خادم مخصوص مرض مفت محرر الحکما مالیٹر رسالہ حافظ صحت بھیجیے - پتہ - دار الشفاء انگریزی و یونانی حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما [illegible] الصحت لفظ لاہور و مصنف رسالہ آتشک - و سوزاک - جگرانی - جوانی دیوانی - مفت [illegible] بار قیمت سل و دق - علاج مویشی - بواسیر وغیرہ جنتری ہر سال مفت ساتھ حافظ صحت سالانہ مع محصول ڈاک ۱۲ آنہ

نام دوا	مختصر فواید	قیمت
[illegible]	قوائے سلب شدہ کا اعادہ - کمزور مثانہ - دل و دماغ اعصاب [illegible] قوت بحال کرنی منظور ہو بیفکری سے بڑھاپے مین جوانی اور [illegible] لازوال لطف کا دل چاہتا ہو تمام اسکون پر [illegible] مقابلے میں تحکم کرتا ہے	ششی [illegible] للعہ
روغن آتشک	خارجاً لگانے سے ان بیمارونکا چارہ ساز ہے جو جوانی مین اپنے ہاتھون راہ راست چھوڑکر قوا ضایع کرچکے ہون -	للعہ
حب دافع سوزاک و قرحہ	درد کمر رقت منی - اداسی - نسیان اعضا شکنی دورہ گھنٹہ مین - درد کمر جلن وغیرہ شکایات دور - دل کو فرحت جسم مین طاقت دیتی ہے اس مرض کا حکمی علاج ہے -	ششی عہ نمبر ۲ عہ سے
حب آتشک	بلا گند و شہ درست مرض دور دوبارہ نہین پھوٹتا -	[illegible]
ستون	ہلتے دانتون کو مضبوط - موتی کی طرح چمکدار بدبو گوشت خورہ سل دور کرکے مسوڑھونکو درست کرتا ہے -	۴ تولہ عہ
سرمہ کراماتی مع سلائی	مدامی استعمال - حافظ بینائی - مقوی بصر - پانی دھندھ جالا ہو موتیا کو روکتا ہے - اور ٹیڑھ سے کو دور کرتا ہے -	تولہ عہ
ہیر آئیل	دلربا خوشبو کے علاوہ بال سیاہ کو سفید نہین ہونے دیتا - نزلہ درد و ضعف بصارت درد ماغ کو دور کرتا ہے بالونکو بڑھاتا ہے -	شیشی سے
حب بواسیر	خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - مسون کی ٹیس درد وغیرہ	[illegible]
حب دائمی تپ وغیرہ	یرقان ورم جگر سول - درد شکم - درد گردہ ورم رحم - خرابی ایام حیض بلغمی یا بیٹھ دل ہول دل خراب ہو تو ضرور [illegible] کے لیجیے -	۲ درجن عہ
حب طحال	تاپ تلی دور کرکے بھوک لگاتی ہے جسم کا رنگ بہتر بناتی ہے -	[illegible]
حب قائم مقام افیون	چاندو وغیرہ کا بیعث دفعتاً چھوٹ جاتا ہے خواہ کتنے سال کا کھایا ہو تندرستی کی ضامن ہے - رنگ سرخ ہوتا ہے -	تولہ عہ
روغن اعجاز	ہر سو کھے پرانے زخم بھر دیتا ہے - ناسور - بھگندر - نواسیر کا علاج [illegible] کثرت پیپ جب تنگ ہو تو اسکو آزماؤ بہت [illegible] اگر کوئی حکمی علاج ہے تو یہی ہے	۲ تولہ [illegible]
حب ذیابیطس	تشنگی اور کمزوری اور شکر دور کرکے خالص ہونے سے روکتی ہین جگر کی جلن اور پیشاب کی کثرت کا فور -	تولہ [illegible]
حب مقوی	جوانی کی نادانیون کا علاج ہے [illegible] حافظ کو بڑھاتی ہین نسیان کو دور کرنے کے لیے [illegible] عمدہ [illegible] اور کثرت محنت کے بعد کی خرابیون کا علاج	عہ
[illegible]	اپنے ہوا یا موکھی حب انون مین چہرہ موٹا اور سیاہ ہونے سے [illegible] تمام جسم کی کھجلاہٹ دور کرتا ہے -	عہ
حب پر لطف	ناکامون کو کامیاب کنندہ گوہان - ایک درجن -	[illegible]

بحمد اللہ ہوا ہے اتفاق اب تاجدارون مین
یقین ہے مسئلہ ٹرکی کا اب اچھی طرح سلجھے